1 The History of Abool Feda from the Creation to A.D. 1328 Translated from the Arabic.

2 Kholasutul Akhbar (abridged) from A.D. 1329 to 1829 Translated from the Persian.

3 An Appendix Containing the History of the East of the last three hundred years Compiled from Various Authors.—

4 Chronological Tables translated from Hamzah Isphahany Karamuny and other Arabic Authors by Moulowee Kareem Uddeen

Price of the Third Vol 4 Rs.

تکملہ ابو الفدا کا بعد حالات

سنہ کی اور تین سو برس گذشتہ کا حال مختلف تواریخون سے انتخاب کرکے

مولوی کریم الدین نے سنہ ۱۸۴۷ع مین تیار کیا

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی سنہ ۱۸۴۸ع مین چھپا

قیمت چار روپیہ

تتمہ تاریخ المختصر فی احوال البشر کا

واضح ہو کہ سلطان جلال الدین محمد شاہ ابن قطب الدین محمد سلطان آخر ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۹۴ ہجری مین بموجب فرمان غازان خان کی حاکم کرمان کا ہوا حال یہہ ہی کہ ایام دولت غازان خان مین بعض شاہزادون نے خروج کر کی بہت تباہی اور خرابی ان ملکون کی کی تہی لوٹنا اور غارتگری اونہون نی اختیار کی تہی لیکن محمد شاہ نی معاونت غازان خان اون مفسدونکا قلع اور قمع کر کے غالب آکر استعمال مسکرات کرنا اور لہو ولعب مین مشغول رہنا اختیار کیا اور شراب خواری پر ایسی کمر باندہی کہ بسبب اثر حرارت شراب کی انتیس ۲۹ برس کی عمر مین راہی ملک بقا ہوا بعد وفات محمد شاہ مذکور کی حسب ارشاد غازان خان کے قطب الدین شاہ جہان ابن جلال الدین سیورغتمش مسند حکومت کرمان پر جلوہ آرا ہوا — جب اولجایتو سلطان تخت سلطنت ایران پر جلوہ فرما ہوا اوسنی بسبب بعض حرکات ناخوش کی جو شاہ جہان ابن سیورغتمش سی ظہور مین آئی تہین شاہجہان کو حکومت کرمان سی معزول کیا بعد معزولی شاہجہان مذکور شہر شیراز مین جاکر گوشہ گزین ہوکر قناعت کر کی بیٹہہ رہا تہا اوس شاہجہان مذکور کی ایک لڑکی مسماۃ جہان قتلق تہی بلکہ مخدوم شاہ بہی اوس دختر کو کہتی تہی اوس لڑکی مذکورہ سی امیر محمد مظفر کی شادی ہوئی اوسکی شکم سی شاہ شجاع — اور شاہ محمود — اور سلطان احمد یہہ تین لڑکے پیدا ہوئی — اور حال حکومت کرمان کا یہہ ہوا کہ بعد معزول ہونے شاہجہان کی حکومت کرمان سی امرا چنگیز خانیہ نے پہر حکومت کرمان کی لی سنہ ۷۴۳ ہجری تک یہہ ملک حکومت چنگیز خانیہ مین شامل رہا اور سنہ ۷۴۱ ہجری ماہ محرم مین — محمد مظفر یعنی داماد شاہجہان نی قبضہ پایا

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین

احوال مظفر ابن منصور

حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سی

مورخین کہتی ہین کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ مین جب لشکر تاتار خراسان پر چڑھ کر
آیا وہ خراسان سی جوکہ اوسکا مولد اور منشا تہا بہاگ کر بسبب خوف تاتاریون کی خطہ
یزد مین جا چہپا — امیر حاجی مذکور ایسا عظیم الخلقت اور موٹا آدمی تہا کہ جب شہر یزد
مین آیا اوسکے پہنی کی واسطی بازار مین موزون کی تلاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیر مین
نہ آیا سب سی بڑا پیر اور لنبا قد اور بہاری ڈیل تہا — اس امیر کی تین بیٹی تہی — ابوبکر
— محمد — منصور — دو لڑکے یعنی ابوبکر اور محمد حاکم یزد علاء الدولہ کی اون ایام مین
کہ جب ہلاکو خان نی بغداد کا قصد کیا تہا نوکر ہو گئی تہی علاء الدولہ نی ابوبکر مذکور کو تین سو
سوار دیکر ہمراہ اردو خان کی واسطی مقابلہ ہلاکو خان کی روانہ کیا بعد فتح ہونی دار السلام کے
ایلخان نی ابوبکر کی ہمراہ اور فوج کرکی سرحد مصر پر بہیجا وہان جاکر اعراب خفاجہ سی
لڑائی کی اوس لڑائی مین ابوبکر مذکور مقتول ہوا — اور محمد مذکور اوسکا بہائی تا وقت
وفات سلک ملازمین علاء الدولہ مین منتظم رہا ان دونون بہائیون کے اولاد پیدا نہین
ہوئی بے نسل فوت ہوئی — تیسرا لڑکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ
کی خدمت اور ملازمت مین رہتا تہا اوسکی تین بیٹی پیدا ہوئی — امیر محمد — امیر علی
— امیر مظفر — امیر علی بے اولاد تہا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تہا امیر محمد گرچہ اپنے
سب بہائیون سی چہوٹا تہا لیکن میدان جنگ مین تمام امثال اور اقران سی سبقت لیجاتا
تہا بموجب مصرعہ سے ہر روز منزلی و ہر شب جائی — پہرتا اور سیاحی کرتا رہتا تہا
اسیطرح بادیہ پیمائی کرتے ہوئی ارغون خان کی خدمت مین جا پہنچا اوسنے جب اسکی
شکل اور صورت دیکہی فوراً منصب ساولی اوسکو دیا — جب مسند خانی کنجا تو خان
کی نشست سی زیب و زینت یافتہ ہوئے اون ایام مین امیر مظفر کو بڑا عروج روز بروز

احوال مظفر ابن منصور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غازان خان کے زمانہ مین امارت ہزاری سو طبل اور علم
کے اوسی متعلق ہوئے اور آخر ماہ جمادالاخر سنہ ۷۰۰ ہجری مین امیر مبارز الدین محمد پیدا ہوا
اس لڑکے کی پیدا ہونی کی سبب سی بہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے
تھے — اور بعد وفات پانے غازان خان کی الجاتیو سلطان نے امیر مظفر کی بہت
عزت کی اور بڑا رتبہ بڑہا دیا اور واسطی محافظت راہ کوہستان وابرقوہ اور ہرات
اور مرو کی اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر مذکور کبہی بادشاہ کی خدمت مین جاتا تہا اور
کبہی چین مسند پر اوڑاتا تہا سنہ ۷۱۳ تک کہ جس سال مین امیر مظفر فوت ہوا چین اور آرام کرتا رہا
اوسنی کوئی اور لڑکا سوائے مبارز الدین محمد کی نہ چھوڑا تہا البتہ ایک لڑکی بہی اوسکی
تہی جو ابو بکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد مین تہی جسکے شکم سی شاہ سلطان پیدا ہوا
القصہ بعد وفات امیر مظفر مذکور کے اوسکا بیٹا امیر مبارز الدین سلطان الجاتیو کی خدمت
مین حاضر ہوا بہت انعام واکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے
ملازمت مین رہا — جب سلطان محمد خدابندہ عالم بقا کو راہی ہوا — اور سلطان
ابو سعید نے پرتو التفات کا اوپر حال جہان کے لوگون کی ڈالا اوسوقت امیر مبارز الدین محمد
نی رخصت بادشاہ سی واسطی محافظت راہون اور سڑکون کی جو کہ اوسکا عہدہ تہا
حاصل کرکے کوچ کیا درمیان سنہ ۷۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابو سعید سلطان کی خدمت
حاضر ہوا تہا بادشاہ نی حکومت شہر یزد کی بہی اوسکو دی — اسی سال مین جب
مبارز الدین نی سنا کہ ایک جماعت مفسدون کی نے راہ یزد مین فتنہ اور فساد برپا کر رکہا ہے
اوسوقت ساٹھہ نفر پہلوانان خنجر گذار ہمراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب مخالفین کی ہوا
عبد الملک کی حوض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی مین ششتر تیر
امیر محمد مظفر کی جوشن مین آکر لگی لیکن خداتعالی نی اوسکی ایسی محافظت کی کہ تیرون سی
بچ کر اور صحیح وسالم رہ کر فتح اور ظفر پائی — اون مفسدین کو معہ اونکی سردار سی

بیان بعد ابو سعید کی جو گذرا

ہر گز تیری کی گرفتار کر کی آرد و بادشاہ مین بہیجدیا اوس سردار کو پنجرہ مین قید کیا سلطان ابو سعید نی اوس جنگ اور لڑائی اور فتحمندی سی خوش ہو کر انواع الطاف و اعطاف سی سر بلند کیا اسی اثنا رمین ایک اور لڑائی اوسی سمت قضا قون سی ہوئی اوسمین بہی امیر محمد غالب آیا علم فتح کا بلند کر کے نام پایا

اب شروع ہوا ۷۲۵ہ ہجری وغیرہ ۷۳۷ہ تک

اس سال مین امیر محمد کو خدا تعالی نی ایک لڑکا بخشا اوسکا نام شاہ شرف الدین مظفر رکہا اور درمیان ۷۲۹ہ کے مبارز الدین مذکور نے مسماۃ مخدوم شاہ بنت شاہ جہان سی نکاح کیا — اور ۷۳۳ہ ہجری مین جلال الدین شاہ شجاع اوس عورت سی پیدا ہوا اور ۷۳۴ہ ہجری مین امیر محمد ہمراہ شاہ شرف الدین مظفر کے ملازمت سلطان ابو سعید بہادر خان مین حاضر ہوا بادشاہ ایران نے ان دونون یعنی باپ بیٹے کو منظور نظر ایسا کیا کہ موجب رشک اور حسد امرا اور ارکان دولت کا ہوا — اسی سال مین سلطان ابو سعید قشلاق بغداد کو گیا امیر محمد ہی سعادت اندوز ہمرکابی بادشاہ کا ہوا وہانسی نجف اشرف مین جاکر مشرف اندوز زیارت مرقد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کا ہوا پہر وہانسی جانب یزد کی مراجعت فرمائے

اب شروع ہوا ۷۳۸ہ ہجری

اس سال مین درمیان ماہ جمادالاول کی امیر محمد مظفر کی ایک اور لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام قطب الدین محمود رکہا

بیان افراط و تفریط کا جو بعد وفات سلطان ابو سعید کی ہوئے

بیان پیر حسین جوبانی کا

کہتی ہین کہ بعد وفات سلطان ابو سعید بہادر خان کے ملک ایران مین ہر ایک حاکم اور صوبہ
کی دلمین سودا خودسری اور استقلال کا پیدا ہوگیا تھا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود
شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ مین کرلی اور اوسکے بھائی امیر شیخ ابو اسحاق
نی جوکہ بسبب کثرت مکارم اور وفور جود کے شہرہ آفاق تھا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا
کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکلکر اوسکی ملاقات
کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجالاکر
کلمات محبت آمیز سی اوسکی دلکا غبار دہویا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نی جانب کرمان کے
حرکت کرکی پہر جانب یزد کی مراجعت کی قدسنی اس خبر وحشت اثر کے امیر محمد اوسکی مقابلہ
کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن بسبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہوگئے
اور امیر شیخ ابو اسحاق سرحد یزد سی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین جوبانی و امیر محمد مظفر کا بعدہ بیان اور واقعات کی اب شروع ہوا سنہ ۷۴۰ ہجری

واضح ہو کہ امیر پیر حسین جوبانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کرکی امیر محمد مظفر سے استمداد
چاہی مبارز الدین نی اوسکی التماس قبول کرکی بعد عہد وپیمان کی بہت سپاہ اپنے
ہمراہ لیکر یزد سی کوچ کیا اصطخر فارس مین دونون کی ملاقات ہوئی — امیر
مسعود شاہ یہہ خبر پاکر جانب کازرون کی چلا گیا مبارز الدین نے بہی باستصواب امیر
پیر حسین کی دشمنون کا تعاقب کرنا مناسب جانکر اوسکا پیچھا کیا جب وہ بوئی کازرون
مین پہنچا جمعیت دشمن مین تفرقہ پڑ گیا اور امیر مسعود شاہ بغداد کی جانب بہاگ کر امیر
شیخ حسن بزرگ کی خدمت مین خواہان پناہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوسوقت جانب
اردوی امیر پیر حسین کی مراجعت کی استجائی سی دونون مانند برق وباد کی مجتمع ہوکر شیراز

بیان پیر حسین چوبانی کا

۶ پہر گئے وہان جاکر شہر پناہ کی باہر ڈیرا کیا اور محاصرہ شہر کا کرکے ارادہ لڑنے کا کیا
اور شہر نی بیچ بچاؤ کرنی کی تدبیر کی چنانچہ قاضی مجد الدین اسمعیل بن یحیی نی جو کہ اکابرین
زہاد اور فضلا شیراز سی تہا درمیان مین پڑکر صلح کروا دی امیر پیر حسین چوبانی نہایت
اقبال اور کامرانی سی داخل شہر ہوا شہر مین جاتی ہے ولایت کرمان کی جناب مبارز الدین کو سپرد کی

اب شروع ہو سنہ ۱۴۷ ہجری

اسی سال مین امیر مبارز الدین بہت لشکر اپنی ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک
قطب الدین نیک روز جو کہ ادن ایام مین حاکم مملکت کرمان کا تہا وہانسی بہاگ کر ہرات
کی طرف بہاگ گیا اور مبارز الدین شہر مین داخل ہوکر واسطی آسایش اور آرام
رعیت کی سپاہ مجتمع کو متفرق کر دیا اور قطب الدین نیک روز حاکم کرمان نی جو ہرات کو
بہاگ آیا تہا چند روز وہان قیام کرکے اوس شہر کی حاکم داؤد نامی سی سپاہ غوری اپنی
مدد کو لیکر پہر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہہ طور تہا کہ دن کو چہپ جاتا رات کو
قطع مسافت کرتا اسیطور سی چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تہا کہ مبارز الدین کو دشمن کی پہنچنی
کی خبر ہوگئی لیکن اوسکے پاس جمعیت آدمیون کی واسطی لڑائی کے نہ تہی اسلئی راتون رات
جانب انار سرحد کی بہاگ گیا دوسری روز قطب الدین نیکروز نے ہمراہ ملک داؤد کی
داخل شہر کرمان ہوکر ملک کا بندوبست پہر نئے سر سی کیا — اور امیر محمد نی انار سرحد مین
لشکر بہت جمع کرکے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا بارہ [12] جہاز چڑہا کر لیگیا اور لڑائی
بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے داد مردانگی
دی اور ایسی شجاعت اور بہادری کو کام مین لائے کہ غوریون کو شکست ہوئی اسی اثنا
مین پیر حسین کا لشکر امیر محمد کی مدد پر آپہنچا اوسوقت قطب الدین نیکروز دوسری دفعہ
پہر بہاگ کر جانب خراسان کی چلا گیا اور ملک داؤد نی بہی اوسکا تعاقب کیا ماہ جمادی الآخر

بیان پیر حسین چوبانی کا

جمادالاخر سال مذکور مین امیر محمد مظفر مظفر و منصور ہوکر کرمان مین داخل ہوا جب اوسکی ہم سی فراغت پائی اور بندوبست قرار واقعی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ بم کی فتح کا ارادہ کیا یہہ قلعہ امیر شجاع الدین کے عمل مین تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکرکشی کی اور محاصرہ کیا بعد چند لڑائیون کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے خدمت مین حاضر ہوا اور سب کنجیان قلعہ کے اوسکو سپرد کرکی عاجزی کی اور اپنی جان بخشی چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور معاف فرماکر جان بخشی کی مگر پہر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اسمین کچہہ دغا و فریب ہی اور وہ واقع مین مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا اسی سال مین وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا ۷۴۲ہجری

بیان حال امیر پیر حسین چوبانیکا اور پانی شیخ ابو اسحاق کی مرتبہ جہانبانیکا

میان امیر پیر حسین چوبانی اور امیر محمد مظفر مین بسبب اغواء مفسدین کی کدورت اور مخالفت پیدا ہوگئی تہی ہرچند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نگیا — اسی سال مین امیر پیر حسین نی ولایت اصفہان امیر شیخ ابو اسحاق کی سپرد کی سچ ہی — چو تیرہ شود مرد را روزگار + ہمہ آن کند کش نباید بکار + کیونکہ ملک اشرف چوبانی بہت اوپر تسخیر ممالک عراق کی مبندول رکہتا تہا اور امیر شیخ ابو اسحاق تابعت امیر پیر حسین سی سرگردان ہوکر اوسی مل گیا اسلئی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنون کی جانب اصفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا مولانا شمس الدین صاین قاضی اور امیر جلال الدین طیب شاہ نے کہ امیر پیر حسین سی آکر اشرف سی ملگئی اسلئی امیر پیر حسین کی احوال مین اختلال واقع ہوا وہ تبریز کو

بیان پیر حسین چوبانی کا

اسی اثنا مین پیر حسین بہاگ گیا کہ امیر شیخ حسن کو جاکے اوسی مدد طلب کرونگا یہہ نجانا کہ اگر مجہی پر کوئی
وہان مصیبت آئی تو کیا کرونگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلاف توقع امیر شیخ حسن نی اوسکو
گرفتار کرکے قید کیا بعد چند روز کے زہر ہلاہل کہلا کر مار ڈالا القصہ ملک اشرف بی کلفت حرب
اور مشقت جنگ و ضرب کی بعضی ممالک عراق کا حاکم ہوکر متوجہ شیراز کا ہوا
ابو اسحاق نے یہہ چالاکی کی کہ قبل پہنچنے ملک اشرف کے آپ شیراز مین آکر معوت
شہریون کے شہر شیراز کو حسب مضبوط کرکے سامان حرب موجود و مہیا کرکے
علم مخالفت کا بلند کیا ملک اشرف یہہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسکی آتش
غضب کے سبب بموجب مثل کہار پر بس نہ چلا گدہے کے کان اینٹھی اوسنی ولایت
عراق کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا جہان گیا لوٹتا گہسوٹتا پہرا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۴ ہجری

اس سال مین امیر یاغی باستی بموجب فرمان امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر مسعود شاہ
کی مع تعداد سی شیراز کو چلا آیا تہا — اور امیر شیخ ابو اسحاق نی حکومت اپنی بڑے
بہائی کو دیدی تہی جب مردمان شہر اپنی قضیے اور جہگڑے لیکر مسعود شاہ کے پاس جانے
لگے امیر یاغی باستی کو اس سبب سی بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے فرصت پاکر امیر مسعود
کو قتل کیا اوسوقت امیر شیخ ابو اسحاق نے رعایا شہر کی جمع کرکی یاغی باستی سی لڑائی
کرکی اوسکو شکست دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرماکر خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کردیا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۵ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نے بہت لشکر جمع کرکی تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ مین کوئی
کہیتی اور کوئی مکان نہ چہوڑا مکانون کو ڈہاتا کہیتون کو اجاڑتا ہوا قلعہ شیر خان تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

پہنچا وہان جاکر باہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوتوال اپنی جان بچاکر قلعہ الجبل مین جا چھپا
امیر شیخ ابو اسحاق نے جب جانا کہ باشندگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہین اور کوئی بچاؤ
پڑ کہلای بہی نہین دنیا قتل اور غارت گری اور خونریزی بعض محلات شہر مین بہت کی
اسی اثنا رمین امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ مین پڑکر مبارز الدین سی صلح کروا دی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال مین ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہہ ایک
بادشاہ ترک کا تہا اوسنی کرک سی دیار مصر پہ پر لشکرکشی کی تہی چنانچہ مصر مین اوسکی حکومت
ہوگئی لیکن جب اوسنی لوگون پر ظلم کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت مین فرق آگیا تہا
یہہ دیکہہ کر اپنی مقام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی خلع کیا جیساکہ اوسنے
بہائی کے ساتہہ کیا تہا اوسی پہلی — پہر درمیان ۷۴۵ھ یعنی سنہ ہذا کی مقتول ہوا —
اسی سال مین بعد وفات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد کے بیعت ہوئے
— اسی سال مین اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن حیان اندلسی غرناطی فوت
ہوا وہ اچہا شاعر تہا

اب شروع ہوا سنہ ۷۴۶ ہجری

اس سال مین امیر شیخ ابو اسحاق نی دوسری بار پہر کرمان پر لشکرکشی کی لیکن ناکام پہر آیا
— اور اسی سال مین مغل جرجانی اور ہوغانی جو کہ زمانہ ارغون خان مین بسبب التماس
جلال الدین سیورغتمش کے واسطی محافظت راہون کی مشغول تہے امیر محمد مظفر سی اونہون
پہر کر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اونکی تنبیہ کی روانہ کیا دشت خاوران

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

۱۰ مین جانبین کا مقابلہ ہوا حسب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کہائی اور بہاگ کر جانب کرمان
کی چلا گیا جب یہہ خبر گوش گذار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی ۷۴۸ ہجری مین قواعد
عہد و میثاق کے اوسنی توڑکر سلطان شاہ جاندار کو دو ہزار سوار بعد ایک ہزار اوغان
کے بہیجا اور آپ بہت لشکر نفیس نفیس جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ
گمراہ سی ملاقات کی اور باہر کرمان کی خیمہ اقامت کا ڈالا اور امیر شیخ ابو اسحاق نی یزد مین
پہنچکر اوس خطہ کو اپنی تصرف مین لایا شاہ مظفر یہہ خبر سنکر واسطی محافظت اہل و عیال اور قتال
و جدال کے بہت جلد کرمان سی بہاگ کر بمید مین پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد نے بہی
قلعہ بمید مین گیا بعد چند روز کے کہ ابہی آتش جنگ فرو ہوئے تہی امیر شیخ ابو اسحاق
نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاچار حرف صلح درمیان لایا ایکروز
نزدیک دروازہ بمید کی پہرتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا **شعر**

بیا کہ نوبت صلح است و دوستی و عنایت — بشرط آنکہ نگوئیم از آنچہ رفت حکایت

شاہ مظفر یہہ شعر سنکر قلعہ سے باہر آیا دونوں سرداروں نے معانقہ کیا صلح ہوگئی
شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ مذکور نے عنان عزیمت جانب یزد کے
موڑی جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سی جو واسطی تنبیہ مفسدان کی گیا تہا
کچہہ نہو سکا دوسری دفعہ توسط صدر الدین مجتبی اور خواجہ عماد الدین محمود کے مبارز الدین
سی صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کرکے جانب شیراز کی چلا گیا اوسوقت امرار
جرمانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ مین زبان عذر اور استغفار سی معترف ہوئے
اور سلطان شاہ کا ساتہہ دینی سی بہت پچتائی مبارز الدین مظفر نے اونکی جرم عفو
کئی بلکہ ایکروز ایک ہزار جامہ اونکو بخشی مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہر باغی ہوگئے
اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگ مین آکر تہوڑی سی عرصہ مین اونکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا ۷۴۹ سنہ ہجری

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارزالدین محمد کا جانب شیراز کی

اس سالمین پہر امیر شیخ ابو اسحاق نے قواعد عہد و پیمان کی طاق نسیان پر رکہکر سلطان شاہ جاندار کو لشکر جرار دیکر سرحد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بہیجا مگر سلطان شاہ نی چونکہ بہت جنگ اوٹہایا تہا اور شیخ ابو اسحاق کے بعض وعدون سی تنگ آگیا تہا مبارزالدین کی خدمت مین جاکر نوابون کی سلک مین منسلک ہوگیا اور ۷۵۱ھ ہجری مین امیر شیخ ابو اسحاق دوسری دفعہ شہر یزد مین لشکر لیجاکر ہمراہ شاہ مظفر کے شہر مین محصور ہوا جب مدت محاصرہ کو بہت ہوگئی اور لشکر نی اوسپر ہجوم کیا اوسوقت امیر شیخ بی نیل مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۷۵۳ھ ہجری مین بیکجار کو جو کہ ایک امیر امراء نامدار سی تہا بمعیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جناب مبارزالدین بہی ہمراہ اولاد امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ ہوا داد شجاعت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی بیکجار بہت خفت اٹہا کر جانب شیراز کی بہاگ گیا

بیان لشکرکشی کرنی امیر مبارزالدین محمد کا جانب شیراز کی
اور بہاگنا امیر شیخ ابو اسحاق مدد بی نیار سی

اب شروع ہوا ۷۵۴ھ ہجری

واضح ہو کہ اول ۷۵۴ھ ہجری مین جناب مبارزالدین لشکر بسیار اور سپاہ گردون شعار جمع کرکی بارادہ تسخیر شہر شیراز کی گیا امیر شیخ کو جب اس حال کی خبر ہوئی اوسوقت اوسنی قاضی عضدالدین عبدالرحمن الایجی کو جو کہ بڑا عالم اوسکے زمانہ مین تہا بہ نیت طلب صلح کی اردو امیر محمد مظفر مین بہیجا قاضی مذکور نی مبارزالدین مظفر سی

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

۱۴ ملاقات کرکی بہت نصیحت اور وعظ اور پند جسکی سلئے با مور ہوا تہا کی لیکن پند سودمند
نہوئی جب اوسپر کوئی فایدہ مترتب نہوا آخر کار لڑائی پر قرار پایا اور جانبین سکے
صلاح لڑائی پر ٹہہرے امیر شیخ ابو اسحاق نی پانچ فرسنگ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر
کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر قریب لشکر کی آپہنچا بہاگ کر شہر مین آگہسا دوسرے
روز امیر محمد مظفر نے باہر شہر کے اپنی خیمہ کہڑی کر دیئے اور بقدر طاقت شیرازیون
کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف نہوئی ہر روز یا دہمہ پر لڑائی ہوتی رہے
اسی اثنا رمین اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روز وہ تو اچہا ہوگیا مگر شاہ
شرف الدین مظفر بیماری سخت مین مبتلا ہوکر درمیان ماہ جمادالاول سنہ ۷۵۴ ہجری مین
فوت ہوا اوسنے اٹہائیس برس چار مہینی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی پیچھے چھوڑے
مسمی شاہ یحیی — شاہ منصور — شاہ حسین — شاہ علی — یہہ اوسکے
بیٹی تہے القصہ مبارز الدین نے بسبب اسکے کہ دشمن شماتت اوسپر نہ کرین باوجود
اپنی فرزند کی مرنے کی بہی لڑائی سی موہنہ نہ موڑا جب دیکہا کہ محاصرہ کئے ہوئے
مدت گذر گئی اور اسباب نکبت کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ شوال کو امیر محمد مظفر
بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ ظفر پناہ کے شہر مین گہس آیا جس روز امیر
مظفر بسبب سعی کلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آیا شیخ ابو اسحاق ابہی اوسجا سے تہا
آواز نقارہ کی سنکر اوسنی پوچہا کہ یہہ کیا غوغا اور بہیڑ ہے لوگون نے کہا کہ یہہ
آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مردک گران جان بدصورت ابتک اسجا ہے
ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز مین آگیا اوسوقت شیخ ابو اسحاق
راہ عجز اور اضطرار کی طرف شولیستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تختگاہ سلیمانی پر
علم جہانبانی کا بلند کرکے امر معروف و نہی منکر مین مشغول ہوا اوسی ہنگامہ مین بیٹا امیر
شیخ ابو اسحاق کا امیر علی سہل جو دس برس کی عمر رکہتا تہا اور خوش خط اور ذکی مشہور تہا

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

مشہور تہا ہمراہ ایک جماعت امرار شیراز کی یکمرتبہ آیا آخرالامر وہ بچہ بہی ہمراہ اور
مفسدون کے مقتول ہوا اور امیر شیخ ابو اسحاق شولستان سی قلعہ سپید مین جان بچاکر
جا چہپا وہان چہپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایلکانی کے بہیج کر
اوسی مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سوار اوسکی مدد کی واسطی روانہ کئی امیر
شیخ ابو اسحاق نی دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کرکے پہر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
بموجب ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنون کی ہوا قبل ملنی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطراف مین پراگندہ ہوگیا اور وہ بذات خود مع ایک جماعت مخصوصون
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع نے شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین نی سرداری
کرمان کی بہی شاہ شجاع کو دیدے چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض ممالک عراق کا اور آخرکار امیر شیخ ابو اسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۷۵۵ھ ہجری مین امیر محمد مظفر نے اپنی خواہرزادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور جہنڈہ ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اثنا مین یہہ خبر پہنچی
کہ اتمور ہمراہ ایک جماعت ہوادارون امیر شیخ ابو اسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بہی اوس جانب سی حرکت کی تہی اسی اثنا
مین شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی مین جا کر یہہ خبر دی کہ مخالفون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مورد ستان کو جلا دیا ہے یہہ سنکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایلغار کوچ کرکے باسپاہ نصرت پناہ شیراز مین آیا وہان آکر آب تیغ سی
غبار فتنہ اور آگ آشوب کو بجہایا اتمور بہی مقتول ہوا سب دشمن بہاگ گئی بہت لوگ
مارے گئی کچہہ پتا پہر نہ ملا — اور اسی سال مین امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکرکشی کے

فتح کرنا ممالک عراق امیر شیخ ابو اسحاق کا

۱۴ تہی وہان جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اوسنے اوسی وکیل ابو بکر عباسی المعتضد باللہ سے
جو ولایت مصر کا بہی دعوی خلافت رکہتا تہا بیعت کی اور خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا
جاری کروا کی جب دیکہا کہ ایام محاصرہ کی بہت ہوگئی اور سپاہ یزد کی ظلم کرنے لگی اوسوقت
شیراز کو مراجعت کی اصفہانیون نے اوسکے محاصرہ سے خلاصی پائی اور سنہ ۷۵۶ ہجری
مین بسبب سعی قطب الدین شاہ محمود کے قلعہ ایک دشبانکارہ فتح ہوا اردشیر نامی
جو اوس قلعہ مین دم مخالفت کا مارتا تہا بہاگ گیا — اور سنہ ۷۵۷ ہجری مین امیر محمد مظفر
دوسری دفعہ پہر بہت سا لشکر لیکر اصفہان پر گیا پہر اوسکا محاصرہ کیا جب بعد کئی
مہینے کے ہوا پر برودت کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ مہم شاہ
سلطان کو سپرد کرکے آپ اور کسی جانب کو چلا گیا شاہ سلطان نی بقدر تاب و طاقت
اپنی کی اصفہان کی قلعہ کے باشندون کو بہت تنگ کیا آخرکار فصل بہار مین فتح میسر آئی
— لیکن امیر شیخ ابو اسحاق کو راہ بہاگنی کا نملا اسلئی لاچار ہوکر مولانا اصیل الدین سے
ملتجی ہوا کیونکہ یہہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تہا اور شاہ سلطان شہر مین آ گیا
تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابو اسحاق کے جو اوسکی ذمہ پر تہی جیسا کہ مفصلاً روضۃ الصفا مین
لکہتی ہین سب بہول گیا اور جاسوس اوسکے پکڑنے کے واسطی مقرر کئی جب مولانا اصیل الدین
کو معلوم ہوا کہ یہہ حال ہے سب کیفیت حال لکہہ کر اور اوسکے حقوق جو اوسکی ذمہ تہے
بیان کرکے عرضی لکہہ کر شاہ سلطان کو دی اوس بے مروت نی کچہہ نہ سنا امیر شیخ
ابو اسحاق کو پکڑ کر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز مین بہیجا جب شیراز مین باہر دروازہ
اصطخر کے میدان مین پہنچا اوسوقت سب عالم اور قاضی اور روساء فارس اوس مقام پر
— جو تہی مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سے پوچہا کہ امیر حاج ضراب کو تو نے قتل کیا
تہا اوسنی کہا کہ ہان بموجب میرے حکم کی وہ مقتول ہوا اوسوقت امیر محمد مظفر نی اوسکو
امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تاکہ اپنی باپ کی قصاص مین اوسکو قتل کرین چنانچہ امیر حاج

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

حاجی ضراب کی بیٹے نی تلوار اوسکی سر پر ماری وہ مرگیا سر اوسکا تلوار سے اوسنی کاٹکر ۱۵
جدا کر دیا یہہ واقعہ عظیم جمعرات کے روز آخر ماہ جمادالاول ۷۵۸ ہجری مین گذرا یہہ
دو رباعی طبع زاد امیر شیخ ابو اسحاق کی ہین جو بوقت مقتول ہونے کی اوسنی پڑہین
تہین سے رباعی افسوس کہ مرغ عمر را دانہ نماند + امید بہیچ خویش و بیگانہ نماند
دردا و دریغا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتیم جز افسانہ نماند ـــ رباعی ۲
با چرخ ستیزہ کار مستیز و برو + با گردش دہر در میا ویز و برو
یک کاسہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جرعہ بر جہان ریز و برو

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی اور سلائی کہنچنی اوسکی آنکہونمین درمیان اصفہان کے اوسیکی اولاد کی ہاتہہ سے

واضح ہو کہ ۷۵۹ ہجری مین مبارز الدین نے جانب اصفہان کے راسو اسطی کہ اوس
شہر مین اسباب حرب اور جنگ کا سامان واسطی تسخیر آذربیجان کے جمع کر کے
کوچ کیا جب اوس حدود مین پہنچا شاہ سلطان ہمراہ روسا اور اعیان اصفہان
کے بطور استقبال کے لینی کو آیا شاہ سلطان نے بسبب اسکی کہ حق وظیفہ
خدمتگاری اور جان سپاری کا بجا لا کر امیر شیخ ابو اسحاق جیسی دشمن کو پکڑ کر اس اپنے
ماموں کے حوالہ کر دیا تہا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکہتا ہے بخلاف توقع
جب اوسی ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکنون سید بیان اوسکو سنائین باوجود
ان دشنامون کے بہی راہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کر کے بطور ضیافت
و مہانداری امیر محمد کو کہ جو اوسکا حقیقی ماموں تہا بلایا جب مقام ضیافت پر
پہنچا اسباب مہانداری کا دیکہہ کر غایت رشک اور درشت خوئی سے اپنی ایام اہلون
کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچہہ شاہ سلطان کی سکا مین اسباب ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۶ موجود تہا یکبارگی سپاہ امیر محمد نی تاراج کیا اوسپر طرفہ تر یہہ ہی کہ شاہ سلطان کو
پہر بہت ناسزا کہا اور گرم وسرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان
کے دلمین دشمنی کی پودی نی جا پکڑی المختصر امیر مبارزالدین محمد ندکور نی بارہ ہزار سوار
سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور چالاک ہی منتخب کرکے آذربیجان کے
جانب کوچ کیا اوس جانب سی اخی جوق بہی جو کہ اون ایام مین متغلب حکومت ان
بلاد کی کرتا تہا تینتیس ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا بمقام میانہ کردان پر دونو جانب
کا لشکر اور دونو ولایت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بہاری ہوئی اخی جوق کو باوجود
کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارزالدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع
ـــ اور شاہ محمود باپ کی خدمت مین گئے امیر محمد مظفر نے اون لڑکون کو گالیان
دین اور بدزبانی سی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہ یحیی کی نام لکہا اسلئے اوسکے
اولاد بہی بہت دشمن ہوگئی بعد دو مہینی کی کہ ابہی امیر محمد ندکور تبریز ہی مین تہا یہہ خبر پہنچی کہ سلطان
اویس بغداد سی تبریز پر چڑہائی کیا چاہتا ہے ـــ اور نجومیون نے امیر محمد کو یہہ کہدیا
تہا کہ ایک جوان ترک چہرہ بلند بالا سی تجکو رنج پہنچیگا اسلئے اوسکو بسبب تصدیق
اس خبر نجومیون کے یہہ یقین ہوگیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسلئے اصفہان مین
گیا اور رستہ راہ مین بیٹون کو طرح طرح کے عذاب لعدر نج سی ڈراتا تہا اور کہتا تہا
کہ تمکو مروا ڈالونگا کبہی کہتا تہا تمہاری آنکہون مین سلائی پہروا دونگا بلکہ گاہے
گاہے ایسی سخت کلمی اور گالیان موہہ سی نکالتا تہا کہ قصائی اور بہٹیاری بہی اپنے
فرزندون کو ایسی طرح پر نہین کہتی اسلئے لاچار شاہ شجاع ـــ اور شاہ محمود سنی
دونون بیٹون نے یہہ تجویز کی کہ اس کی باپ قصائی کو پکڑ دیہہ صلاح دلمین ٹہرا کر
شاہ سلطان سی جا کر ملے اور یہہ سب حال بیان کیا ـــ شاہ سلطان تو پہلے
ہی سی جلا ہوا اور اس تدبیر ہی مین تہا کہ مکا بلے جو کہون مدعی حاصل ہوتا تہا وہ بہی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

١٧ وہ بہی گہبہ گیا اور کہنی لگا کہ تمکو خبر نہین جو مین جانتا ہون امیر محمد یہہ چاہتا ہی کہ تمکو پکڑکر
قید کرے اور سلطان ابو یزید کو تخت پر بٹہلا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی یہہ سنکر اور بہی
دونو لڑکون کے دلومین جوش آیا تینون نے آپسمین یہہ عہد و پیمان کیا کہ جب اصفہان مین
پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑکر قید کرین چنانچہ جب اصفہان مین پہنچی شاہ سلطان
کہ اوسکی تلوون سی لگی ہوئی تہے آدہی رات کو پیادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
ہوا آیا اور کہا کہ مجکو رخصت دوین تو کسی ملک کو بہاگ جاتا ہون شاہزادہ نی کہا کہ ایسی
تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تمکو پہنچا جو بہاگ چلے اوسنی کہا کہ مینی سنا ہی کہ امیر محمد کو ہمارے
عہد و پیمان کے خبر ہوگئی ہے اگر یہہ رات ہی تو صبح کو ہم سب مارے جاوینگی شاہ شجاع نے
اوسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خوف سی ہی تمکو فارغ کردونگا خاطر جمع رکہو صبح تو ہونے
دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ — اور شاہ محمود متفق ہوکر امیر محمد
کے گہر مین گئی مبارز الدین امیر محمد اوسوقت بالاخانہ مین بیٹہا ہوا قران شریف پڑہ رہا تہا
شاہ محمود ہمراہ پاسبانون کے دیوڑہی پر بیٹہہ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت دلیرون
کی لیکر اندر گہسا مگر زینہ مین کہڑا ہوگیا — اور مسافر ابودجی کی ہمراہ چہہ آدمی کرکی اوپر
بہیجدیا امیر محمد نے اوسی پوچہا کہ تم کہان تہی اونہون نے کہا کہ آپکی پاس خرچ کی واسطی
آئے ہین شاہ شجاع کی پاس خرچ نہین ہی مبارز الدین یہہ سنکر دست بقبضہ ہوا
چاہتا ہی تہا کہ تلوار کہینچی مسافر ابودجی اوسکو چمٹ گیا وہ اوٹہہ کر گہونسی مارنے لگا
وہ چہہ آدمی جو کہڑے ہتی وہ بہی چمٹ گئی اوسکو پکڑکر مضبوط باندہکر گہر مین ڈالدیا سارے
دن پڑا ہوا بڑبڑایا کیا گالیان دیئے گیا جب شام ہوئی اور سورج چہپ گیا رات کو اندہیرے
مین اوسکو قلعہ طبرک مین لیجاکر قید کیا اور جمعرات انیسوین [١٩] رمضان سنہ ٧٦٠ مین اوسکی
آنکہونمین سلائی پہیردی سچ ہی شعر اوستاد کا جسنی اون ایام مین اوسکی حق مین کہا ہے
یکچند شکوہ حشمش پیل کشیدہ + یکچند سپہ ز ہند تا نیل کشیدہ + پیمانہ

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربیجان کی

۱۸ دو دستش چو شد مالامال + هم روشنی چشم خود کش میل کشیده + اوسوقت شاہ شجاع
نے تخت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندھی کو قلعہ سفید مین بھیجکر آپ شیراز کو کوچ
کیا مگر امیر محمد مظفر مذکور نے بعد دو ماہ کی اوسی قلعہ ہی مین ایک جماعت روسا سی متفق
ہوکر مخالفت اختیار کی اور شاہزادی بسبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو بسبب لاچاری
اور بدخوی اوسکے کی اوسسی واقع ہوئے تھی بہت پشیمان تھے اسلئی وہ بہی رسایل در باب
استرضا امیر محمد کی بھیجی رہتی ہے آخرش ہم نے اس بات پر قرار پایا کہ امیر محمد شیراز
مین آکر مثل سابق بادشاہ ہو اور سکہ اور خطبہ بدستور اوسکے نام سی جاری ہی اور شاہ
شجاع بدون دریافت کرنے اور بے استصواب باپ کی کسی امر مین دخل ندیا کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پھر شیراز مین آیا اور اندھا بادشاہ ہوکر تخت نشین ہوا
مگر بعد چند روز کی امیر محمد مظفر نے پھر چند آدمیون سی ملکر یہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو
گرفتار کرکے قید کرون اور سلطان ابویزید کو تخت پر بٹھلاون اور شاہ یحیی کو سپہ سالار
لشکر کی دون لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہوگئی تھی اوسنی فوراً مفسدون کو پکڑکر
قتل کیا اور مبارز الدین کو پھر قلعہ گرمسیر مین مقید کرکی بھیجدیا وہ وہان جاکر بیمار ہوگیا
جب مرض بہت شدت سی ہوا اور بیماری بڑھ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ
کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ بم مین واسطی صحت کے بھیجدیا لیکن کچھ فایدہ
نہوا آخر ماہ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ ہجری مین فوت ہوا اوسکا لاشہ مدرسہ مظفریہ مین لاکر دفن
کیا گیا — پوشیدہ نرہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دین پرور معدلت گستر تہا
ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا مین مصروف رہتا اور سادات
اور مشایخ اور علما اور فضلا سکے بڑی قدر کرتا رہتا تہا لیکن اپنی بدزبانی اور بدخلقی
اور تنگ بخشی سے لاچار رہتا یہہ بادشاہ خونریزی ہی بہت تہا کسی مجرم کو ایک لحظہ زندہ
نہ چھوڑتا مولانا لطف اللہ ولد مولانا صدر الدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارز الدین سی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

سے یہ روایت کرتا ہے کہ مینے بچشم خود بہت دفعہ دیکھا ہے کہ مبارز الدین عین حالت تلاوت قران مین جب ہوتا اور یہہ سن پاتا کہ اتنے مجرم آج گرفتار آئے ہین فوراً تلوار لیکر کہڑا ہو جاتا جب تک کہ اونکو قتل اپنے ہاتہہ سے نکر لیتا کلام مجید نہ پڑہتا بعد فراغت کے پہر تلاوت مین مشغول ہو جاتا اوسنے اپنے ہاتہہ سے آٹہہ سو آدمی قتل کئے ہین اوسکے یہہ چار بیٹے تہے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد — سلطان ابو یزید

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنے باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنے وجود ہمایون سے زیب و زینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقوہ کی بقبضہ اقتدار شاہ محمود مین آگئے اور حکومت کرمان کی سلطان عماد الدین احمد سے مختص ہو گئے اور شاہ یحیٰ قلعہ قہندز مین محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہائیون کی موافقت رہی یہانتک کہ سنہ ٧٦٤ ہجری مین گماشتون شاہ شجاع نی مال ابرقوہ کا ضبط کیا یہہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے بزور شمشیر یزد کو فتح کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی قلمرو ولایت مین خطبہ سے نکال دیا شاہ شجاع یہہ خبر سنتے ہی لشکر قیامت اثر ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ محمود بہی مقابلہ پر آیا جانبین سے مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود بہاگ کر قلعہ مین محصور ہوا شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اثناء محاصرہ مین ایکروز چند آدمیون کو گہات مین بٹہلا کر آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا ادہر سے شاہ شجاع کے لشکر مین سے شاہ سلطان میدان جنگ مین اوسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ مین شاہ محمود پشت دکہلا کر بہاگا شاہ سلطان دلیرانہ اوسکے پیچھے بہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلا گیا جب کمین گاہ پر جا پہونچا

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

آدمی چھپی ہوئی بیٹھے تھے پہنچا شاہ محمود نے پہر سامنا کیا اوسکا ہی ایک بہاری
لڑائی ہوئی اور شاہ سلطان بہی پکڑا گیا وہ شربت جو امیر محمد کو شاہ سلطان نے چکھایا تھا
آپ بہی اوسمین سے ایک گھونٹ پیکر سو رہا یعنی مقتول ہوا مولانا صدرالدین عراقی نے
اس واقعہ کو دیکھکر یہہ شعر کہی ہے رباعی گر دست قضا چشم ترا میل کشیدہ +
در ذات شریف تو جہان نقص ندیدہ + آنکس کہ بدان چشم تو آسیب رسانند +
او نیز بعینہ مکافاتش دیدہ + بعد ازان درمیان بہائیون کے گونہ صلح ہوگئی ہم سے
اسبابت پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑہوانا منظور
کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جاوی اسی اثنا مین شاہ یحیی نے قلعہ تہندز مین حالت
قید ہی مین یہہ گل کہلایا کہ ایک جماعت مفسدین کو اپنی ساتہ کرکے جھنڈہ مخالفت کا
بلند کیا شاہ شجاع نے تہوڑے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بہیجی چنانچہ وہ بہی محصور
ہوا بعد چند روز کے شاہ یحیی نے قاصد بہیجکر اپنی چچا شاہ شجاع سے اپنا قصور معاف
کروانا چاہا اوسنی معاف کیا بعد معاف ہونی جرم کے شاہ یحیی اپنی عم بزرگوار مذکور کے
خدمت مین حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیران کارآزمودہ کے ہمراہ لیکر جانب
یزد کی گیا وہان جاکر یہہ قلعہ یزد جو خواجہ بہاء الدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل مین تہا
اوس سے چھین کر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہہ حال سنکر بہت لشکر
لیکر ابرقوہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یزد کی بہیجا خواجہ
مذکور نے حسب مقدور اس امر مین کوشش کی شاہ یحیی نے بہت عذر کئی اور استغفار
کرکے پہر خطوط معافی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت مین بہیجی شاہ شجاع
بسبب اسکے کہ اپنی بہائی شاہ مظفر سے عہد اسبابت کا کر لیا تہا کہ تیرے اولاد کو مین
دستانون گا پہر اوسکا جرم معاف کیا اور خواجہ قوام الدین کو بلاکر جانب شیراز کے
چلا گیا خواجہ مذکور اسی سال مین بسبب اسکے کہ نہایت متکبر اور مغرور تہا مقتول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

اوسکی جای عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا ۲۱

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

۷۶۵ ہجری مین شاہ محمود نی سلطان اویس ایلخان سی مدد طلب کرکے بہت لشکر جمع کرکی بارادہ تسخیر شیراز کی کوچ کیا شاہ یحیی بہی اوسی متفق ہوگیا تہا شاہ شجاع نی ہرچند بہت قاصدون داناون اور فہمیدون کو بہیج کر سمجہایا کہ مخالفت مین بہت خرابی ہوتی ہے مین بری طرح پیش آون کا اوسنی ہرگز نہ مانا لاچار سپاہ جمع کرکے وہ بہی متوجہ جانب دشمنون کے ہوا — اثنای راہ مین سی شاہ سلطان احمد بہی بڑے بہائی سی علیحدہ ہوکر شاہ محمود سی ملگیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب کے شاہ شجاع نے آثار ضعیف اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاسے شیراز کو چلاگیا اور باب فسا پر لشکر کی چہاونی ڈالکر سلطان شبلی کو جانب کرمان کی بہیجدیا اسی اثنا مین شاہ محمود لشکر عراق اور بغداد کا لئے ہوئے تعاقب مین آپہنچا شاہ شجاع شہر مین محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکہا کہ محاصرہ کو مدت ہوئے اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیرازیون پر نمایان ہین ایک جماعت اکابر اور اشراف شیراز کو درمیان ارد و شاہ محمود کے بہیج کر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا کہ بسبب اسکے کہ امراء بغداد بہت مستولی ہین مجکو اختیار اس امر مین نہین ہے اب مناسب یہہ ہے کہ شاہ شجاع ابرقوہ مین چلا جاوے وہان اتنی روز مقیم رہے کہ بغدادی لوگ اپنی وطن کو چلے جاوین انکی جانے کی بعد ممالک موروثہ تجنے مین سبکو تقسیم اپنین کرلینگے شاہ شجاع نے یہہ بات سنکر ایک رقعہ بہائی کو لکہا اور التماس سے کہ آپ قلعہ قہندز کے نیچی آسئے وہان بالمشافہ میرے آپ کی باتین ہوجاوینگی اور یہہ شعر بہی اوس رقعہ مین لکہا تہا — اگرچہ دل بکسی داد یار ہست ہنوز

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا

۲۱ بجان او کہ دلم برسر دہ است ہنوز ✽ شاہ محمود نے اوسکی التماس قبول کرکے یہہ شعر اوسی غزل کا لکہا ؎ خیانت از طرف آن شکستہ پیانست ✽ وگرنہ از طرف ماہمان صفا است ہنوز ✽ دوسرے روز نیچے قلعہ قہندز کے دونو بہائیون کا ملاپ ہوا بابت یہ ٹہرے کہ شاہ شجاع راہ حصار سرہ تبدا یرسی جانب ابرقوہ کے چلا جاوے چنانچہ شاہ شجاع نے اپنی خاص ساتہہ لیکر بسبب رعایت زنانون اور حرم کے راہ کو چہوڑ کر جانب راہ قصر زردسی طرف ابرقوہ کے قطع مسافت سے حالانکہ سلطان احمد اور شاہ یحیٰی ہمراہ فوج بہادران نیکا کشی کے چل لئے ہتی اگر شاہ شجاع سید ہی راہ جاتا راہ مین ملاقات ہوتی اب جو وہ سبے راہ گیا اسلئے وہ لوگ جو مدد کو آئے تہے بے مقصود مراجعت کر گئے — اور شاہ محمود نے بعد جانی اپنے بہائی کی شیراز مین آکر جرفتح شیراز کی سلطان اویس کو بہیدے اور خطوط مبارکبادی اور نیکنامی کی جاری ہوئے شادیانی بجے — جب شاہ شجاع ابرقوہ مین بصد محنت واندوہ بہت دن رہ چکا اور اوسکے حال کا وہ پرسان نہوا جیسکہ معہدہ ہوا تہا اسلئے سنہ ۷۶۶ ہجری مین تین سو سوار جریدہ در سلی دفع فتنہ دولت شاہ کے کہ جسنی عین حالت محاصرہ شیراز مین فروج کرکے کرمان پر استیلا پایا تہا اور سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کرلیا تہا متوجہ ہوا — اثنا رراہ مین شاہ سیبان برادر شاہ سلطان کا دو سو سوار لیکر اور بعض امرا رعوب معہ پانسو سوار کے شاہ شجاع کے ہمراہ ہوگئے ابہی منزل مقصود کو نہ پہنچے تہے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد خنجر گذار لیکر مقابل آیا وہ بہی شکست کہاکر کرمان کو بہاگ گیا اور بہت لشکری اوسکی شاہ شجاع سی آملے جب اطراف کرمان مین لوادسنے شاہ شجاع کی چلکی دولت شاہ نی بیہہ بیچ مین چند آدمیون کو ڈالکر اپنا جرم معاف کروایا بادشاہ نے اوسپر انواع انواع کے الطاف کرکے کرمان مین آکر شہر کو دیکہا جس روز کرمان مین شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ نی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع
چونکہ بہت زیرک تہا دریافت کرگیا فوراً حکم دیا کہ اس مردود کو قتل کرو چنانچہ وہ دولتشاہ
نمک حرام بہی مارا گیا غرضیکہ اسطرح پر پہر تیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذروہ
اوج پر چڑہ گیا اور رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین بہت اقتدار حاصل ہوگیا اور شاہ
یحیی بہی شاہ محمود سی جدا ہو کر شاہ شجاع سی آملا جب اللہ بگڑے کو بناتا ہے
تو اسطرح پر اوسکے سامان جمع ہوجایا کرتے ہین الغرض سلطنت لد گیا تہا اور گیا ہوگیا اور
اب پہر گیا سامان جمع ہو گیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتحیابی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ ۷۶۶ھ ہجری مین شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہوگیا پہر
ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دلین کرکے سفر کیا اثناء راہ مین شاہ
منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوسی بیس زیادہ بہی ساتہ
ہولیا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بہی مستعد حرب وپیکار ہوکر مسلح ہوا ہفتہ کے روز
سولہوین ۱۶ ماہ ذیقعدہ ۷۶۶ھ ہجری مین جانبین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری لڑائی ہوئی شاہ
شجاع نے فتح پائے ــ شاہ محمود شیراز مین جا گہسا شاہ شجاع نے چار طرف
شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ طرف
شاہ شجاع کے پایا راتون رات اصفہان کی جانب کوچ کرگیا وقت اوسکے بہاگنی کی
سلطان عماد الدین احمد نے بہی اوسکا ساتہ نہ دیا بڑی بہائی سی مل گیا بعد اوسکی جانے
کے شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ جلوہ آرائے تخت سلیمانی و جہانبانی شیراز کا
ہوا بیٹہی بہی عدل وانصاف کرنے اور حتی المقدور امور دین و دولت اور انتظام مہم
مین سعی کرنے لگا ــ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مسماۃ خان سلطان دختر امیر مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۴ شاہ ابجو کے شاہ محمود کی نکاح مین تہی وہ مکارہ اور مردمار رنڈی تہی چونکہ شیخ ابو اسحاق
مارا گیا تہا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تہا اسواسطی ہمیشہ بارادہ لینی
انتقام کے اپنی خاوند سی خفا رہتی تہی اوس حرامزادی نی درمیان سنہ ۷۶۸ ہجری کے
اپنی مہری خط اور مراسلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بہیجکر یہہ پیغام دیئی کہ اگر
آپ اصفہان پر تشریف لاوین تو مین اپنی خاوند شاہ محمود کی ہاتہہ پیر باندہ کر آپکی
سپرد کر دون شاہ شجاع نی یہہ بات اپنی مقصد کے پائی فوراً جانب اصفہان کے
چلا گیا شاہ محمود نے قاصد تیز زبان اور فہمیدہ شاہ شجاع کی خدمت مین بہیجکر عرض
معروض نیازمندانہ جب بہت کین اوسوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کے بیچارگی پر
رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر مین بہاگا ہوا چلا گیا اور ہر ایک
بہائی سی ہمکنار ہوکر خوب ملکر اپنی مصیبت بیان کی سبکو رحم آیا آخرکار آپسمین بہائیون کے
صلح ہوگئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا — ایکدفعہ پہر اوسی عورت
قحبہ کے بہکانی سی شاہ شجاع نی چڑہائی شاہ محمود پر کے تہی لیکن پہر یہہ راز کہل گیا
کہ منشار فساد و فتنہ کے یہہ عورت بدذات ہی جو میری بڑے بہائی کو مجبور چڑہا چڑہا لاتی
ہے اسلئے شاہ محمود نے مسماۃ خان سلطان اپنی زوجہ مفسدہ کو قتل کیا اس دفعہ پہر بہائیون
مین نئے سر سی صلح ہوئے — اور درمیان سنہ ۷۷۰ ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی
کو شاہ شجاع نے تبریز مین اسواسطی روانہ کیا کہ سلطان اویس کی دختر سی میری شادی
کروا دی اور شاہ محمود نے بہی خواجہ شمس الدین منشری کو جو حسن تدبیر اور چالاکے
مین بےنظیر تہا واسطی سر کرنی اسی مہم کے اپنی لئے بہیجا جب یہہ دونو قاصد سلطان
اویس کے تخت کے پاس جا کر کہڑے ہوئے اوسوقت دونون کی نامی سلطان اویس نے
دیکہہ کر شاہ محمود کی عرض قبول کی یعنی اوسکو بیٹی دینی منظور کرلی سبب اسکا یہہ تہا کہ شاہ
محمود نے باستصواب خواجہ تاج الدین کے خوبصورت تعظیم اور تکریم سی سلطان اویس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسد کا اور وفات پانا شاہ محمود کا

اویس کو لکھا تہا چنانچہ اول اوس خط کے یہہ فقرہ تہا — العبد دما فی یدہ کان لمولاہ ۲۵
ترجمہ سے ما از ان توئیم ہر چہ داریم — یعنی مین ایک بندہ اور چاکر تمہارا ہون اور
جو مال و دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ
شجاع نے اپنی خط مین سلطان اویس کو بہا ی لکھا تہا اسلئے امیر اختیار الدین
حسن قاصد شاہ شجاع کا محروم جانب شیراز کی چلاگیا اور تاج الدین حجلہ نشین
تتق عصمت کو طرح طرح کی تجمل اور آئین و زینت سی اصفہان مین لیکر آیا اسیواسطی
سلطان اویس نے لشکر بہی واسطی سونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے
بہیجا اسلئی شاہ محمود نی دوسری دفعہ پہر جانب شیراز کی کوچ کرکی شاہ شجاع
سی یہہ ولایت لی لی وہ بیچارہ بحالت آوارہ صحراگرد پہرتا رہا کیونکہ بعد اشتعال
آتش حرب وپیکار کی جانبین کا لشکر پہر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تہا ہر ایک فوج
نے جسطرف مونہہ اٹہایا چلدی

بیان پہر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان مین

واضح ہو کہ ۷۷۵ ہجری مین پہلوان اسد خراسانی نی جو کہ کرمان مین حکومت و کامرانی
شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تہا بسبب بہکانی شاہ یحی کے مخالفت اختیار کی اور برج
اور فصیل اور مرمت شہر اور قلعہ کے خوب مستحکم کرکی بنا ر فساد و فتنہ کی ڈالکر
مستعد حرب کا ہوا اور سنی دو برس سی فساد و فتنہ برپا کرر کہا تہا اسلئے شاہ شجاع
اور اوسکے بہائی سلطان احمد اور پہلوان علیشاہ نے پہر جاکر کرمان کا محاصرہ کیا
مگر شاہ شجاع چلا آیا تہا جب اوس شہر مین اناج مہنگا ہو گیا اور بسبب اس محاصرہ کے
قحط پڑ گیا اوسوقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ پانی قوت لایموت کی بی قوت

بیان عصیان کرنی مسمی اسدکا اور وفات پانا شاہ محمود کا

٢٦ ہوکر علیشاہ سے ملگئی اور اسد بہی لاچار ہوکر اطاعت وانقیاد ظاہر کرکے قلعہ کوہ مین چلاگیا اور رستہ ہر کرمان پہلوان علیشاہ کو دگیا پہلوان علیشاہ نے یہہ چالاکی کے کہ مولانا جلال اسلام طبیب اور منکوحہ پہلوان اسد سے ملکر بند رہوین ماہ رمضان سنہ ٧٦٥ مین بچاس مرد مسلح یعنی ہتیار بند اوس نقب کی راہ سے جو قدیم الایام سے درمیان شہر کرمان کے قلعہ کوہ تک کہدی ہوئی تہے اندر قلعہ کوہ کے بہیجہ ئی اون لوگون نے اسد کو وہان جاکر قتل کیا اوسوقت وہ لوگ باشندہ کرمان کی جو بسبب بہوک کی جان بلب ہورہے تہی اسد کی ہڈیان توڑکر مثل قیمہ کے تلوارون سے کرکی کہا لی کو لیگئی اور جب سر اسد کا شیراز مین پاس شاہ شجاع کی پہنچا بہت خوش ہوا عوض اوسکے امیر اختیار الدین حسن قورچی کو حکومت کرمان کی مرحمت کی اور سنہ ٧٧٦ ہجری مین سلطان اویس ایلکانی بادشاہ تبریز کا عالم جاودانی کو چلدیا بجاے اوسکی بیٹیا اوسکا تخت پر بیٹہا —

اوراسی سال مین شاہ محمود بہی جب بہت ناتوان ہوگیا اوسوقت اوسنی سلطان اویس بن شاہ شجاع کو جو کہ باپ کی پاس سی بہاگ آیا تہا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس رہتا تہا ولی عہد کیا اور آپ ماہ شوال سنہ مذکور مین روضہ رضوان کو سدہارا اوسکے مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد اصفہان مین برپا ہوا تہا کیونکہ بعضون نے سلطان اویس کے بیعت کی اور بعضون نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے مرنی کے خبر شاہ شجاع کو پہنچی بہائی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہہ شعر تصنیف کی ؎ بسیار سالہا بسر خاک ما رود + کین آب چشمہ آید و باد صبا رود
این پنج روزہ مہلت ایام آدمے + بر خاک دیگران تکبر چرا رود +
بعد ازان سپاہ ظفر پناہ ہمراہ لیکر جانب اصفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ کی آنے کی خبر پائی قاصدون سخن گذار اور رسولان فضیلت شعار کو بسبب اپنی افعال واعمال قبیحہ کی سرزد ہونے کی واسطے معاف کروانی جرم کی بہیجی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا

نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سے امیدوار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر ۲۷
اور اشراف اوس ملک کی ساتہہ لیکر برسم استقبال لینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
شفقت فرماکر پہر سلک فرزندون مین داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا میدان جنگ سے اور مراجعت کرنی شاہ کی بسبب مخالفت شاہ نصرالدین یحیے کے

واضح ہو کہ جن ایام مین شاہ شجاع بلدہ اصفہان مین مقیم تہا اونہین دنون مین یہہ سننے مین آیا
کہ اہالی مملکت آذربیجان کے حرکات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اویس سے
جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹھا تہا بہت ناراض ہین اور شاہ شجاع کے
آنے کی انتظار دیکہہ رہے ہین اسلئے تسخیر آذربیجان کا خیال پیرامون خاطر ہمایون کے
ہوا بارہ ہزار سوار کہ ہر ایک اونمین سے روئین تن مثل رستم و اسفندیار کے ہمراہ لیکر کوچ
کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور وہان سے بجلدی تمام تبریز پر گیا ادہر سے
سلطان حسین تیس ہزار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزل خوما خواران پر دونون لشکرون کا
مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچاکر بغداد کو بہاگ گیا اور
شاہ شجاع تبریز مین داخل ہوا اوسوقت مشایخ اور سادات اور فضلا اور قضاۃ
واسطے دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہان مطاع دار السلطنت تبریز مین نزول
اجلال فرماکر سپاہ کو متفرق کر دیا اور نواے عیش و شادمانی اور آوازہ بہجت
و کامرانی کا ساکنین ہفتم آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاعر اوس بلدہ
مین جو نامی تہا اوسنے چند قصاید بادشاہ کے مدح کی پڑہے اوسکو انعامات خسروانہ
مرحمت ہوئے بعد گذرنی چار مہینی کے شاہ شجاع نی سنا کہ شاہ یحیے مخالفت
کا دم بہرتا ہے اور یہہ ارادہ رکہتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ مین لاوی اور

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

ساتھہ ہی اوسکے یہہ بہی سُنا کہ سلطان حسین بہی پہر اسیجانب کو آیا چاہتا ہی اسلئی
خسرو گیتی ستان نی چارہ سوائی مراجعت کی نہ دیکہہ کر عین حالت سردی مین جانب
شیراز کی مراجعت فرمائی اثناء راہ مین قزوینیون کو جرم عصیان اور نافرمانی کا بہرستے
تہے سزا اوچی دیکر گوشمالی دیتا ہوا دار السلطنت شیراز مین پہنچا وہان جاکر تہوڑی سی
سپاہ واسطی محاصرہ یزد کی بہیجی شاہ یحیی قلعہ مین محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر لیسکر
شیرازیون پر آپڑا حسب دلخواہ مہم اوسکی سر کرکی شاہ منصور کو حکم دیا اوسنی بموجب
حکم عم بزرگوار اپنی بہائی شاہ یحیی کا محاصرہ کیا مگر شاہ یحیی کی والدہ نے ایسا وسوسہ
اوسکے دلمین جاکر ڈالا کہ وہ بموجب روایت روضۃ الصفا کے استراباد کو چلا گیا بعد چند
ماہ کی سلطانیہ مین جاکر وہان کی حاکم مسمی عادل سارق کو پکڑکر قید کیا القصہ جب شاہ
شجاع نے مکر و فریب شاہ یحیی پر اطلاع پائے خود لشکر لیکر یزد پر گیا مگر شاہ
یحیی نے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی بیٹی تہی مع اپنی ہمشیرہ اور اور اقربا کی بادشاہ کے
خدمت مین بہیجکر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ ابکی بار ایسا خفا تہا کہ اوسکی
کہتی کو نہ مانتا تہا آخرش بیٹے کی رونی اور زاری پر رحم آیا اوسکے جرم کو معاف
فرما کر قسم سخت کہائی اور کہا کہ ابکی بار اگر شاہ یحیی اس طرح کی بغاوت کریگا واللہ باللہ
سر اوسکا اوڑا دون گا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ شاہ شجاع نی درمیان سنہ ۷۸۱ ہجری کے واسطی دفع کرنے
فتنہ اور فساد مسمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی سی حاکم سلطانیہ کا تہا
اور وہ خیال مملکت فارس کا بہی اپنی دل مین رکہتا تہا اوسکے تنبیہ کی واسطی کوچ کیا اور ادہر سی
سارق عادل بہی سپاہ یکدل لیکر مستعد واسطی قتال کی ہوا شہر سلطانیہ کی نواح مین

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

نواح مین بڑی بہاری لڑائی ہوئی اول شکست شیرازیون کو ہوئی پہر بموجب فحوای اس
آیۂ کریمہ کے کہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی فتح دینی خدا کی اختیار مین ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان معرکہ سی پیٹہ دکہلا کر بہاگا قلعہ سلطانیہ مین جاکر
محصور ہوا آخرش فیصلہ مہم نے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دار السلطنت شیراز کا قصد کیا — اور ۷۸۴ھ ہجری مین سلطان احمد
بن سلطان اویس نے خروج کرکی اپنی چہوٹے بہائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سی چہٹ کر سلطان احمد سی جا ملا اور منظور نظر اوسکا ہوگیا —
اور اوایل ۷۸۵ھ ہجری مین شاہ شجاع پہر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب چغل خوری بعضی مفسدون کی پکڑکر قلعہ اقلید وسرمق مین بہجدیا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی مین حکم دیا کہ اوس لڑکی کی آنکہون مین سلای نیل
کی کہنچدو چنانچہ واسطی تعمیل اس حکم محکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا جب
شاہ شجاع خواب مستی سے بیدار ہوا اوسوقت بسبب درخواست خواجہ نور الشاہ وزیر اپنی
کے اس حرکت بد سی باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بہیجکر اوسکو منع کردیا
کہ بادشاہزادے کی آنکہین نہ پہوڑنا مگر افسوس کہ قبل پہنچنی ایلچی کے قضا اپنا کار کر چکی
تہی یعنی اوسکی آنکہون مین سلائی پہر چکی تہی سچ ہے قول استاد کا ؎ قضا چون زگردون
فروہشت پر ❊ ہمہ عاقلان کور گشتند و کر ❊ قصہ مختصر جب شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
مین پہنچا اوسوقت سارق عادل نے یہہ چالاکی کی کہ سلطان ابویزید بن سلطان اویس کو
جسکو اوسنے بادشاہ بنا رکہا تہا بیچ مین ڈالکر خدمت مین حاضر ہوا اسی کی سبب سلطان احمد
سی وہ خلاف رکہتا تہا بادشاہ شجاع نی دوسری دفعہ پہر اوسکے تقصیر معاف کرکے
لطف و احسان اون پر بہت کیا بار سے ایک ایلچی بہی سلطان احمد کے پاس بہیجکر دونو بہائیون
مین صلح کروا دے — پہر یہان سی شاہ شجاع آگے گیا وہان جاکر شاہ منصور سی جو اسکی

بیان حوادث گوناگون اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

ہوا مخالفت رکہتا تہا صلح کرکی جانب شیراز کی مراجعت کی وہان آکر ایسی خوشی اور نشاط مین
مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونو وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلئی سکے
بیماریان اوسکی بدن پر مستولی ہوگئین اور تمام قوی ضعیف ہوکر سست ہوگئی جب شاہ شجاع کو
موت دکہلائی دی اور جانا کہ مرنی کا زمانہ نزدیک آیا اوسوقت اسباب تجہیز اور تکفین
کا اپنے آپ اپنی زندگی مین مرتب کروایا اور دو شخص حافظ قران بلاکر یہہ حکم دیا کہ ہر روز
ایک ایک قران ختم کرکے میری روح کو بخشا کرنا اور تم ہمیشہ تنخواہ پایا کروگی اونکی تنخواہ
دوامی لکھہ کر ـــ پہر ملک کی تقسیم اسطرح پر کے کہ حکومت کرمان کی اپنے بہائی سلطان
عماد الدین احمد کو بخشی اور منصب ولی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک
خط نہایت اخلاص اور ارادت سی حضرت صاحبقران گیتی ستان امیر تیمور گورگان کو نہایت
فصاحت اور بلاغت سی اپنی اولاد کی سفارش کی باب مین لکہا وہ خط بند کرکی امیر تیمور
کے نواب کی پاس بہجوا دیا اور آپ شب یکشنبہ بائیسوین[۲۲] ماہ شعبان ۷۸۶ھ ہجرے مین
خارستان جہان فانی سی گلستان عالم جاودانی کے گلشن مین جا پہنچا یعنی فوت ہوا
ـــ بر آستان فنا دل منہ کہ جای دگر + برای ہمت تو برکشیدہ اند قصور +
شاہ شجاع کی عمر بروقت وفات پانے کی ترپن برسکی تہی اوسنے چھبیس برس دو مہینی
سلطنت کی ـــ سب مورخین کا اتفاق اسبات پر ہی کہ شاہ شجاع صاف طبیعت
صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن اداب کا اور متواضع اور سخی تمام
سلاطین اسلام اور خواقین انام سی گذرا ہی اوسنی نو برسکی عمر مین کلام اللہ حفظ کرلیا تہا
بعد فراغت حفظ قران مفردات لغات عرب کی حفظ کئے پہر تحصیل فنون مشہورہ اور کسب
کمالات و فضایل نفسانی مین مشغول ہوا اور تہوڑے ہی زمانہ مین اپنی سب ہمعصرون اور معاصرون
سی زیادہ ہوگیا اوسکے شعر لطافت پہر مشہور ہین بعضی اشعار اوسکی روضۃ الصفا
اور ماثر الملوک مین لکہی ہوئے ہین ہرچند کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیبہ اس بادشاہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول ہین لیکن بندہ چونکہ اختصار بہت منظور ہی اسلئی اون حکایات
کے لکھنی سی معذور رہی والعذر عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین فرزند شاہ شجاع کا

واضح ولایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے مسمی مذکور مجاہد الدین وارث
ولایت فارس اور تخت و نگین کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرما کر اکابر اور اشرافون کو
دانہ انعام اور احسان سی صید کیا کہتی ہین کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین
مذکور کے مین شاہ نصرت الدین یحیی بسبب استدعا مردمان اصفہان کے اوسی جانب
گیا اور اصفہان سی جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ
شجاع بہی لشکر کثیر لیکر واسطی استقبال مخالفین کی چلا اثنا راہ مین سی اوسکا چچا سلطان
ابویزید معہ ایک جماعت امرا کی بہاگ کر شاہ یحیی سی ملگیا دوسری جانب سی بہی ایک
فوج امرا اور لشکریون کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت مین آ حاضر ہوئی — [illegible]
پر جانبین کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہوگئی اور دونون
بادشاہون نے ملاقات بغلگیر ہو کر کی سلطان زین العابدین نی بسبب استدعا اور التماس
شاہ یحیی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونون نی مراجعت کی
اور سلطان ابویزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ مین پہلوان مہذب نامی حاکم
اون دیار کا جو حکومت کرتا تہا اوسنے بایزید کو راستہ ندیا اور ہرگز اوسکو عبور نہ کرنے
دیا ہر چند کہ اوسنے نشان اور پروانے سلطان زین العابدین کی دکہلائی اوسنے نمانا
اسلئی بایزید چچا زین العابدین کا حیران اور لاچار ہوکر بلدہ اصفہان کو مراجعت کرگیا
اور سنہ [illegible] ہجری مین سلطان زین العابدین نے اپنی ماموں محمد الدین مظفر کو عہدہ امیر الامرائی

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

۱۳۵۴ سکا دیا اس عہدہ کی دینی سی امیر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان مین چلا آیا یہان
آکر اوسنی ایسی شیطنت اور حرمزدگی کے کر باوجود صلح ہوجانے کی شاہ یحیی نی مراسم عہد
وپیمان کو طاق نسیان پر رکہ کر جانب شیراز کی پہر چڑہائی کی جب سلطان زین العابدین نے
یہہ خبر سنی فوراً جانب مخالفین کی کوچ کیا جتنا یہہ اسطرف کو آتا تہا اوتنا ہی شاہ یحیی
پیچہی کو ہٹتا تہا غرضیکہ اصفہان مین شاہ یحیی آکر محصور ہوا بعد تین چار روز کے باہر نکلا پہلوانون
ہر دو کشور اور مبارزان دونون لشکر کے سئے تیر وخنجر پر ہاتہہ ڈالا لڑائی تیر وخنجر کی رات
تک ہوتی رہی جب یہہ حال اسیطرح پر کئی روز رہا اس عرصہ مین برودت ہوا پر غالب
ہو گئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے بسبب التماس امرا ودرو سار
جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی مگر اسی سال مین حسن اتفاق سی یہہ ہوا کہ ایک
جماعت رعایا اصفہان کے جو بسبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحیی کی تنگ ہو رہی تہے
اونہون نی آوازہ عدالت وسخاوت سلطان زین العابدین کا سنکر شاہ یحیی کی محل پر
چڑہائی کی اور اوسکا احاطہ کرلیا شاہ یحیی نی آدمی بہیجکر اس جرأت اور قصور کا سبب
دریافت کیا اون لوگون نی یہہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری التماس اور عرض کی اس شہر مین
تشریف لائے تہی کیونکہ ہمین نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تہا اب بہی ہمارا
کہنا مانین کہ اس شہر سی باہر نکل جائین والا نہ ہم سب باشندہ اصفہان کی ہجرت کرین
گے اور زبردستی سی نکالدین گی یہہ بہتر ہے بموجب مثل سے ٹہنڈی ٹہنڈی چلی تو چل نکلی
سے والا نہ جو حال ہوگا وہ دیکہہ لین گی ناچار شاہ یحیی سنے اونکی التماس قبول کرکی
جانب یزد کی کوچ کیا اس امر کی خبر باشندگان اصفہان سنے شیراز مین بہیجکر سلطان
زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان مین جا پہنچا وہان جاکر امیر مجد الدین
مظفر کو اوسکی جائی کا کام مقرر کیا اور آپ عازم سفر لکا ہوا کیونکہ سلطان بایزید اون
دیار مین حکومت کرتا تہا اور اوسکو مدت سی خیال مملکت فارس کا تہا غرضیکہ وہان پہنچا بایزید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید مذکور اوسطرف کرستان کی بہاگ گیا اور پہر سنہ ۷۸۹ ہجری مین اوسجای سی حدود د
کرمان کو چلا گیا وہان پہنچکر شہر بابک مین نزول فرمایا سلطان عماد الدین احمد جو بادشاہ
اوس ولایت کا تہا اوسنے اپنی بہای مذکور کی ساتہہ اچہا سلوک کیا خبرگیری اوسکی
اور اوسکے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابویزید کی لشکر نے شہر بابک مین
ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کردی تہی جب یہہ خبر سلطان احمد نی سنی حکم دیا کہ میرا
بہای بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلئے سلطان بایزید متوجہ روان کا ہوا
وہان سی پہر یزد مین گیا وہان جاکر شاہ یحیی کی تابعداروںمین منسلک ہوا — اسی سالمین
حضرت صاحب قران امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربیجان کا کرکے
ایک ایلچی پاس سلطان زین العابدین کی بہیجکر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے
آخر ایام حیات مین ایک خط ہمکو تیری سفارش مین لکہا تہا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص
اور دولت خواہی مین دم زنی کرتا تہا اسلئے تجکو مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل
نظر عنایت اور عاطفت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت بخت
کے استدعا حضرت صاحب قران کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور اندیشہ
بغاوت وضلال کے ایلچی کو توقف کرنیکا حکم دیا اسلئے صاحب قران امیر تیمور گورکان
درمیان سنہ ۷۸۹ ہجری مین اردو کو شہر رے مین چہوڑکر راہ جرباذقان سی اصفہان مین
آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی اونہون نے امن پائے
اور امیر محمد سلطان شاہ نی سو ایک امیکی واسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر
مقرر کرکے تحصیل زر مین بہت جلدی کی اسلئے اصفہانیون نی بیطاقت ہوکر بہت تحصیلدارونکو
قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہوگی — اور حضرت صاحبقران دروازہ توقچی کے
باہر آپڑا اوس شب مین تمام رات لڑای ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح
کیا اوس روز بموجب حکم امیر تیمور کے ستر ہزار آدمی مارے گی بعد ازان امیر تیمور نے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور نی جو کیا وہ یہہ ہی

۲۲ قصد شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سررشتہ وقار و تمکین کا ہاتہہ سی دیکر تستر کی جانب
کوچ کیا اوس ولایت مین اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تہا وہ نہایت بیمروتی
سی پیش آیا کیونکہ اوسنی سلطان مذکور کو پکڑکر قلعہ سلاسل مین قید کیا جب صاحبقران
نے بی روک ٹوک خاطر جمع سی شیراز مین جاکر نزول اجلال فرمایا اوسوقت سلطان عماد الدین
احمد کرمان سی ـــــ اور شاہ نصرت الدین یزد سی اور سوا انکی اور بادشاہزادے
خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی مین حاضر ہوئی اون پر انواع
و اقسام کے لطف و کرم و احسان شاہ تیمور نے کئی اسی اثنا مین جانب ماوراء النہر سی
خبر پہنچی کہ توقتمش خان نے بغاوت اختیار کر کی تمردے اور طغیانی پسند کی لاچار حضرت
صاحبقران نی عزم مراجعت کا کر کی حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کرمان کے
سلطان احمد کو اور ریاست سرجان کی سلطان ابو اسحاق بن سلطان قطب الدین اویس
بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ وہان سی مراجعت فرمائے

بعد مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفری جو کیا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب خبر معاودت و مراجعت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی
درمیان سنہ ۷۹۰ ہجری کی سپاہ کثیر اپنی ہمراہ لیکر شیراز پر چڑہائی کی شاہ یحیی حاکم اوس
شہر کے نی جو تیمور کی جانب سی تہا بسبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکہنی لڑائی کی اس
شہر مذکور کو اپنی چھوٹی بہائی کو دیکر آپ جانب یزد کی چلا گیا اسلئے شاہ منصور برادر
شاہ یحیی مذکور نے مین نشاط و سرور مین تختگاہ سلیمانی پر جلوس فرماکر رعایا سی عہدہ
کیا کہ مین تمہیں نسبت عدل و انصاف کرونگا حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ نے
جسکا دیوان بنام دیوان حافظ مشہور ہی شاہ منصور کی آنی کی تہنیت اور مبارکبادی مین

بیان کہنچی سلائی سلطان زین العابدین کی انکہونین

مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہہ ہی سے ۔ بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید + نوید فتح و بشارت بمہر و ماہ رسید + جب اس حال پر کئی مہینی گذر چکی اوسوقت سلطان زین العابدین ہی بسبب معونت محی فطین اور سپاہیون قیدخانہ کی حبس سی خلاص ہوکر اصفہان مین آیا پہر اوسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہوگیا شاہ منصور نے جب یہہ حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکرکشی کی اور شہر کا محاصرہ کرلیا مگر بی نیل مراد اور بدون فتح میسر ہوئی کے مراجعت فرمائی ـ مطلع سعدین مین لکہا ہے کہ جب شاہ یحیی ـ شاہ منصور سی ڈرکر بہاگ گیا پہلی وہ ابرقوہ مین گیا وہان جاکر اوسکو لوٹکر یزد مین گیا وہان سی بارادہ تسخیر کرمان کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل پر آکر لڑائی کے اسلئے شاہ یحیی وہان سی مغلوب ہوکر پہر یزد کو مراجعت کر آیا ـ اور درمیان ۷۹۰ھ ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکر قصد چہوڑوانی شیراز کا کیا اسلئی شاہ منصور ان دونونکی مقابلہ پر آیا موضع چنوک پر لڑائی ہوئی اور سعی و کوشش کی شاہ منصور نی فتح پائی سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کرمان کو چلی گئی ـ مگر شاہ منصور نی سلطان زین العابدین کا تعاقب اصفہان تک کیا وہ بادشاہ بی سروسامان جانب ری کی بہاگ گیا اوس ولایت مین موسی جوکار جو بڑا پہلوان اور غدار تہا حکومت کرتا تہا اوسنے سلطان زین العابدین کو پکڑکر شاہ منصور کے حوالہ کردیا

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکہونین

اوس بادشاہ منصور نے جو ناعاقبت اندیش تہا درمیان ۷۹۲ھ ہجری کے اوس شاہزادہ عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے آنکہونین سلائی کہنچ دی ـ اور اسی سال مین لشکرکشی یزد پر کی اور اوس شہر کو تاراج کیا آخر کو بتوسط اور وسیلہ بعض اقربا اپنی کی شاہ یحیی سی ایک گونہ صلح کرکے مانند بلای ناگہانی کے طرف کرمان کے

سلائی کہنچی سلطان زین العابدین کی آنکھون مین

گیا اوس نواح مین جاکر اوسیطرح پر لوٹتا کہسوٹتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی
ہے اسی سال مین درمیان ماہ شوال کی سلطان ابویزید بن محمد بن مظفر کرمان مین فوت ہوا
یہہ شعر اوسکی طبع زاد ہی ہے از واقعہ ترا خبر خواہم کرد ٭ آنرا بدو حرف مختصر خواہم کرد
بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پہر ایک دفعہ جانب یزد کے لشکرکشی کی چنانچہ وہان
جاکر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کرکے پہر شیراز کو آیا سنہ ۹۵ ہجری مین حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے قصد کشورستانی کا کرکے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
اولاً آتی ہے شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بعد فتح کرنے قلعہ سفید کے
جانب دارالملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بہی چار ہزار سوار لڑاک لیکر امیر تیمور کے
مقابلہ پر آیا بروز جمعہ چودہوین جمادالاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانبین کا ہوا شاہ منصور
مانند شیر ببر کی بیخوف و بیباک ہوکر میدان مین یہہ دو شعر پڑہتا ہوا آیا ہے برانم کہ گردن
فرازی کنم ٭ بشمشیر با شیر بازی کنم ٭ من امروز کاری کنم بیگمان ٭ کہ بر نامداران
سراید جہان ٭ اوس روز شاہ منصور نے اسقدر شجاعت اور جوانمردی کو کار
فرمایا کہ جو اوسکے تعریف مین کہا جائی درست ہی کتاب مطلع سعدین مین لکہا ہی کہ شاہ
منصور اوس روز دو دفعہ حضرت صاحب قران کی نزدیک جا جا کر پہنچا بلکہ ایکدفعہ
شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جا لگی مگر سچ ہے جسکو حمایت حق سبحانہ
وتعالے کی ہوتی ہے اوسکو کون مضرت پہنچا سکتا ہے کچھہ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بچ گیا
سچ ہے ہے اگر تیغ عالم بجنبد ز جای ٭ نبرد رگی تا نخواہد خدای ٭ المختصر
شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ اثنای کر و فر مین گہوڑے پرسی گر پڑا گرتے ہی اوسکی ایک
لشکری نی جو قشون شاہ رخ سلطان سی تہا پیادہ ہوکر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور مین یہہ شعر کہے ہین ہے شہریار عصر منصور آنکہ او
٭ در زمین ملک تخم دار کشت ٭ ملک ہستی از دار دنیا چون برفت ٭ لاجرم تاریخ

بیان خاندان سربداروں کا

تاریخ اوشد ملک ہشت + جب شاہ منصور پر یہہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی شل سلطان عماد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر ین آکر ملازمین مین بہرتی ہوگئی اور حضرت صاحبقران نے بہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے اوس ساری خاندان کو مقید کیا کوئی شخص اوس خاندان سی باقی نچہوڑا — اور خطہ فارس کو امیرزادہ عمر شیخ بہادر کو مرحمت فرمایا — اور ایدکو برلاس کو جو بہتجا امرحاکو کا تہا واسطی ضبط اور انتظام کرمان کی روانہ کیا — اور تہوکر تو چین کو واسطی انتظام یزد کے مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری والم قورجی کو مرحمت ہوئی — اور شاہ شجاع کی دو نو بیٹون یعنی سلطان شبلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دو نو اندہی تہے جانب ماوراء النہر کے روانہ کردی اور دسوین تاریخ رجب ۷۹۵ ہجری کو تمام اولاد مظفر کی کہ دمون کو جتنی چہوٹی اور بڑی ہتی سبکو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر کرنیکا عازم ہوا ہے۔ بعبرت نظر کن بآل مظفر + شہانی کہ کوی از سلاطین ابوزید که در ہفصد و خمس وتسعین زہجرت + دہم شب زماہ رجب چون غنودند + چو خرمانیان درزمانہا برستند + چو تره باندک زمانے درودند +

بیان خاندان سربداروں کا اور والی ہونا اونکا ولایت سبزوارمین

واضح ہو کہ تاریخ سربدارون مین لکہا ہے کہ باشتن ایک گانو جو مضافات بیہق مین واقع ہے اوس گانو مین ایک خواجہ رہتا تہا اوسکو شہاب الدین فضل اللہ کہتے ہتی اوس خواجہ کے پانچ بیٹے ہتی — امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق — اور امیر وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچون لڑکونمین سی امیر امین الدین — اور امیر عبد الرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت ور ہونی کی منظور نظر تربیت سلطان ابوسعید خان خدابندہ کی تہے جب تلک سلطان مذکور

بیان خاندان سربدارون کا

۳۸ زندہ رہا یہہ دونون اوسکی خدمت مین قایم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبد الرزاق
نے باشتین گانو مین آکر دیکہا کہ فتنہ و فساد برپا ہو رہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہہ ہے
کہ اون ایام مین ایک ایلچی باشتین مین آیا تہا اوسنی مہان آکر حسن حمزہ سے اور حسین حمزہ سی
جو کہ آپسمین دونو بہائی تہے یہہ کہا کہ شراب ہمینی کو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنی کو میرے
واسطی بہیجو اونہون نے رنڈی کی دینے مین انکار کیا تہا ایلچی نے اونکا عذر کچہہ نہ سنا
چاہتا تہا کہ اون کے جورون پر دست درازی کرے اون دونون بہائیون مذکورہ بالا نے
تلوارین کہیچ کر یہہ کہا کہ ما سربداریم و تحمل این رسوائی نداریم یعنی ہم سر اوڑا دینگی اس
رسوائی کی برداشت نہ کرینگے چنانچہ اوس ایلچی کو قتل کیا — خواجہ علاء الدین محمد نے
کہ جو اون ایام مین وزیر خراسان کا تہا اور فرلو ملا گانو مین مقیم ہو رہا تہا فوراً حسین سے
اور حسن مذکورین کی طلب کی اونہون نی وہان کی جانے مین لیت و لعل کی اسی اثنا مین
عبد الرزاق مذکور جسکا حال اوپر بیان ہوا اوس گانو مین آپہنچا جب اوسنی حقیقت واقعہ پر
اطلاع پائی اوس گانو کے رہنیوالون کو اپنی طرف متفق کر کے اون پیادون کو جو حسن حمزہ
اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہی مار جوتی نکلوا دئے جب یہہ حال خواجہ عماد الدین محمد نی
دیکہا پچاس آدمی سی زیادہ پہر اوس گانو پر بہیجی امیر عبد الرزاق نے اونکی بہی اچہی
طرح پر گت کی جب اون کو بہی شکست دی اوسوقت عبد الرزاق نے تمام باشندگان
باشتین کو جمع کر کی یہہ کہا کہ یہہ فتنہ اور فساد کچہہ نہین ہوا ہے سنو اگر ہم اب اسکو ایک
امر سہل تصور کرینگی تو فوراً مقتول ہو جاوینگی مردمی کر کے اور شجاعت بلا کر مرنا اسی
بہتر ہی کہ نامردی سی مقتول ہون اور اپنی سر دار پر لٹکی ہوئے دیکہین اسیواسطی ایک گروہ
کا لقب سربداران رکہا گیا یہہ وجہ تسمیہ اس گروہ کی تہی — القصہ تہوڑی ہی عرصہ مین
سربدارون نی بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سر راہ جاکر خواجہ علاء الدین محمد کو جو جانب
استر آباد کی جاتا تہا پکڑ کر تیغ ستم سی قتل کر کی جانب سبزوار کی گئے اور بدون رنج مشقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

۳۹ مشقت کی اوس ولایت پر مستولی ہو گئی اور درمیان ۷۳۸ کی امیر عبد الرزاق نی خواجہ علاء الدین محمد
کی بیٹی سی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ یہہ جانتی تہی کہ غرض عبد الرزاق کی اس
نکاح سی یہہ ہی کہ میرے فرزند سی اختلاط کرے اسلئی وہ راضی نہوئی راتون رات سبزوار
شہر سی باہر نکلکر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبد الرزاق نی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین
مسعود کو اوسکے تعاقب مین اسواسطی روانہ کیا کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر لی آوے چنانچہ امیر
وجیہ الدین نے اوسکو جا پکڑا چاہتا تہا کہ اوس مستورہ کو لے آوی اوسنی فریاد وزاری اور
رونا پیٹنا شروع کیا اور اوسکو قسم دی کہ تو مجکو مت چہیڑ اولٹا چلا جا امیر وجیہ الدین
کو اوسکے حال پر رحم آیا اسلئے اوسکو چہوڑ کر تن تنہا چلا آیا جب امیر عبد الرزاق کی پاس
آیا اوسنے کہا کہ میری اوسکی ملاقات ہی نہین ہوئی معلوم نہین کونسی راہ کو چلے گئی مین دور تک
دیکہہ آیا عبد الرزاق نے اوسکو گالیان دین اور بدزبانی بہائی سی کی اسلئے امیر وجیہ الدین
مسعود نی غصہ مین آکر ایک چہری اوسکے پیٹ مین مار کر قتل کیا ۷۳۸ ہجری مین امیر عبد الرزاق
مقتول ہوا

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سربداران پر اور اوسکا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سربدارون کے گروہ کا حاکم ہوکر جانب نیشاپور کے
کوچ کیا وہان جا کر ارغون شاہ جانی قربانی کو جو کہ اون ایام مین وہان کا حاکم تہا شکست دیکر
بہگا دیا آپ اوسکی جائے پر مقیم ہوا اور بسبب اغوا کرنے بعضی فقہا کے جو کہ دشمن شیخ حسن
جوری کی تہی سی مذکور کو جو کہ سلک مریدون اور خلیفون شیخ خلیفہ کے مین منسلک تہا اور
خلق اللہ اوسکی معتقد اور مرید تہے پکڑ کر قلعہ طاق مین قید کیا بعد ازان سپاہ بہت لیکر جانب
نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کر کی سبزوار کو گیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو
طوس مین چہوڑ کر ملازمت طغا تیمور خان کی مین درمیان استرآباد کی حاضر ہوا اثنا اس
واقعہ مین شیخ حسن جوری کی سبب سی ایک جماعت مریدان خاص اپنی کے پاس بسبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد اتیمور کا

۴۴ مسعود حسب اختلاف دو قولون کی قید سی خلاص ہوا سبزوارین آکر اوترا اور دوسلی استحکام بنیاد دولت اور سلطنت اپنی کی شیخ حسن کا مرید ہوگیا اور اوسکو امر بادشاہت مین اپنی ساتہہ متفق کرلیا چنانچہ ایک یہہ بہی سبب اوسکے پاس بہت لوگون کی جمع ہوجانی کا ہوا اور ۷۴۳ ہجری مین طغا تیمور خان نے مازندران سی اپنی بہائی امیر شیخ علی کاون کو بہت سپاہ دیکر سربداران کے لڑنی کی واسطی بہیجا — اس جانب سی شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین مسعود بہت لشکر لیکر مقابلہ کو سی لڑنی گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کاون کا ہاتہہ اوس معرکہ مین کٹ گیا فوراً تمام لشکر بہاگ نکلا لشکر کے بہاگتی ہی سربدارون نی بہت مال اونکا لوٹا چنانچہ ہگوڑون کا مال ومتاع ومال غنیمت لیکر سبزوار مین آئے — اور اسی سالمین یعنی درمیان ۷۴۳ ہجری کی شیخ حسن جوری اور امیر وجیہ الدین مسعود نی خیال سنجر دارالسلطنت ہرات کا کرکی کوچ کیا اثنا راہ مین شیخ نے امیر مذکور سی کہا کہ اگر مین ملک حسین کی لڑائی مین مارا جاؤن تو تو جانب سبزوار کی مراجعت کرجانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اوس معرکہ مین شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے موافق وصیت شیخ کے سبزوار کو مراجعت کی بعد چند روز کی محمد اتیمور کو جو اوسکے باپ کی غلامون سی تہا اپنی نیابت دیکر خود جانب استدار کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا وہان کے آدمی برسر راہ آکے پیر حملہ لائے ایک لڑائی راہ مین ہوئی بحسب اتفاق سی سربدارون نی شکست کہائی وجیہ الدین مسعود ۷۴۴ گرفتار ہوا حاکم استدار نے بسبب سی خواجہ علاء الدین محمد کے بہتیجی کے اوسکو قتل کیا امیر وجیہ الدین ۷۴۳ ہجری مین مقتول ہوا اور سنہ سلطنت بموجب ایک روایت کی سات برس تک سے

بیان حکومت محمد اتیمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقتول ہونی کی خبر محمد اتیمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سربدارون کا حاکم محمد تیمور ہوا اور سنی دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی بسبب سی خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سربداران مین ایک بڑا سردار تہا محمد اتیمور درمیان ۷۴۵ ہجری سے کے مقتول ہوا اور اسکی جاہی کلو اسفندیار حاکم ہوا

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

اسفندیار حاکم ہوا

بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب مسند ریاست پر بجای محمد اتیمور کی بیٹہا اوسنے تکبر او رنخوت اپنا پیشہ مقرر کر کے تمام طایفہ سر بدارون کو اپنا دشمن بنا لیا اور بہت آدمیون کو اوسنی بی سبب قتل کیا اسلئے سربدارون نی اوسی متنفر ہوکر اوسکو بہی قتل کیا او ربجای اوسکی شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجیہ الدین کو جو کہ مسعود کا بہائی تہا حاکم بنایا اوسنی دو برس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ مسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عیش وعشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بعد سات مہینی کی اوسکو بہی طوعاً و کرہاً مسند سی اوٹہا کر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

یہ شخص شجاعت اور فراست اور عقلمندی سی متصف تہا اوسنی بہت اچہی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہانتک انتظام زناکاری کا کیا کہ ایکدفعہ پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبیون کو کوئی مین زندہ ڈلوا کر اوپر سی بند کروادیا اور بہنگ نوشی اور شراب خواری کو کلیۃً اپنی قلمرو سلطنت سی موقوف کروادی اور رات کو تن تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کوچہ گردی تمام شب اکیلا کرتا پہرتا اخبار ہر ایک طرح کی اوسکے پاس پہنچی اور مجرمون کی خبر بہت جلد سنتا بعد تحقیق کے انصاف کرتا سنتے ہین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم موسوم حیدر قصاب تہا اوسی عہدہ تمغا کا متعلق تہا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپیہ اوسکے ذمہ پر بیت المال کا نکلا خواجہ مذکور نی محصلان سرکاری کو اوسپر متعین کر کے حکم دیا کہ جو کچہہ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحیی کرادی کا

الیسلو القصہ جب حیدر قصاب کی پاس کچھ باقی نرہا اور محصلون نے تشدد اوسپر بہت کیا اوسوقت بموجب استصواب خواجہ یحیی کردی کی فرصت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور دادخواہون کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت مین دوڑکر آیا آتے ہی ایک خنجر اوسکے سینہ پر مارا وہ فوت ہوا یہہ واقعہ درمیان اوایل ۷۵۳ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علے نی چار سال نو مہینی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحیی بن خواجہ احمد کرادے کا

خواجہ یحیی مذکور بعد مقتول ہونی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سربداروں کی مسند فرمان دہی پر بیٹھا اوسنی تقویت شریعت اور تربیت علما اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر سعی کی باندہ کر خوب اہتمام کیا — مطلع سعدین مین لکھا ہے کہ جب حکومت سرداروں کی خواجہ یحیی کرادی کو پہنچی طغا تیمور خان بادشاہ تاتار نے ایلچی بہیجکر اوسکو اپنی لشکر مین طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس التماس کو قبول نکیا آخر الامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور مین گیا — بعد وہان پہنچنے کے ہمراہ حافظ شغانی اور تین چار پہلوانان قوم سربدار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ مین گیا اوسوقت سوای خواجہ غیاث الدین بجرابادی — اور ایک دو طالب علمون کے پاس طغا تیمور خان کے اور کوئی نہ تہا خواجہ یحیی نے گفت وگو بادشاہ سی شروع کی ناگاہ اسی اثنا مین حافظ شغانی نے ایک تیر کمان کہینچ کر بادشاہ کے ہاتہ پر ایسا تیر مارا کہ دو سار ہوگیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحیی نے سر اوسکا تن سی جدا کر ڈالا یہہ حال گذرتے ہی لشکر مین روز محشر برپا ہوگیا اور مضمون اس آیت کا یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ ظاہر ہوا — ترجمہ آیت کا یہہ ہے کہ اوسدن یعنی قیامت کی روز کوئی کسیکا نہ ہوگا مرد اپنی بہائی سی اور مان سی اور باپ سی بہاگے گا اپنی جان کی اوسکو پڑ جائی گی نفسی نفسی ہر ایک شخص پکاری گا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پکاری گا — یہی حال طغا تیمور خان کی لشکر مین برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہوگیا اور
سربداروں نے مغلوں کا سب مال لوٹ لیا بہت مال غنیمت لیکر خراسان مین آئی —
روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ طغا تیمور خان چوتہی روز بعد یحیی سربداروں کی مقتول ہوا
بہرتقدیر جب خواجہ یحیی کی سلطنت کو چار سال اور آٹہہ مہینے گذر چکی اور مملکت اوسکی
معمور و آباد ہوگئی اوس وقت اوسکی سالی یعنی اوسکی زوجہ کے بہائی علاء الدین نے
فرصت پاکر خنجر اوسکی پہلو مین ایسا مارا کہ کام تمام ہوگیا — مگر خواجہ یحیی نے زخم کہاکر
اوسکو بہی زندہ نچہوڑا اور اوسنے زخم کی گرمی مین علاء الدین کی بہی ایک خنجر ایسا مارا
کہ اپنی ساتہہ اوسکو بہی دار البقا کو لیگیا دونو ایک ساعت مین مقتول ہوکر مرگئے وہ درمیان
۷۵۹ھ ہجری کے مقتول ہوا تہا

بیان حکومت ظہیر الدین کرادے کا

واضح ہو کہ ظہیر الدین کرادی بسبب سعی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ یحیی مذکور
کے والی ریاست سربداروں کا ہوا لیکن یہہ شخص چونکہ اکثر اوقات لہو و لعب اور عیاشی
مین مشغول رہتا تہا اور بندوبست ملک کا اچہی طرح پر نہ کرتا تہا اسلئے حیدر قصاب نے
بعد چالیس روز کی درمیان ۷۵۹ھ ہجری کی اوسکو مسند پرسی اوٹہاکر آپ سلطنت کرنی
شروع کی اور خود مسند پر بیٹہہ گیا

بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا

بعد بندوبست کرنی حیدر قصاب کی جب اوسنی خوب طرح پر رعایا کا انتظام کرلیا درمیان
ماہ ربیع الاخر کی ۷۶۱ھ ہجری کی بعد چار مہینے کے مسمی قتلق تو قانے جو کہ غلام پہلوان
حسن دامغانی کا تہا حیدر قصاب کو قتل کیا

امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

واضح ہو کہ امیر لطف اللہ جسکو قوم سربداروں مرزا لطف اللہ کہا کرتے تھی بسبب اہتمام
اور سعی پہلوان حسن دامغانی کی جو کہ اتابک اوسکا تہا بعد مقتول ہونی حیدر قصاب کے
حاکم سربداروں کا ہوا جب ایکسال تین مہینی اوسکے سلطنت کو گذر چکے درمیان اوسکے
اور پہلوان حسن دامغانی مذکور کے برسرا کہاڑہ کچھہ رنجش ہوگئی پہلوان مذکور نی میر لطف اللہ
کو پکڑ کر قلعہ سنجروان میں بہیجا کر حکم اوسکے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسکی ایک برس تین مہینی
سلطنت کی سنہ ۷۶۲ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن دامغانی کا حاکم ہونا

درمیان سنہ ۷۶۲ ہجری کی پہلوان حسن مذکور نی مسند سرداری سربداروں پر جلوس فرمایا اوسکے
ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سی ایک شخص عدد درویش عزیز نام
مشہد مقدس علی رضی میں ظاہر ہوا تہا اوسنی مشہد مقدس میں نماز و روزہ اور بندگی
اور طاعات ایسی ظاہر کیں کہ خلق کثیر اوسکے پاس جمع ہوگئی اور لوگوں کو بڑا عقیدہ اوسکا
ہوگیا جب اوسنی دیکہا کہ میرے چیلی چانٹی بہت جمع ہو چکی ہیں دفعتہ خروج کرکے
قلعہ طوس اپنی قبضہ میں لایا حسن دامغانی نے یہہ حال سنکر اوس جانب لشکرکشی کے
آخرش اوس درویش کو قید کیا اور چند گونیں ابریشم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی
نکلجا درویش مذکور عراق میں آکر درمیان اصفہان کی ساکن ہوا — یہہ بات ثابت
ہوئی ہے کہ آخر ایام دولت پہلوان حسن دامغانی کے میں خواجہ علی موید نے درمیان
میں خروج کر کی واسطی طلب درویش مسمی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان میں بہیجی
وہ درویش بوالفضول دامغان میں گیا اوسکے آنی کے سبب خواجہ علی موید کے پاس

پاس بہت لوگ جمع ہوگئی تہی — اسی اثنا مین یہہ خبر دامغان مین آپہنچی کہ ایک جماعت
قلعہ سمنان مین پہلوان حسن دامغانی سی مخالف ہوگئی ہی وہ سبزوار کو خالی چہوڑکر اون مخالفین
کی تنبیہ اور محاصرہ مین مشغول ہو رہا ہی یہہ خبر سنکر درویش مذکور اور خواجہ علی موید سبزوار پر
چڑہ گئی جاتے ہی بی محنت ومشقت اپنا عمل ودخل سبزوار مین کرلیا — پہلوان حسن چونکہ
طاقت مقابلہ کے اونسی نرکہتا تہا اسلئی وہ یہہ خبر سنکر باین خیال کہ درویش عزیز کی مریدون
مین اور خواجہ علی موید کے نوکرون مین منسلک ہو جانب سبزوار کی آیا لیکن خواجہ موید نی خفیہ
مکتوبات پہلوان مذکور کی لشکریون کے پاس اسمضمون سے بہیجی تہی کہ اول حسن دامغانی کو قتل
کرین جب اسجانب کو آوین بسبب اسکی کہ اون لوگون کی اہل وعیال سبزوار مین تہی اونکو
یہہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانینگی وہ ہماری عیال واطفال کو تباہ کرڈالیگا
اسلئی پہلوان حسن دامغانی کا سر اونہون نی کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینی
سلطنت کی درمیان سنہ ۷۶۶ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید مسند آرای حکومت سبزوار کا ہوا جب
نو مہینی اوسکی سلطنت کو گذر چکے ایک لشکر واسطی مقابلہ ملک حسین کرت کی نامزد کرکی اوس
اوس درویش عزیز نامی کو اوسکا سپہ سالار بناکر واسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درویش
نیشاپور مین پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کرکی سپاہ کے
سردارون کو نامہ لکہا کہ درویش مسمی عزیز کو تنہا چہوڑکر تم مراجعت کرکے چلی آؤ ان لشکریون
کو یہہ امر بہت پسند آیا کیونکہ وہ لڑنے سی بچے درویش مذکور کو اکیلا چہوڑکر سبزوار کو
مراجعت کر آئے درویش نی اپنی مریدون کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور
نے ایک اور فوج اون پر متعین کرکے اوس فوج مریدون کو مع اونکے پیر کے قتل کروا دیا

بیان سلطنت غوریون کا

۶۷ھ اور درمیان سنہ [illegible] ہجری مین ملک غیاث الدین پیر علی کی نیشاپور کو جو تحت تصرف خواجہ علی موئد کی تہا اپنی قبضہ مین لاکر اوس شہر کی امارت سکندر شیخی کو سپرد کردی — اور درمیان سنہ [illegible] ہجری کی درویش رکن الدین نی جوکہ درویش عزیز اور شیخ حسن جوزی کی مریدون مین سی تہا شاہ شجاع سی مدد طلب کرکی بہت لشکر فارس کا لیکر خراسان پر چڑہائی کی امیر اسکندر شیخی بہی اوسکا مرید ہوگیا تہا وہ تو متفق ہوکر متوجہ جانب سبزوار کی ہوئے خواجہ علی نے جب دیکہا کہ مجہین طاقت اونکی مقابلہ کرنی کی نہین ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے بہاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سبزوار فتح کی خطبہ اور سکہ اپنی نام کا جاری کروادیا — اور درمیان سنہ ۷۸۱ ہجری کی امیر علی نے جوکہ حاکم مازندران کا تہا بمعیت خواجہ علی موید کے لشکرکشی سبزوار پر کی یہان آکر درویش رکن الدین کو وہانسی بہگاکر خواجہ علی کو پہر دوسری دفعہ مسند ریاست پر بٹہلاکر آپ جانب استراباد کی مراجعت کی — اور درمیان سنہ [illegible] ہجری کی صاحب قران نے چونکہ اکثر ولایات قرب وجوار خراسان کی فتح کرلین تہین اسلئے متوجہ سبزوار کا ہوا خواجہ علی موید یہہ خبر سنتی ہی برسم استقبال نواحی نیشاپور مین صاحبقران خدمت مین جاکر حاضر ہوا صاحب قران نے اوسپر الطاف اور عنایت فرمائی اسلئے باقی ایام حیات کو اوسنی رفاہیت اور فراغت سی گذارے یہہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید مذہب تشیع مین بہت غلو رکہتا تہا چنانچہ ہر ایک صبح کو باامید ظہور صاحب الزمان امام مہدی کے گہوڑا کسواکر کہڑا کروادیتا تہا اور سادات کی بہت تعظیم کرتا تہا اوسنے ہرگز بنگ نوشی اور شراب خواری نہین کے

اسجائی سی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریون کا

بیان سلطنت غوریون کا

ناقلان اخبار وصیرفیان جواہر آثار اسطور پر نقل کرتے اور یون کہتی ہین کہ جس زمانہ مین فریدون نے

بیان سلطنت غوریون کا

نے ضحاک تازی پر فتح پائی اور حکومت ملک فارس کی اوسکے ہاتہہ آئی ایک جماعت اولاد ۷ہم
ضحاک کی بہاگ کر جان بچاکر کوہستان غور مین چلے آئی تہی اس ولایت پر یہہ لوگ اگرمسلط
ہوسئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آئی — راوی لوگ یہہ بیان کرتی ہین کہ سلطان
محمود غزنوی کی زمانہ مین سلطنت غور کی ایک شخص مسمی سوری کو پہنچی تہی وہ اس سلطان کے
ہاتہہ گرفتار ہوکر عالم بقا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوف سی
ہندوستان کی جانب بہاگ گیا اوسکے ایک بیٹا مسمی سام تہا وہ آخر ایام حیات مین
ہندوستان سی معہ اہل و عیال کی ایک کشتی مین بیٹہہ کر جانب غور کی چلا ناگاہ بادمخالف
جو چلی سب سوار کشتی کے سوا حسین ابن سام کی غرق ہوگئی وہ ایک تختہ پر بہتا اور چہلتا
تین روز اور تین دن مین کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کنارہ سی اوٹہہ کر شہر مین
گہسا بسبب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دوکان کے روبرو پڑکر سورہا وہان کی کوتوال نے
اوسکو چور تصور کر کی قیدخانہ مین قید کیا جب سات برس اوس حبس مین مقید رہ چکا بعد
اس عرصہ کی یہہ ہوا کہ اوس شہر کا حاکم بہلو بیمار ہوا اسلئے اوسنے تمام قیدیون کو جو
محبس مین مقید تہے رہائی دی حسین نے جب قید سی مخلصی پائی جانب غزنین کی سفر کیا راہ
مین ایک جماعت رہزنون سی ملاقی ہوا چورون نے جو اوسی لٹا کٹا بہنڈیا با اوسکا حصہ بہی
اوس دزدی کے مال مین لگایا چنانچہ ہتیار اور ایک گہوڑا اوسکو دیکر کہا کہ ہم سب تمہار ےسنے
رفاقت مین رہا کرینگی آپ چین سی ہماری ساتہہ عمر بسر کیجئے اتفاقاً اوسی رات کو ایک
فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چورون کے سر پر جا پہنچی اونہون نے فوراً
اونکی مشکین باندہ کر شہر غزنین مین تمام چورون کو معہ حسین مذکور کے حاضر کیا بادشاہ نے
چورون کی قتل کا حکم دیا چنانچہ اون رہزنون کے سر مثل بہٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت
قتل حسین کی آئی اوسنے دہوم مچائی جلاد جانتا کہ اوسکی آنکہین بند کرکے وار کری کہ اوسنی
باواز بلند یہہ کہا کہ یاالہی مین جانتا ہون کہ تیری درگاہ مین ظلم نہین ہوسکتا اور تو جہوٹ اور

بیان سلطان علاؤالدین حسین جہانسوز کا

غلط کو روا نہین رکہہ سکتا اب دیکھہ لے کہ یہہ لوگ مجکو بیگناہ قتل کرتے ہین ان الفاظون نے
جلاد کے دلمین رحم ڈالا اوس جلاد نے ایک مقرب سلطان کی خدمت مین جو الفاظ
سنی تہے سب کہہ کر بادشاہ کی خدمت مین عرض کی کہ یہہ شخص بیگناہ معلوم ہوتا ہی سلطان
ابراہیم نے حسین کو اپنی روبرو طلب کر کی حقیقت حال دریافت کی اوسنی سب اپنی سرگذشت
بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرماکر اوسکو دربانی کی نوکری دی — جب سلطان
مسعود بن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ آرا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غور کی
مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولاد نی سلطان بہرام شاہ غزنوی سے
عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جانبین مین لڑائے ہوئی آخرکار ایک دفعہ
علاؤالدین جہانسوز جو حسین کے اولاد مین سی فرزند رشید تہا بہرام شاہ پر غالب آیا
اوسنے اپنی بہائی سیفی سوری کو حکومت غزنی پر متعین کر کی آپ جانب فیروزکوہ کی مراجعت
کی — اثناء راہ مین اوسکا دوسرا بہائی جو کہ موسوم بسام تہا فوت ہوا — اور موسم جاڑے
مین بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کر کی غزنین پر چڑہائی کی شہر کو فتح کر کی اوسکی بہائی
سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاؤالدین حسین جہانسوز کا

جب سلطان علاؤالدین نے اپنی بہائی سوری کی مقتول ہونی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر
غزنین پر چڑہائی کی ایک روایت اسباب مین یہہ ہے کہ قبل پہنچنی علاءالدین کی بہرام شاہ
مرگیا تہا — اور ایک قول یہہ ہے کہ نہین بلکہ جانبین سی کئی لڑائیان سخت ظہور مین آئین
بہرحال تقدیر علاءالدین نے دارالسلطنت غزنین کو فتح کیا اور اوسپر استیلا پاکر سات روز
اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا وہان کی سات شبانہ روز
تک خوب لٹا کی بعد سات دن کی حکم دیا عمارتین اور گہر ان لوگون کی جڑ سی اوکہاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

ڈالو اور جلاکر خاک سیاہ کردو اور آل سبکتگین کی قبرین کہودواکر ان بادشاہون کی ہڈیان نکلواکر آگ سی جلوائین مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکہڑوائی تہی پہر وہان سی مراجعت کرکی بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجہہ کر جو لوگون نے بنوار کہی تہی سبکو جلاکر خاک سیاہ اوسنے کردی اسلئے اوسکا لقب جہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچہہ ظلم اور تعدی وہان کے رعایا پر سلطان جہانسوز کرچکا اور اب تک بہی اوسکا تبختر اور نخوت نہ گیا اوسوقت سلطان سنجر نی بہت لشکر لیکر اوسپر چڑہائی کی علاء الدین نے بہی اوسکا سامنا بہت جلد کیا دونون کا مقابلہ مقام مرورود پر ہوا ایک بہاری لڑائی ہوئی اس لڑائی مین سلطان حسین جہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے بسبب اسکی کہ وہ جہانسوز صاف ذہن اور لطیف الطبع آدمی تہا اوسکا گناہ معاف کرکے اوسکو اپنی ندیمون مین بہرتی کیا کہتی ہین کہ ایکروز حسین جہانسوز نے خاک کف پائی سلطان سنجر کو چوم کر یہہ رباعی تصنیف کرکی سنائی ؎

اے خاک کف پائی سم مرکب افسر من   وے حلقۂ بندگے توزیور من

تا خاک کف پائے ترا بوسہ زدم   اقبال ہمی بوسہ زند بر سر من

بعد ازان سلطان سنجر نے علاء الدین جہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرماکر پہر کر سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی مملکت مین پہنچا وہان جاکر فوت ہوا

حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین جہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچہہ کم ایک برس وہ بہی سلطنت کرکے آخر حیات مین غزنویون کے لڑائی مین گیا تہا ایک امیر مسمی ابو العباس نے جسکی بہائی کو ملک سیف الدین نی قتل کیا تہا نیزہ کے زخم سی اوسکو گہوڑے پر سی اولٹ کر زمین پر ڈالدیا کام اوسکا تمام ہوگیا کہتی ہین کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تہا اپنی ایام حکومت مین وہ طرفداری انصاف اور دین کے مرعی رکہتا تہا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

۵ حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونی اپنی چچا کے بیٹی ملک سیف الدین کی ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام
مالک تاج و تخت کا ہوا اور باتفاق اپنے بہائی معز الدین کے جو درمیان مورخون
کے بنام سلطان شہاب الدین کی مشہور ہی ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
قتل کیا دن بدن دولت واقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تہا چنانچہ
تہوڑے ہی عرصہ مین زمین داور — اور گرمسیر — اور بادغیس کو اوسنے اپنے
سلطنت مین ملالی یہہ ملک بضرب شمشیر فتح کئے تہی — اور درمیان ۵۷۱ھ ہجری کے
دار السلطنت ہراۃ کو فتح کیا اور درمیان ۵۷۲ھ ہجری کی شہر قوشنج کو اپنی تحت و تصرف
مین لایا اور درمیان ۵۹۰ھ ہجری کے شادیاخ پر لشکر کشی کی علی شاہ ابن تکش خان جو
اون ایام مین درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تہا وہ برج مین جاکر چہپا حسب اتفاق
سلطان غیاث الدین نی برابر اوس برج کی آکر اپنی خواصون سی کہا کہ سبب پتہر کوبن کے
اس برج مین رخنہ ہوسکتا ہے اوسکی اقبال ہی فوراً جسقدر اوسنی دیوار ڈہانی کا حکم دیا تہا
ڈہا سے گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے وہان سی مراجعت کرکے دوسری سال پہر بلدہ
مرورود کو فتح کیا درمیان ۵۹۹ھ ہجری کی یہہ بادشاہ بہی فوت ہوا اوسنے ترسیٹہہ ۶۳ برس کی
عمر پائی تنتالیس ۴۳ برس حکومت کی اوس سر درگاہ مین مدفون ہوا جو اوسنی اپنی حیات مین
درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تہا — سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا رکہتا تہا
اسیواسطی امامت اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اوسی مذہب کی لوگون کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان ۵۷۰ھ ہجری کی بموجب حکم اپنی بہائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان ۵۸۱ ہجری کی بعد وفات اپنی بہائی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکرکشی جیساکہ اوپر درمیان کتاب ابوالفدا کی مذکور ہوا ہی ہندوستان مین آکر شہر ملتان فتح کیا بعد ازان بتدریج دیار ہندوستان مین سپاہ کو لیگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دارالسلطنت دہلی مین پہنچا اس شہر کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر قطب الدین ایبک کو جو اوسکا غلام تہا سپرد کیا — جس زمانہ مین کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تہا سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی اور سرخس کے تہا بعد سننے اس خبر وحشت اثر کے بادغیس مین گیا اوس جاسے جاکر اپنی بہائی کی ماتم داری کرکی جانب غزنین کی گیا وہان لشکر جمع کرکی قصد چڑہائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کرکی جانب خوارزم کے گیا — اور ہوکر سلطان محمد سی شکست کہاکر غزنین مین آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک ترکستان مین لڑائی کرتا رہی اسی اثنا مین یہہ سنا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جودسے کا پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین نی اونکی تنبہ اور تادیب دینی مہمات عظیمہ سی سمجہ کر اوسطرف جاکر بہت دشمنون کو قتل کیا بوقت مراجعت منزل دہ یک پر پہنچ کر ایک خنجر دشمنون کا کہاکر فوت ہوا تاریخ اوسکی شہادت کی یہہ ہے — ملک بحر و بر معز الدین ✤ کز ابتدار جہان مثل اونیامد یک ✤ سیم زغرہ شعبان بسال ششصد و دو ✤ فتادہ در ره غزنین بمنزل دہیک ✤

بیان سلطان محمود بن غیاث الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنیکا

واضح ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمد بن غیاث الدین محمد بن سام جو کہ بہتیجا شہاب الدین کا تہا فیروز کوہ مین غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام ممالک غور اور غزنین اور ہندوستان اور بلکہ بعض ولایت خراسان مین بہی خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری ہوگیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات مین اسکے

بیان اون لوگونکا جو غوریون مین سی حکومت کرگذری ہین

۵۲ باپ نی بنوائی تہی پوری تعمیر اوسکی کروائی ۔ روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ درمیان ایام دولت
سلطان محمود کی علیشاہ بن تکش خان اپنی بہائی سلطان محمد سی روگردان ہوکر فیروزکوہ کو
چلاگیا تہا سلطان محمود نے بموجب فرمان خوارزم شاہ کی اور بسبب اوس عہد کی جو اون
دونون مین ہوگیا تہا علیشاہ کو پکڑواکر محل مین مقید کیا ایک جماعت ملازمین علی شاہ نے
جو باشندہ خراسان و عراق کے تہی منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۰۹ ہجری مین
چورون کی مانند سلطان محمود کی محل مین جاکر اوسکو قتل کیا اور پہر اوسیطرح چہپ کر محل سے
نیچی کو اوتر کر چلے آئی کسینے نہ جانا کہ یہہ حرکت شنیع کس سی صادر ہوئی ہے سرداران غور نے
بوقت صبح سلطان محمود کو اوسی محل مین دفن کیا پہر ہرات مین لیجاکر درمیان کازرگاہ کے
مدفون کیا ۔ بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور اتسز بن علاء الدین جہانسوز نی
گردفر کی لیکن چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہوچلی تہی اور سلطان محمد خوارزم شاہ نے اکثر بلاد پر
قبضہ پا لیا تہا کچہہ فایدہ اونکے گردفر سی مترتب نہوا سلطان محمود پر غوریون کی بہی سلطنت آخر ہوئی

بیان اون لوگون کا جو غوریون مین سی ولایت بامیان اور طخارستان پر حکومت کرگذرے ہین

اول اس طبقہ مین کا ملک فخرالدین مسعود ہی یہہ سلطان غیاث الدین ابوالفتح محمد بن سام کا
چچا تہا بعد اوسکے ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود گذرا اس شخص نے کچہہ ولایت
بدخشان اور چغانیان کو بہی اپنی قبضہ مین لاکر مملکت موروثی اپنی مین منضم کرلی تہی تیسرا
بادشاہ بہاء الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام
فخرالدین رازی نی ایک رسالہ بہائیہ اوسیکے نام پر لکہا ہے ۔ اور ایک بادشاہ جلال الدین
علی گذرا ہے اسنی سات برس حکومت بامیان کی کی تہی پہر وہ ملک اوسکے قبضہ مین سی
نکلکر خوارزم شاہیون کے زیر حکومت ہوگیا تہا

بیان آرام شاہ کا

بیان اون غلامون کا جو سلاطین غور کی غلام تہی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلامون کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تہا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہین رکہتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدز تہا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو توابع دریا رسند کی ہی کرتا تہا یہی غلام مسمی تاج الدین یلدز بعد مقتول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزنین پر بیٹہا تہا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش والے دہلی کی لڑائی مین وہ گرفتار ہو کر مارا گیا — قطب الدین ایبک بہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہا وہ بڑا شجاع اور سخی آدمی تہا اسیکو حکومت دہلی کی بادشاہ نی دیگر ہندوستان مین جہادکئے تہی جیساکہ تاج الماثر مین مذکور ہی — قطب الدین ایبک نی بیس برس بادشاہت کی جسکی تفصیل یہہ ہی کہ چہہ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہو کر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے منبرون پر پڑہوایا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایبک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی ارام شاہ ابن قطب الدین ایبک تخت سلطنت پر بیٹہا اور بسبب عدم قابلیت اور بی لیاقتی کے تخت سی اوٹہایا گیا سلطان شمس الدین التمش بجای اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ شخص شریف النسب اور خاندانی عالی سی تہا اوسی کوئی شخص چہوٹی عمر مین قطب الدین کی ہاتہہ بیچ گیا تہا جسنے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکہہ کر اپنی بیٹی سی نکاح کر دیا اور اوسکے بڑی قدر و منزلت کی التمش نے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چہبیس برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا — اور آرام ابن قطب الدین ایبک نے قریب ایک برس کی سلطنت کی — التمش درمیان سنہ ۱۲۳۶

بیان رضیہ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جو کہ بنام نظام الملک محمد ابو سعید وزیر کی ہی یہہ اوسیکے زمانہ مین تحریر کے گئی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباج کا

بعد مقتول ہونی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہہ غلام ملتان اور قصبات دیار سندہ پر مستولی ہوا — جب چنگیز خان نے مملکت ایران مین قتل اور غارت بہت کی اوسوقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ مین آ گئے اونہون نے انواع و انواع اور اقسام اقسام کے انعام و اکرام پائی آخر ایام دولت اپنی مین ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین التمش سی مخالفت پیدا کرکے لشکر باجہ اور ملتان کا اوسپر چڑہا کر لیگیا آخر کو ناصر الدین بہاگ کر قلعہ بہکر مین پہنچا جب سنا کہ وزیر شمس الدین التمش کا مسمی نظام الملک محمد بن ابو سعید قصد انحصار کار کہتا ہے وہان سی کشتی مین سوار ہوکر بارادہ جان بچانے کی گرداب موت مین پہنس کر ڈوب گیا شمس الدین التمش نے بہت قلعہ اور مندر مسخر کئے اور درمیان ۶۳۳ سنہ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان رکن الدین فیروز شاہ ابن التمش کا

بعد التمش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹہکر شراب نوشی اور حسین اوڑانا اور عیاشی اور انعام و احسان لوگون کو بے سبب دینی شروع کئے سات مہینی کے بعد اوسکو اراکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا کیونکہ وہ لیاقت سلطنت کی نرکہتا تہا

بیان سلطان رضیۃ الدین بنت شمس الدین التمش

بیان معزالدین بہرام شاہ کا

بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سی سلطان رضیہ بیٹی التمش کو تخت پر بٹہلایا وہ ایک بی بی ۵۵
سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تہی بیچ ایام سلطنت اپنی باپ کے سرانجام امور مملکت سی
وہ عورت خوب واقف ہوگئی تہی اسنی ابتدا مین نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سی کیا
اوسنی اپنی حسن تدبیر اور ضرب شمشیر سی مخالفون کو اپنا مطیع و منقاد کیا علماء اور فضلاء
کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تہی اور فقرا اور ضعفاء کی داد رسی اور اہتمام نالش وغیرہ
مین بہت سعی رکہتی تہی اپنی ایام سلطنت مین وہ سر پر تاج شاہی رکہتی اور قبا مثل مردون کے
پہن کر روز روشن مین تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد اوسکو دیکہا کرتے تہی پردا نہین
کرتی آخر سنہ ۶۳۷ ہجری مین اوسنے ملک التونیہ پر لشکرکشی کی تہی مگر اثنا رراہ مین ترک اوسی
باغی ہوگئی اسلئے اوسکو قلعہ سرہند مین مقید کیا جب بادشاہ التونیہ نے یہہ حال سنا اوس
قلعہ مین جاکر ملکہ مذکور سی اپنا نکاح کرکے دہلی کی طرف چڑہائی کی دو بار اوسنی اپنی خاوند کی
زیر حکم لشکر تیار کرکے چڑہائی کی دونو دفعہ شکست کہائی آخر لڑائی مین وہ مع اپنی شوہر کے
گرفتار ہوئی اور ماری گئی اوسنی تین برس چہہ مہینی سلطنت کی

بیان سلطان معزالدین بہرام شاہ بن التمش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملکہ رضیہ کے برضا و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب
اوسنے اپنی بہن اور ملک التونیہ کے آنی کی خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا
بعد وقوع جنگ کی ملک التونیہ اور ملکہ رضیہ بہاگے اثنا رراہ مین ایک جماعت کفار
ہند کی اونکو ملے اونہونے دونون کو پکڑ کر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات
معزالدین بہرام شاہ کے یہہ ہوا کہ سی خواجہ مہذب اوسکے وزیر نے جو اوسکے
طرف سی متوہم اور وسواس شیطانی مین گرفتار تہا امراء ترک کو سمجہا کر بادشاہ سی
مخالفت پیدا کروائی یہہ سمجہایا کہ بادشاہ کو قتل کرو چنانچہ اونہونے بہرام شاہ کو

بیان علاوالدین مسعود شاہ کا

٥٦ قتل کیا اوسنے دو برس چھپیس ۲۵ روز سلطنت کی وہ درمیان ۶۳۹ سنہ ہجری کی شہید ہوا تہا

بیان سلطان علاوالدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھوین تاریخ ۶۳۹ سنہ ہجری مین تخت سلطنت دہلی پر علاء الدین مسعود شاہ جلوہ آرا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی پیشہ عدالت اور نصفت اور جہاد کفار اور شریرون اور مفسدون سی شروع کیا مگر آخر کو وہ بہی عیاشی اور آرام مین ایسا پڑا کہ کوئی وقت بدون قدح شراب کے اور رنڈے کی نگذرتا تہا اسلئے امرا اور اعیان دہلی کی اوسی دل برداشتہ ہوکر مخالفت مین اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیرون نے اوسکے بہائی ملک ناصر الدین محمود کو جو بہرایچ کا حاکم تہا بلوایا اور لکہا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہین آپ یہان تشریف لاکر عدل وانصاف کیجی لاچار ملک ناصر الدین درمیان ۶۴۴ سنہ ہجری کے لشکر لیکر دہلی پر آیا سلطان علاوالدین کو پکڑکر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن شمس الدین التمش جو تخت حکومت پر بیٹہا اوسنے ایسی تلوارکشی کی کہ کئی ہزار کافر قتل کئے اور بہت ممالک ہندوستان کے فتح وزیر کئے تفصیل حالات اوس مہر سپہر سروری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے جو منہاج سراج جورفانی کی تصنیف ہے اوسنی اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام رکہا ہے بہت مشرح اور مفصل مذکور ہے مجکو چونکہ اختصار بموجب فحوائے اس قول کے کہ خذ ما صفا یعنے جو اچہی چیز منتخب ہی وہ اختیار کر منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال لکہنی سی معذور ہون واضح ہو کہ اسجائی تک بینی کتاب روضۃ الصفا سی لکہا ہی مگر یہہ روایت تاریخ وصاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالف ہی کیونکہ اوسمین یہہ لکہا ہی کہ ملکہ سلطان رضیہ کو الغ خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام مین امیر الامراے کا عہدہ رکہتا تہا قتل کیا اور اوسکے بہائی ناصر الدین کو اوسکا قایم مقام کیا بعد چندروز کے اوسکو بہی تیغ کین سی ہلاک کیا بعد اوسکے باستقلال تمام آپ بادشاہ بن بیٹہا اور لقب اپنا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

سلطان غیاث الدین مقرر کیا — بعد ازان غیاث الدین مذکور جب مرگیا اوسوقت
اوسکا بیٹا قایم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جوکہ پیشوا ر قوم خلجیون کا تہا اوسی مخالفت کرنی لگا
انتراوسکا یہہ ہوا کہ کرہمت باندہ کر لشکرکشی اوسنی دہلی پر کی یہان آکر اوسکو قتل کرکی اوسکے
بہائی ناصرالدین کو قایم مقام کیا بعد چند روز کے اوسکو بہی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹہا
اور اپنی بہتیجی علاء الدین کو حکومت عوض اور بدود کی دی علاء الدین نی اوس سرزمین مین
جاکر تہوڑے ہی عرصہ مین استعداد اور طاقت بڑی پیدا کرکی دہلی کی تسخیر ارادہ کیا — فیروز
برگشتہ روز بہی اوسکے مقابلہ پر آیا چچا کو قتل کرکی ۶۹۵ھ ہجری تک سلطنت دہلی مین کرتا رہا
واللہ اعلم بالصواب آگی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نرہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہین امیر خسرو شہر کش کے تہی آبار
واجداد اونکی ایام عہد چنگیز خان مین ما ورار النہر سی بہاگ کر ہندوستان مین آگئے تہے
باپ امیر خسرو کی یعنی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاچین کی تہی درمیان عہد سلطان محمود
تغلق شاہ کے محمود لاچین امیر ہوئی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکہتا تہا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک لڑائی مین
جو کفار ہندسی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اونکی وفات کے امیر خسرو بجائی اپنی
باپ کی امیر ہوئی اونہو نے سلطان محمد تغلق کی مدح مین بہت قصیدی کہی مگر امیر خسرو کو
جب یہہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا معہ ما فیہا سب ہیچ اور بے فایدہ ہے اوسوقت یہہ ارادہ
کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سی استعفا دینا چاہئیے ہر چند کئی دفعہ درخواست استعفا کی
گذرانی سلطان محمد تغلق نی منظور نہ کی آخرالامر لاچار ہوکر آپ ہی ملازمت مخلوق سی
بیزار ہوکر خدمت فقرا مین مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوۃ الواصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

نظام الحق والدین قدس سرہٗ سی بیعت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت مین وہ
رتبہ پایا کہ شیخ کو بہی اس اپنی مرید پر ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اولیا نی اپنی زبان
سی یہہ فرمایا کہ مین بروز حشر کے امیدوار اسبابت کا ہون کہ مجکو بسبب سوز سینہ اس ترک کے
بخشین اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ کے قدمون پر ڈالکر قربان کردیا یہہ دو
شعر خسرو نی تعظیم شیخ کے حق مین کہی ہین سے جدار خانقاہ او تقدیم ✤ حطیم کعبہ را
ماند ز تعظیم ✤ فلک گردید نقش آشیانہ ✤ چو اندر سقفہا کنجشک خانہ ✤ کتاب جواہر
الاسرار مین شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ معتقد شیخ سعدی کا بہت ہی لکھتا ہی کہ شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی قدس سرہٗ نہایت پیری اور بڑہاپی مین امیر خسرو کی دیکھنی کی واسطی ہندوستان
مین آئے چونکہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سی اعتقاد عظیم رکہتی تہی اس شعر مین اپنا اعتقاد بیان
کرتے ہین سے خسرو سرمست اندر ساغر معنی بریخت ✤ شیراز خمخانہ سعدی کہ در شیراز بود
اور ایک جائے امیر خسرو یہہ فرماتے ہین سے مصرعہ — جلد سخنم دارد شیرازہ شیرازی
بہرحال ارادت اوسکی نسبت شیخ کی ظاہر ہی — دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہین کرسکی
کیونکہ انصاف کی بات یہہ ہے کہ دریا ظرف مین نہین سماتا — تاریخ خلاصۃ الاخبار کا مصنف
غیاث الدین ابن ہمام الدین ملقب بخواند امیر کہتا ہی کہ ہمارے بادشاہ نے بیس تمام ہزار
شعر خواجہ امیر خسرو کی جمع کرکئے تہے بعد ایک مدت کے دو ہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے
ایسی پائی کہ اونمین سی ایک بہی اوسکے دیوان مین نہ تہا غرضیکہ امیر خسرو کے تمام اشعار
مدون نہین ہوئے خسرو ایک اپنی رسالہ مین تخمیناً لکھتا ہے کہ میری شعر پانچ لاکھ شعر سی کم ہین
اور چار لاکھ سی بیشک زیادہ ہین — امیر خسرو کی تصنیف سی ایک خمسہ اٹھارہ ہزار
شعر کا ہے — اور خمسہ شیخ نظامی مین اٹھائیس ہزار [۲۸] شعر ہین ایک امیرزادہ نی خمسہ
خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر فضیلت دی ہی اور خاقان فغفور الغ بیک مرزا یہہ بات نہین
مانتا اوسکو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہی — خسرو باوجود فضایل صوری و معنوی کی علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

علم موسیقی مین بڑی دست قدرت رکھتی تہی — اونکی تصنیف سی ایک راگ مالا ہی جسمین راگ
اور موسیقی بہرا ہوا ہے ایکسو ننانوین کتابین خسرو کی تصنیف سی ہین عمر بہی خسرو نی بڑی پائی
سال اوسکی عمر کے معلوم نہین مگر یہ معلوم ہے کہ درمیان ۷۲۵ھ ہجری مین خسرو نے
وفات پائی اونکا مرقد روبروی شیخ نظام الدین اولیا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوے کا

واضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی بہی مرید دن اور اصحاب شیخ الاولیا رسی تہا یہ رہنیوالے
دہلی کے خواجہ زادہ ہین وہ شعر مین بہی تتبع خواجہ امیر خسرو کا بہت کرتے ہین مگر شیرین
کلام ہین شعر اونکا درویشانہ اور بہت مناسب حال فقرا اور باعث جذب دل کا ہوتا ہے
کہتی ہین کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹہی ہوئی تہی کہ شیخ نظام الدین اولیا
معہ اپنی اصحاب کی بازارین کو جاتے تہی خواجہ خسرو بہی ہمراہ شیخ کی تہی خسرو نی حسن
مذکور کو دیکہا فورا حرکات موزون اور قابلیت اوسمین مشاہدہ کرکی سوال کیا کہ روٹی کسطرح
بیچتی ہو حسن نی جواب دیا کہ ایک پلڑے مین ترازو کی روٹی چڑہاتا ہون اور خریدار سی
کہتا ہون کہ دوسرے پلڑے مین سونا چڑہا دی جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو
کہتا ہون کہ اب چلدو امیر خسرو نی فرمایا کہ اگر خریدار مفلس ہو تو پہر کسطرح سودا بنی اوسنے
جواب دیا کہ درد او رنیاز اوسی عوض قیمت کے لے لیتا ہون خسرو اس کلام سی حیران
و متعجب ہو گئے اور شیخ نظام سی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامنگیر ہوا
خانقاہ شیخ مین آکر دنیا ترک کرکی دوکانداری چہوڑ بیٹہا شیخ ہے سے اور اکہ ہرایم
کہ او قابل عشق است ✣ رمزی نہایم و دلش را بربایم ✣ دیوان خواجہ حسن کی بہت
لوگ معتقد ہین یہہ شعر خواجہ حسن کا ہے سے ساقیا می دہ کہ ابری خواست از جا در سفید ✣
سر و سر سبز شد صد برگ را جا در سفید ✣ اکثر شعرا اور فضلا رنے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۶۰ کہی ہین مگر کوئی اسکو لطافت مین نہین پہنچتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہین ہوئے

بیان بعض حکّام سیستان کا

واضح ہو کہ بعد انقضائے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیم روز زیر حکم گماشتون بادشاہ غزنویون کے رہا اور جب اس خاندان کے سلطنت سلجوقیون مین آئی اس خاندان مین میان زمانہ سلطان سنجر طاہر بن محمد ـــ اور ایک روایت مین اولاد طاہر بن خلف بن احمد کے زمانہ مین یا بموجب قول بعض کی درمیان سلک اخفا اور ملوک عجم کے انتظام رکہتا تہا غرضیکہ اوس ولایت مین سنجر بادشاہ ہوا بعد اوسکے بیٹا اوسکا ابو الفضل قایم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنی باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیمروز کا ہوا جب ہاتہہ قضا نے اوسکا بچھونا عیش کا بہی لپیٹ کی تہ کرر کہا اوس وقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنی باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل و انصاف چہوڑکر بسبب ظلم و تعدی کی چوپٹ نگری اندہیر راج کر دکہلایا اسواسطے سیستان کی سردار ون نے اوسکا سر تلوار سے اوڑادیا اور اوسکے بہائی تاج الدین کو تخت پر بٹہلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونی اپنی بہائی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسنی ساٹہہ برس ۶۰ حکومت کی درمیان سنہ ۶۱۲ ہجری کی عالم جاودانی کو چلدیا

بیان حکومت تاج الدین کا

بیان حکومت یمین الدین بن تاج الدین حرب کا

بجای اپنی باپ کی بعد فوت ہونی اوسکے کی حاکم ہوا — ابو نصر فراہی جسکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب الصبیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ مین درمیان لکھنو کی چھپ کر مشہور معروف ہوگئی ہی اوسی بادشاہ کی مداحین مین سی تہا چونکہ بہرام شاہ مذکور نے اپنی ایام حکومت مین چند مرتبہ قہستان پر لشکر کشی کرکی بہت ملحدون اور کافرون کو تیغ کین سی ہلاک کیا تہا اسواسطی اونہون نے بہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بھرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیستان کا ہوا اوسنے اپنی وقت مین کفار تتار سی بہت جہاد کی چنانچہ اوسی جہاد مین عالم آخرت کو سدہارا

بیان حکومت رکن الدین بن بھرام شاہ کی

یہہ اپنی بہائی کی زمانہ مین خروج کرکی چند روز سیستان پر مستولی ہوگیا مگر پہر مغلون نے اوسپر بہی آکر ہجوم کیا وہ ہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن حرب کی

بعد مراجعت لشکر چنگیز خان کی یہہ شخص سیستان مین بادشاہ ہوا ایک اوسکی اقربا مین سی مسمی شاہ عثمان تہا اوسنی بمدد تاج الدین نیالتگین کی تیغ خلاف کو غلاف سی نکالکر اوسکو قتل کیا

بیان حکومت تاج الدین نیالتگین کی

بیان حکومت عزالدین عمر مرغنی کا

۶۲ یہہ شخص چچا زادون سلطان محمد خوارزم شاہ سی تہا مدت تک اطراف عالم مین ملازمت سلطان جلال الدین مین ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہاب الدین محمود شاہ کی عنان کو بے اختیار کر کے ملک سیستان مین آپ حاکم ہوگیا اور درمیان ۶۲۴ سنہ ہجرے مین قلعہ اسفرار اور نوالک کو بہی تحت حکم اپنی اوسنی کرلیا اور درمیان ۶۲۵ سنہ ہجری کی مغلون کے سپاہ نی دوسری دفعہ پہر سیستان پر جاکر تاج الدین کا قلعہ ارک پر محاصرہ کیا جب دو برس ایام محاصرہ کو پہنچ گئی اوسوقت ترکون نے اوسمین گہس کر تاج الدین مذکور کو پکڑ کر ہلاک کیا کہتی ہین کہ بعد اس واقعہ کے بہی چند لوگون نے اولاد تاج الدین سی قصبہ نسرا مین نوبت بنوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بیان مجمل احوال ملوک کرت کا

بعضی مورخ کہتی ہین کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملکشاہ تک پہنچتا ہی چنانچہ موید اس قول کا ایک شعر ربیع ابن قاضی توشنج کا ہے جو کہ ملک فخرالدین کی مدح مین کہتا ہے

سہ قاعدہ دودہ سنجر توئی ✣ واسطہ ملک سکندر توئی ✣ اور سوا اوسکے اور فضلا و علما نے بہی اوسکی شان مین نظم جو لکہی ہی اوسی بہی یہی ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر منتہی ہوتا ہی ــــ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت نواسہ ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرغنی سی ہے اور دادا اوسکا چچا زادون سلطان غیاث الدین محمد بن سام سی تہا

بیان عزالدین عمر مرغنی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابوالفتح محمد بن سام اختیار تمام رکہتا تہا جب اوسنی مہمات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا دار السلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہان رہنی لگا — قلعہ چیار اپنی چہوٹی بہائی تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور بعض
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدیئے تہی

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام مین کہ چنگیز خان نی ملکون پر ہجوم اور فتور مچایا اون ایام مین ملک رکن الدین نے
ولایت ایران مین چنگیز خان کے اطاعت منظور کرکی خدمت واجبی ادا کی جب یہہ خبر چنگیز خان
نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تابعداری کے باب مین اوسکو بہیج کر سابق دستور حکومت
غور کی اوسکو دیدی کہتی ہین کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی لشکر مین جاتا ملک شمس الدین محمد
بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضرور لیجایا کرتا چونکہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم
اور ادیب تہا اسواسطی امراء چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا رتبہ پایا تہا حاصل کلام کا
یہہ ہے کہ ملک رکن الدین نے درمیان ٦٤٣ سنہ ہجری کے اپنی جائی پر ملک شمس الدین کو ولیعہد
کر کے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی بکر کرت کا

واضح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ مین ملک
شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہان جاکر ایک معرکہ مین آثار شجاعت اور مردانگی
کے اوسسی ظہور مین آئی بادشاہ نی شجاع اور بہادر اوسکو دیکہہ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے
غور التفات اوسکی حال پر فرماکر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — غرجستان —
اور اسفزار — اور فراہ — اور سیستان کا کردیا ان ملکون مین وہ حکومت اور بادشاہت
بہت اچہی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران مین آیا یہان آکر اباقا خان
کی خدمت مین جاکر اوسکی ملازمت مین رہا اباقا خان نی بہی اوسکے حال پر نظر عنایت فرماکر

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۴ سے طبل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا ۔ درمیان سنہ ۶۶۷ ہجری کی شاہزادہ
براق نے بارادہ رزم اور جنگ کی اباقا خان پر چڑھائی کی دریا جیحون کے اسپار آکر مملکت خراسان
تک پہنچ گیا تھا اوسکے مقابلہ کو شمس الدین بھی بطور اعانت اور کمک دینی کی پاس اباقا خان
کے گیا مورد الطاف اور عنایت اور عطا کا ہوا ۔ مگر بعد چند روز کے جب اوسنی اطوار
براقیون کے بی طور دیکھی قلعہ خیار کیطرف شمس الدین مذکور چلا آیا اور اباقا خان نے جب براق کو
شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کرکی ایک اور شخص حاکم ہرات کا اباقا خان
نے مقرر کیا اور آپ جانب آذربیجان کی مراجعت فرمائی اس اثنا مین خواجہ شمس الدین محمد
میر منشی نی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکھا اور یہہ قطعہ اوسمین مندرج کیا ۔ فروغ ملک
ملک شمس الدین محمد کرت ٭ توئی کہ ہیچو ملک سر بسر ہمہ جانی ٭ مشفقی کہ زہجرت رسید بر دل من
نکتہ آن نرسد فہم انسی و جانی ٭ بچشم من کہ دران ہر دو کون نیاید زر ٭ غبار مرکب تو ہست
کحل انسانی ٭ زرای روشنی باریک بین تو ای الحق ٭ چنان سزد کہ چو این شرح نامہ برخوانی ٭
زپای برانگیز آتش عزمت ٭ باب عزم غباری کہ ہست نفسانی ٭ چہ رنجہا کہ رسد
بر دل عنن وضعیف ٭ اگر تو ہیچ برین سو قدم نرنجانی ٭ چہ فتنہا کہ زروی زمانہ برخیزد
نعوذ باللہ اگر عزم رہ نگردانی ٭ جب یہہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اوسکے
جواب مین کلمات مناسب لکھہ کر اس رباعی کو اوس خط مین لکھہ کر بھیجا دیا وہ یہہ ہی ۔
رباعی ۔ با دشمن من چو دہست بسیار نشست ٭ با دوست نشایدم دگر بار نشست
پرہیز از آن عسل کہ با زہر آمیخت ٭ بگریز از آن مگس کہ بر مار نشست ٭ درمیان
سنہ ۶۷۲ ہجری کے اباقا خان نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
اس مضمون کا بھیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور مجکو اپنا دوست تصور
کرو قسم ہی خدا کی اب مجکو تمہاری کوئی مضرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہین تم شوق سی
حکومت ملک ہرات کی کرو چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ خیار سی باہر نکلکر دار السلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہرات مین گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی بسبب استدعا امرا و ارکان دولت
کے اباقا خان اذربیجان کی طرف گیا جب تبریز مین پہنچا ساقی اجل کے ہاتہہ سی شراب
موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نی اوسکے تاریخ وفات کی لکہی ہی وہ یہہ ہے

بسال ششصد و نقبا و دو شنبہ مہ شعبان — قضا ز مصحف دوران چو بنگریست بفال
بنام صفدر ایران محمد کرت — برآمد آیتہ و الشمس کورت فی الحال

بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی
بسر کرتا تہا درمیان سنہ ٦٧٦ ہجری کے بسبب سعی اراکین کی اباقا خان نے اوسپر نظر
عاطفت فرما کر با نقارہ و طبل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہان کا حاکم بناکر بہیجا
اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دینا چاہئی چنانچہ اسیواسطی شمس الدین کہین
اوسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہین نے جب انتظام مملکت اور بندوبست رعایا سے
فراغت پائی درمیان سنہ ٦٨٠ ہجری کے جانب قندہار کی جاکر اوس ولایت کو مسخر
کیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہین بسبب چغل خوری اور بدطینتی بعض
ساعدون اور دشمنون کے ارغون خان سی ڈر کر قلعہ خیسار مین چلا گیا پہر باہر اوس
قلعہ سے نہ نکلا یہانتک کہ اوسی ہی مین فوت ہوا وہ درمیان سنہ ٧٠٥ ہجری کی فوت
ہوا مولانا حکیم الدین غوری نی اوسکی تاریخ وفات مین یہہ شعر کہے ہین ع

روز پنجشنبہ از صفر دہ و دو ✤ سال ہجرت رسیدہ ہفصد و پنج ✤ شمس دین
کرت خسرو آفاق ✤ شد بفردوس ازین سرای سپنج ✤

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہین کا

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۶ جن ایام مین کہ اوسکے والد نے قلعہ نشینی اختیار کی سبب ترک ادب کی فخرالدین محبوس
اور مقید ہوا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۹۳ ہجری کے بہاگ کر قلعہ بالا مین متحصن ہوا
آخر الامر ملک شمس الدین کہین نے بسبب التماس امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سے
مامور کیا اور امن دی ملک فخرالدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اوس شخص نے اوسکو اپنی
سایہ عاطفت اور عنایت مین تربیت کر کی نشان اور علم حکومت ہراۃ کا مع اوسکی مضافات
کے اوسکی واسطی حاصل کیا چنانچہ اوسنے دار السلطنت ہرات مین آکر انتظام امور مملکت کا
کیا اور حکومت کرنی لگا اسطرح اوسکی ابتدا ہوئی اتفاقا سی درمیان سنہ ۶۹۹ ہجری کے
درمیان غازان خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہوگئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخرالدین پر
بڑا اعتقاد تہا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین مین بہاگ کر آ چہپا مگر اس سلطان بی مروت
نے اوسکی حقوق بالکل نہ پہچانی فوراً اوسکو قید کر کی تعلقشاہ لوہین کے حوالہ کر دیا
اور سکے پکڑ دینی کی سبب غازان خان نے نظر عنایت اور الطاف کے زیادہ ملک
فخرالدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوسکو لشکر خان مذکور مین حاضر ہونی کی رہتی تہی
وہ بہی زایل کر دی یعنی اوسکو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونی کی بہی اب کچہ حاجت نہین تکلیف
نہ کیا کرو اس سبب اور بہی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخرالدین کو ہوگیا اوس تکبر کا
ثمرہ یہہ ہوا کہ جب سلطان محمد خدابندہ تخت سلطنت خانیت پر جلوہ آرا ہوا فخرالدین
بسبب غرور کی اوسکی تہنیت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر نہوا بلکہ کوئی قاصد بہی نہ بہیجا
اسواسطی الجاتیو سلطان نے ایسی سی دانشمند بہادر کو لشکر فراوان دیکر بارادہ تسخیر دار السلطنت
ہرات کی مامور کر کی روانہ کیا دانشمند بہادر نی بعد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آکر
شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی بسبب بیچ مین پڑنے شیخ الاسلام کے اس شرط پر صلح
ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دانشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ مین جسکو شکیچہ
بہی کہتی ہتی جا رہے چنانچہ ایسا ہی عمل کیا امیر دانشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخرالدین کے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

کے لواحقون مین جو لوگ تھی اونسی کچھہ بدی کی اوسوقت ملک فخر الدین نی قلعہ اختیار الدین
کا مسمی جلال الدین محمد سام کو جسپر اوسکو اعتماد تمام تھا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار
نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شکنجہ مین چلا گیا — دوسری روز امیر دانشمند بہادر نی دار السلطنت
ہرات مین جاکر جلال الدین محمد سام کو یہہ پیغام بہیجا کہ بے دغدغہ اور بے عذر قلعہ کو
میرے گماشتون کے سپرد کردی اور ملازمت مین آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل مین اوسکے
کلمات سخت لکھہ کر بہیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ مین قلعہ کا جاکر محاصرہ کرون لیکن بسبب
استصواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر متین کرکی ملک فخر الدین
کے پاس بہیجی اونہون نے جاکر یہہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
مذکور امیر دانشمند کو تہوڑے آدمیون کو ہمراہ قلعہ مین جانی دے اور بلکہ شرط ضیافت
اور مہمانداری کی بجا لاوے تاکہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغری کو خدمت مین شاہ الجایتو کے
بہیجکر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے —
ملک فخر الدین نے اول انکار کیا مگر آخر کار ایک رقعہ جلال الدین محمد سام کے نام
اس مضمون کا لکہا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سیر دیکہنی کو آیا چاہتا ہی اوسکی خدمت
خوب طرح پر کرنا جب یہہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکہکر خوش ہوا اور کہا
کہ اب بسر وچشم وہ تشریف لائین اور دانشمند نے یہان یہہ تجویز کی کہ جسطرح بنی
محمد سام کو پکڑ لاون اس خیال محال کو دلمین جگہہ دیکر ایک فوج خادمون اور غلامون کے
ہمراہ لیکر قلعہ مین گیا مگر یہہ جانتا تہا کہ قضا سر پر کہڑی ہوئی ہنس رہی ہے کیونکہ
محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ مین کہڑی کردی تہی اور یہہ کہدیا تہا کہ جب
دانشمند اوپر چڑہنی کا ارادہ کرے اوسکی اچہی طرح پر گت کردینا القصہ اوس روز
امیر دانشمند مع اپنی فرزند مسمی لاغری کی اور بہت نوکر اوسکے قلعہ اختیار الدین مین طعمہ تیغ
بیدریغ ہوئے اونکی تاریخ مین ایک فاضل کہتا ہی ۔ بسال ہفتصد و شش در صفر

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۸ بشہر ہرات + بحکم لم یزل کردگار ربی مانند + زدست برد قضا ازکف محمد سام +
جمشید جام شہادت امیر دانشمند + جب یہہ خبر مقتول ہونی امیر دانشمند کی ملک فخرالدین کو
پہنچی ظاہرا برا مانا مگر باطن مین خوشدل اور مسرور ہوا بلکہ ایک نوازشنامہ بہی خفیہ محمد سام
کو لکہا اور شہر اور قلعہ کے محافظت کے باب مین وصیت کی ۔ جب سلطان محمد خدابندہ نے
ہرات محمد سام کی اطلاع اور ماری جانے دانشمند کے دستی فرمان وحکم دیا کہ اسمی بوجای
فرزند دانشمند بہادر کا خراسان کی جانب جاوی جب بوجای مذکور دارالسلطنت ہرات
کے نزدیک پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخرالدین کی بہیجکر یہہ پیغام دیا کہ اگر میرے باپ
کے قتل ہونی مین تو بہی شریک تہا تو مجکو اطلاع کر والا نہ باشندگان ہرات کو لکہہ کر یہہ
بہیجدے کہ میری باپ کی قاتلون کو میرے سپرد کردین ملک مذکور نی درجواب اسکی
یہہ لکہا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کروایا اور مجکو خدا کی قسم ہی مین اس امر مین
ہرگز شریک نہ تہا بدون حکم واجازت میری کے اوسنے قتل کیا ہی اور اوسکو کوئی پکڑکر
تمہارے حوالہ بہی نہین کرسکتا کیونکہ دو ہزار بہادر اوسکے پاس ہر وقت جان دینی کے
واسطی مستعد رہتی ہین یہہ خبر بوجای ابن دانشمند نی سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دلمین ٹہانکر
غرہ شعبان سنہ ۷۰۶ ہجری مین نواحی ہرات پر ڈیرا کرکی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا مین
ملک فخرالدین درمیان قلعہ اسکلجہ کے فوت ہوگیا اور بعد محاربہ شدید کی جب شہر کی آدمی
بسبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑگیا اور بوجای بہی بسبب بہت قیام اور مدت
گذرجانے کے تنگ آگیا تہا اسواسطی جانبین مین صلح ہوگئی محمد سام نی شہر ہرات بوجای
کے سپرد کرکی جمعیت دو سو جوانون کے قلعہ اختیارالدین مین قیام کیا دوسرے روز
مع دس آدمیون کی ملازمت بوجای مین حاضر ہوکر التفات اور نوازش سی مختص ہوا
تیرہ روز تک جانبین سے کے آدمی آتے جاتی رہی بعد اس عرصہ کی میر یسا دل جو کہ امیرالامرا
خراسان کا تہا پانچہزار سوار لشکر سواد ہرات مین آپڑا اور ایک ایلچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس بہیجکر یہہ پیغام بہیجا کہ بی خوف اور بی وسواس تم میری پاس چلی آؤ بوجای کو ہم
دونو ملکر یہان سی نکالدین تاکہ تم پہر اپنی ملک مین حکومت باستقلال کرو محمد سام نی فوت
نے دلاوران غور کو ہمراہ لیکر اوسکی خدمت مین حاضر ہونی مین بہت جلدی کی اور یہہ سمجہا
کہ یہہ فریب ہی چنانچہ اوسنی ملک مذکور کو پکڑکر بوجای سکے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان
اولجاتیو شاہ کا حکم یہہ ہی کہ اپنی باپ کی قاتون کو مارکر ہرات سی آگے جاؤ بوجای نے
بموجب حکم بادشاہ کی تعمیل کرکی امیر یساول کو دارالسلطنت ہرات مین چہوڑکر اون مقیدین کو
قتل کرکی آگے کی راہ لے ملک فخرالدین سنہ ۷۰۶ ہجری مین مقتول ہوا اور حکومت اوس
شہر کی اوسکا بہائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہین کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۰۶ ہجری کی ملک غیاث الدین بہائی ملک فخرالدین کا بسبب منظور
نظر ہونی اولجاتیو سلطان سکے حاکم ہرات — اور استزار — اور فراہ — اور غور
اور گرجستان کا ہوا اوسنے دارالسلطنت ہرات مین آکر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف
اور عدالت سی دیکہا لیکن امرار ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذرا تہا اسواسطی اون
لوگون نے بادشاہ کی خدمت مین عرضیان اس مضمون کی بہیجین کہ غیاث الدین آپسی باغی
اور طاغی ہوگیا ہی چنانچہ اولجاتیو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کرکی سکے برس
اپنی لشکر سی رخصت نہی آخرکار درمیان سنہ ۷۱۵ ہجری کی رخصت لیکر ہرات مین آیا اور
شریعت محمدی کی پہیلانے اور تعمیر مکانات خیر مثل مسجد اور سرای وغیرہ کی کوشش سکے
اور درمیان سنہ ۷۲۰ ہجری سکے قلعہ زرہ باخرز کو فتح کیا اونہین ایام قلعہ لونہ کو بہی اپنی
تحت تصرف مین لایا اور درمیان سنہ ۷۲۱ ہجری سکے دو سو مرد بہادر اپنے ہمراہ لیکر واسطی
حج کعبۃ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان سنہ ۷۲۲ ہجری سکے امیر چوبان

بیان حکومت ملک حافظ کا

۷۰ سلطان ابوسعید بہادر خان سی روگردان ہوکر ملک غیاث الدین کے پاس بہاگ آیاتہا اوسکی پیچھی ہی ایک فرمان بادشاہ کا درباب پکڑنے امیر چوبان کی ہرات مین آیا ملک مذکور نے قواعد عہد وپیمان سے طاق نسیان پر رکہہ کر چوبان کو قتل کیا اور بموجب اوسکے وصیت کی ایک اونگلی اوسکے جو زیادہ تہی کیونکہ وہ چہہ اونگلی ایک ہاتہہ مین رکہتا تہا اوسمین کی ایک اونگلی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان کے پاس بہیجدی اور درمیان ۷۲۸ ہجری کے ملک غیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت مین حاضر ہوا بسبب استیلا پانے مساۃ بغداد بنت امیر چوبان کی جو اون ایام مین بہت محبوبہ مرغوبہ اور رجا تہی بیوی بادشاہ کے تہی کچہہ التفات بادشاہ کے اپنی حال پر نہ پاسے کیونکہ وہ اپنی باپ کی ماری جانی سی اوسی بہت ناراض تہے جب دارالسلطنت ہرات مین پہر آیا ۷۲۹ ہجری مین فوت ہوا ملک غیاث الدین نے اپنی ایام دولت مین ایک جامع مسجد جو ہرات مین خراب اور ویران پڑی تہی پہر نئی سر سی اوسکی تعمیر کی تہی اسلئے اوسیجا سے قبرک مین سلطان غیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جای پاے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک غیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجاے اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری اور محبوبان بازاری سی رغبت رکہتا تہا اسلئے اوسنی اپنی عمر و زندگانی سی برخورداری نہ پائی اوسکے جلوس کی تاریخ خلد ملکہ تہی مگر افسوس کہ ملک اوسکا بعد دو ماہ جلوس سی کے جاتا رہا دو مہینی سلطنت کر کے ۷۲۹ مین فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک غیاث الدین کا

بعد فوت ہونی شمس الدین کی اوسکا بہائی ملک حافظ بن ملک غیاث الدین قایم مقام ہوا

بیان حکومت معز الدین حسین کا

مقام ہوا مگر اوسکے زمانہ مین غوریون نے اوسکی سلطنت پر ہچونکہ استیلا پایا تہا اسلئے موافق ۱۷
اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے تہی اوسکو درمیان ۷۳۲ھ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معز الدین حسین بن ملک غیاث الدین کا

بعد مارے جانی اپنی بہای کی باتفاق امراء غور کی سریر جہانبانی پر بیٹہا اور حسن تدبیر سی
سب چہوٹی اور بڑون کو مطیع و منقاد اپنا کرلیا اور رعایا کی حال پر بنظر انصاف و عدل
اوسنے توجہ کرکی ظلم یکسر موقوف کردیا بعد وفات پانی سلطان ابوسعید خدابندہ کے
اوسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطبہ بہی اوسکے نام کا پڑہا گیا اور سکہ
اوسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۷۴۳ھ مین امیر وجیہ الدین مسعود سربداری باتفاق
شیخ حسن جوزی کی قصد دار السلطنت ہرات کا کرکے آیا تہا ملک حسین مذکور بہی اوسکی
مقابلہ کے واسطے نکلا جانبین کا مقابلہ ہرات سی دو فرسنخ پر ہوا پہلے شکست غوریون
کو ہوئی اسی اثنا مین ایک سربداری نی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی موجب شیخ
حسن کو قتل کیا سپاہ ملک حسین نی دوسری دفعہ حملہ سخت کیا وجیہ الدین مسعود اوسکی
حملہ کی طاقت نہ پاکر بہاگ نکلا اوسکے بہاگنی ہی کوکب عظمت اور شوکت ملک حسین
کا ذروہ عزو شرف پر چمکا ایک فاضل اوس واقعہ کے بیان مین کہتا ہے ؎

گر حشر و کرت بر دلیران نزدے | وز تیغ بلے گردن شیران نزدے
از بیم سنان سربداران تا حشر | یک ترک دگر خیمہ بایران نزدے

بعد اس فتح کی معز الدین نی چند بار لشکر کشی کی اوس ولایت مین کرکی بہت لوٹ
اور تاراج اور غارت کی امرا ارلات اور نیز دنی اس سبب سی تنگ ہو کر ملک حسین
کا تہوڑا سا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا یہہ شخص اون ایام میں
امیر الامرا الوس چغتائی خان کا تہا — درمیان ۷۵۲ھ ہجری کے امیر قزغن

بیان حکومت ملک معز الدین حسین کا

۷۲ سینتیس ہزار مرد صف شکن اپنے ہمراہ لیکر متوجہ دار السلطنت ہرات کا ہوا — اصحاب ملک
حسین نے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گانو پوی مرغ سے النگ کوہستان تک
ایک دیوار کھنچوائے اور اوس مقام پر چار ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادے لیکر مستعد
حرب ہوکر مقیم ہوا امیر قزغن درہ باشتان کی راہ سے جنگل مین آکر گازرگاہ مین پڑا جانبین
کا مقابلہ اوسی میدان مین ہوا لڑائی ایسی بھاری ہوئی کہ بسبب غبار معرکہ جنگ کے آسمان
نہ دکھلائی دیتا تھا اور زمین بسبب بہنے خون مقتولون کی برنگ لعل بدخشان ہوگئی انجام کار
یہہ ہوا کہ غوریون نے شکست کھائی درمیان اوس دیوار کی آچھپے اور دوسری دفعہ ایسے مستعد
ہوکر مقابلہ پر آئے کہ ترکون کو شہر مین گھسنے نہ دیا ـ بدین گونہ چل روز پیکار بود ـ زمین ز
زخون وہوا تار بود ـ بعد ازان جانبین کے قاصد ایک دوسری طرف آئے گئے طرفین
کے صلح اس طور پر ٹھیرے کہ امیر قزغن ماوراء النہر کو مراجعت کر جاوے دوسرے سال
ملک مذکور امیر قزغن کے ملازمت مین حاضر ہودیگا اس پر عہد و پیمان جانبین سے جب
ہوگئے اوسوقت ملک حسین نے تبرکات لایقہ امیر قزغن کے پاس بہیجے اور امیر مذکور نے
ماوراء النہر کو مراجعت کی بعد اس واقعہ کی شان و شوکت ملک مذکور کی کم ہوگئی غوریون نے
اس ملک پر استیلا پاکر یہہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑ کر اوسکے بھائی باقر کو تخت پر بٹھلادین
جب راز ملک پر کھل گیا فرصت پاکر پہاڑ پر بھاگ گیا اور بموجب وعدہ کے امیر قزغن
کے پاس درمیان ۷۵۳ھ سات سو تریپن ہجری کے جانب ماوراء النہر کے گیا بعد پہنچنے
کے مشمول نظر شفقت اور مرحمت امیر مذکور کا ہوا — ہرچند کہ بعض امرا نے جو کینہ ملک
حسین کا دلمین رکھتے تھے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنے پر برانگیختہ کیا
لیکن اوسنے نہ مانا اوسوقت اون امرا نے یہہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم
لوگ قتل کرین امیر قزغن نے یہہ حال ان امرا کا اور ارادہ بدنیتی سب ملک حسین سے کہکر
اطلاع کردی اور کہا کہ جسطرح بنے تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک غیاث الدین پیر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہوکر ہرات مین آ داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ مین جاکر حکومت ۷۴۳
کرنے لگا اور حاجی بیگ اپنی بہائی باقر کو پکڑکر ایک قلعہ مین حبس کیا القصہ دوسری دفعہ
پہر ملک حسین نے بند و بست اور انتظام جیسا چاہیئے قرار واقعی اپنا کرلیا — اور
درمیان ۷۵۹ سنہ ہجری مین امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ — اور امیر محمد خواجہ ایزدی دونو
متفق ہوکر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑہائی کرآئی ملک مذکور ہی سپاہ جمع کرکی دشمنو کی
استقبال کی واسطی باہر آیا ذرہ باخرزان کی جنگل مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا جب
میمنہ اور میسرہ لشکر مخالفین کا اراستہ ہوچکا اوسوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ
معرکہ جنگ مین تلوارین ہاتہہ مین لیکر باین خیال آئی کہ جتبک ملک حسین کو قتل نکرلین میدان
سی نہ پہرین جب درمیان قلب سپاہ بادشاہ ہرات کی آ پہنچی اوسوقت بحسب تقدیر
آسمانی دو تیر اون دونو امیرون کی ایسی آکر لگی کہ گہوڑے کی زین پرسی زمین مین گر پڑے
اور کوئی لشکر جانبین کا ہلاک نہوا — نہ خاکی بخون کس آغشتہ شد + نہ یک مور
درزیر پا گشتہ شد + ایک شاعر اوس واقعہ کی تاریخ مین کہتا ہی — ز ہجرت
ہفتصد و پنجاہ و نہ بود + بربیع الاول از ماہ خجستہ + کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ
سلیمش با محمد خواجہ کشتہ + اور ملک حسین معز الدین درمیان ۷۷۱ سات سو اکہتر
ہجری کے مرض صرع مین گرفتار ہوکر فوت ہوا ملک غیاث الدین پیر علی جو اوسکا
بڑا پیارا بیٹا تہا ولیعہد اوسکا تہا وہ اوسکی جای قایم مقام ہوا ملک حسین منیسری ماہ
ذیقعدہ ۷۷۱ سنہ ہجری مین فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد مین اپنی باپ کی پہلو مین
مدفون ہوا — تو گفتی کہ از شاہ والا نژاد + خود از ما درو دہر ہرگز نزاد +

بیان حکومت ملک غیاث الدین ببر علی کا

وہ بعد فوت ہونی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اوسنی اپنی ایام حکومت مین

بیان اولاد یافث بن نوح ع کا اور نکلنا چنگیز خان کا

۴۷ تین دفعہ لشکر کشی نیشاپور پر جو کہ تحت حکومت خواجہ علی موید سربداری کی تہی کی اور ہر دفعہ بے
نیل مقصد مراجعت کر آیا تہا چوتہی دفعہ وہ شہر فتح کیا اور حکومت وہان کی امیر اسکندر
شیخی کو سپرد کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ۷۷۸ھ سات سو اٹہتر
ہجری کے ایک ایلچی صاحب قران گیتی ستان امیر تیمور گورکان کا ہرات مین آیا اوسنی
اپنی بادشاہ کیطرف سی سخنان محبت انگیز اور کلمات مودت آمیز ملک غیاث الدین کو سنائے
ـــ غیاث الدین مذکور نے بہی اخلاص اور انقیاد جتلایا اور ایک لڑکی مخدرات سراپردہ
سلطنت سی اپنے بیٹے کے نسبت چاہی امیر تیمور نی اوسکی التماس قبول کی چنانچہ مسماۃ
سونج قتلق اغا بیٹی شیرین بیگ آغا کی نسبت بادشاہزادی سی کر دی اور پیر محمد نے
سمرقند کو جا کر بعد چند روز کی بسبب اسکے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تہا رخصت پائے
مراجعت کر کی جب آیا اوسوقت حضرت صاحب قران نے سونج قتلق اغا کو بتجمل تمام اور
حشمت تمام کے ہمراہ ایک جماعت امرا عظام کے پیچہی بادشاہزادی کی روانہ کے
ملک غیاث الدین پیر علی نی بسبب اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز کے اون امرا
اور سرداروں کو جنکو امیر تیمور نے اوس لڑکی کی ساتھ بہیجی تہی خوشدل اور مسرور کر کے
روانہ کئے ـــ انشاء اللہ تعالی اب سب حال ملک غیاث الدین پیر علی کا اور اوسکے
اولاد کا درمیان ذکر صاحب قران امیر تیمور کے بیان کرونگا فقط

فصل

اس فصل مین ذکر اولاد یافث بن نوح ع کا اور نکلنا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اوسکی اولاد کی اطراف و اقطار مین بیان کیجاتی ہی

مخبران تاریخ اور دانندگان حال سلاطین و خوانین یون بیان کرتے ہین کہ جب کشتی

بیان اولاد یافث بن نوح ع‌ کا اور نکلنا چنگیز خان کا

کشتی حضرت نوح ع‌ کی پہاڑ جودی پر آکر ٹہری اور زمین پہر کر آباد ہوئی اوسوقت حضرت
نوح ع‌ نے اپنی بڑے فرزند کو جسکو یافث کہتی ہین اور بموجب روایت صحیح کے وہ بہی
پیغمبر مرسل تہا ملک ترکستان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو تبلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
پہتر پر لکہو کر یافث کو دیدیا یافث مذکور اوس پتہر کی برکت سے جب چاہتا مینہہ برسوا
لیتا چنانچہ وہ پتہر آجتک زمانہ تک ترکون مین موجود ہی جو باعث مینہہ کے برسنے کا حالت قحط
مین ہوتا ہی اوس پتہر کو ترک لوگ سنگ بدہ جدہ تاش کہتے ہین یہہ نام اوس پتہر کا
مشہور ہی المختصر یافث مذکور مثل صحرانشینون کی ولایت مشرقیہ مین جاکر رہا اور اچہی
خصایل ورسوم استعمال مین لاتا رہا یہانتک کہ اوسکی اجل آئی بقضاے الہی فوت ہوا
اوسکے گیارہ فرزند تہی اونکے نام یہہ ہین — ترک[۱] — خزر[۲] — سقلاب[۳] — روس[۴]
— منشج[۵] — چین[۶] — کمارس[۷] اسکو کیمال بہی کہتی ہین — بارج[۸] — خلج[۹] — غز[۱۰] —
سدسان[۱۱] — بعد وفات یافث کی اوسکا بیٹا ترک بن یافث قایم مقام اور جانشین
اپنی باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافث اعلان رکہا تہا یہی شخص دیار شرقیہ کا
اول بادشاہ ہوا ہی جسطرح کہ کیومرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح پر
یہہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسمین خاندان خانی
کے اور آئین جہانبانی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
تہے جنکے یہہ نام ہین — النجہ[۱] — توتک[۲] — چکل[۳] — برسخار[۴] ایلاق[۵] — بعد وفات
یافث اعلان کے اوسکے بیٹے النجہ نے سلطنت کی جب النجہ بہی فوت ہوا اوسکا جانشین
اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیوک خان تخت سلطنت پر
بیٹہا اسنے اپنی آخر عمر مین النجہ خان کو اپنا ولیعہد کردیا تہا بعد اوسکی وفات کی النجہ خان
تخت نشین ہوا جب النجہ خان تخت نشین ہوا اوسنے رسمین عدل اور انصاف کی زندہ
کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو جب بہت عیش وعشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قراخان کا

مغرور ہوگئی اور انہون نی کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کرلی کہتی ہین کہ النجہ خان کے دو بیٹے اوسکی بیگم سی ایکدفعہ ہی پیدا ہوئی تھے اون لڑکون مین سی ایک کا نام تاتار رکھا ۔۔ دوسری کا مغول ۔۔ بعد وفات النجہ خان کی وہ دونون لڑکے اپنی اپنی ولایت مین حکومت کرنی لگی طبقہ تاتار سے آٹھہ نفر تھی جنکی یہہ نام ہین ۔۔ تاتار خان ۔۔ بوقا خان ۔۔ بلنجہ خان ۔۔ آتسیز خان ۔۔ اردو خان ۔۔ بایدو خان ۔۔ سونج خان ۔۔ ایسل خان ۔۔ اور مغول کی اولاد سی نو نفر گذری جنکا حال مفصل لکھتا ہون ۔ اول مغول خان یہہ شخص جب تخت پر بیٹھا اوسنی مراسم عدل اور انصاف کی قایم کین اور چار بیٹے اوسکی ہوئی جنکی یہہ نام ہین ۔۔ قراخان ۔۔ اوز خان ۔۔ کرخان ۔۔ اور خان

بیان حکومت حال قراخان کا

بعد وفات مغول خان کی اوسکا بیٹا قراخان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اپنی رہنی کے جای مقام قراقرم مین جسکو ازتاق بھی کہتی ہین اور وہ درمیان دو پہاڑون کے واقع ہی اختیار کی خدا کی عنایت سی ایک فرزند دلبند قراخان کے چاند کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت پیدا ہوا حسن اوسکا ایسا تھا ع بحسن خرمش ہر کہ کردی نگہ ۔ بہ شدی خوار در چشم او مہر و مہ ۔ کہتی ہین کہ یہہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسنی تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا دودہ نہ پیا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب مین یہہ دیکھا کرتی کہ یہہ لڑکا مجسی یہہ کہتا ہی کہ اے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لاوی گی تو مین تیرا دودہ ہرگز نہ پیون گا مگر وہ عورت بسبب خوف اپنی خاوند قراخان کی ایمان نہ لا سکتے تھی جب محبت مادری سے جوش زنی کی اور دیکھا کہ بدون اس ترکیب کی چارہ نہین چھپی چھپی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خداوند سی خفیہ ایمان لائی اوسوقت اس لڑکی نے اوسکی چھاتیان منہہ مین لین ۔۔ اون ایام مین ایک رسم مغلون مین یہہ تھی کہ جبتک ایک برس کا لڑکا نہ ہولیتا نام اوسکا نرکہتی جب ایک

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس لڑکی کی ولادت پر گذر چکا اوسوقت اوسکی باپ قراخان نی ایک
مجلس عام آراستہ کر کی سب اشرافون اور اعیان سلطنت کو بر سبیل مشورہ جمع کر کے یہہ پوچھا
کہ اس لڑکی کا کیا نام رکھون کیونکہ اب ایک برس کا ہوچکا ہی ــــ لڑکے نی فی الحال بزبان
فصیح مقال یہہ کہا کہ میرا نام اغوز ہی حاضرین مجلس یہہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے
کی سُنکر بہت متعجب ہوئی اسواسطے سبنی وہی نام جو اوس لڑکے نی آپ تبلایا تہا رکہا
اغور خان اوسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہوگیا اوسوقت قراخان
نے اپنی بہائی کرخان کے بیٹی سی اوسکا نکاح کر دیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی
کافر تہی نور ایمان سی اوسکا دل روشن نہ تہا اسواسطے اغور خان نے کبہی اوسکی طرف
آنکہہ بہی اوٹہا کر نہ دیکہا ــــ قراخان نے جب یہہ دیکہا اوسنی ایک اور لڑکی اپنی اور خان
کی بیٹی سی جو اوسکا دوسرا بہائی تہا اپنی بیٹی سی منسوب کر دی چونکہ یہہ لڑکی بہی کافر
تہی اسلئے اوسی بہی متوجہ ہوکر کبہی نہ بولا اس امر سی اوسکا باپ بہی نہایت حیران تہا
اسی اثنا رمین ایک روز اغور خان شکار کہیل کر مراجعت کری ہوئی آتا تہا راہ مین اپنی
چچا اور خان کی گہر گیا اوسکے بیٹی کو دیکہہ کر اوس لڑکی سی یہہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدانیت
خدا سبحانہٗ وتعالی پر لاوے تو مین تجہسی اپنا نکاح کرلون اور جان سی زیادہ تجہکو دوست
رکہون اوس لڑکی نی کہا کہ مجہکو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سی منظور ہے
بعد اجازت اپنی والد کی اغور خان نے اوسکو حرم سرای مین بلوالیا اور نکاح ہوگیا
اون دونومین بڑی محبت اور الفت ہوگئی اس محبت کو اور بیگمون نے دیکہہ کر رشک
کہا کر اوس لڑکی سی پوچہا کہ تجہسی زیادہ محبت کرنیکا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا
کہ مین وحدانیت خدا پر ایمان لائے ہون اسواسطے میرا خاوند مجہکو زیادہ پیار کرتا ہی
تم کافر ہو تمکو اسواسطے مونہہ نہین لگاتا اسواسطے بسبب حسد کی اون بیگمون نے بادشاہ کو
اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغور خان سی اور خدا پرستار تمہاری بتون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

لایاہی قراخان یہہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر اوسکی شکارگاہ پر جا چڑہا وہ شکار کہیلتا پہر رہا تہا اوسکی بیوی مومنہ نی جو خدا پر ایمان لائی تہی اور بہت اوسکی پیاری تہی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد اغورخان کو خبر بہیجی کہ تمہاری والد نے تمہاری مارڈالنی کا قصد کرکی تمہارے اوپر چڑہائی کی ہی اغورخان بہی ساتہ اپنی مردمان شکاریون کی باپ سی بہڑ گیا دونون کا مقابلہ سخت ہوا ــ دو لشکر خیان درہم آمیختند + کہ از آہن آتش فرو ریختند + اس لڑائی مین قرخان مارا گیا تمام اعیان دولت اور امراء سلطنت نی متفق ہوکر اغورخان کو تخت پر بٹہلایا

بیان حکومت اغورخان کا

جب اغورخان تخت سلطنت پر متمکن ہوا اوسنے تہتر برس کی عرصہ مین تمام ولایت ترکستان سرحد بخارا تک مسخر اور مفتوح کیا ایک روایت مین یہہ ہی کہ دریاے جیحون سی عبور کرکے بعض مملکت ایران کی بہی اوسنے اپنی حکومت مین ملالی تہی اوسکے چہہ بیٹے تہی جنکے یہہ نام ہین

ــ کورخان ــ ای خان ــ ملدز خان ــ کرک خان ــ تاق خان ــ تنکزخان

ایکروز ان لڑکون نی شکارگاہ مین ایک کمان زرین اور تین تیر پڑی ہوئی پاکر اپنی باپ کے پاس اٹہا کر لائے اغورخان نے کمان سب سی بڑی بیٹی کو دیدے اور تینون تیر سب سی چہوٹی بیٹی کو دئے اسواسطی جو اولاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوے اوسکا نام بوزوق رکہا گیا ــ اور چہوٹے لڑکے سی جو اولاد پیدا ہوئے اوسکو اوچوق کہنی لگی مغلون مین بوزوقی خاندان بڑا ہے کیونکہ کمان کو اونہون نی تشبیہ بادشاہت سی دی ہے جو اونکی جد کو ملی تہی ــ اور تیر کو مشابہت ایلچی سی دی گئی حاصل کلام جب اغورخان مرگیا بڑا بیٹا اوسکا کورخان بجاے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کور خان بعد وفات اپنی والد اغور خان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے ستتر برس تک حکومت کی

بیان حکومت ای خان کا

ای خان بعد وفات اپنی بہای کور خان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابہی وہ فوت نہوا تہا کہ اوسکا بیٹا یدز خان اوسکا جانشین ہوگیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قایم مقام اوسکی عین حالت حیات مین ہوا جب وہ مرگیا اوسوقت اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات تنگز خان کو اپنا ولی عہد کرگذرا تہا منگلی خان نے ایکسو دو[۱۰۲] برس بادشاہت کی اور عالت ضعیفی مین وہ منصب اپنی بیٹی ایلخان کے سپرد کیا — ایلخان کی زمانہ مین تور بن فریدون سنے جسی سلطنت دیار ماورار النہر کی متعلق تہی باتفاق سونج خان کے جوکہ پہلا بادشاہ ملوک تاتار کا تہا قصد ایلخان کی استیصال کا دمین مصمم کرکی چڑہ آیا خدا تعالی کی شان سے اونپر غلبہ پاکر اکثر مغلون کو قتل کیا ملکہ سوای قیان ابن ایلخان کے اور اوسکی ماموکی بیٹی نکوز نامی کے اور دو لڑکیان جو اونکی بہنین تہین کسیکو قوم مغل سی زندہ نہ چہوڑا ایسہ چار شخص بہی اسلئے بچے تہے کہ اونہون نی مردون مین اپنی تئین چہپاکر تمام روز میدان جنگ مین مثل مردون کے بیحس وحرکت ڈالے رکہا رات کو گہوڑون پر سوار ہوکر تمام شب بہاگی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچے پہنچی جہان بڑا سلسلہ پہاڑون کا ملا ہوا تہا اور آنے جانیکا راہ اوسکا

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸۰ یہہ ایک کو معلوم نتہا ان چارون نفرون نے تشبقت تمام ایک ٹیلہ پر چڑہ کر آرام کیا وہان
ایک مرغزار بہت سبز اور مقام خوش پاکر اقامت اختیار کی غرضیکہ اوسیجای پہاڑ پر رہنا
اور بسنا شروع کیا نیہانتک کہ اون دونون سی بچی پیدا ہوئے اور بہت قبیلی ہتوڑی عرصہ مین
اونکی اولاد کی پہیل گئی جو اولاد قیان ابن ایلخان سی پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکہا گیا
اور جو نکوز خان سی پیدا ہوئی اونکو دریلکن کہنی لگی — اور اوس پہاڑ کا نام جہان یہہ بستی تہی
کنہ توت رکہا گیا المختصر جبکہ قوم دریلکن کی بہت پہیل گئی اور گنجایش اونکی رہنی کی اوس
پہاڑ مین نرہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سی اوترکر مغلون کے شہرون مین سے گے اون
لوگون سی جو ناحق اونکے ملک پر متصرف ہوگئی تہی لڑائی کرکے اپنا ملک پہرکر فتح کیا اور بادشاہ
مغلون کا یولدوز بن منگلی خواجہ بن تیمور تاشن جو کہ نسل قیان سی تہا مقرر ہوا اس یولدوز خان
کے ایک بیٹا تہا اوسکا نام جوینہ ہے اوس جوینہ سی ایک لڑکی حور خصلت پری تمثال
پیدا ہوئی اوسکا نام الانقواہ رکہا گیا — نہ دختر اختری از برج شاہی + گرامی گوہری از درج شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہہ عفیفہ خاتون الانقواہ ابتدا حال مین اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح مین تہی اور اسکے خاوند کا نام
رودیون بیان تہا یہہ شخص اون ایام مین حاکم مغلون کا تہا اوسکی پشت سی اور اس عورت کی
پیٹ سی دو بیٹی پیدا ہوئے ایک نام بلکدی — دوسری کا بکجدی تہا — جب رودیون
بیان مرگیا الانقوہ بجاے اپنی خاوند کی سردار ہوئی اور اپنی بچون کی پرورش مین مصروف
رہنی لگی اسی اثنا مین ایک روز وہ عورت پہلوی استراحت پر پڑی ہوئی سوتی تہی کہ دفعتہً خانہ
تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہوگیا جسطرح اچہی روشنی کی چمک ہوتی ہے وہ یہہ حال دیکہہ کر
متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق مین اوترگئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حمل نمودار ہوا
اسس مقام پر خلاصۃ الاخبار مین یہہ شعر لکہتا ہی — حکایات مریم اگر شنوی + بالانقواہ بجنان

بیان حکومت بوقا خان کا

پہنچا ان بکروی ۸۱ جب لوگون کو اس ملکہ کی حمل کی خبر ہوئی صاف ثابت ہوا کہ اوسنی زنا کروایا ہی سبنی طعنی اور تشنیع اور سختان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ ہمکو یقین کامل ہوا کہ آپ نے زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب مین بہت فہمایش کی جب کسیکو یقین اوسکے پاک ہونیکا نہوا اوسوقت ملکہ نے کہا کہ اجکی شب تم میرے مکانمین رہو بچشم خود ملاحظہ کرو اگر مین سچی ہون تو تمکو وہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجکو سچی کریگا سبکو یہہ بات پسند آئی چنانچہ اشراف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس رہی اونہونی بچشم خود دیکہا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اوترکر ملکہ کی خیمہ مین جاتی ہی اور پہر ایک شعلہ وہان سی نکلکر آسمان کو چلا جاتا ہی سبنی آمنا صدقنا کی تمام بدگویون کی زبانین بند ہوئی اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی — کہتی ہین کہ ملکہ الانقواہ کی پیٹ سی سبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے — ایک لڑکے کا نام بوقون قبقی رکہا گیا قوم قبقین اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی — دوسری بچی کا نام بوسین سالجی رکہا گیا قوم سالجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی — تیسری بچی کا نام بوزنجر قاآن رکہا گیا تمام خان ترکستان کی اوس بوزنجر کی نسل سی ہین اونکو مغل بہی کہتی ہین

بیان حکومت بوزنجر قاآن کا

جب بوزنجر قاآن حد بلوغ کو پہنچا باتفاق جمیع اعیان اور اشراف ولایت کی تخت سلطنت پر اوسنی جلوس کیا اوسکی وقت مین ابومسلم مروزی تہا — مدت مدید تک وہ داد اور عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اوسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی ایک کا نام بوقا خان تہا اوسکے آٹہوین پشت مین چنگیز خان اور قراچار نویان ہے — دوسرا لڑکا بوقیا خان تہا اوسی ایک بیٹیا پیدا ہوا تہا جسکا نام ملچین تہا

بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قایدو خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والد کی برقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی وقت وفات اپنی بیٹے دوتومنن کو ولی عہد اپنا کر دیا تہا

بیان حکومت دوتومنن خان کا

جب بجای اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد و عدل اوسنی خوب کیا اوسکی ایک بیوی بہت بڑی عقلمند ذی شعور تہی اوسکو منولون کہتی تہے اس عورت کی پیٹ سی نو بچی پیدا ہوئے بعد وفات دوتومنن کی وہ عورت اپنی بچون کی پرورش اور سیاست ملک مین مصروف ہوی اسی اثنا مین قوم جلایر نزدیک تورت منولون کے جاکر مقیم ہوئے اور اپنی قوت زمین کندہ کرکی پیدا کرنی لگی اس قوم کی اقامت سی منولون مانع آئے قوم جلایر کو یہہ بات ناگوار گذری ایکروز وقت فرصت کا پاکر اونہون نی منولون کو قتل کیا اور آٹہہ لڑکے بہی اوسکی مارڈالے ایک بچہ نوان یعنی قایدو خان جو اوسوقت وہان موجود نہ تہا وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا مسمی ماچین کی پاس گیا تہا وہ بچ رہا اور باقی لڑکے آٹہون بہائی مع اوسکے والدہ منولون کے دارفانی کو کوچ کرگئے جب ماچین سنے یہہ حرکت بد سنی ایک ایلچی قوم جلایر کے پاس اوسنے بہیج کر خون کی خواستگاری کی بزرگ لوگ جو اوس قوم مین تہی اونہون نے عذر کیا اور کہا کہ یہہ قصہ بدون ہماری رائی کی وقوع مین آیا ہے اب معاف کیجی اور ستر آدمی جو منولون کی قتل مین شریک تہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قایدو خان کا

قایدو خان بسبب سی ماچین کے سردار ایل اولوس کا ہوا اوسی تین بیٹے پیدا ہوئے باسنغر اور جرقہ لنکوم — اور جارجین — قوم سجیوت نسل جارجین سی پیدا ہوئے اور قبیلہ تانجوت جرقہ لنکوم کی اولاد سی ہی — جرقہ لنگوم کے ایک بٹیا تہا اوسکو

بیان حکومت نومنہ خان کا

اوسکو سمرقند کہتی تہی سمرقند کی ایک بٹیا تہا اوسکو ہمیقا کہتی تہی یہہ ہمیقا ایام جوانی مین
اہل ختا کے پنجہ مین پہنس گیا اوسکو التان خانی نے ایک دیوار مین چنوا دیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر مین اپنے بیٹے
نومنہ کو ولیعہد اپنا بناکر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنہ خان کا

نومنہ خان جب سریر سلطنت پر بیٹہا اوسوقت تہوڑا سا ملک ترکستان کا بہی اوسنے
فتح کرکے مملکت موروثہ اپنی مین ملا لیا اوسکے دو جوروان تہین ایک کی پیٹ سی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سی دو لڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہہ دو لڑکی جو توام پیدا ہوئی تہی انمین سی ایک کا نام قبل تہا دوسری کا نام قاجولی
— ایک شب کو قاجولی نے خواب مین دیکہا کہ تین ستارہ ایک پیچہی دوسری کی دامن
قبل سی نکلکر آسمان پر بلند ہوئے پہر غروب ہوگئے — چوتہی بار ایک ستارہ نہایت
چمکتا ہوا اوسکے دامن کی نیچی سی نکلا اوسنے اسطرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
و اقطار مین اوسکے چمک پہیل گئی پہر اوس ستارہ مین سی کئی ستارہ اور نکلی ہر ایک اونمین
سی ایک ایک ولایت پر روشن تہا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہان
کی اسیطرح پر روشن تہے یہہ خواب دیکہہ کر چونک پڑا ایک لحظہ اوسکے تعبیر مین رہا
پہر آنکہہ جہپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہہ دیکہا کہ اوسکی گریبان سی سات
ستارے چمکدار طالع ہوئی ایک پیچہی دوسری کی غروب ہا گئی آٹہوین دفعہ ایک
بہت تابندہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہان پر اپنی روشنی ڈالی پہر اوسمین

سی گئے ستارہ پہوٹ کر پہیلی ہر ایک ستارہ ایک ایک ملک پر روشن تہا بعد غروب ہونے
اوس بڑے ستارہ کی اون چہوٹی ستارون کی اوسیطرح پر روشنی باقی تہی جیسی اوسین
روشن تہے یہہ خواب دیکہہ کر قاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت مین آکر حاضر ہوا سب
حال خواب کا بیان کیا تومنہ خان نے فرمایا کہ بٹیا دوسری بہائی کو بہی اپنی بلا لاؤ جب
قبیل خان حاضر ہوا اوسوقت تعبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہہ ہے
کہ قبیل خان کی پشت سی تین پچی بادشاہون کی ہیہ اوسکی اولاد سی ایک شخص ایسا بادشاہ
ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہونگی اور بہت ملک وہ فتح کرکی اپنے
بیٹون کو تقسیم کریگا بعد اوسکے مرنی کی سلطنت اوسکی بیٹی کرتی رہینگی مدت تک اوسکی اولاد
سلطنت کرہی گی — دوسری خواب کی تعبیر یہہ ہی کہ قاجولی کی نسل سی سات نفر سلطنت
کرینگے اور ایک شخص آٹہوین اوسکی پشت کا اکثر بلاد دنیا کی فتح کریگا اور بہت ملک اپنی
قبضہ مین لاوی گا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک مین ایک ایک بچہ سلطنت حکومت
کریگا جب تومنہ خان تعبیر خواب کی کہہ چکا اوسوقت دونو بہائی یعنی قبیل خان — اور قاجولی
خان نے باہر آکر آپسمین عہد کیا اور قول و اقرار اسبات کی ہوئے کہ تومنہ خان کی بعد قبیل خان
بادشاہ ہو کر تخت نشین ہوا اور قاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان نسلاً بعد نسلٍ
باقی رہی اس واسطی ایک اقرارنامہ دونو بہائیون نے لکہہ کر ایکدوسری کو دیدیا

بیان حکومت قبیل خان کا

قبیل خان بسبب اوسی عہد اور اقرارنامہ کے بعد تومنہ خان کی وفات پانی کی تخت خانی پر
جلوہ فرما ہوا اور سکو ترکان النجیک کہتی ہین اسکے چہہ بیٹی تہی تین کے نام یہہ ہین — اوکین
برقاق — تولیہ خان — برتان بہادر — اور تین بچون کے نام معلوم نہین ہوئی —
کہتی ہین کہ اوکین برقاق صاحب جمال اور خوبصورت تہا ایک روز تن تنہا جنگل مین گہومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہومتا پہرتا تہا ایک جماعت تاتاریون نے اوسکو پکڑ کر التان خان کی پاس لیجا کر اوسکی ۸۵
حوالہ کیا التان خان نی بسبب عداوت دیرینہ کی ایک دیوار مین کہڑا کر کی چنوا دیا

بیان حکومت قوبلہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قوبلہ خان مالک تخت و تاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کر کی التان خان پر
اپنی بہائی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑہائی کی انجام اسکا یہہ ہوا کہ التان خان
شکست کہا کر بہاگا اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت و تاراج کر کی
مراجعت کر آیا

بیان حکومت برتان بہادر کا

بعد وفات قوبلہ خان کی اوسکا بہائی برتان بہادر تخت نشین ہوا یہہ شخص مردانگی اور قوت
اور شجاعت مین بے مثل تہا بعد وفات اپنی چچا قاجولی کے سرداری لشکر کی اوسنے
اپنی بیٹی ایردمجی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردمجی برلاس رکہا سب برلاسی قوم اوسکی
نسل سی پیدا ہوئے برتان بہادر کی اولاد بہت ہی مگر بیسوکا بہادر اون سب مین شجاع
اور دلاور تہا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہادر جب تخت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردمجی برلاس فوت ہو گیا تہا اوسکے انتیس ۲۹ بیٹی تہی
سب سی زبان دراز اور عقلمند سوغوچجن تہا اسواسطی بیسوکا بہادر نے اوسکو بجائے
اوسکے باپ کی متعین کیا اور بمقتضای صواب دید کی سوغوچجن نے لشکرکشی قوم تاتار پر
کرکے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاراج اور غارت کیا پہر وہان سی دریلون بلدرق
کو گیا بیسوبین تاریخ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ پانسو انچاس ہجری مین مطابق تنکوز یل سے کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

بہ سے دران یورت فرخندہ خاتون نژاد * بچنگیز خان شاہ والا نژاد * مران طفل را
بہشت اندرون * بقدر یکی کعب افسردہ خون * کہ برگشتن دشمنان بر دلیل
شد اندر کفش غیر نیز دان ذلیل * سونغو جیجن نے بیسوکا بہادر کی خدمت مین عرض کی
کہ یہہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکون عالم کو فتح کریگا اور بسبب اسکے کہ اوس زمانہ مین
دولت تاتار بموچین کی آخر ہو چکی تہی اسو اسطی اوس لڑکی کا نام بموچین رکہا گیا جب
تیرہ برس کا ہوا اوسوقت ماہ سکوزیل مین درمیان ۵۶۲ ہجری کے بیسوکا بہادر فوت ہوا
اور اوسی زمانہ مین سونغو جیجن عالم بقا کو سدہارا چونکہ اوسکا بیٹا قراچار تومان خورد سال
تہا اسو اسطی لشکری لوگ اور تمام خدمتگار بیسوکا بہادر کی تموچین سی پہر گئی اور قوم تاخوت
سی سب مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا
جسکو تموچین بن بیسوکا بہادر کہتی ہین

واضح ہو کہ چنگیز خان نے بعد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنون اور ملازمت امرار
اور ملازمون کی محنت اور مشقت بہت اوٹہائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر کہیل گیا اور مہلکات
مین واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخر الامر باتفاق
قراچار نویان بن سونغو جیجن کے پناہ اونگ خان حاکم قوم کرت سی جا ہی یہہ شخص
اون ایام مین بڑا حاکم حکام ترکستان کا تہا آٹہہ برس تک اوسکی خدمت مین بسر کے
اس عرصہ مین بڑے بڑے کار اور جسین اوسی ظاہر ہوئین اور بہت دشمن اونگ خان کے
اوسی تلوار کی دہار مین کو نکالی اسو اسطی اونگ خان نے تموچین کو اپنا منظور نظر عاطفت کا
کیا اور فیصلات اور مہمات ملکی اور مالی دونون مین اوسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار
یہہ ہوا کہ بسبب چغل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم
دیا کہ تموچین کو پکڑ کر قتل کر ڈالو یہہ خبر ایک امیر نے رات کو اپنی جورو سی بیان کی اوسکے

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجائی دو لڑکی صغیر سن موجود تہی ایک کا نام – باتا – دوسرا قیشلیق لعو نہونے ٨٧
یہہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیموچین کو جا کہا تیموچین نی بعد یعنی مشورت کے
قراچار نوبان سی راتون رات خالی خیمہ ایک جائی پر کہڑے کر کی معہ اپنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچی جا پڑا دوسرے روز اونگ خان لشکر بیکران لیکر
چنگیز خان کے لشکر پر پہنچا حکم دیا کہ تیر باران کرو جب یہہ جانا کہ اون خیمون مین کوئی
بہی نہین شرمندہ ہو کر تیموچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
لڑائی ہوئی شام کی وقت دونو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیموچین
وہ کہ سی بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجا کے بسبب استصواب قراچار نوبان کے
اون لوگون کے نام جو اوسکے ہمراہ تہی دفتر مین لکہی اور ہر ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اون دونون لڑکون کو جنہون نے اونگ خان سے
چڑہائی کی خبر تیموچین کو دی تہی عہدہ ترخانی کا دیا ع چنین داد فرمان کہ تا نہ نژاد
ہر آنکس کہ از نسل ایشان نژاد * گنہ شان بہ بخشند ابنائے ما * کزین پس نشینند بر جائے ما
نام ترخانی رہنین دونون لڑکون کی اولاد سی مین غرضیکہ تیموچین نے چشمہ بالجونہ سی
سفر کر کی سرحد ختا پر پہنچکر ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کر کے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہہ سو نفر اوسکے ساتہہ جان دینی پر مہیا ہو گئی اوس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نادر پر پہنچا
اور اوس مقام سی اونگ خان کی استیصال کا قصد کر کے کوچ کیا ع چنان تاختن
کرد بر لشکرش * کہ ویران شد آباد بوم و برش * اونگ خان معہ اپنی بیٹے
سنگون کے معرکہ جنگ سی جان بچا کر کاشغر کی جانب بہاگ گیا گروہ اوسجائی مارا
گیا – اور تیموچین بعد فتح پانے کے بہت مغلون کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ تو نکوز ئیل مین درمیان سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوین کے موضع نمان گہرہ مین مسند خانی اور
تخت جہانبانی پر بیٹہا اور درمیان سنہ ۶۰۰ چہہ سو ہجری ماہ جمادالاخر کے سیدرہوین تاریخ کو

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۸ درمیان تاپانک خان کی کہ حکومت قوم نایمان سے اوسی متعلق تہی اور تیموچین کی لڑائی سخت
ہوئی تاپانک خان مع اکثر لشکریون کے اُس معرکہ مین مقتول ہوا اور بیٹا اوسکا کوشلک بہاگ کر
اپنی چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تیموچین نے اکثر قوم مغل کو بزور شمشیر
اپنا تابع اور منقاد کیا اور ماہ رجب ۶۰۲ سنہ چہ سو دو ہجری مین تیموچین نے حکم دیا کہ تمام امرا
اکابر اور روسا مغل جمع ہون ایسی جمعیت اور جشن کو ترکی زبان مین قرلتای کہتی ہین جیسا کہ
ایک شاعر اس مقام پر یہہ کہتا ہی ~ قرلتائی فرمود شاہ جہان ٭ بدرگاہ حاضر کہان
مہان ٭ اور فرمایا کہ توق سفید نہ پایہ کہڑا کرو بعد منصوب کرنے توق مذکور کی تیموچین
با کر و فر نہایت شان و شوکت سے مسند جہانبانی پر بیٹہا حضار مجلس نے زبان دعا اور ثنا
کے کہولی اوس محفل مین ایک عابد و زاہد قوم مغل کا حاضر تہا اوسکو بت تنگری کہتی تہے
اوسنے آگے بڑہ کر تیموچین سے کہا کہ حق سبحانہ و تعالے شانہ نے مجکو فرمایا کہ روے زمین
مینے تیموچین کو دی اسواسطے اب مین تیرا لقب چنگیز خان رکہتا ہون اور یہہ شعر کہی ~ نہادیم
نام تو چنگیز خان ٭ ازین پس تو خود را تموچین مخوان ٭ ہمہ کس ورا اینچنین خواندند ٭ بدان
نام تو آفرین خواندند ٭ از انرو کہ معنی چنگیز خان ٭ بود شاہ شاہان بتوزی زبان ٭
القصہ چنگیز خان نے بعد فراغت قرلتای یعنی جشن کے چڑہائی بویروق پر کی اوسکو
شکارگاہ مین اکیلا پاکر قتل کیا کوشلک ابن اونگ خان نے جب یہہ خبر پائی کہ چنگیز خان
نے چچا کو قتل کیا اوسوقت وہ اپنی جان بچانے کیواسطے ایک حاکم تکریت کی پاس
جسکو توقتا بیگی کہتے تہے بہاگ کر گیا چنگیز خان نے بہی اوسی موسم جاڑے مین اوسی جانب
لشکرکشی کرکے توقتا بیگی کا بہی کام تمام کیا ~ کوشلک وہانسے بہی بہاگ کر
حاکم قراختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام گورخان تہا ~ ورا گورخان
خواند فرزند خویش ٭ بیفزود جاہش بپیوند خویش ٭ جب چنگیز خان نے تمام
ولایت مغولستان مسخر اور تابع کرلے اور انتظام ان ممالک سے فراغت پاچکا اوسوقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

اوسوقت اوسنی قراختائی پر لشکرکشی کی اور برس کی عرصہ مین وہ تمام مملکت بھی اپنی زیر حکومت
کرکے اثنا اس حال مین یہہ واقع گذرا کہ کوشلک خان نی کورخان سی مخالفت ظاہر کرکے
اوس سی دو دفعہ لڑا اول لڑائی مین بہاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت قراختائیون
پر مستولی ہوگیا کوشلک چونکہ کافر تہا اسلئے اہل اسلام سی وہ بہت رنجیدہ خاطر تہا
اور مسلمانون پر طرح طرح کی عذاب روا رکہتا تہا مثنوی سے اساس مسلمانی از وی خراب
شدہ بت پرستان ہمہ کامیاب * زجورش جہانی بجان آمدند * زن و مرد از و
درفغان آمدند * چنگیز خان نے یہہ حال سنکر ایک لشکر جرار اوسکے استیصال کی
واسطی بہیجا وہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گیا چندمدت جنگل جنگل پہرا کیا آخر الامر لشکریون
کے ہاتہہ آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران کے

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۶۱۵ ہجری کی چنگیز خان نے بلاد توران سی مع لشکر فراوان کے
جانب ایران کی کوچ کر کے نواحی اترار پر پہنچ گیا اوکدائی اور چغتای کو واسطی محاصرہ
اوس شہر کے مامور کیا اور جوجی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اولاق نویان کو جانب
بناکیہ اور خجند کے بہیجا اور آپ بنفس نفیس خود مع سپاہ تولی خان کی متوجہ جانب بخارا
کے ہوا درمیان سنہ ۶۱۷ چہ سو سترہ ہجری کی مطابق ماہ بیلان ییل مین باہر اوس شہر کے
جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت امراء سلطان محمد خوارزمشاہ کی جو اوس شہر مین
رہتی تہی بارادہ شبخون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلون نے اونکو تہ تیغ کر کی مہم حسب
دلخواہ تمام کی دوسری روز تمام علماء بخارا کی چنگیز خان کی خدمت مین جاکر حاضر
ہوئے اور سب نی انقیاد اور فرمانبرداری ظاہر کے چنگیز خان درمیان شہر کی آیا
سپاہیون نے شہر خوب لوٹا جو کچہہ جسکے ہاتہہ آیا وہ لیگیا ارباب تمول اور مالدارون

بیان جوجی خان کا

۹۰ نے اپنی جان بچانے کے عوض ہزارہا روپیہ دیا سے با نبار مال نجروار زر + بدادند وازجان خرید ندسر + اسی اثنا مین جب چنگیز خان نے سنا کہ لشکری آدمی خوارزم شاہ کے اس شہر مین آچہپی ہین فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنی والی قتل کئے جاوین سے بیک روز شد سوختہ خشک وتر + نہ بجان بجا ماند نے جانور بعد ازان قلعہ نجارا کا فتح کرکے ڈہاکر زمین کے برابر کردیا اور قلعہ کے رہنیوالون کو قتل کرکے دوسری جہان کو بہیجدیا

بیان اوکدائی اور چغتائی دونو شہزادون کا

اوکدائی اور چغتائی کو جو واسطی محاصرہ انترار کے حکم دیا تہا بعد پانچ مہینے کی اونہون نے یہہ شہر فتح کیا غابرخان جوکہ حاکم آنجا کا اور باعث اس فتنہ اور رغوغا کا تہا قلعہ شہر مین متحصن ہوا اون دونو شہزادون نے پہلی وہان کی باشندون کو قتل کیا پہر قلعہ کا محاصرہ کیا تہوڑے عرصہ مین وہ قلعہ بہی فتح کیا غابرخان کو پکڑکر قید کیا قلعہ کی رہنیوالون کو تلوار کے دہار کا مزا چکہایا اون ایام مین چنگیز خان درمیان سمرقند کے تہا اوسکی خدمت مین جاکر حاضر ہوئی اور بموجب حکم اپنی باپ چنگیز خان مذکور کے غابرخان کو بہی شربت موت کا پلایا

اب حال جوجی خان کا سنو

جوجی خان جب جند کی پاس پہنچا امیر قتلق جو وہان کا حاکم تہا وہ بہاگ گیا پہلی ہی روز وہ شہر فتح ہوا مغلون نے شہر مین گہس کر وہان کی باشندون کو طرف جنگل کے نکالدیا اور سب مال اور دولت لوگون کی لوٹ کر شہر کو غارت کرکی اور ڈہاکر زمین کے برابر کردیا اب شہر جند مین کوئے گہر رہنا کا نا نہیت نرہا بعد اس فتح کی جوجی خان سمرقند کو روانہ ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا

حال اولاق نویان کا یہہ ہی

کہ اولاق نویان نی جب باہر تباکتہ کی ڈیرا کیا حاکم وہان کا ایلنکو ملک اورقتلیان قلعہ مین متحصن ہوا ۔ نظم ؎ بہ پیکار شہ روز برخاستند + بروز چہارم امان خواستند زشہر قباکت برون آمدند + ہمہ غرق در موج خون آمدند + بعد اوس لڑائی کے اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا وہان کا والی تیمور ملک کا وہ اوس قلعہ مین جو درمیان آب جخند کی بنا ہوا تہا جا چہپا مدت تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ آگیا معہ اپنی خواص اور متعلقون کی ایک کشتی مین سوار ہوکر جسکا سر اوپر سی پوشیدہ تہا اور باہر اوسکے سرکہ اور مٹی لیہڑی ہوئی تہی بیٹہکر مثل ہوا کے پانی پر روانہ ہوا مغلون نی بہی خبر پاکر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تہے اور تیمور ملک تیر باران کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سی اوترکر زمین پر آیا مغلون نے اوسکا تعاقب کیا اوسکا یہہ حال تہا کہ ہر ساعت کہڑا ہو جاتا تہا ایک لڑائی لڑتا تہا پہر بہاگتا تہا آخر الامر اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنون نے چہین لیا وہ تن تنہا تین تیر ہاتہ مین لئے ہوئی جنمین سی ایک بی پیکان تہا چلا تین مغل تکا شی اوسکی پیچہی دوڑی تیمور ملک نے وہ ایک تیر بے پیکان کا ایک مغل کی آنکہہ پر مارا وہ اندہا ہوگیا باقی دو تیر اون دونون کے ماری اور آپ بہاگ کر خالی ہاتہہ خوارزم مین پہنچا پہر وہان سی جانب عراق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضۃ الصفا مین لکہا ہے اسکا ہی سبب خوف تطویل اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند مین پاس چنگیز خان کے حاضر ہوا

بیان مسخر ہونی سمرقند کا اور پہنچا جبہ اور سوبدائی کا جانب خوارزم کی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

٩٢ پوشیدہ نرہی کہ جب چنگیز خان نی جانب بخارا سی فراغت پائی مانند بلائی ناگہان کے
جانب سمرقند کی گیا باوجود اسکی کہ ایک لاکھ دس ہزار مرد نامدار اور لڑاک اوس شہر مین
تہی کسی سی کچہہ نہوا تین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائی مین ہو گیا بعضی مایل
طرف صلح کی ہوئے اور بعضون سنے بادشاہ کا حق جانکر لڑنا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا
اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر کے باہر نکلکر چنگیز خان
کے خدمت مین واسطی طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان سنے اوسکو معہ اوسکے تابعین کے
پناہ دیکر رخصت کیا اون لوگون سنے سمرقند مین جاکر دروازہ غازگاہ کو کہولدیا مغلون کا
لشکر اوس راہ کو شہر مین جاگہسا قاضی اور شیخ الاسلام کو معہ اوسکی متعلقین کے شہر کی باہر
نکالکر شہر کو خوب طرح پر لوٹ کر غارت کیا دوسری روز قلعہ کو بہی مسخر کرکی جسکو وہان
پایا تہ تیغ کیا اسی اثنا مین جب چنگیز خان سنے حال ضعف اور عجز سلطان محمد خوارزمشاہ
کا سنا فوراً جبہ تویان سے اور سوبدای بہادر کو معہ تیس ہزار سواران نگباشی کی جانب
خوارزم کے روانہ کیا وہ دونون کافر بداختر معہ اوس لشکر قیامت اثر کے جس شہر مین
پہنچتے تہی وہان کی باشندون کو تہ تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تہی اور جس دیار مین پہنچتی تہی
کوئی اثر اوسکا چہوڑتے تہی سوا اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور
آذربیجان اور سبزوار کو لکد کوب محنت و مشقت اور بربادی کا کرچکی اوسوقت راہ دربندی
مراجعت کرکے یورت اصلی مین پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترمذ اور بلخ کی

جب چنگیز خان نی تسخیر ولایت ماوراء النہر سی فراغت پائی جوجی سے اور چغتائی اور
اوکتائی کو معہ فوج گران کی جانب خوارزم کی روانہ کیا اون ایام مین درمیان خوارزم کے
خمار تکین جو کہ ایک اعیان خوارزمشاہ سی تہا حکومت کرتا تہا اور بہت لشکر اوس بلدہ مین

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ مین خود رہتا تہا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر مین رہتی ہتی حاصل کلام کا
یہہ ہی کہ جب یہہ شاہزادی اوس شہر کی نواح مین پہنچی محاصرہ اور محاربہ شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان جوچی اور چغتای کے ہوگیا تہا سات مہینی محاصرہ
کو گذر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اوس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونون بہائیون کے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلچی بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ لشکری
لوگ مطیع اور منقاد اوکدائی کی ہون اور جوچی اور چغتای کا کوئی کہنا نہ مانی اوسوقت
بسبب سعی اوکدائی کی درمیان دونون بہائیون کی صلح اور صفائی ہوئی جب یکتن ہوکر
خوارزم کی فتح کرنی پر مہیا ہوئی سے چو کردند گرم آتش رزم را + فکندند باز وے
خوارزم را + بعد فتح شہر کے وہان کے باشندون کو جنگل مین لیجا کر ایک لاکہ آدمی
اہل حرفہ اور ہنرمند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتین خوبصورتین علیحدہ کرکے مع لڑکون
صغر سنون کی حالت اسیری مین قید کین اور باقی آدمیون کو لشکریون کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکری اپنی اپنی حصہ مین لگا کر ان مردون کو قتل کرو کہتی ہین
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ مین چوبیس[۲۴] چوبیس[۲۴] آدمی آئے تہے یعنی ایک ایک
لشکری نی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکہ ایکہزار آدمی سی
زیادہ تہے اس پر شمار کرنا چاہئی کہ چبیس[۲۵] لاکہ سی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
اونہین مقتولونین شیخ نجم الدین کبری بہی مارا گیا — مگر چنگیز خان بعد پہنچنی بادشاہ
زادون کے جانب خوارزم کے آپ جانب نخشب کے چلا گیا تہا پہر وہان سی
جانب ترمذ کی گیا اور لشکری لوگ آتش جدل و جنگ کی بہڑکانے مین مشغول ہوئی
سے بدہ روز کردند ترمذ خراب + فکندند باز وی ترمذ آب + اور دس روز مین
ترمذ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو تلوار کی دہار مین نکالدیا کیا بڑا اور صغیر سنی
اور فقیر سبکو قتل کیا کوئے نہ بچا جب شہر کی گلیان مردون کی لاشون سی بہر گئین اور

بیان آنی تولنجان کا جانب ایران کی

کوئی زندہ نہ بچا اوسوقت ترمذ سی نکلکر بلخ مین آیا باوجودیکہ وہان کی سب امیرون نے
بطور رسم استقبال کے چنگیز خان کا استقبال کیا اور سب نی عرض کی کہ ہم لوگ خواہان امن ہین
اور اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری سی کسی طرحکا قصور نکرینگی مگر اوس مردم کش اور سفاک
بے رحم نے کسیکا کہنا نہ مانا متوطنان قبۃ الاسلام کو دریاے خون مین غرق کیا اون کو بہی
جب قتل کرچکا اوسوقت تولی خان کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور بنفس نفیس خود عازم
قلعہ طالقان کا ہوا اوس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ پیش آئے لڑائی ہوئی پہر قلعہ مین
محصور ہوئے سات مہینے تک محاصرہ کئی ہوئی چنگیز خان پڑا رہا جب تولی خان خراسان سی
مراجعت کرکی حاضر ہوا اور لشکر وافر جمع ہوگیا اوسوقت اوس قلعہ کو فتح کیا اوس قلعہ کے
رہنیوالون کو بہی قتل کیا کسی کو نہ چہوڑا ـــ اسی اثنا مین یہہ خبر پائی کہ سلطان جلال الدین
منکبرنی موضع بارانی پر اوس سپاہ پر جو اوسکے مقابلہ پر بہیجی تہی فتحیاب ہوگیا ہی
فوراً یہہ خبر سنتی ہی چنگیز خان بذات خود طرف غزنین کی آیا راہ مین جس شہر پر گذرتا
تہا باشندون کو وہان کی قتل کرتا تہا اور شہر کو ڈہاکر نیست ونابود کرتا جاتا تہا جب
سلطان جلال الدین کی مہم سی بہی فراغت پاچکا اوسوقت بلا نویان کو لشکر کثیر دیکر جانب
ہندوستان کے روانہ کیا وہ مثل بلای ناگہان کے مضافات لاہور اور ملتان مین پہنچا
یہان کے لوگون اور باشندون کو نیست ونابود کرکے پہر چنگیز خان کی خدمت مین حاضر ہوا

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

اون ایام مین کہ جب چنگیز خان نے مہم بلخ سی فراغت پائی تولی خان بموجب اشارہ
اپنی باپ کی اسی ہزار سوار ہمراہ لیکر کہ دسوان حصہ لشکر مغل کا تہا جانب خراسان کے
گیا پہلے اوسنی شہر مرو پر ہجوم کیے جب باہر اوس شہر کے خیمہ ڈالکر علم تسلط اور اقتدار کا
بلند کیا مجیر الملک جو اون ایام مین اوس بلدہ کے حکومت کرتا رہا تہا اوسنے دست بردی مخالفون

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

مخالفون کی خبر سن رکہی تہی اور وہ جانتا تہا کہ اگر مین انقیاد اور فرمانبرداری کرونگا پہر سے
جان پر بہی وہ ہی بنی گی جو اور ون پر گذری اسواسطی وہ بطور عجز اور اضطرار کی شہر سے باہر
نکل آیا اور مغلون نے شہر مین گہس کر چار دیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگون کے
گرا کر زمین کی برابر کردی اور سوای چار سو پیشہ ور مردون اور دختران ماہ پیکر کی کسیکو
زندہ نہ چہوڑا سبکو قتل کیا کہتی ہین کہ بعد مراجعت لشکر مغل کی سید عزالدین نسابہ ہمراہ اون
چند لوگون کے جنکی اجل ابہی نہ آئے تہی زندہ تہا اوسنی شمار مقتولون کی کی صرف باشندگان
شہر کی جو مقتول ہوی وہ کچہہ اوپر تیرہ ۱۳ لاکہہ آدمی تہی بعد اس واقعہ کی بہی مغلون کو چین
نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت بنوبت اوس بلدہ مین جا کر جسکو باقی قتل کر آتے چنانچہ تین
یا چار آدمی باشندگان اوس شہر سے باقی رہی تہے بعد فتح مرو کی تولی خان نے قصد
نیشاپور کا کیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس شہر کو بہی فتح کر کی کوئی جاندار وہان زندہ نچہوڑا
بسبب اس انتقام کی جو طغاچار جب تسخیر نیشاپور پر مامور ہوا تہا اور وہ وہان کی مہم مین
مارا گیا تہا اوسنی کسیکو زندہ نہ چہوڑا — اور برج — و باره — اور تمام عمارات
اوس بلدہ کی جلا کر خاک سیاہ کردی — تاریخ خراسان مین لکہا ہی کہ بارہ ۱۲ روز تک
مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سوای عورتون اور بچون کی دس لاکہہ اور سات سو سینتالیس ہزار
مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی مع لشکر فراوان گردون شکوہ کی جانب
ہرات کی گیا اون ایام مین ملک شمس الدین محمد جرجانی سلطان جلال الدین منکبرنی کے
طرف سی فرمان فرمائے اوس ملک کا تہا اور قریب ایک لاکہہ سپاہ کی اوسکے زیر حکم تہی
المختصر تولی خان نی ہرات پر پہنچکر سات روز تک لڑائی رکہی ان ایام مین بڑے بڑے
لڑائیان ہوئین آٹہوین روز ملک شمس الدین کے ایک تیر ایسا آکر لگا کہ روح اوسکی قفص
جسم سی پرواز کر گئی اس سبب سی بعض آدمی ہرات کی مایل بصلح ہوئی اس اثناء مین
تولی خان نے معدود دو سو ۲۰۰ سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جا کر لوگون کو کہا کہ تم

بیان آنی تولیخان کا جانب ایران کی

۹۶ میری اطاعت منظور کرو اور قسم کہائی کہ ہرات کی باشندہ میری تابعداری کرین گے اور برسر
فساد نہون گے تو مین اونکی جان و مال بخشی کرونگا اور کسی کچہہ تعرض نہ کرونگا اور جو
کچہہ مال آمدنی ہرسال سلطان جلال الدین کا ہوگا نصف سی زیادہ نہ لونگا باشندگان
شہر نے جب یہہ باتین بگوش خود سنین اوسوقت دروازہ کہولدیا سب سردارون سی
اول امیر عزالدین چودہری جولاہون کا سو [۱۰۰] تہان بیش قیمت ماسلی نذر تولی خان سے
لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور اشراف شہر کی اوسکی خدمت مین آکر حاضر ہوئی سب پر نظر رحمت
فرمائی مگر بارہ [۱۲] نفر تابعین سلطان جلال الدین کو تولی خان نے قتل کیا اور کسی آدمی سے
ساتہہ تعرض نہین کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کوتوالی کا دیا بعد ازان جانب طالقان کے
لشکر چنگیز خان مین حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس ولایت کی بربادی پر جاری ہوچکا تہا
اسلئے بعد گذرنے چند روز کی یہہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین نے نواحی غزنین مین بعض
امراء چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات نے ملک ابوبکر اور منکلیا می کو معہ اونکی توابعین
اور لواحقین کی قتل کرڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنا لیا ہی جب خبر چنگیز خان نے
سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ تمسی اچہا بندوبست نہوسکا اگر تم وہانکی ساکنین کو
یکقلم قتل کرڈالتی تو یہہ فتنہ نہ اوٹہتا بعد ازان چنگیز خان نے ایلچیکدائی نویان کو اسی ہزار
سوار جرار دیکر ہرات پر بہیجا اوسنے چہہ مہینے تک اوس شہر کا محاصرہ کرکی فتح کیا اور
سات روز تک بعد فتح ہونی شہر سوائی قتل عام اور جلانی اور گہر ڈہوانی اور کہدوانی
کی اور کام نکرتا تہا سات روز مین سبکو تہ تیغ کرکی برباد کرکی نیست و نابود وہان کی لوگونکو
کردیا یہہ واقع درمیان سنہ ۶۱۹ چہہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ لاکہہ [۱۶۰۰۰۰۰] آدمی قتل ہوئے اور جب
وہان سی اوسنی مراجعت کی تو کوئی آدمی شہری زندہ نہ تہا مگر بلحاظ احتیاط کی یہہ حکم دیا
کہ جنگلونمین بہی جاکر تلاش کرو کوئی چلتا پہرتا اس نواح مین بہی اگر پاؤ تو اوسکو بہی قتل
کرو روایت ہی کہ سوائے مولانا شرف الدین خطیب جو باقی اور پندرہ نفر کی ہرات مین کوئی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تہا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی رہنی والی ۹۷
اونسی آکر ملی جب وہ سب ملک ہرات مین رہنے لگی

بیان مراجعت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کُشندہ عالم کا

جب چنگیز خان نی سلطان محمد خوارزم کی طرف سی فراغت پائی بعد لینی مشورۃ کی عازم
تورت اصلی کا ہوا ماہ ذالحجہ سنہ ۶۲۱ ہجری مین اپنی تختگاہ مین نزول فرمایا اسی اثنا
مین یہہ خبر سنی کہ حاکم شیداقو نی جو قاشین پر حکومت کرتا تہا گردن اطاعت کی پہیر کر
مخالفت اختیار کی ہے اسلئی بہت لشکر لیکر اوس جانب روانہ ہوا اور شیداقو بہی پانچ
لاکہہ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا ؎ بران ہر دو لشکر زمین تنگ بود + کہ پہنا رستان پست
زسنگ بود ✱ بعد مقاتلہ اور جنگ عظیم کے شیداقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد اوسکے
شیداقو کے چنگیز خان نی قصد جورجہ اور سکاتش کا کیا وہان کے بادشاہ نی تضرع اور
زاری کی راہ لایق بادشاہون کے پیشکش بہی اسی اثنا مین شیداقو نی جو درمیان ایلچیان
کے متصدی ہوگیا تہا ایلچی بہیجکر عہد وپیمان چنگیز خان سی چاہی تاکہ بعد امین ہونے کے حاضر
خدمت مین ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہائی اور کہا کہ کبہی اوسکو سیر کر
کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل قریب آئی اور حالت نزع کی ہوگئی اوسوقت
تمام اپنی اولاد کو یعنی چغتائی ــ اور اوکدائی اور تولی خان ــ اور اولاد جوجی خان کو
حاضر کیا کسواسطی کہ جوجی خان اون ایام مین دشت قپچاق مین فوت ہوگیا تہا اور قراچار
نویان کو بہی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے ــ اوکدائی کو سلطنت خانیت پر ممتاز کیا
اور بلاد ماوراء النہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہدنامہ قبیل خان
اور قاجولی خان کہ وہ تمغا تومنہ خان کا تہا اپنی اولاد کو دیا اس عہدنامہ کا ذکر اوپر درمیان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۹۸ ذکر تومنہ خان کی ہو چکا ہی بعد ازان اپنی اولاد کی طرف مونہہ کر اور متوجہ ہو کی یہہ شعر پڑہی

سے چو مدت نماندہ حیات مرا + نہان داشت باید ممات مرا + چوازشہر شیدا تو آید برون + مرا درا ماندم بریزید خون + یہہ کہہ کر آنکہین بند کرین سے بگفت این دریدہ بہم برنہاد + توگفتی کہ چنگیز خان خود نزاد + یہہ واقعہ درمیان چوتہی تاریخ ماہ

رمضان ۶۲۴ھ سات سو چوبیس ہجری مین گذرا — چنگیز خان نے تہتر ۷۳ برس کی عمر پائی

پچیس برس سلطنت کی اوسکے چار بیٹے مشہور ہین — جوجی — چغتای — اوکدائے — تولی — ان چارون کا ذکر عنقریب آگے کرونگا انشاء اللہ تعالے بعد وفات

چنگیز خان سنے تمام امراء اور نوئیون نے بموجب اوسکی وصیت کی یہہ خبر فاش نہونے دی — جب شاہ شیدا قو باہر نکلا اوسکو قتل کرکے اوسوقت سبنی مراجعت کی جسم چنگیز خان اوسی درخت کی نیچے کہ ایک روز شکار کہیلتا ہوا وہان جا بیٹہا اور یہہ اوسنی کہا تہا

کہ یہہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لایق ہے اوسکے نیچے دفن کیا بعد چند روز کی اوس مقبرہ پر صدہا درخت بہ دون بونے کی اُگ آئی اور ایسی بنی ہو گئی کہ ہر ایک شخص وہان کو

گذر نہ سکتا تہا — چنگیز خان بہت غصہ رکہتا تہا مزاج کا بدخو اور قاتل اور سفاک خونریز آدمی تہا اوسنے لکہا آدمی قتل کئے ہین

اسامی اون بادشاہون کی جنہونی الغ تورت مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر قدم رکہا ہی

واضح ہو کہ دہ بادشاہ جو الغ تورت چنگیز خان مین تہی جنکو کلوران اور قراقرم کہتے ہین اور بنام اردو بالغ بہی مشہور ہین اونیس ۱۹ آدمی تہے اونین سی

اول اوکدا قاآن ابن چنگیز خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

یہہ بعد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دو برس پچہی درمیان ۶۲۶ سنہ ہجری مین باتفاق جمیع بہائیون اور روسا کے تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتی ہی ابواب عدل اور انصاف خلق کی کہولی اور ظلم بکقلم موقوف کیا وہ صفت جود اور سخا سی موصوف تہا اور تمام خلق کو خصوصاً مسلمانون کی ساتہہ بہت نیکی کرتا رہتا تہا اوکدای قاآن نی اپنی اوایل ایام سلطنت مین جرماغون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر واسطی دفع سلطان جلال الدین منکبرلی کی بہیجا اوسکی وسیلہ سی وہ مہم فتح ہوی نویان مذکور سب بہائیون مین بڑا شجاع اور بہادر اور دل چلا آدمی تہا منصب لشکرکشی اور ضبط و انتظام تورت اور خزانہ کا اوسکی باپ کی زمانہ مین متعلق اوسیکی رہتا تہا — اور تولیخان کے آٹہہ بیٹی تہے جنکی یہہ نام مین منگو قاآن — قوبلای قاآن — وارق لوکا باقیون کا نام معلوم نہین درمیان ۶۳۳ سنہ چہہ سو تینتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان سے دی اور جب یہہ خبر پائی کہ ہرات ہنوز ویران پڑی ہوی ہی امیر عزالدین ہروے جامہ بارق کو حکم تولیخان نی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بہیجا تہا جانب ہرات کی واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قریق نامی کو داروغہ بناکر عزالدین کی ساتہہ کیا عزالدین نی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان ۶۳۶ سنہ چہہ سو چہتیس ہجری کے اپنی وطن مالوف مین پہنچکر امر زراعت اور عمارت مین بہت سعی اور کوشش سے درمیان ۶۳۹ سنہ چہہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سی رحلت کرگیا اوسکی سلطنت کی مدت چودہ ۱۴ برسکی تہے

دوسرا کیوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی توراکینہ خاتون تہی جسنی بعد وفات اوکدای قاآن یعنی اپنی خاوند کے ارسحای کی سبب موجود نہونے بیٹی کے انتظام مملکت اور بندوبست سیاہ کا قرار واقعی کیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

جب کیوک خان اپنی باپ کی اردو مین پہنچا قرلتای عظیم یعنی جشن بڑا کرکے بموجب رای امرا اور نویان کی ماہ ربیع الاخر سنہ ۶۴۳ چھہ سو تنتالیس ہجری مین مطابق ماہ ات ئیل کی مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اوسنی بھی مثل اپنی باپ کی انعام واکرام لوگون کو دیے مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اوسکو نصیب ہوئی تھی کیونکہ درمیان سنہ ۶۴۵ چھہ سو پینتالیس ہجری کے حدود سمرقند مین فوت ہوا

تیسرا منکو قاآن ابن تولیخان ہے

یہہ شخص بعد وفات کیوک خان کی تین برس پیچھے درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴۸ چھہ سو اڑتالیس ہجری کی مطابق تنکوزئیل کی بسبب سعی اور اہتمام باتوی بن جوجیخان کی تخت جہانبانی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان سنہ ۶۵۵ چھہ سو پچپن ہجری کی وہ بھی فوت ہوا

چوتھا قوبلا خان بن تولیخان ہے

یہہ وقت وفات منکو قاآن کے ولایت خطا مین تہا جب اوسنی منکو قاآن کی مرنی کی خبر سنی خنکبد مین اوپر تخت سلطنت اور مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا اریق بوکا جو درمیان الغ یورت کی تہا اوسنی اوسکی اطاعت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی مقابل ہوکر لڑا چند نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامر اریق بوکا کو طوق و زنجیر باندہ کر لشکر نے حاضر کیا قوبلا قاآن نے بعد لینی مشورت کی اوس اپنی بہائی اریق بوکا کو ایسی چار دیواری مین قید کیا جسکی دیوارین خار مغیلان سی بنائی گئی تہین اور پہرہ سپاہیونکا اوسکے چوگرد لگا دیا کہ بہاگ نہ جاوی پس اریق بوکا ایک سال تک اوس وحشت آباد مین زندہ رہا بعد ازان نرم بستر لحد پر سویا ـــ اور قوبلا قاآن پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کرکی سنہ ۶۹۳ چھہ سو ترانوین ہجری مین فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

پانچوان تیمور قاآن بن حکیم بن قوتلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی مین اولجایتو کہا کرتی تہی تیمور قاآن نی بارہ[۱۲] برس سلطنت کی وہ صفت نصفت اور عدالت سی متصف تہا —

۶ قوشلای بن خیسک بن ترہہ بن حکیم بن قوبلای قاآن ہے

۷ بوتیای بن قوشیلای

۸ تا پیری بن تولک جسکو زبان حکومت مین بیلکتو خان کہتی تہے

۹ انوشیروان بن دارہی جو اخلاق حمیدہ رکہتا تہا اور اوسیکی سبب سے قاآنی مین فتور ہوا تہا

۱۰ توقیمور بن تیمور قاآن تہا

۱۱ بیسور دار

۱۲ انبکہ ابن بیسور دار

۱۳ ایلبک قاآن

۱۴ کیتمور

۱۵ ارکتیمور

۱۶ ایلچی تیمور قاآن جو ملازمت مین صاحب قران امیر تیمور گورکان کی حاضر ہوا تہا اور بعد وفات پانی تیمور کی بانغ تورت مین جاکر مسند خانی پر بیہٹہا

۱۷ والتای خان جو کہ نسل ارتق بوکا سی تہا

۱۸ اوردای بن اردای بن ملک تیمور

۱۹ اورای بن ارکتمور یہہ دونو شخص بہی نسل ارتق بوکا سی ہین یہان ایسا نفس[۱۹] اشارات ناتمام ہو ے

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۰۲ بیان جوجیخان اور اوسکی اولاد کا جنہونی دشت قپچاق مین حکومت کی ہی

روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ قوم ترکیت نی فرصت پاکر اردو چنگیز خان پر چڑہائی کرکے لشکر کو لوٹا بلکہ چنگیز خان کے ایک جورو کو بہی پکڑ کر لیگئی تہے وہ عورت پیٹ سی تہی اوسکو لیجاکر اونگ خان دشمن چنگیز خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تہوڑی عرصہ اوس عورت کو قید رکہا آخر الامر اوسکے خاوندینی چنگیز خان کی پاس اوسکو بہجوادیا جب چنگیز خان کی گہر مین آئے یہان آکر اوس سی ایک بیٹا جنا چنگیز خان نی اوسکا نام جوجیخان رکہا کیونکہ جوجی زبان ترکی مین مہان کو کہتی ہین تو اوسنے اوس لڑکی کو گویا مہان سی تشبیہ دیکر یہہ نام رکہا تہا اس سبب سی چغتائی اور اوکدائی جو دو بیٹی چنگیز خان کے تہی جوجیخان کے نسب مین اختلاف کیا کرتے تہی اور اوسکو کہا کرتے تہی کہ تو ہمارے باپ کی پشت سی نہین ہی کیونکہ تیری مان بگڑی گئی تہی خدا جانی کس خان کا تخم ہی اسلئے سب بہائیون مین صفائی نرہتی تہی اور سب لڑکون سی بڑا بیٹا یہی جوجیخان تہا بعد فتح خوارزم کے وہ بموجب وصیت اپنی والد چنگیز خان کے دشت قپچاق مین جابسا وہ ولایت سب اوسکے زیر حکم تہی اور قبل وفات چنگیز خان کی جوجیخان چہہ مہینی پیشتر مرچکا تہا اور اوسکی اولاد اور احفاد سی اٹہتیس ۳۸ نفر دشت قپچاق کی بادشاہ تہے اور تخت نشین گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

باتوخان ابن جوجیخان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے بموجب حکم چنگیز خان کی تخت شاہی پر بیٹہا یہہ بادشاہ بلاد آلان اور آس اور روس اور بلغار وغیرہ اپنی تحت وتصرف مین لایا اور مقلد کسی دین ومذہب کا وہ نہ تہا سوای یزدان پرستی کی کچہہ نہ مانتا تہا سخاوت اوسکی بی نہایت تہی درمیان ۶۵۴ سنہ چہہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۲ برکہ خان بن جوجی یہہ مرد مسلمان تہا

۳ مولکا ی تیمور بن طوغان بن باتو یہہ اپنی زمانہ با دشاہی مین ملقب بکلک ہوا

۴ تودمنکا بن طوغان

۵ بوقیا خان بن کلک

۶ اوزبک خان بن طغرل بن کلک — اوسی ازبک اوسیکی طرف منسوب ہین

۷ جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تہا اوسنی جب یہہ خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاش بن جوبان ولایت ایران مین ظلم کر رہا ہے راہ دربند سی بہت جلد جاکر اوسکو قتل کیا اور مال اوسکا سب لی آیا ایک شاعر اسباب مین یہہ کہتا ہی سے دانی کہ چہ کرد اشرف خر + او مظلمہ بروجان بیگ زر + بعد مقتول ہونی اشرف کی اپنی بیٹی بیروی بیگ کو تبریز مین چہوڑکر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا بعد تہوڑی عرصہ کے ہلاک ہوا

۸ بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنی کی خبر سنی تبریز سی جاکر دشت قبچاق کا بادشاہ ہوا

۹ کلیدی بیگ

۱۰ نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

۱۱ جرکس خان اسکو بسبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتے تہی

۱۲ خضر خان

۱۳ مرود ابن خضر خان

۱۴ بازار جی

بیان اولاد چنگیز خان کا

بیان ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کرنیکا ایران مین

مورخین بیان کرتی ہین کہ جب منگو قاآن نی موضع قراقرم مین تاج بادشاہی کا سرپر رکہا اوسوقت تاینجو نویان کو مع سپاہ بیکران واسطی ضبط ولایت ایران کی مامور کیا مقصد کو پہنچکر اور باوجود اقامت عرصہ درازکی کچہہ بندوبست نہ کرسکا ایک عرضی شکایت مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کی اور چند ملحدین اسماعیلہ کی شکایت لکہکر بادشاہ کی خدمت مین بہیجی اسلئے منگو قاآن نے اپنی بہائی ہولاکو خان کو پانچوان حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطی ضبط اور محافظت مملکت ایران کی روانہ کیا ہلاکو تاریخ دویم ربیع الاول ۶۵۱ھ چہ سو اکاون ہجری کو قاآن سی رخصت ہوکر اپنی اردو مین آیا اور اسی سال کی ماہ شعبان مین جانب مقصد کی کوچ کیا ۶۵۳ھ ہجری مین ایران مین پہنچا اور ماہ ذوالحجہ سنہ مذکور مین دریاء جیحون سی اوترکر ذیقعدہ ۶۵۴ھ ہجری مین اسماعیلون کو قتل کیا انہین ایام مین خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس سبب کی جو تواریخون مین لکہا ہے قلعہ میمون مین رہتا تہا ملازمت ایلخان مین جاکر منظور نظر عنایت اور عاطفت کا ہوا اور ہلاکو نے بہی ۶۵۶ھ ہجری مین مہم بغداد سی فراغت پاکر ماہ رمضان ۶۵۷ھ ہجری مین جانب دیار شام کی گیا اثناء راہ مین اپنے بیٹی یشمت کو واسطی محاصرہ میافارقین کی متعین کیا اور آپ بذات خود جانب نصیبین کی چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہ زادی لشمون کا

۱۰۶ اور لوٹ و غارت کرکی حلب کی جانب گیا وہان جاکر بہی اوسنی کوئی شہر ثابت نچہوڑا جب یہہ خبر محشر اثر تخریب اور غارت بلاد کی والی دمشق کو پہنچی وہان کی سب باشندون نی ایلچی بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان نی بطور امتحان کی کیتبو قاآن کو اوس ولایت مین روانہ کیا اکابر اور اشراف اوس بلدہ کی برسم استقبال پیش آئی اور اوسکو معزز اور محترم کرکے شہر مین لیگئی اسی اثنا رمین ہلاکو خان کو یہہ خبر پہنچی کہ منگو قاآن فوت ہوا یہہ خبر سنتی سبے پریشان و مضطرب ہوکر انتظام مملکت شام کا کیتبو قار نویان کو سپرد کرکی آپ مراجعت کر آیا اور کیتبو قا وہان حکومت کرنے لگا بعد تہوڑی عرصہ کی سیف الدین فیروز بادشاہ مصرنی معہ لشکر فراوان حدود بعلبک مین پہنچکر اوسکو معہ اکثر مغلون سکے جہنم واصل کیا جب ایلخان نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب مخالفت بعض خویشون اور اقارب کے جلدی کی اس مقصد کو حیز تاخیر مین ڈالدیا

حال بادشاہ زادی لشمون کا جو جانب میافارقین کی گیا تہا

اور شاہزادہ لشمون جو جانب میافارقین کی گیا تہا اوسنی وہان جاکر دو برس تک اوس قلعہ کا محاصرہ کرکے اپنی تحت و تصرف مین لاکر وہان کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلخان مین بہیجدیا اور تمام رسوم قتل اور غارت اور تاراج کے اداکین اور ملک کامل اردوی ہلاکو مین بر شکنے عذاب سی مارا گیا اور لشمون میافارقین سی فراغت پاکر ماردین مین پہنچا ملک سعید جو حاکم اوس سرزمین کا تہا وہ ملازمت اس شاہزادی کی مین حاضر ہوا لشمون نی اوسکو دوسرے جہان کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹی ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوس وقت اردوی ہلاکو خان کے جانب مراجعت کرکے آیا ـــ ہلاکو خان نی آثار رشد اور نجابت کے ناصیہ احوال فرزند بزرگتر اپنی کی مین جو اباقا خان تہا مشاہدہ کرکے ولایت عراق اور مازندران اور خراسان کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویان کو دی اور مملکت روم کے

بیان حکومت کرنے اباقاخان کا

کے معین الدین پروانہ کو سپرد کی — اور سیف الدین تبکچی کو جو کہ منصب وزارت کا رکھتا تھا ۱۰۷

شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اوسکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اوسکی

بہای علاء الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانگشای ہے سپرد کی — ہلاکو خان شب

یکشنبہ انیسوین ربیع الاخر ۶۶۳ھ ہجری مین فوت ہوا اڑتالیس ۴۸ سال شمسی زندہ رہا —

اپنی ایام سلطنت مین آٹھہ سال تک تعمیر تجخانون اور محلون کی اوسنی کی اور اہل علم

اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکھتا تھا اوسکے اثارات سی ایک رصد شہر تبریز مین

ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی نی مراغہ تبریز مین بنائی تہی

بیان حکومت کرنی اباقاخان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نوئیون کے درمیان رمضان ۶۶۳ھ چہ سو تریسٹھہ

ہجری مین مسند خانی اور سریر جہانبانی پر بیٹھا اور دربند شیروان کی بندوبست کی واسطی

اپنی بہای یشمت کو مقرر کیا — اور دوسری بہای تمشکن غل کو خراسان کی جانب

بھیجا — اور سونجاق نوئین کو نیابت حکومت اور مملکت کی سپرد کی اور منصب وزارت پر

بدستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکھا — اور اصفہان

کی ولایت کی سرداری خواجہ بہاء الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی —

اور خواجہ عطاء الدین عطا ملک بموجب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی درپی ہوا

یہہ صحت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور منصف اور سخی تھا ہمیشہ طبیعت اپنی

متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکھتا تھا اباقا خان کے وقت مین مشایخ اور سادات

اور علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تہی اور رعیت بہی بہت رفاہیت اور آسودگی

سی گذران کرتے ہتی خواجہ علاء الدین عطا ملک نی بہی شہر بغداد مین طریق اجتہاد

اور اہتمام کا مرعی رکھہ کر تہوڑی ہی زمانہ مین دار السلام کو آباد اور معمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی اباقا خان کا

اس سرزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سی مالا مال کیا ـــ مگر خواجہ بہار الدین محمود نے اصفہان مین جاکر بہت ظلم کئے اور سیاست بی نہایت خارج از اندازہ ایسی کرنی شروع کئے کہ صدہا غریبون اور بیگناہون کی جان پر آبنی اور صدہا بیگناہ مار ڈالے ہرچند کہ خواجہ شمس الدین محمد نی مکتوبات مشفقانہ ولد اعزا اپنی کو بہیج کر خونریزی سی ممانعت کئے مگر اوس پر کچہہ فایدہ مترتب ہوا آخر کار مظلومون کی آہ کے تیر نی اوسکا کار تمام کیا یعنی وہ بہی اپنی جوانی سی بے بہرہ گیا ـــ کہتی ہین کہ اوایل سلطنت اباقا خان کے مین نوقا کو سپاہ بی انتہا کی راہ دربند سی جانب آذربیجان کی گیا تہا اور بیسوین صفر سنہ ۶۶۴ ہجری مین لڑائی ہوئی لشکر قپچاق کو شکست ہوئی جب یہہ خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکہہ سوار ساتہہ لیکر تسخیر ایران کے واسطی گیا اور اباقا خان بہی سپاہ بیکران اس جانب لئی ہوئی پڑا تہا سبہ چند روز کے برکہ خان نے جانب تفلیس کی کوچ کیا چاہتا تہا کہ ایل سی اوتر کر گذرے کہ ناگاہ صیاد اجل نے کمین گاہ سی کود کر اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکری تتر بتر ہوگئے سب اپنی اپنی مکانون کو چلے گئی اور درمیان سنہ ۶۶۶ ہجری کے براق اغلان جو کہ اون ایام مین الوس چغتائی خان کا بادشاہ تہا اوسنی مسعود بیگ بن محمود براج کو خدمت اباقا خان مین واسطی اظہار دوستی اور اتحاد کی بہیجا اور غرض اصلی اوسکی یہہ تہی کہ لشکر اور کثرت مردمان جنگی کا اختبار اور سب کیفیت سی وہان کی مطلع ہوکر چلا آوے جب مسعود بیگ اباقا خان کے اردو مین پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان نے شرط استقبال کی بجالایا بوقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سی وہ پیادہ ہوگیا اور مسعود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو ر سی ہمکنار ہوا یہہ بات گرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکی کہ وہ مقام اوسکی اظہار کا نہ تہا چپ ہو رہا جب مسعود بیگ ایلخان کے دربار مین پہنچا تمام امرا سی اول رتبہ اور صدر کی مقام پر جا بیٹہا اور کلمات خوب اور عبارات مرغوب سی

بیان سلطنت نکودار ان کا

مرعوب سی نبا نبا کر بتکلف تمام اور رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب تیور سبکی بیری ۱۰۹
ہوئے پائی جسطرح ہوسکا بلطایف الحیل رخصت لیکر بہاگا ایک گہوڑی تیز رفتار پر سوار ہوکر
ماورار النہر کی جانب چلا دوسری روز اباقا خان نی یہہ سنا کہ مسعود بیگ بفریب میری
لشکر کی خبر سُنی اور حال دیکہنی بطور جاسوسی کی آیا تہا اور مخالفین یورش ایران پر مستعد ہین
اسلئے چند ایلچی پیچہی مسعود بیگ کی بہیجی کہ جہان اوسکو پاؤ پکڑ کر لاؤ مگر مسعود بیگ نے وقت جانے
آذربیجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گہوڑون کی ڈاک اول بٹہلادی تہے
ہر ایک منزل پر ایک گہوڑا چہوڑتا ہوا چلا گیا تہا اسلئے وہ ایلچیون کی ہاتہہ نہ آیا غرضیکہ جب
مسعود بیگ ملازمت براق مین حاضر ہوا اور جو کچہہ دیکہا یا سُنا تہا بیان کیا براق نے ایک
لاکہہ سوار جمع کرکی درمیان سنہ ۶۶۷ چہہ سو سرسٹہہ ہجری مین اموریہ سی گذر کر مقابلہ کیا تمام مملکت
خراسان کی حدود آذربیجان تک پر فتنہ اور آشوب سی ہوگئی تہی اور دوسری جانب سی اباقا خان
نے بہی مع سپاہ فراوان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ سنہ ۶۶۸ ہجری مین پانچ
فرسنح پر ہرات سے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کہاکر بہاگا اباقا خان نی سب
اسباب اوسکا اپنی تحت تصرف مین لاکر جانب آذربیجان کی مراجعت کی — بعد ازان درمیان
ملوک مصر اور اباقا خان کے لڑائیان بہت ہوئین اونکو ہم اسواسطی چہوڑ دیتی ہین کہ ابوالفدا
نے کچہہ کچہہ حال اونکا لکہا ہی — اباقا خان بیسوین ماہ ذوالحجہ سنہ ۶۶۰ ہجرے کو
درمیان ہمدان کی فوت ہوا اٹہارہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکودار ان بن ہلاکو خان کا

باتفاق اشراف اور اعیان سلطنت کی بروز یکشنبہ تیرہوین تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۶۸۱
ہجری کو موضع الاماق مین تخت بادشاہی پر نکودار ان جلوہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور
انصاف کا ساکنین ولایت آذربیجان اور عراق پر کہولا لقب اس بادشاہ کا سلطان احمد

بیان سلطنت کرنی تکودار ان کا

۱۱۰ رکہا گیا سلطان نی وزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کو دی اور عطار الدین عطا
ملک کو بہی منظور نظر تربیت اور عنایت کا کیا اور مجد الملک کو پکڑ کر اوسکی سپرد اوسنی
اوسکو قتل کر ڈالا اور خواجہ علار الدین نے بہی چوتہی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا
اس بادشاہ سکے حسن سعی اور اہتمام خواجہ شمس الدین محمد کی سی اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئے
یہہ حال دیکہہ کر اور بادشاہزادے جو بی ایمان تہے اور مسلمان نہ تہی رشک کرنے لگی
از انجملہ ارغون خان نے ولایت خراسان مین جاکر ترتیب اسباب سلطنت کی اور تمہید بساط
مخالفت کی اور لڑای کرنی شروع کی ۶۸۳ چہہ سو تراسی ہجری مین جانب دامغان کی
گیا وہان ایک لڑائی بہاری ہوئی وہان بہی شکست کہائی پہر سلطان احمد نے طرف خراسان
کی کوچ کیا شاہزادہ ارغون خان قلعہ کلات مین جا چہپا اور لشکر اتیاق نے اوسکا
تعاقب کیا غرضیکہ اتیاق نے وہان جاکر بادشاہزادے کو کلات فریبندہ کہہ کر امین اور
بے خوف کرکے اردو احمد خان مین بہیجدیا بادشاہ اہل اسلام نے اوسکو ایک خیمہ مین قید کیا
اور مسمی اروق برادر بوقا کو معہ چار ہزار آدمی کی اوسکے محافظت کی واسطی مقرر کیا اور آپ
بخواہش عشرت و عیش تن تنہا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیگیا کہ تم لوگ بعد ایک ہفتہ
کے ارغون کو یاسا مین پہنچا دینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جماعت اون امرا کے
جو بادشاہ کیا اسلام نرکہتی تہے اور موافق مزاج سلطان احمد کی نہتی اونہون نے باہم متفق
ہوکر اوسی رات کو ارغون خان کو قید سی خلاصی دی ارغون خان نے اوسی شب کو بتقل
بلائے ناگہانی کے تاخت لاکر اتیاق کو معہ چند مقربان سلطان احمد کی جان سی قتل کیا
دوسری روز بوقا نے سانڈنی سوار ایلغار اوتاقتی کے پاس بہیجا تاکہ وہ سلطان احمد کے
راہ بند کرین اور چند روز مین ارغون خان نی بہی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے
درمیان نواحی اسواین کے ارغون خان کی خلاصی پانی کی خبر پاکر اپنی والدہ مسماۃ قوتی خاتون
کے لشکر مین جاکر پناہ لی وہ لوگ جو اوسکے مطیع اور خادم تہی راہ سی کہین کہین کو بہاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

سگئے جب سلطان احمد سراب پر پہنچا توم قراوتاش نی لشکر پر ہاتہہ غارت اور لوٹ کا
بڑہایا اسی اثنا رمین ارغون خان بہی اوس نواح مین آپہنچا — بوقا اور سنگور جو ملازمان
قدیمی مادر سلطان احمد کے تہی اوسکی والدہ سی ملکر اور حیلہ کرکے سلطان احمد کو ارغون
خان کے پاس لیگئی سچ ہے سے بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ٭ دگرگون میشود
احوال عالم ٭ ارغون خان نے بی توقف سلطان احمد کو قنغرتای کی بیٹون کے حوالہ کیا
جنکا باپ سلطان احمد کے ہاتہہ سی مقتول ہوا تہا اونہون نے اپنی باپ کی قصاص مین
سلطان احمد کو قتل کیا سے چنین است رسم سرای درشت ٭ گہی پشت زین وگہی زین
بہ پشت ٭ سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن اباقا خان کا

واضح ہو کہ ساتوین جمادالاخر ۶۸۳ھ چہہ سو تراسی ہجری باتفاق خوانین اور امراء اور
شاہزادگان والاتبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سر پر رکہا گیا ارغون خان نی تمام
مقدمات کلیات اور جزیات ملکی اور مالی بوقا کے سپرد کی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد
وقت بادشاہ ہونی ارغون خان کے باراده فرار جانب اصفہان کی آیا اور یہہ اراده رکہتا تہا
کہ اسجای سی دریا کی راہ ہندوستان کو بہاگ جاؤن مگر پہر توکل اور صبر کرکی لشکر ایلخان
کی جانب گیا اثنا رراہ مین ایک استمالت نامہ بادشاہ کا اوسکے نام پہنچا اسلئی وہ برسبیل
تعجیل بادشاہ کی خدمت مین بہاگ کر چلاگیا اور ماہ رجب سال مذکور مین مجلس ارغون خان
مین پہنچا ۶۸۶ھ چہہ سو چہیاسی ہجری مین مارا گیا اسی سال مین ایک یہودی سعد الدولہ
نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور اوسکو تمام انتظام
ملک اور مال مین ایسا اقتدار ہوا کہ اوسنی سب امراء اور اعیان کو بے اختیار کردیا اور
اوسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچہی رتبہ اور مسند عزت مین متمکن ہوگئے تہے اسلئی

بیان سلطنت کیخاتوخان کا

۱۱۲ اکثر یہودیوں نے مسلمانوں کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی بلکہ اونکی بہکانی سے ارغون خان نے بہی یہہ حکم دیدیا تہا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہو اور اردو اعلی مین بہی مسلمان لوگ نہ آنی پاویں بلکہ اون لوگون نی ارغون خان کو یہہ صلاح دی کہ کسی تجویز سے یہہ کرنا چاہیئی کہ کعبۃ اللہ مین بہی بت رکہوا دو اور کوئی شخص نماز مسلمانون کے طور کی نہ پڑہی بجائے عبادت رحمان کی پرستش بتون کی جاری ہو جاوے تو سب سے بہتر ہی اس عزم کی پورا کرنی کی ارادہ مین تہا کہ خدا نے مسلمانون کی دعا سن لی یعنی ارغون خان بیمار سخت ہوا غرضیکہ اوسکی بیماری کے دفعیہ مین بہت تدبیرین کیجاتی ہتین جو جو علاج کرتی تہے مرض زیادہ ہوتا جاتا تہا اور سعد الدولہ یہودی کو یہہ خیال بہت تہا کہ اگر بادشاہ مرجاوے گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہوگا اور یہہ جو مینی تشدد اور تعصب کی راہ سے مسلمانون پر زیادتے کئے ہیں خدا جانی بعد مرنے بادشاہ کے میری جان پر کیا بنی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابہی بادشاہ نزع کی حالت مین تہا کہ طغاچار نویان اور بعض امرا مسلمانون نے بادشاہ سے ناامید ہوکر بسبب اوس کینہ دیرینہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر سنہ ۶۹۰ چہہ سو نوی ہجری مین پکڑ کر قتل کیا ارغوخان نے وقت نزع یہہ حال سنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور مین ارغون خان بہی سعد الدولہ کے پیچہی پیچہی جہنم واصل ہوا اس بادشاہ کے مرتے ہی مسلمانون کے چہرہ حال پر بشاشت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کیخاتوخان بن اباقاخان کا

کیخاتو ایام سلطنت ارغون خان مین درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تہا جب اوسنی ارغون کے مرنی کی خبر سنی بسبب طلب امرا سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب سنہ ۶۹۰ ہجری مین اوسجا سے پہنچا جاتی ہی تخت نشین ہوا انہین ایام مین جانب روم سے اخبار پریشان کنجاون کے سننی مین آئے اسواسطے جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر سنہ ۶۹۱ چہہ سو اکانوین ہجری

بیان سلطنت کیخاتو خان کا

۶۹۰ ہجری مین روم سے مظفر اور منصور ہوکر مراجعت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط کے درپی ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا تغوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالد زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہہ ہی کہ کیخاتو خان مذکور اکثر اوقات شراب خواری اور صحبت بتان سیم اندام مین گذارتا تہا یعنی رات دن اوسکو یہہ خیال رہتا تہا کہ اشرافون اور اعیان سلطنت کی بیٹون کی چیرہ شکنی کیجی چنانچہ دو تین لڑکیون پری چہرہ کی چیرے اوسنی توڑے اور تمام ہمت اسی کام پر مصروف ہو گیا اوسکو سلطنت کی کار سے کچہہ بہی خبر نہ تہی اسلئی طغاجار نویان — اور طولادای اور بعض اور امرا اوسی دل برداشتہ ہوگئے اور سبنی یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چیرہ شکن کو تخت سے اوتارکر بایدو خان کو تخت پر بٹہلاویں بایدو خان اون ایام مین حاکم بغداد کا تہا جب کیخاتو خان نے اس امر کی اطلاع پائی قبجوق مال اور طولادی کو معہ بعض امرا کے بندیخانہ مین قید کئے — طغاجار نے یہہ حال دیکہہ کر ایک ایلچی خفیہ بغداد کو بہیجکر بایدو خان بادشاہزادی کو پیغام یہہ کہلا بہیجا کہ جتنی تم سے جلدی ہوسکے اس جانب چڑہ آؤ ہم کیخاتو خان کو پکڑکر تمہارے حوالہ کردینگے اور آپ بادشاہی کیجی اسلئی بایدو خان لشکر ذرا اپنے ہمراہ لیکر بغداد سے آیا — کیخاتو خان بہی واسطی مقابلہ دشمن کی آقبوقا — اور طغاجار نویان کو اپنی سے اول بہیجا اور آپ بہی بروز سہ شنبہ جمادالاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین دشمن کی طرف چڑہ کر گیا — اثنای راہ مین طغاجار آقبوقا سے جدا ہو گیا اور کیخاتو خان کی مخالفت اوسنی ظاہر کی اور لشکری بہی اکثر اوسکے ساتہہ ہوکر بایدو خان سے مل گئی آقبوقا تہوڑے سے آدمی ساتہہ لیکر کیخاتو خان کی لشکر مین آیا کیخاتو خان نے جب یہہ حال دیکہا بادل غمناک و دیدۂ نمناک کی موغان کی جانب بہاگ گیا اسی اثنا مین قبجوق مال — اور طولادی معہ اون امیرون کے جو بندیخانہ مین قید ہوئے تہے بایدو خان نے چہوڑ دئی وہ

بیان سلطنت بایدو خان کا

۱۱۴ لوگ قتل بلائی ناگہانی سے کی سوغان مین پہنچی وہان جا کر کیخاتو خان چہرہ شکن کا چہرہ حیات کا توڑا اپنی قتل کیا — کیخاتو خان تمام اولاد ہلاکو خان مین سخی سب سی بڑا تہا اور ایام دولت مین عدالت اور انصاف کرتا رہتا تہا بیگناہ کے قتل کو اوسنے کبہی حکم نہین کیا کیخاتو کا نام عنقاتو بہی لکہتی ہین

بیان سلطنت بایدو خان بن ہلاکو خان کا

بایدو خان نے آخر ماہ جمادالاول سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری مین درمیان حدود ہمدان کے باتفاق امرا اور اعیان کی سریر خانیت پر جلوہ افروز ہوا اوسنی منصب امیر الامرائی کا طغاچار نویان کو جو اوسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکہنی والا تہا دیا اور کار مہمات وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جمال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کیخاتو خان کی اور بادشاہ ہونی بایدو خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام مین اپنی باپ ارغون خان کے وقت سی حاکم خراسان کا تہا پہنچی اوسنی ارادہ انتقام لینے کا مصمم کرکے امیر نوروز غازی سی مشورت لی یہہ امیر نوروز ارغون آغا کا بیٹا تہا جو کہ زمانہ چنگیز خان سی تیس ۳۰ برس تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنی باپ کی ملازمت ارغون خان مین بسر کرتا تہا کہ جب کہ ارغون خان نے برقا کو باساق مین بہیجدیا تہا یہہ بہاگ کر طرف دیار مشرق کے چلا گیا تہا چونکہ وہ مقلد دین اسلام کا تہا اسلئے اوسنے جہاد کرنے پر کمر باندہ کر بہت مشرکون کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادی غازان کے لڑائی اور خصومت قایم رہی آخر الامر درمیان سنہ ۶۹۴ چہہ سو چورانوین ہجری کی صلح ہوگئے امیر نوروز شاہزادی کی خدمت مین واسطی پابوسی کے حاضر ہوا اور رتبہ تقرب اور ندیمی کا پایا القصہ جب شاہزادے نے قصد لینی عراق اور آذربیجان کا کیا اسباب مین نوروز غازی سی صلاح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ مین آپ کو مسند سلطنت اور بادشاہی

بیان سلطنت بایدو خان کا

بادشاہی کی تخت پر بٹھلاونگا اور بایدو کو اوسکی بدعملی کی سزا دونگا مگر ایک شرط
یہہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا یعنی محمد مصطفی پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ہاتھہ اوٹھاؤ
شاہزادی نی اقرار مسلمان ہونیکا کیا اور مقام فیروز کوہ پر کلمہ جاکر پڑہا اوسی روز صدہا آدمی
اوسکے ساتھہ کی مسلمان ہوگئی بعد ازان غازان خان متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا جب حدود
آذربیجان پر جا پہنچا اوسوقت ایک ایلچی سخندان کو بایدو خان کے پاس بہیجکر یہہ کہلا بہیجا
کہ کنجا تو خان کے قاتلون کو ہمارے حوالہ کردو وہان سی قاصد بے مراد پہرآیا غازان نے
باتفاق امیر نوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سی بہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین کے ایکدوسرےکی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہوگئی شاہزادے غازان نے
قراول بایدو خان کو شکست دیکر ایک اور ایلچی پاس بایدو خان کے بہیجکر سخنان محبت آمیز
کہلا بہیجین اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولون کے ہوا والا نہ ہمکو تمسی محبت اور
دوستی ہے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب مین اوسکے اوسنی بہی کلمات مشفقانہ زبان پر لاکر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ہماری تمہاری ملاقات ہو جو بات دلمین ہو وہ بے وسیلہ غیر کے آپسین کہہ سن
لین بعد ازان ایکروز معین مین دونون بادشاہ معہ لشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونو بادشاہ
تہوڑے تہوڑے آدمی لیکر باعزاز و احترام تمام ملے بعد ملاقات غازان نی التماس فارس
اور عراق کی جو ارغون خان سی متعلق تہی کے بایدو خان نے یہہ التماس اچہی طرح پر قبول
فرمائی اور اسبات پر قرار ٹہرا کہ کلکی روز دونو بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جاوین لیکن
چونکہ بایدو خان کے امیرون کے دلمین یہہ خیال تہا کہ کلکی روز وقت مراجعت کی مہم غازان
کی منقطع کرنے چاہئی یعنے غازان کو مار ڈالئے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اونلوگون
کی تیور پہرے ہوئی دیکہہ کر ہوگئی فوراً مثل زمانہ کی تیرہ دنار دلمین غبار بجہد تمام جانب
خراسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز بایدو خان نے جب یہہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازان نی ایک ایلچی بایدو کے پاس بہیجکر یہہ اطلاع کی کہ مین آغاسی خیالی

بیان سلطنت بایدو خان کا

دوستی کا رکہتا تہا لیکن جناب کے امیرون کی دونین رنگ بھیان پاکر بی رخصت مراجعت
کر آیا ہون بایدو نے حسب ظاہر تملق اور چاپلوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام جمال الدین محصولات
انجو اور فارس کو غازان خان کی گماشتون کے حوالہ کردیوے بعد ازان شاہزادے کے
نوکرون نی وہ فرمان شاہی فارس مین پہنچایا جمال الدین نے اوسپر کچہہ عمل نکیا ملازمان غازان
بے مراد پہر آئے اسی اثنا رمین امیر نوروز واسطے اطلاع ضمایر اور اسرار لمرا ر آذربیجان اور عراق
بطور ایلچی گری کے پاس بایدو خان کی گیا مگر خفیہ امیر طغاچار سی عہد وپیمان اس مضمون کے کرلی
کہ تم معاونت غازان کے کرنا اور بایدو کو تخت سی اوٹہا دو اور غازان کو تخت پر بٹہلادو اور
بایدو خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکہا آخر کار نوروز نے قسم کہائی اور کہا کہ اگر تم مجکو
خراسان مین جانی دو تو مین غازان کو باندہ کر آپکی ملازمت مین حاضر کرونگا اس فریب سی
خلاص پاکر نوروز مذکور خدمت شاہزادے مین حاضر ہوا اور یہان آکر ایک ہانڈی باندہ کر
بہیجدی تا کہ قسم سی بری ہو جاوی کیونکہ غازان ہانڈی کو کہتی ہین جیسا کہ ابو الفدا نے لکہا ہے
اس مقام سی تا مسلط ہونی تیمور لنگ کی ہم سب بادشاہون چنگیز خانیون کے ذکر چہوڑ دیتا
ہون کسو اسطی کہ ابو الفدا نی علی سبیل الاختصار سبکا حال لکہا ہے مگر بہت اختصار کی کہتے ہین
کہ بعد بایدو کے سلطان محمود غازان بن ارغون خان درمیان ماہ ذالحجہ سنہ ۶۹۴ چہ سو
چورانوین ہجری مین تخت خانی پر بیٹہا اسنی بنیاد کفر کی مغلون سی یکقلم موقوف کرکے
شریعت محمدی کی بنیاد ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا مین مع اس ذکر کی کہ غازان
خان سی ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوی گذر چکا وقت وفات اپنی چہوٹی بہائی الجایتو
کو اوسنی اپنا ولی عہد کر دیا تہا روز یکشنبہ دسوین ماہ شوال سنہ ۷۰۳ سات سو تین ہجری مین
فوت ہوا ـ الجایتو سلطان بعد اوسکے تخت پر بیٹہا یہہ محب علما اور سادات اور بزرگون کا
تہا ائمہ اثنا عشر سی عقاد کامل رکہتا تہا سنہ ۷۱۷ سات سو سترہ ہجری مین فوت ہوا
سنہ ۷۱۷ ہجری مین سلطان ابو سعید بن الجایتو ماہ صفر مین تخت خانیت پر بیٹہا اسکے ایام سلطنت

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکہہ چکا اور جوبان کا حال بہی اوسمین مندرج ہی اسلئے چہوڑا جاتا ہی ۱۱۷

بیان نکاح بغداد خاتون کا

جب امیر جوبان نویان مارا گیا اوسوقت بادشاہ سلطان ابو سعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کرکے کہا کہ امیر حسن کے پاس جاکر جسطرح ہوسکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوا دی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تہی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تہا قاضی نے یہہ بات شیخ حسن سی جاکر کہی شیخ حسن نے بسبب خوف بادشاہ کی اپنی جورو بغداد خاتون سی مفارقت اختیار کی بعد گذرنی ایام عدت کی بادشاہ نی اوس سی اپنا نکاح کیا اور اِس عورت کو امور ملکی اور مالی مین دخیل کرلیا درمیان ۷۳۲ھ سات سو بتیس ہجری کی چند لوگون نی بادشاہ سی یہہ کہدیا کہ درمیان شیخ حسن اور بغداد خاتون کے مراسلات خفیہ جاری ہوگئی ہین اسواسطی بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کردیا اور بغداد خاتون سی وہ محبت جاتی رہی اوسکا رتبہ بہی کم کرکی دل سی اوسکو اوتار دیا جب بعد تحقیق یہہ ثابت ہوا مفسدون نی یہہ مضمون بنا کر اوڑا دیا تہا اور اصلمین یہہ جہوٹ تہا اوسوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے — اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال ۷۳۵ سات سو پینتیس ہجری مین بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربیجان کا کیا — اسلئے بادشاہ اوایل ۷۳۶ سات سو چہتیس ہجری مین عازم اران کا ہوا جب حدود شیروان مین پہنچا اوسجائے بسبب حرارت اور عفونت ہوا کی مرض سخت مین مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچہہ تخفیف ہوئی حمام کیا دوبارہ مرض پہر عود کر آیا تیرہوین تاریخ سال مذکور مین فوت ہوا — گر گبر بداند تخت تا کی باشد بعید + بر زوال دولت سلطان اعظم بو سعید + اوسکا تابوت سلطانیہ مین لاکر جانب غرب دفن کیا جن ایام مین کہ مرزا امیر شاہ بن امیر تیمور نے واسطی خراب اور برباد کرنے اوس گنبد کی حکم دیا اوسوقت وان سی اوسکے تابوت کو نکالکر اولوب لے گئے

بیان حکومت ارپہ خان کا

۱۱۸ اوسکے باپ کے پاس دفن کیا بتیس[۳۲] برس وہ زندہ رہا اور انیس[۱۹] برس اوسنی سلطنت کے
ظفرنامہ مین لکھا ہے کہ سلطان ابوسعید نے اخر ایام حیات اپنی مین مسماۃ دلشاد خاتون
بنت دمشق خواجہ بن جوبان سے نکاح کر لیا تھا بسبب اوس نئی دولہن کی محبت کی بغداد خاتون
سے کم التفاتی کرنے لگا تھا اسواسطے اوس خاتون بیمروت نے یعنی بغداد خاتون نے اوسکو
زہر کہلایا ابن یمین نے تاریخ اوسکے وفات کی یہہ کہی ہے ٭ چون گذشت از سال ہجرت
ہفتصد و باسی و شش ٭ وز ربیع الاخرین سیزدہ بگذشتہ بود ٭ در قراباغ از سر
سلطان اعظم بوسعید ٭ دست تقدیر الہی افسر شاہی ببرد ٭

بیان سلطنت کرنی ارپہ خان کا

واضح ہو کہ ارپہ خان نسل ارتق بوکا بن تولیخان سے ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی
بسبب سعی خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کے سریر سلطنت خانیت پر بیٹھا اوسنے بغداد خاتون
کو جو بڑی نظر سے اوسکو دیکھتی تھے اور برا جانتی بسبب زہر دینی سلطان ابوسعید کی قتل کیا
بعد ازان لب آب پر پہنچکر اوزبکون کو شکست دی اور چونکہ امیر علی بادشاہ نے جو کہ ماموں سلطان
ابوسعید کا تھا اور اون ایام مین حکومت دیار بکر کے اوسسے متعلق تھی سلطنت ارپہ خان
سے مطلع ہوکر علم خلاف کا بلند کیا تھا اور موسی خان بن علی خان بن بایدو خان کو
بادشاہ بنالیا تھا اسواسطے بسبب حسن اہتمام کے خواجہ غیاث الدین محمد نے لشکر بیحد
جمع کرکے جانب دشمنون کی کوچ کرکے روز چارشنبہ سترہوین[۱۷] رمضان ۷۳۶ سات سو
چھتیس[۳۶] ہجری کو نواحی تغہو پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تلوار اور خنجر کی لڑائی رہی
آخرکار ارپہ خان کو شکست ہوئی خواجہ غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب
اوسنے دیکھا کہ میدان ہاتھ سے جاتا رہا وہ بھی جنگل کی جانب بھاگا امیر علی نے لوگونکو
اوسکی تعاقب مین بھیجکر اوسکو پکڑا اکیسوین[۲۱] رمضان کو خواجہ فاضل نیکو اخلاق نہ کو رکو نسبت

بیان حکومت محمد خان کا

شربت شہادت پلایا اونہین ایام مین ارپہ خان بہی امیر علی بادشاہ کے ہاتہہ آگیا معہ 119
اپنی لشکریون کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسی خان کا

موسی خان نی ماہ شوال سنہ مذکور مین مقام اوجان مین تاج خوانی کا سر پر رکہا اور مہمات
ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا — امیر شیخ حسن بن امیر امبوقا جلایر
جو سلطان ابوسعید کا چچی زاد بہائی تہا اون ایام مین دیار روم پر حکومت کرتا تہا اوسنی جب
اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن یول قتیغ بن ایس تیمور بن انبارجی بن منکا تیمور بن ہلاکو خان
کو تخت بادشاہی پر بٹہلایا اور اوسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریز کی آیا موسی خان
اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اوسکے پاس گئے چودہوین ذالحجہ سنہ مذکور مین مقام
بوشہر پر تلاقی طرفین ہوئے — علی بادشاہ نی امیر شیخ حسن کے پاس ایک قاصد کی زبانی
یہہ کہلا بہیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہین بیٹہہ سکتی ان دونوکو آپسمین لڑنی
دو ہمین اور تمہین کیا ضرورت پڑی ہی جو درمیان مین سر پہٹول کرین اب مصلحت یہہ ہے
کہ اپنی اپنی متبعین کو لیکر ہم تم چلدین ان دونون کو سر پہوڑنے دو — امیر شیخ حسن نی اس
بات کو مان لی دو ہزار آدمی لیکر چلا گیا اور دونون بادشاہون مین لڑائی ہونی شروع ہوگئے
اسی اثنا مین امیر علی بادشاہ ایک جای چشمہ پر بفراغ خاطر بیٹہا ہوا وضو کر رہا تہا امیر
شیخ حسن نی اوسکو دیکہہ کر معہ سواران جرار کی وہان آپہنچا اور فوراً اوسکو قتل کیا موسی خان
نے جب یہہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اوسکے پیر بہی اوکہڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بعد شکست دینی موسی خان کی محمد خان باتفاق شیخ حسن نویان کے اوجان مین گیا وہان پہنچکر

بیان سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲۰ تخت سلطنت پر بیٹھا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی بند و بست اور استمالت سپاہ اور رعیت مین مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی بچی ہوئی تہی اونکو پناہ شفقت اور رعایت مین جای دی ـــ مسماۃ دلشاد خاتون بنت امیر دمشق خواجہ بن چوبان کو جو سلطان ابوسعید کی جورو تہی اپنی نکاح مین لایا

حال سلطنت طغاتیمور خان کا

واضح ہو کہ طغاتیمور خان چنگیز خان کی بہائی کی نسل سی تہا درمیان ۷۳۷ھ سات سو سینتیس ہجری کی بسبب سعی امیر شیخ علی قوشچی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تہا اور بسبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی بہاگ کر چلا گیا تہا تخت سلطنت پر بیٹہا بعد ازان تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربیجان مین پہنچا موسی خان معہ اپنی تابعین کی اوسکی تابعیت لایا ـــ اور محمد خان اور شیخ حسن نویان بہی مخالفین کی استقبال کو بڑہی درمیان پندرہوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور کی صحرای کرہ رود مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا ـــ طغاتیمور نی قبل لڑنے اور جنگ کرنی کے ملک سی ہاتہہ اوٹہا لیا تہا اور خراسان کی جانب چلا گیا تہا اسلئی موسی خان ایک لحظہ لڑتا رہا آخر کو وہ بہی منہزم ہوا بعد چند روز کی شیخ حسن نویان کی آدمیون کی ہاتہہ لگ گیا پکڑ آیا برذرعید یاسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

واضح ہو کہ شیخ حسن کوچک اسی کو کہتی ہین یہہ شخص ولایت روم مین رہتا تہا ۷۳۸ھ ہجری مین بخواہش حکومت اور بادشاہ کی اسنی ایک فریب یہہ بنایا کہ ایک غلام ترکی نژاد کو جسکا نام قراجری تہا اپنی باپ کی شکل کا ڈہونڈ کر اپنی پاس لایا اور یہہ آوازہ تمام ملکون مین پہیلا دیا کہ میرا باپ تیمور تاش جو بعد قتل کرنی امیر چوبان کی مصر کو چلا گیا تہا اب آگیا ہی سب لوگون کو یقین

بیان شاہزادی ساقی بنت اولجایتو کا

یقین ہوگیا کہ تیمورتاش زندہ ہی اور اپنی والدہ بہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہہ آپ کی جورو
ہی اور یہان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گہوری کی رکاب پکڑکی پیدل اوسکی ساتہہ چلاکرتا
جب یہہ حال سب لشکریون اور ساکنین بلادنی سُنا سب منقاد ہوگئی — اوسوقت شیخ حسن کوچک
نے اسباب لڑائی اور آلات حرب مُہیا کرکی جانب آذربیجان کی کوچ کیا — اور محمد خان
اور امیر شیخ حسن بزرگ مخالفین کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسوین تاریخ ماہ ذالحجہ کو حدود
الاتاق مین لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کوچک نی فتح پائی شیخ حسن ایلکانی
جانب تبریز کی چلاگیا اور محمد خان دشمنون کے ہاتہہ مین گرفتار ہوکر مارا گیا — اب اوس غلام
قزاجری کی قسمت کہل گئی مفت مین شیخ حسن کوچک کی والدہ زوجیت مین ملی اور بادشاہت
اور حکومت کرنی کی قدرت خدانی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت مین فرق آگیا شیخ حسن
کوچک جسنی کہ یہہ تدبیرین کرکی سلطنت کی نبیاد اپنی واسطی ڈالی تہی اوسکے ایک چہری ماری
گروہ کارگر نہوئی اسلئی وہ بچ کر جانب گرجستان کی بہاگ گیا اوسوقت اوسنی وہان جاکر بیان
کیا کہ وہ میرا باپ نہین ہی بنی صرف ملک اور حکومت لینی کے واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ
کی شکل کا ڈہونڈ کر یہہ کہدیا تہا کہ میرا باپ ہی اور اوسی واسطی یقین لوگون کی اپنی والدہ کو بہی اوسکی
حوالہ کردیا تہا مین نہ جانتا تہا کہ وہ غلام بدذات میری ساتہہ یہہ سلوک کریگا شیخ حسن کوچک
شاہزادی ساقی بیگ بنت اولجایتو سلطان کی خدمت مین رہنی لگا اور تیمورتاش جنگ کی قصد
جنگ شیخ حسن ایلکانی سے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد تلاقی جانبین کے شکست کہاکر بہاگا تا بقاقب
ترم رود ہرات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہزادی ساقی بیگ بنت اولجایتو سلطان کا

واضح ہو کہ درمیان سنہ ۷۳۹ سات سو انتالیس ہجری مین امیر شیخ حسن جو بانی مسند جہانبانی پر
بیٹہا جب وہ سلطانیہ مین پہنچا امیر شیخ حسن ایلکانی یہہ خبر سنکر جانب قزوین کی چلا گیا قبل دوم

بیان حکومت جهان تمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونه صلح هوگئی تهی اور شاهزادی مسماة ساتی بیگ اور امیر شیخ حسن کوچک اران
اور آذربیجان کو چلی گئی — اور امیر شیخ حسن بزرگ در میان سلطانیه کی مقیم هوا — ماه رجب
سنه مذکور مین طغا تیمور خان نی دوسری دفعه قصد چهوڑ دانی عراق اور آذربیجان کا کیا
جب وه ساوه مین پهنچا امیر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعیه کی واسطی نکلا اور شاهزادی
مسماة ساتی بیگ معه امیر سیورغان اور شیخ حسن کوچک کی اران سسی اوجان مین آئی اسی
اثنا مین قوم اوبران نے اوس غلام قراجری تیمورتاش مجهول کو قید کرکی اس بادشاهزادی کے
لشکر مین بهیجدیا مسماة ساتی بیگ بادشاهزادی نی حکم دیا که اس کا سر تن سسی جدا کر ڈالو چنانچه
وه مارا گیا — بعد ازان امیر شیخ حسن جوبانی نے پهر مکر اور فریب کرنا شروع کیا یعنی طغا تیمور
خان کو یهه کهلا بهیجا که اگر قصد بادشاه کا امیر شیخ حسن ایلکانی کے پکڑنے کا هو تو چاهئی که مجهسی
ملجاسئے مین مسماة ساتی بیگ بادشاهزادی سسی اوسکا نکاح کروا دونگا اور مثل غلامون
کی اوسکی خدمت کرتا رهونگا طغا تیمور نے اس فریب مین آکر ایک خط مشتمل اوپر موافقت بادشاهزادے
ساتی بیگ اور شیخ حسن جوبانی سے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن ایلکانی کے لکهه کر پاس
امیر شیخ حسن کوچک کی بهیجدیا — جب امیر شیخ حسن بزرگ نی یهه باتین سنی بهت متحیر اور
پریشان خاطر هوکر ایک شخص کو جو طغا تیمور کا مقرب اور مخصوص تها بلا کر وه عهدنامه که اوسکی
درمیان هوگیا تها دکهلایا وه شخص بهت خجل هوکر بادشاه سے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعه کے
بیان کی طغا تیمور نے شیخ حسن جوبان کی حیله پر مطلع هوکر انگشت تعجب کی دانتون سسی کاٹی
اور نهایت شرمنده هوکر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جهان تمور خان بن افرنگ بن گنجاتو خان کا

بعد مراجعت طغا تیمور کے امیر حسن ایلکانی نی جهان تمور خان کو تخت پر بٹهلایا وه جانب بغداد
کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف مین لاکر خطبه اور سکه اوسکی اپنے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

نام کا جاری کروا دیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان بثبوت ابن ہلاکو خان کی نواسون مین سی ایک شخص تہا آخر ۷۳۹ سنہ
سات سو انتالیس ہجری مین بسبب سعی شیخ حسن جوبانی کے شاہزادی ساتی بیگ سی اوسکا نکاح
ہوا اور تخت سلطنت پر بیٹہا اور ماہ شوال ۷۴۰ سنہ سات سو چالیس ہجری مین باتفاق امیر شیخ
حسن کے اوجان مین گیا اور سبجائے بہت خلق اللہ اوسکی جہنڈی کی نیچی جمع ہوگئی — اسی اثنا
مین امیر شیخ حسن بزرگ نی ہمراہ جہان تیمور خان سے قصد آذربیجان کا کرکی گیا اور سلیمان خان
اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر بغداد کو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
ایلکانی جب دار السلام مین پہنچا تیمور خان کو جو نہایت ناقابل تہا موقوف کیا اور درمیان ۷۴۱ سنہ
سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کا دن بموجب حکم اپنی بہائی طغا تیمور خان سے
متوجہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا ہوا اور ہبجانب سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن جوبان بموجب
اشارہ اپنی بہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کا دن کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بہائی
کی خدمت مین پہنچنی کی سرداروں سی لڑنے گیا وہان مارا گیا — اور ۷۴۳ سنہ ہجری مین طغا تیمور خان
بہی خواجہ یحیی سربدار کی ہاتہہ مقتول ہوا القصہ امیر شیخ حسن جوبانی بعد شکست دینی شیخ علی کی جانب
دیار بکر اور بلاد روم کی گیا وہان جاکر قتل اور غارت اور شہرون کو بہت خراب اور ویران کیا اور
صحیح و سالم وہان سی مراجعت کی — اور درمیان ۷۴۴ سنہ سات سو چوالیس ہجری کی سلیمان
اور امیر یعقوب شاہ کو مع ایک جماعت امرا کی جانب روم کی بہیجا وہ لوگ وہان سی شکست کہاکر
آئے اسلئے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تقصیر کے جو اونسی لڑائی مین کی تہی مقید کیا
— امیر شیخ حسن کی جورو جسکو خاتون عزت ملک کہتی ہین چونکہ یعقوب شاہ سی محبت رکہتی تہی
اوس عورت نی یہہ خیال کرکے کہ میری خاوند کو اس موذی نی بسبب اسبابت کی کہ مجہسی وہ محبت
رکہتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتون سی ملکر سنگل کی رات ستائیسوین ۲۷ رجب کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک اشرف کابن تیمورتاش کا

۱۲۴ اگئی اور اوسکی خصیه پکڑ کر ایسی کھینچی کہ وہ تڑپنی لگا آخر کار خصیه پکڑے رہی بہت اوسنی زور
اور فکر چھڑانی کا کیا ہرگز خصیه نچھوڑے یہانتک کہ وہ مرگیا خواجہ سلیمان نے اس مقام پر یہہ تاریخ
لکھی ہے ؎ ز ہجرت نبوی رفته ہفتصد و چہل و چار ✚ در آخر رجب افتاده اتفاق حسن
زنی چکونه زنی فرفراست حسان ✚ بزور بازوی خود خصیتین شیخ حسن ✚ گرفت محکم و بداشت
تا مرد و برفت ✚ زہی مخجسته زنی خایه دار مرد افکن ✚ دوسری روز وہ قحبه نابکار معه اپنی
اعوان اور انصار کی چھپ کر محل سی نکلکر بھاگی دو دن تک یہہ حال کسی پر نہ کھلا تیسری روز
تمام امیروں کو اس امر کی خبر پہنچی بعد جستجو اور تکاپو کی عزت ملک اور تمام قاتلین بادشاہ کو
پکڑ کر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک اشرف بن تیمورتاش کا

واضح ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بھائی کے ملک اشرف اپنی چچا یاغی باستی کی ساتھہ حدود
شیرکند میں تھا جب اوسنے یہہ خبر سنی تبریز میں آیا — اسی اثنا میں امیر سیورغان نے جو کہ
درمیان قراحصار روم کے محبوس تھا نکلکر شہر کی کوتوال کو قتل کر کی ملک اشرف اور یاغی باستی
سی جا ملا — اور سلیمان خان نے جب جمعیت امرا اور مردمان سپاہ کی دیکھی جانب دیار بکر کے
چلا گیا چند روز درمیان اونکی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامر اونمین ہی اختلاف ہوگیا
ایک رات کو یاغی باستی اور سیورغان تبریز سی نکلکر جانب خوی کی گئے ملک اشرف نے
بھی اونکی پیچھی تعاقب مین حرکت کی صحرای اغنا باد میں جا کر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا سیورغان
اور یاغی باستی کو شکست ہوئی اوسوقت ملک اشرف نے موضع تاویل پر نزول کر کی ایک شخص مسمی
نوشیروان کو تخت پر بٹھلایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیروان عادل کہا کرد یہہ منادی پھرادی
جب گنجه میں پہنچی قاضی محی الدین بردعی واسطی صلح کروانی کی یاغی باستی کی طرف سی اوسکے پاس
آیا ملک اشرف نے صلح مان لی سیورغان کو یقین نہ آیا امیر ایلکان ولد امیر شیخ حسن بزرگ
کی ہاتھہ سی مارا گیا — اور یاغی باستی اپنی چھوٹی بھائی کے پاس گیا وہان سی دونو جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

تبریز کی متوجہ ہوئی جب تبریز مین آئی ملک اشرف نی اپنی چچا بزرگوار کو ایسی طرح پر ۱۲۵
قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہوئی کہ کسطرح مارا بعد اوسکے قتل کرنی کی مستقل ہوکر حکومت
کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی ایسی کی کہ جس کسی سی ہوسکا اران سی اور آذربیجان سی
بہاگ کر جہان امن پایا وہان جا بسا — اول موسم بہار ۷۴۸ھ سات سو اٹہتالیس ہجری
مین ملک اشرف نے قصد جنگ شیخ ایلکانی کا دمین کرکے جانب بغداد کی کوچ کیا —
امیر شیخ حسن شہر مین محصور ہوا ملک نی محاصرہ چند روز کی ہراسان ہوکر جانب تبریز کی مراجعت
کی اور محرم ۷۵۱ھ سات سو اکیاون ہجری مین اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان نے
لوگ لڑتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑہا اور دو ہزار دینار نقد زر سرخ
معہ اخباس ایک لاکہہ دینار کی ملک اشرف کی خدمت مین اصفہانیون نے بہیجی اوسوقت
مراجعت کی اور ظلم اوسنے بیشمار کئی ہین چنانچہ اوسکی ظلم دیکہہ کر شیخ صدرالدین صفدنے
جانب گیلان کی — اور خواجہ شیخ کحجی شام مین گئی اور قاضی محی الدین بردعی دشت قپچاق
مین گیا اوس شہر کے سرای مین جاکر ٹہرا — اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی وعظ
کرنے کو حاضر ہوا تہا اثنار وعظ مین شرح ظلم ملک اشرف کی اسطرح پر تقریر کی کہ بادشاہ
اور اہل مجلس کو طاقت کچہہ پوچہنی کی نہ تہی ظلم سن سنکر سن ہوگئی تہی بعد ازان جانی بیگ
خان نے دو مہینے کے عرصہ مین لشکر جمع کرکے ۷۵۸ھ ہجری مین وہ عادل مسلمان ملک
اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قپچاق سی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا بعد یہان پہنچنے کے
ملک اشرف پر ظفر پائی اوسکو قتل کیا چارسو قطار اونٹون کی جو لدی ہوئی جواہر اور زر
اور اخباس سے تہی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تہی جو اوسکو ملے
— پہر دس ہزار آدمی لیکر تبریز مین آیا لشکری اوسکے راہ مین جو فرد کش ہوتے ہوئے
اور رسد پاتی ہوئی آتی تہے کسی کی مجال اتنی نہ تہی کہ ایک مٹہی گہاس کی بے دئیے قیمت کے
کسی کسان سی لیوے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی بردی بیگ کو معہ پچاس

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا

۱۲۶ ہزار سوار کی تبریز مین چہوڑ کر آپ بنفس نفیس خود مراجعت کر گیا بعد تہوڑے زمانہ کی بزری کی
دختر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت مین گرفتار ہی اسلئی واخی جوق کو اپنا نائب بنا کر
خود متوجہ دشت قپچاق کا ہوا اور اخی جوق اوس ولایت پر مستولی ہوکر ملک اشرف کے
طریقہ پر چلنے لگا یعنی وہی ظلم جاری کیا

بیان وفات پانی شیخ حسن ایلکانی کا اور بیٹہنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

واضح ہو کہ ۷۵۷ھ سات سو ستاون ہجری مین امیر شیخ حسن بزرگ درمیان بغداد کی فوت ہوا
اوسکا بیٹا سلطان اویس مسند سلطنت اور جہانگیری پر درمیان سنہ مذکور کی بیٹہا اور درمیان
۷۵۹ھ سات سو انسٹہہ ہجری کے اوسنی قصد تسخیر آذربیجان کا فرمایا اخی جوق اوسکے
مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہا کر تبریز کو چلا گیا سلطان اویس بہی اوسکے تعاقب مین اوسی شہر پر
پہنچا پہر وہان سی اخی جوق نخجوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی مین داخل ہوا ماہ رمضان
۷۶۰ھ سات سو سنتالیس ہجری مین چند امرا کو جو بر سر خلاف تہی یاسا مین مقید کیا اسلئی ایک
جماعت امرا اور اعیان اوسجا ئے کی اخی جوق سی ملگئی سلطان نی امیر علی کو اونکی دفع کے
واسطی روانہ کیا امیر علی بسبب اوس کینہ دیرینہ کی جو سلطان سی رکہتا تہا اخی جوق سی
آپ جان کر شکست کہا کر بہاگ آیا اور بادشاہ نے جانب بغداد کی مراجعت فرمائی ۷۶۰ھ
سات سو ساٹہہ ہجری موسم بہار مین امیر محمد مظفر نے لشکر لیکر آذربیجان پر چڑہائی کر کے
اخی جوق کو شکست دی چند روز تبریز مین مقیم ہوا اسکا ئی آوازہ سلطان اویس کا سنکر پہر
اخی جوق نی مراجعت کی اگلی دفعہ اخی جوق کو بادشاہ نی قتل کیا — اور ۷۶۵ھ سات سو
پینسٹہہ ہجری مین خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس سی حاکم بغداد کا تہا راہ مخالفت
اور عصیان کی اختیار کی اسلئے سلطان جانب دار السلام کی گیا خواجہ مرجان شکست کہا کر

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

کہا کر محصور ہوا پھر بطور عجز و انکسار کی ہیئتیں آکر دروازہ بغداد کی کھول دئے سلطان اویس نے
اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جاکر موصل کو فتح کیا پھر جانب
ماردین کی گیا وہان سے تبریز کو مراجعت کی اور ۷۷۲ھ سات سو بہتر ہجری مین سلطان اویس
نے امیر ولی کی مہم پر توجہ کی یہہ امیر ولی بعد قتل کرنے طغا تیمور خان کی ولایت مازندران پر
مستولی ہوگیا تہا غرضیکہ جانبین سے مقابلہ سخت ہوا آخرکار شکست امیر ولی کو ہوئی اور
سلطان نے سمنان تک دشمنون کا تعاقب کرکے مراجعت کی آخر ماہ ربیع الاول ۷۷۶ھ سات سو
چہتر ہجری مین سلطان اویس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام امرا اور ارکان ولایت اور
قاضی شیخ علی کجانی نے بادشاہ کی سرہانے بیٹھکر وصیت طلب کی اوسنے کہا کہ سلطنت
حسین کری اور حکومت بغداد کی شیخ حسن سے متعلق رہے اون لوگون نے عرض کی کہ شیخ
حسن شیخ حسین سے بڑا ہے ایسا نہو کہ امین جنگ و جدال آپکی بعد قایم رہی بادشاہ نے
نزع کی حالت مین یہہ کہدیا کہ تمہین اختیار ہے اس لفظ کو سنکے اجازت تصور کرکی شیخ حسن
کو قید کیا پھر سلطان اویس کو بولنے کے تاب و طاقت نرہی تہی کیونکہ جاڑی بند ہوگئی تہے
دوسری تاریخ جمادالاول کو فوت ہوا اوسی رات کو شیخ حسن کو بہی عمارات دشقیقہ مین
لیجاکر زمین مین گاڑ دی اور سلطان اویس کو سرودان مین دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

واضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اویس دوسری روز بعد انتقال شاہ اویس کی باتفاق
جمیع امرا اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہوا حسین نے اوایل بہار ۷۷۹ھ سات سو اناسی
ہجری مین جانب قلعہ ارجیس کی جو تحت تصرف قرا محمد ترکمان کے تہا لشکرکشی کی انجام
مہم کا صلح پر پہنچا ہوا قرا محمد بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکر مشمول نظر عاطفت کا ہوا اور
درمیان ۷۸۰ھ سات سو اسی ہجری کے ایک جماعت امرا کی سلطان حسین سے پھر گئی ہی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اویس کا

۱۲۸ وہ لوگ نسل سرائیل سے اور عبدالقادر جان شاہ کی تھے غرض ان باغیون کی یہہ تھی کہ عادل
آغا کی حکومت اور استیلا جاتا رہی اسلئے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ
کے سلطانیہ سی جانب مخالفین کے گیا اب گرکان کی نواح مین سی اون لوگون کو پکڑکر یاسا مین
مقید کیا اور اسی سال مین درمیان بغداد کے ایک جماعت امرا نے امیر اسماعیل بن امیر زکریا کو
جو کہ جانب سلطان حسین کی سی وہان کا حاکم تھا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر
بٹھلایا جب یہہ خبر سلطان حسین کو پہنچی بموجب صلاح وقت کی ایک فرمان اوسکے نام بھیجکر اوسکو
اوس عہدہ پر بحال کیا — اور پیر علی نے بغداد مین آکر تمام امور ملکی اور جنگی مین بطور استقلال کی
اپنا دخل کرکی اکثر ولایت عرب کو تحت و تصرف اپنی مین لایا — جب سلطان حسین اور
عادل آغا نی پیر علی کی استیلا اور بغاوت کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دار السلام کے جانب گئے
— اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بسبب نرکھنے طاقت جنگ کی جانب تستر کے بھاگ گئی
عادل آغا نی اونکا تعاقب کیا بعد محاصرہ قلعہ تستر کے شاہزادی شیخ علی سی صلح اسبات پر
کی کہ ضلع تستر مین حکومت وہ کرتا ہے دار السلام بغداد سی کچھ تعرض نکرے بعد ازان بغداد
کو مراجعت کی وہان سی لشکر بہت سا لیکر سلطانیہ کو گیا اور عین موسم جاڑے مین شیخ علے
اور پیر علے نی بسبب استدعای بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین
نے بھی محمود دواتی اور عمر قپچاقی کو اونکی مقابلہ کے واسطے روانہ کیا وہ دونو پیر علے سے
پنجہ مین قید ہوئے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سی ماری گئی سلطان حسین یہہ خبر سنکر
جانب تبریز کی بھاگ گیا راہ مین بہت صدمہ اوٹھاکر بہزار خرابی بلدہ تبریز مین داخل ہوا
اوایل ۷۸۴ھ سات سو چوراسی ہجری مین عادل آغا قلاع رے کی فتح کرنے پر
تمام ہمت مصروف تھا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اوسکے مدد کو بھیج دیا تھا اسلئے
فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اویس نے جسکی برابر کوئی شخص روی زمین پر
سفاک بیباک نہ تھا بخیال مخالفت اپنی بھائی کے تبریز سی جانب اردبیل کی گیا ہرچند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

ہر چند کہ سلطان حسین نے اوسکی پاس کئی قاصد بھیجکر مراجعت کرنی کی خواہش کی اوسنے ہرگز منظور نکیا بلکہ اوسنے وہان جاکر لشکر فراہم کرکی مثل بلائی ناگہان کی تبریز پر چڑھائی کی سلطان حسین متحیر اور سراسیمہ ہوکر کسی گوشہ مین جان بچاکر چھپگیا لیکن قضا نے چھپنے نہ دیا اوسی رات کو اوسکی لشکری کہین سے ڈھونڈکر پکڑلائی اوسنے فوراً قتل کرڈالا کہتی ہین کہ سلطان حسین ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تہا گاہی گاہی وہ افعال جولایق مردون کی نہین ہے کیا کرتا تہا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اویس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی احمد مذکور تخت پر بیٹہا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلاگیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پہر دل اغا تبریز مین آیا ــــ اور سلطان احمد بسبب اسکی کراہی اوسنی کچہہ مضبوطی اور تمکین اور قوت پیدا نکی تہی جنگل کی جانب بہاگ کر تبریز مین چلاگیا پہر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اثنار راہ مین بعضی امرا سنے بسبب ہواخواہی سلطان احمد کی عادل آغا سے خلاف جب پیدا کیا اوسوقت اوسنی صلاح وقت تعاقب کرنا جانکر سلطانیہ کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد دوسری دفعہ پہر تبریز مین آیا اسی اثنا مین سلطان احمد نی یہہ خبر پائی کہ شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہین اسلئی سلطان احمد نے اوسکی لڑائی کا قصد کرکی اونکی طرف کوچ کیا نوح سعفت رود مین دونون لشکروکا مقابلہ ہوا عمر قبچاقی جو سلطان احمد سی کینہ رکہتا تہا شاہزادہ علی سی ملگیا اسلئے سلطان احمد معرکہ سی بہاگ کر راہ جوی سی نخجوان کو چلاگیا وہان جاکر قرا محمد ترکمان سی جاملا ــــ قرا محمد وا سطی معاونت سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک کی آیا سلطان احمد کو ایکی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شاہزادہ شیخ علی اور پیر علی بادوک مقتول ہوئی ترکمان لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مراجعت کرگئے اور سلطان احمد تبریز کو چلاگیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۰ بعد ازان درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیان اور وقایع ہوئے ہنوز لڑائی ان دونونمین ہو رہی تہی کہ تیمور صاحب قران عراق اور آذربیجان مین پہنچا پہر اونکی مہم کی اور ہی شکل ہو گئے کچہہ اور حال سلطان احمد کا اور کیفیت اوسکے مقتول ہونے سکے انشاء اللہ تعالی آگی بیان کرونگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران سی جانب توران کے اوڑاون یعنی حال چغتائی خان کا معہ اوسکے اولاد کی جو چہٹ گیا ہے بہت مختصر کرکے لکہون تاکہ کتاب نہ بڑہ جائے اور مطلب بہی نرہ جائے

ذکر سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور اقربای اوسکی کی جو مملکت توران مین تہی

واضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تہا وہ بسبب عقلمندی کے تمام اپنی بہائیون پر شرف وامتیاز رکہتا تہا چنگیز خان نی وقت تقسیم کرنی اپنی سلطنت کی حکومت دیار ماوراء النہر — اور بلاد غور — اور کاشغر — اور بدخشان — اور بلخ کی اوسکو دی تہی اور اس لڑکی کو قراچار نویان بن سوغو جین کو جسکی پانچوین پشت مین حضرت صاحبقران تیمور ہین سپرد کیا تہا جب چنگیز خان فوت ہو گیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت مین اپنے بہائی اوکدائی قاآن کی مشغول رہتا اور حتی الوسع اوسکی تعظیم اور تکریم مین مبالغہ کرتا رہتا اور بدون مشورت اور بے استصواب قراچار کی کسی کار مین دخل ندیتا نادرات وقایع اوس زمانہ کے سی ایک یہہ ہی کہ درمیان سنہ ۶۳۰ ہجری کی موضع تاراب مین جو کہ ایک گانو تین فرسخ پر بخارا سی واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شقاوت فرجام پیدا ہوا اوسنے چند شعبدی لوگون کو دکہلا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کرکے بخارا اور ماوراء النہر اوسکے اور شہرون کو حلقہ بگوش اپنا کر لیا جب اتنی بہیڑ بہاڑ مریدون کے اوسکی پاس ہو گئی اوسوقت داروغہ چغتائی خان کو معہ اوسکی انصار اور اعوان کے بخارا سی نکالکر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد چنگیز خان کا

(۱۳۱) حاکم ہو بیٹھا اوسکی تارابی کی نام کا خطبہ بہی بخارا مین پڑہا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو اوسنی قتل کیا اوسکی ستولی ہونی سی اوباشون کی بن آئی چوریان اور لوٹ بہت ہوئی روز روشن مین متمول لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدمعاشون کی یہہ حالت تہی کہ جس دولتمند کے گہر مین جا گہسی جو چاہا سو لیا بادشاہ کی طرف سی کچہہ مانعت اسبات کی نہ تہی — وہ داروغہ اور امرا چغتائی کی جو بہاگ گئی تہے اونہون نے سپاہ جمع کرکے پہر بخارا پر چڑہائی کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت مغلون سکے دلمین اوسکی کرامات کی باتین سنکر جنگ کرنی کا ارادہ نہ تہا بلکہ سپکا ہیاؤ نہ پڑتا تہا کہ اوسی لڑے اتفاقًا اسی اثنار مین ایک تیر غیبی اوس شیخ تارابی کی ماتہی مین کسی مخالف کا آکر لگا اوسکا تو فورًا کام تمام ہوا مگر بسبب کثرت غبار کی کسی نے نہ جانا کہ پیر جی کی جان پر کیا بیتی اور مغلون کے دلمین جو دہشت اوسکی کرامات کی چہا گئی تہے وہ بہی شکست کہائی ہی بہاگے شیخ تارابی سکے مریدون نی اونکا تعاقب کرکی قریب دس ہزار مغل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مراجعت کرکی پہرے محمود تارابی کی لاش کہین لاشون مین ملگئی تہی کسیتی اوسکو تلاش نہ کیا سب مریدون نے یہہ تجویز کی کہ شیخ غایب ہوگیا ہے اسلئے سب نی متفق ہوکر اوسکا محمد علی کو قایم مقام کیا القصہ جب یہہ خبر بادشاہ قراچار کو پہنچی اوسنے ایلدر نویان سے اور حکمن قورجی کو اس فتنہ کی دفع کرنی کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر فراوان لیکر طرف بخارا کی گئے مہم حسب دلخواہ اونہون نی اہالی کی کرکی قتل اور لوٹ کا ارادہ کیا اکابر اور اشراف بخارا نی یہہ عرض کی کہ ابہی قتل اور غارتگری مین ہم ایک عرضی قراچار نویان سکے پاس بہیجتی ہین بعد اوسکے حسبطرحکا حکم صادر ہوگا وہ آپ کیجئی گا اونہونی منظور کیا قراچار نے عرضی پڑہکر حکم عفو جرایم کا دیا چغتائی خان ماہ ذیقعدہ ۶۳۸ ہجری مین فوت ہوا سیس آدمی اوسکے لولادسی تخت سلطنت توران پر راج کر گذرے ہین جنکی تفصیل یہہ ہے

اول بیسو منکا بن چغتائی خان

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳۲ ۲ قرا ہلاکو بن منوکا بن چغتائی خان بعد فوت ہونی ہیسوکا کی سبب
سی قرا چار نویان کی وہ بادشاہ ہوا تہا نویان مشار الیہ سے
اوسکی ایام دولت مین درمیان ۶۵۲ سنہ چہ سو باون ہجری کے
عالم جاودانی سی رحلت کی عمر اوسکی ۸۹ نواسی برسکی ہوئی

۳ ارغنہ خاتون بنت تورالچی گورکان نسکوحہ قرا ہلاکو کی اوسکی ایک
بیٹا قرا ہلاکو کی نسل سی مبارکشاہ تہا چونکہ وہ بچہ تہا اسلئی وہ عورت
بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتے تہی

۴ بائیسنغو بن نامدار ابن چغتائی خان مورخ لوگ اسکو بالنغو کہتی ہین

۵ مبارکشاہ بن قرا ہلاکو بعد وفات بالنغو کی تخت کا وارث ہوا

۶ براق خان بن بیسو ستوار بن میتوکان اسنی اپنی ایام دولت
مین خراسان پر لشکر کشی کی تہی جب اباقا خان بن ہلاکو سی شکست
کہا کر بہاگا تو بخارا مین جاکر مسلمان ہوگیا تہا بعد مسلمان ہونی کی سلطان
غیاث الدین اوسکا نام رکہا گیا آخر ۶۶۸ سنہ چہ سو اٹہسٹہ ہجری مین
فوت ہوا

۷ بیگی ابن سارہان بن چغتائی خان

۸ بوقاتیمور بن قلاعی بن بوری بن سوکان

۹ دواسحان بن براق خان یہہ عادل اور بلند مرتبہ بادشاہ تہا

۱۰ کوجک خان بن دواسحان

۱۱ بالنغو بن قلاعی بوری بن میتوکان

۱۲ السیبوقا خان بن دوسحان

۱۳ کبک خان بن دواسخان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تہا بلخ مین

بیان اولاد چنگیز خان کا

بلخ مین

بلخ مین قبتہ الاسلام اوسنی نبوایا ہی

۱۴ ایلجنکدای خان بن دواسجان

۱۵ دوا تیمور بن دواسجان

۱۶ سرین دواسجان ہندوستان پر بہی اوسنی لشکر کشی کے ہتی

۱۷ خبکتی بن ابوکان بن دواسجان

۱۸ بسیو بن تیمور بن ابوکان اسنی اپنی بہائی پر خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونون چوچیان کٹوا ڈالین تہین یہہ پاگل اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تہے کیونکہ والدہ کو یہہ کہا کہ تو نی مجکو باغی ہونی کی صلاح دے تہی اسیو اسطی تری چوچیان کٹوا ڈالین

۱۹ علی سلطان جوکہ نسل اوکدائی قاآن سی تہا

۲۰ محمد خان بن بولاد بن کوبجک خان

۲۱ قران سلطان بن بسیور بن اورکتیمور بن بوقا بن تیمور بن بوری بن مشوکان جو درمیان ۷۴۳ سنہ ہجری کی تخت نشین ہوا

۲۲ دانشمند جہ خان اوسکا نسب بہی اوکدائی قاآن تک پہنچا ہی بعد مقتول ہونی قزان سلطان کی امیر قزغن نی اوسکو بادشاہ نبایا بعد گذرنے دو سال کی اوسکو بہی قتل کیا

۲۳ بیان قلیخان بن سورغد و بن دواسجان سے امیر قزغن سنے دانشمند ہ کو قتل کرکی بیان قلی کو بادشاہ نبایا اوسنی اچہا بندوبست اور عدل کیا درمیان ۷۶۰ سنہ ہجری کی قتلق

بیان اولاد چنگیز خان کا

۲۳

تیمور نامی ایک مغل نی جسکی نکاح مین امیر قزغن کی بہن تہی
بسبب کینہ دیرینہ کی فرصت پاکر شکارگاہ مین اوس امیر
ملکات پناہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی بہاگ گیا
مغلون سے بہی اوسکا تعاقب کرکی قندز مین جاکر اوسکو پکڑ کر
پہری پہری کیا بعد ازان امیر قزغن کی بیٹی امیرزادہ عبداللہ کو
اوسکی قایم مقام کیا اوسنی سمرقند کو دار السلطنت بنایا اور
بسبب طمع خاتون بیان قلی کی جو بیہ حرکت کی تہی اوسی
نامراد ہی گیا

۲۴

تیمور شاہ بن بیسو رتیمور بن ابوکان بن دوا سجان امیرزادہ
عبداللہ نے بعد قتل کرنے بیان قلیخان کی اوسکو بادشاہ
بنایا — اور امیر بیان سلدز نے طریق اطاعت سی انحراف
کرکی باتفاق امیر حاجی برلاس کی جو کہ اولاد بیسومنکا بن
قراچار نویان سی تہا جانب امیرزادہ عبداللہ کی خروج کیا
جانبین سی لڑائی ہوئی امیر بیان سلدز نے فتح پائی تیمور شاہ
اور امیرزادہ عبداللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر مین
جہنڈا بادشاہی کا بلند کیا وہ شخص سلیم النفس کم آزار آدمی
تہا اور اکثر اوقات شراب خواری مین رہتا تہا اسلئی خلل
توران مین نیز آگیا تہا

۲۵

تغلق تیمور خان بن المنوا جہ بن دوا سجان — بعد شہادت
امیر قزغن کی الوس جتہ مین وہ حاکم ہوگیا تہا جب اوسنی
خبر پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان سنہ ۷۶۱ ہجری کے

بیان اولاد چنگیز خان کا

ہجری کی وہان گیا اکثر امرار کو اپنا مطیع و منقاد کر کی مراجعت ١٣٥
کر آیا اوسکی آنے کی بعد جب امیرون مین پہر نزاع اور اختلاف
پڑا اسلئی درمیان ٧٦٣ سات سو تریسٹھ ہجری کے پہر
لشکر کشی کی امیر بایزید جلایر اور امیر بیان سلدز کو قتل کیا
اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماورار النہر پر مقرر کر کے
مراجعت کر آیا

الیاس خواجہ بن تو قتلقیمور خان ہی کہ بعد مراجعت اپنی باپ
کے ماورار النہر مین بادشاہ ہوا اور درمیان ٧٦٥ سات سو
پینسٹھہ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولادن کو بجل خان اسکو پانی مین اوسکی
وزیر نی ڈبو کر مار ڈالا تہا

قبول سلطان بن دورجی بن ایلچکدای
سیورغتمش خان بن دانشمندجہ خان جسکو حضرت صاحبقران
امیر تیمور گورکان نے تخت خانی پر بحال رکہا

سلطان محمود خان بن سیورغتمش خان کہ امیر تیمور نی بعد فوت
ہونے اوسکے باپ کی بسبب مواثیق اور عہود کی حکم دیا کہ
اوسکا نام فرمانون کے سہر پر لکہا جایا کری — واضح ہو
کہ اسجاپی تک مرزا الغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکہا گیا یہہ
رسالہ اوسنے خانان الوس اربعہ کی ذکر مین تصنیف کیا ہے
— اب ہم اسجای سی حال امیر تیمور گورکان صاحب قران کا لکہتی ہیں
اور اوسکی اولاد کا بہی حال مختصر اپنی وقت تک لکہر ہے فقط

بیان امیر تیمور کا

فصل

اسمین ذکر فرمان فرمائی اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورکان کا

واضح ہو کہ مورخون نے نسب امیر تیمور گورکان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر ترا غان — بن امیر برکل — بن امیر ایلنگر — بن ایجل — بن قرا چار نویان — بن سوجیجن — بن امیر دمچی برلاس — بن قاجولی بہادر — بن تومنہ خان — بن باسنقر خان — بن قایدو خان — بن دوتومن خان — بن بوقا خان — بن بوزنجر قاآن — بن الانقوا ہی جو کہ نسل قیان سی تہی اور قیان کی نسل حضرت آدم ع تک اوپر لکھہ چکا ہون اوسکی بیان کرنی کی کچہہ حاجت نہین

بیان ابتدا حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچنی تک

امیر تیمور صاحبقران ایام صبا مین اور اوان جوانی مین اچہی طرح پر ایام بسر کرتے تہی درمیان سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹہہ ہجری کی کہ تو قلقیمور خان نے جب قصد تسخیر ماوراالنہر کا کیا اور جب آب خجند سی لشکر عبور کر گیا اور صلاح ہو چکی اوسوقت امیر تیمور نی بسبب مصلحت کی وہان اجازت مراجعت کی لیکر اردوی امرا خان مذکور مین آکر تقریر کلمات دلپذیر کی اور اونکو مقام شہر و کین سی عبور کروایا امراء مذکور نے آثار رشد اور نجابت کی اوسکے ناصیہ مین پاکر حکومت تومانون قصبہ کش سکے امیر تیمور کو دے امیر تیمور نی اوس ولایت مین جاکر تہوڑے عرصہ مین بہت سا لشکر جمع کر لیا اسی اثنا مین امراء تو قلقیمور خان سکے اوس سی پہر گئے اور بادشاہ ہی شکست کہاکر بہاگ گیا بعد ازان امراء ماوراالنہر سی امیر تیمور لڑا اکثر اوقات شکست مخالفون کو

بیان امیر تیمور کا

مخالفون کو ہوتی رہی ان لڑائیون کا حال تاریخون مبسوطہ مین لکھا ہوا ہی اختصاراً چھوڑا جاتا ہے
غرضیکہ درمیان ۷۶۳ سات سو تریسٹھ ہجری کی دوسری دفعہ پھر متوجہ جانب ماوراء النہر کی
ہوا — امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سی آیا تہا وہ بہی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر پر
گیا جب تو تغلقتیمور نے امیر بایزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کرکی جانب
خراسان کی بہاگنا اختیار کیا گانو خوراشا پر وہ بہی مقتول ہوا — اور امیر تیمور صاحب قران
بسبب سعی امیر حمید مقرب تو تغلقتیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق بادشاہ
نے حکومت تومانات شہر سبز کی امیر تیمور کو مرحمت کی — اور عین قلب موسم زمستان مین
خان مذکور بارادہ عزم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوش ہو رہا تہا حکم دیا کہ اوسپر چڑہا ہے
گیچ دی ناگاہ کیخسرو ختلانی امیر حسین سی باغی ہوکر مخالفین سی آملا اسی امیر حسین نی ارادہ
بہاگنی کا کیا اسواسطی تو تغلق تیمور خان نے بہی قصد مراجعت کا کرکے اپنی بیٹی الیاس خواجہ
خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امرا اور کچہہ سپاہ اوسکی نگاہبانی
کی واسطی چہوڑکر چلا آیا اور یہہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان ہمیشہ الیاس خواجہ خان کی لشکر
مین رہی اور بیکچک سارے لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا — بعد جانی تو تغلقتیمور خان کی بیکچک
نے ہاتہہ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہہ امر سب امرا پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ ماثر پر
بہت شاق ہوا اسلئے عنان عزیمت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منعطف فرماکر بیابان جوق پر
اور پر ایک کوئی سانج کی ملاقات ہوئی ۷۶۵ سات سو پینسٹھ ہجری مین الیاس خان سی لڑنے
کا ارادہ کیا موضع تبامین مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا اور لڑائے ہونی لگی انجام کار
فتح ونصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور مخالفین کی آدمی بہت مارے گئی
اور الیاس خواجہ اور امیر بیکچک نی بہاگ جانا اور بعضی امرا جتہ مقید ہوئے اور امیر حسین
اور صاحب قران کامیاب ہوکر اپنی مقام کو مراجعت فرما آئے — آخر فصل بہار مین
الیاس خواجہ بعزم انتقام ماوراء النہر پر پھر چڑہ کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پھر مقابلہ پر آئی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ نواح آب مین لڑائی ہوئی یہہ لڑائی بنام جنگ لای مشہور ہی اس لڑائی مین چند حرکات
امیر حسین سی مخالف طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئین اسواسطی امیر تیمور نے اوسکی سپاہ کو قتل
کرنا شروع کیا قریب دس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بہاگ کر موضع
سبز نو پر جا پڑا صاحب قران نے بہی اوسکا تعاقب کرکے قبۃ الاسلام بلخ پر جاکر ڈیرا کیا
بعد ازان لشکر جتہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب ممانعت مولانا زادہ سمرقندی — اور مولانا
خورد ک بخاری کے اور بسبب موافقت رعایا اون دونون کی کی اوس شہر مین کو لشکر کو
راہ نہ دی بعد ازان درمیان چارپایون لشکریون کے وبا پہیل گئی اسلئے لشکر (ی) جانب جتہ
کی مراجعت کی — اور امیر حسین اور امیر تیمور نی یہہ خبر بہجت اثر سنکر حدود نعلان پر باہم ملاقات
کرکی مراجعت کی امیر حسین سالی سرای کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبز کو مراجعت کر آیا اور درمیان
٧٦٧ سات سو سڑسٹھ ہجری کی بسبب چغلخوری بعض مفسدین کی درمیان امیر حسین اور
صاحب قران کی پہر مخالفت اور نزاع قایم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہے اکثر
معرکون مین امیر تیمور گورکان کو فتح ہوتی رہی درمیان ٧٦٩ سات سو انہتر ہجری کے اتفاق
صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور اس
شہر کو دار الملک بنایا درمیان آخر سنہ ٧٧٠ سات سو ستر ہجری کی امیر حسین نے امیر تیمور
کو لکہا کہ اپنی لشکر کا کوچ کروا کی بہت جلد خدمت مین حاضر ہووی کیونکہ بعضی مہمات کا سرانجام
کرنا بہت ضرور ہے اور لکہا کہ تمہاری ہمشیرہ شیرین بیگ آغا کا خاوند مسمی امیر مؤید ارلات
کسیکو مار کر بہاگ کر بلخ مین چلا گیا ہے اوسکو بہی سزا دینی ہی ہوای اسکی اور افعال ناہنجار
امیر حسین سی اسطرح کی سرزد ہوئی کہ امیر تیمور کو پہر کر مخالفت کرنی اور لڑنا اوسی مناسب معلوم ہوا
امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑہائی اور علم کوچ کا جانب قبۃ الاسلام بلخ کے دیا
اکثر امرا اور لشکری الوس چغتائی کی جو بسبب خباثت امیر حسین کی اوسکے اتباع سی متنفر
تہی صاحب قران کی جہنڈی کی نیچی آجمع ہوئے امیر تیمور درمیان ٧٧١ سات سو اکہتر ہجری کی

بیان امیر تیمور کا

۱۳۹ ہجری کی سپاہ موفور لیکر شہر سبز سی نکلکر جانب قبتہ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع سالگر
پر جو نو فرسخ ترمذ سی واقع ہے وہان امیر سید برکت سی ملاقات ہوئی چونکہ واسطی موقوفات
حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تہا اور اوسنی اوسکے حال پر کچہہ التفات نہ کی تہی
وہ بہی امیر تیمور سی ملگیا اور اس باکمال نے یہہ فرمایا (ترجمہ حیث ماشئت فانک منصور)
امیر تیمور نی بسبب برکت بیمی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقاف حرمین کے
وقف کردئے اور سب چہوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
لڑائی بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اسی اثنا میں صاحب قران نی سیورغتمش اغلان کو
تخت خانی پر بٹہلایا اور بلخ کی باہر چہاونی ڈالدی اور آپ مہمات جنگ و جدل اور حرب
و قتال مین مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نی ایلچیوں کے زبانی یہہ پیغام دیا کہ آپ میری
یہہ عرض بہی کہ میری جان بچ جاوی تاکہ مین بیت اللہ کی زیارت کو جاؤن امیر تیمور گورکان نے
اس عرض کو قبول فرماکر حکم دیا کہ کوئی آفریدہ متعرض امیر حسین کا نہو جدہر اوسکے جی مین
آوے جاوی لیکن امیر حسین کو صاحب قران کی عہد و پیمان کا یقین نہوا اسلئے صبح کی وقت
شہر بلخ سی باہر نکلکر پرانی شہر مین ملک غیاث الدین کی مکان سامنے جا کر کوئی چلا گیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
مینار مین چہپ گیا اتفاقا اسی جس رات کو امیر حسین نکلا اوسی دن کسی شخص کا ایک گہوڑا
جاتا رہا تہا اوسنی یہہ تصور کیا کہ اوس مینار پر چڑہکر دیکہون شاید
کہین جنگل مین میرے نظر چڑہ جاوی اوسنی امیر حسین کو دیکہہ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
بچانے کی ایک مٹہی مروارید کی بہرکر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سی میرے حال کی اطلاع نکرنا
اوس شخص نے یہہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سی ظاہرا قسم کہا کر اطمینان اوسکے کر کی فورا امیر
تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر سب حال کہدیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روانہ
ہوئی امیر حسین نے گہوڑون کی سمون کی آواز سنکر وہان سی نکلکر ایک اور غار مین چہپ
گیا جب لشکریون نی مینار مین اوسکو نہ پایا اوس غار تک کہوج لگا کر اوسکو پکڑ لیا اشکلین

بیان امیر تیمور کا

 باندھ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا صاحب قران نی فرمایا کہ مینی اوسکی جان بخشی کا حکم
دیدیا ہی اپنی بات سی مین ہرگز نہ پھرونگا تجاوز کرنا اپنی بات سی مردمیت کی بات نہین
ہی — جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سی باہر لائے امیر کیخسرو ختلانی نی صاحب قران سی
عرض کی کہ امیر حسین نی میری بہائی کیقباد کو بیجرم قتل کیا تہا اوسکو آپ میرے سپرد کر دیجی
تاکہ اپنی بہائی کا قصاص لون امیر تیمور نے امیر کیخسرو کو سخنان نصیحت آمیز فرما کر یہہ کہا کہ امیر حسین
کی مصاحبت کی تیرے اوپر بہت حق ہین اون حقوق کو یاد کرنا چاہئے اور یہہ کہکر امیر تیمور
اوسکی بیکسی پر بہت رویا امیر الجا تیوا بردی نی امیر کیخسرو کی طرف آنکہہ سی اشارا کیا کہ
اب باہر جا کر امیر حسین کو قتل کر ڈال اوسنی بدون اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ
اوسکے دونو بیٹون کو بہی اوسکے ساتہہ قتل کیا — اسمقام پر گرچہ بعض مورخ اوسکی
قاتلین مین امیر تیمور کو نہین شمار کرتی مگر اور تاریخون معتبر سی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر
حسین مین ثابت ہی سچ ہی — صدای خطبہ درین گنبد است بر بغتہ ؎ بنام شاہ
دگر گوش کن چو داری ہوش ؎

بیان جلوس فرمانی صاحبقران امیر تیمور گورگان کا اور تسخیر کرنی بعض ممالک اور امصار کا

واضح ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی — امیر تیمور صاحب قران باتفاق اکابر امرا مثل
امیر شیخ محمد بیان سلدز — اور امرا اولجا تیوا بردی اور امیر کیخسرو ختلانی اور امیر جاکو برلاس
وغیرہ اور باتفاق اعاظم سادات مثل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ
علی اکبر کی بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۷۷۱ سنہ سات سو اکہتر ہجری کو تخت سلطنت پر جلوہ
فرما ہوا — امیر تیمور نے تمام امرا اور ارکان دولت کو بہت انعام دئی اور لایق
مراسب ہر ایک کی روزینہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مرادین سرجو عام برلاس
کو دیکر جانب سمرقند کی گیا وہان جا کر عدل اور احسان باشندگان سمرقند پر کیا اسیطرح پر چند

بیان امیر تیمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نہضت فرماکر اون دیار کو بھی بضرب شمشیر آبدار کی تسخیر فرماکر اوایل ۱۴۱
سنہ ۷۷۹ سات سو اناسی ہجری مین جہانگیر ابن امیر تیمور گورگان نے وفات پائی چودھوین
ربیع الآخر سنہ مذکور مین مرزا شاہرخ پیدا ہوا آخر سنہ ۷۸۲ سات سو بیاسی ہجری مین
صاحب قران نے بارادہ خراسان کی جیحون سے عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذالحجہ سنہ مذکور
مین باہر قصبہ قوشنج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ مین سپاہیون نے قلعہ کو تسخیر کیا
اور حسب الحکم اہل فتنہ اور غوغا پکڑ کر یاساکو بہیجدی گئے بعد ازان صاحب قران نے نواحی
ہرات پر چھاونی فوج کے ڈالی اور ملک غیاث الدین پیر علی شہر مین محصور ہوا تین
چار روز لڑائی رہی آخر کار ماہ محرم سنہ ۷۸۳ مین ازراہ عجز و نیاز کی حاضر ہوا باغ زاغان مین
خدمت امیر تیمور مین آکر حاضر ہوا لشکریون نے ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر
تمام لوگون کے گہر مسمار کر ڈالی اور آدمیون کو قتل کیا پہر وہان سی کوچ فرماکر النگ
کوہستان کی نیچی اوتر کر حکم دیا کہ جتنی خزانی سلاطین غور و ملوک کرت کی ہین سب نکال
لاؤ بعد ازان جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نواحی نیشاپور مین خواجہ علی موید سربدار
اور علی بیگ جونی خدمت عالم پناہ مین حاضر ہوکر مشمول نظر عنایت ہوئے پہر حضرت
صاحب قران نے ایک ایلچی امیر ولی حاکم مازندران کے پاس بھیجکر حکم فرمانبرداری
اور انقیاد کا دیا اوسنی وعدہ کیا کہ عنقریب ملازمت حضور مین حاضر ہونگا اسلئے صاحبقران
نے جانب سمرقند کی مراجعت فرمائی اور ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام حکام خراسان
کو اونکی ولایت کی جانب بہیجدیے اور درمیان سنہ ۷۸۴ سات سو چوراسی ہجری کی حضرت
صاحب قران نے بسبب مخالفت علی بیگ جونی کی دوسرے دفعہ پہر خراسان پر لشکرکشی
کی اور قلعہ ترشیز اور حصار کلات کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرماکر چونکہ ملک غیاث الدین پیر
سی حرکات نالایق سرزد ہوئین تہین اسلئے اوسکو مع اوسکے اولاد کی اور علی بیگ
جونی قربانی کو قید کرکی ہمراہ اپنی ماوراءالنہر مین لے آیا اور درمیان سنہ ۷۸۵ سات سو پچاسی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۲ ہجری کی جب داروغہ ہرات نی وفات پائی بعضی غوریون نے فتنہ و فساد وہان برپا
کرکے بہت مغلون کو قتل کیا اسلئے لاچار امیرزادہ میران شاہ گورگان نی کہ اون ایام مین
کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات مین آکر بہت خلق اللہ کو قتل کیا — اور حضرت
صاحبقران نی بہی سمرقند مین جاکر جانب ملک غیاث الدین پیر علی اور تمام ملوک
کرت سے جو اون دیار مین محبوس تہی خاطر جمع فرماکر آب اموبہ سے عبور کرکی ماہ رمضان
مین درمیان ہرات کی پہنچکر وہان جانب فراہ — اور سیستان — اور قندہار اور
افغانستان کی لشکرکشی کی اور تمام اوس ولایت کو بضرب تیغ اور سنان کی مسخر کے
اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کرکی سمرقند مین بہجدیا اور شاہ شاہان کو
وہان کا حاکم بنایا یہہ موسم جاڑے کی قندہار مین تمام کرکی فصل بہار مین اپنی دار السلطنت کو
مراجعت فرمائی — اور درمیان ۷۸۶ سات سو چہیاسی ہجری کی صاحب قران ولایت
مازندران پر لشکرکشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا کیا امیر ولی بادشاہ مازندران
کا مقابلہ پر آیا قریب ایک مہینی کی لڑائی ہوتی رہی آخر الامر امیر ولی عاجز اور سراسیمہ ہوکر
جانب ری کی بہاگ گیا پہر وہان سے جانب استندار کی چلا گیا اور حضرت صاحبقران نے
حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ پسر طغا تیمور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ
جانب ری اور سلطانیہ کی آیا اوس مقام کو بہی اپنی تخت و تصرف مین لاکر عادل آقا اور
محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پہر راہ مازندران سے سمرقند کو مراجعت کی اور درمیان ۷۸۸
سات سو اٹہاسی ہجری سے کے جانب فارس اور آذربیجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس
یورش مین کہ قریب دو سال کی مدت ہوگئی تہی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح کے
اور امیر شیخ ابراہیم والی شیروان از راہ عاجزی درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا انواع
الطاف سے مخصوص ہوا اور درمیان ۷۸۹ سات سو اوناسی ہجری کی کہ شیراز مین امیر تیمور
کی جو نکہ چہاونی پڑے ہوئی تہی ایک ایلچی نے جانب ماوراء النہر سے آکر یہہ خبر دی کہ توقتمش خان

بیان امیر تیمور کا

توقتمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیران کی آیا چاہتا ہی اسلئی صاحب قران نی اوسکا مقابلہ
اہمیات سی شمار کرکی جانب دار السلطنت شیراز کی لشکر کشی کی — بات یہہ ہی کہ توقتمش خان
کا نسب جوجی خان بن چنگیز خان تک پہنچتا ہی وہ اوایل سلطنت امیر تیمور کے مین اروس سی
بہاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تہا اوسکی مدت اور عنایت سی دشت قپچاق
کی تخت پر وہ بیٹہا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلاد فارس و عراق مین جہانگیری اور کشور کشائی
مین مشغول تہا توقتمش خان سنے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کرکی لشکر کثیر ماوراء النہر
پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داود اور امیر عباس برلاس کہ جانب حضرت صاحبقران
کی سی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہہ خبر سنکر امیرزادہ عمر شیخ بہادر سی ملکر
مخالف کی لشکر پر گئی لیکن بسبب سستی بعضی امرا کے مخالفون کو فتح ہوئے امیرزادہ عمر شیخ
حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بہاگ گئے
وہان جاکر اونہون نی شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قپچاق سنے ماوراء النہر مین
آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصہ جب یہہ خبر ملدہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران
کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرماکر آپ دار الملک کی طرف مراجعت
فرمائی اور داروغگی قم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد سادہ کو دی — اور حکومت
ری کی موسی پسر حسن جوکار کو مرحمت کی — اور امیر جمشید قارن کو مملکت دامغان پر مقرر کیا
— اور امارت استرآباد کی پیر بادشاہ نواسہ طغا تیمور کو سپرد کی — بعد ازان قطع منازل
اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب مخالفون کی کوچ فرمایا اثنا راہ مین سنا کہ مخالفین
اپنی ولایت کو مراجعت کرگئی ہین سمرقند مین پہنچکر اوس جماعت امرا کی جو خنابہ جو کلاک مین
مقصر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگون سے آثار مردانگی ظہور مین آئے تہی بہت خوش ہوا
— اسی سال مین سیورغتمش خان روضہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران نی اوسکی
اوسکے بیٹی سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور اوایل سنہ ۷۹۱ سات سو اکانون

بیان امیر تیمور کا

۷۹۲ ہجری مین توقتمش خان نے پہر آب جخند سی عبور کیا یہانتک کہ مقدمۃ الجیش اوسکا اوپر زرنوق کے پہنچا اور صاحب قران عین موسم زمستان مین متوجہ جانب مخالفین کے ہوا ایک ہی حملہ مین اون سبکو شکست دی وہ لوگ بہاگ کر لشکر توقتمش خان مین حاضر ہوئی سب حال عرض کیا فوراً وہ بہاگ گیا اسی اثنا مین حاجی بیگ جونی قربانی نے جو کہ بموجب حکم حضرت صاحبقران کے حاکم ولایت طوس کا تہا علم مخالفت کا بلند کیا اور امیرزادہ میران شاہ حسب فرمان جانب ولایت خراسان کی باتفاق واقعہ ہرات امیر اقتوقا کی جا کر بہت لوگون کو قتل کیا اور چند روز دار السلطنت ہرات مین بعیش و عشرت تمام گذران کر ماہ شوال سنہ مذکور مین متوجہ جانب سمرقند کی ہوا اور ماہ ذی قعدہ مین اپنی باپ نامدار کی ملازمت مین حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قپچاق مین اور محاربہ فرمانا سات توقتمش خان اور لشکر اوغلان کی

جب توقتمش خان نی ذکر احسانات امیر تیمور کو طاق نسیان پر رکہہ کر مخالفت ظاہر کر کی چند نوبت ممالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران جسم عالی نی بعد جمع ہونی سپاہ ظفر پناہ کے بارہوین ماہ صفر ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری کو جانب دشت قپچاق کی نہضت فرمائے بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قحط بہت پڑ گیا یہانتک کہ ایک گوسپند کی قیمت سو دینار ہوگئی اور ایک من اناج سمرقند کی من کے برابر سو دینار کو بکتی لگا اس مصیبت سی قطع مسافت کر کی جب آپ ایک سی عبور کر چکا اوایل ماہ رجب سال مذکور مین قراولان امیر کے تین شخص مخالفین کی گرفتار کر کے صاحب قران نی اونسی حال توقتمش خان کا دریافت کیا اونہون نے بیان کیا کہ خان مذکور نے آپکی آنی کی خبر سنکر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور نی اس شب کو اوسی موضع پر توقف فرما کر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اسی مقام پر کہود اور دوسرے روز آپ وہان سی جانب دشت کی چلا گیا پہر قراولون نے ایک اور خون گرفتہ کو پکڑ لا کر حاضر کیا

بیان امیر تیمور کا

۱۴۵ حاضر کیا اوس شخص نے بیان کیا کہ توقتمش خان نے یہہ سنا ہی کہ آپکی لشکر مین قحط ہوگیا ہی
تاخت کرنیکا ارادہ رکہتا ہی صاحب قران نے اوسکو قتل کروا ڈالا مبشر بہادر نے معہ
جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر چڑہائی کی ایک جماعت لشکر لقان کی جنگل مین
مل گئی چالیس آدمی اونمین کی پکڑکر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
سی حال توقتمش خان کا پوچہا اونہون نے یہہ بیان کیا کہ خان مذکور نے ہمکو یہہ حکم دیا
تہا کہ سب لشکری لوگ کول پر جمع ہووین ہم اوسجائے گئی تہی وہان کسی کو نہین پایا
معلوم نہین سبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اون اسیرون کو یاسا مین
روانہ کیا — اور ہدیلہ ترخان — اور جلال پسر امیر حمید — اور صولی اور صاین تمور
کو معہ ایک جماعت پہلوانون کے واسطی قراولی بہیجا اونہون نے قراولان سپاہ توقتمش خان
کو دیکہا مولی نے بازگشت کرکے امیر تیمور سی خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہین اوسوقت
صاحب قران ظفر پناہ نے امیر ایکو تیمور برلاس کو معہ چند نفر بہادرون کے واسطی قراولی کے
متعین کیا — امیر ایکو تیمور امیر جلال الدین سی ملکر دونو آگے بڑہے ایک ٹیلہ پر چند آدمی
مخالفین کی اونہون نے دیکہی جب اوس ٹیلہ پر چڑہے وہان جاکر دیکہا کہ چند قشون لشکر
کے آراستہ ہوئی پڑے ہین امیر ایکو تیمور نے مراجعت کرنا مصلحت جانا مگر بسبب ازدحام
قراولان مخالفین کے اوسکو مراجعت میسر آئی دشمنون نے اون تک پہنچکر آتش
قتال کی بہڑکادی امیر ایکو تیمور نے شربت شہادت پیا مگر بعد پہنچی چند امرا باقیہ کی
لشکر امیر تیمور مین ہرایک چہوٹی اور بڑے کی دل پر دہشت غالب آگئی کیونکہ یہہ پہلی سی
لشکر قیامت اثر باغی کی تعاقب مین تہا اور توقتمش خان کہین ایک مقام خاص پر نہ ٹہرتا تہا
جو مہم انجام کو پہنچتی غرضیکہ صاحب قران نے یہہ چالاکی کی کہ امیرزادہ شیخ عمر بہادر کو
بیس ہزار سوار جرار دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گہوڑی اوٹہائی ہوئی توقتمش خان پر چلی جاؤ
تاکہ توقتمش خان ٹہہر جاوی شاہزادہ حسب الحکم متوجہ جانب دشمنون کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶ اردو اعلی مین یہہ خبر پہنچی کہ قرادلان جانبین نے اور سپاہ دیکہی ہی صاحب قران سے
روز دوشنبہ پندرہوین ماہ رجب سنہ ۷۹۳ سات سو ترانوین ہجری کو موضع قندزچہ مین لشکر
کی آراستہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ اثر لشکر تقان کا نمودار ہوا اور توقتمش خان نے
بہی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قران کے صف کہینچی اسی اثنا مین امیر صاحب تدبیر نے
حکم دیا کہ سپاہ ظفر پناہ ٹیلہ سی نیچے اوترآوی خیمے کہڑے کرنی اور کہانا پکانی کہانے مین مشغول
ہون اوسوقت توقتمش خان کو بہی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ اسی مقابلہ پر
کچہہ خوف یا گہبراہٹ اسکی مزاج پر نہین بلکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہانا پکاؤ کہاؤ بعد ازان
جانبین سے بہادر میدان جنگ مین ظاہر ہوئے تیر بارانی اور تیغ زنی سے لڑائی ہونی
لگی اوس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی سے ز تیر و ز پیکان ہوا تیرہ گشت + ہمان
چشم خورشید ازان خیرہ گشت + پر از نالہ کوس شد گوش میغ + پر از آب
شنگرف شد جوی تیغ + نہ گرد سیہ روشنائی نماند + ز خورشید شب را جدائی نماند
آخرالامر فتح اور ظفر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور توقتمش خان نی معرکہ کو پشت دکہلائی
تمام الوس جوجیخان کا متفرق و پریشان سر صحرا و بیابان ہوکر پراگندہ ہوگیا اور صاحبقران
ظفر قرین نے باصد حشمت و آئین اوسی سرزمین پر نزول اجلال رکہہ کر شاہزادگان
نوئنان کو بلکہ تمام بہادران اوس معرکہ کی آثار شجاعت کی دیکہہ کر انعام واکرام مرحمت فرمائی
بعد ازان لشکری لوگ مال غنیمت کے لینی کی واسطی اطراف اوس ولایت مین پہیل گئی اور
حضرت صاحبقران نے کنارہ آب آمل پر پہنچ کر درمیان مرغزار ود نوبہ سے کہ جہین در
چین اور مرسے اوڑائی کہتی ہین کہ اس سفر مین امیر تیمور اوس مقام پر گیا تہا کہ ان ملکون مین
ایک سال مین چالیس روز قبل غائب ہونی شفق کی اثر طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے
اور باتفاق تمام ائمہ اہل اسلام کی بنا اوپر عدم وقت کے اوس مقام مین عشا کی نماز کی
ذمہ نہین ہی القصہ بعد جمع ہونے تمام لشکرون اور مال غنیمت کی صاحب قران مظفر اور

بیان امیر تیمور گورکان کا

اور منصور ہوکر اوس مقام سی اپنی دار السلطنت کو آیا ۷۹۳ سات سو ترانوی ہجری مین درمیان ۱۴۷
ماہ ذیقعدہ کی سمرقند مین داخل ہوا بعد مراسم جشن وغیرہ کی امیرزادہ میران شاہ بموجب
فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اوایل ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری مین
صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیرزادہ پیرمحمد بن جہانگیر کو عنایت کی
شاہزادی سنے مع امرا اور لشکریون کی اوسجانب کوچ کیا

بیان اوس یورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تہی

جب امیر کشورستانی یورش قپچاق سی فراغت پاکر دار السلطنت مصر کو مراجعت کی اوسوقت
سننی مین آیا کہ بعد غیبوبت امیر تیمور کے بعض حکام ولایت ایران کی وادی خلاف اور طغیان
مین چلنی لگی ہین اسلئی دوسری دفعہ پہران ملکون پر چڑہائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ بیندرہوین
رجب ۷۹۴ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ استراباد سی
جانب آمل کی جاکر ساتہہ قوت بازو جلادت آئین کی قلعہ ماہانہ سر کو فتح کیا وہان کی حاکم
سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری مین مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی
جمشید قارن کو عنایت کی ــــ اور حکومت آمل کی سکندر شیخی پسر افراسیاب جلادی
کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اوایل فصل بہار مین عنان عزیمت جانب ولایت
فارس اور عراق کی منعطف کی جب شیراز مین پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سی
واقف ہوکر اردوی ہمایون مین آملے اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکو یاسا مین بہجوادیا
ــــ اور بخیال تسخیر بغداد کی سلطان احمد جلایر سی لڑنے کی واسطی مستعد ہوا ۷۹۵ ہجری کے
نوین تاریخ شوال کو نواح بغداد پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور احمال اور اثقال
اور خزاین راہ دجلہ سی روانہ کرکے آپ بہی غنیمت کہاکر بہاگا لشکر تیمور نے بہی اوس
پانی ہی مین اوسکا تعاقب کیا دشت کربلا مین جاکر لڑائی ہوئے سلطان احمد کی ملطفا لطیفہ الکلی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸ اپنی جان مکر سے بچائی لشکر منصور و مظفر ہو کر مراجعت کی پھر صاحب قران نے چوبیسوین
تاریخ ماہ ذی الحجہ کو قصد تسخیر قلعہ تکریت کا کرکے بغداد سے کوچ فرمایا اوایل محرم سنہ [۷۹۶] سات سو
چھیانوی ہجری مین وہان پہنچکر بعد جد و جہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس
شہر مین کو یاسا مین بھجوا دیا — اور غرہ صفر مین جانب دیار بکر کی کوچ کرکے تھوڑی ہی عرصہ
مین دیار بکر اور ماردین کو بھی فتح کیا — اسی اثنا مین امیرزادہ شیخ عمر بہادر کہ ولایت
فارس سے حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایون کی ہوا تھا باہر قلعہ خرماتو کے ایک زخم تیر کا کھا کر
راہی ملک بقا کا ہوا یہہ خبر سنکر مزاج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اوسکے بڑے بیٹے مرزا پیر محمد کو
حکومت فارس کی تفویض کی — اور بروز یکشنبہ انیسوین [۱۹] جمادی الاول سنہ مذکور کو خدا تعالی
نے امیرزادہ شاہ رخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانیہ کی ایک لڑکا خورشید منظر عطا کیا جب
یہہ خبر صاحب قران کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی — اور لقب الغ بیگ مقرر کیا
— بعد ازان بادشاہ ممالک ستان جانب قلعہ ماردین کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی
عرصہ مین لیکر جانب الاتاق کی کوچ کیا پھر وہان سے قلعہ ایک کو ہمت فرمائی چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹھارہوین [۱۸] ماہ شعبان کو وہ قلعہ بھی فتح کیا — اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر مصر پسر قرا محمد ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ مین حاضر ہوا
صاحب قران نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پھر اوسکا حال معلوم نہوا کہ کیا گذرا —
بعد ازان ملاقات سے صاحب قران نے ایک جماعت ہمراہ امرا لشکر کے جانب گرجستان کی روانہ
کی اور آپ بھی اونکی پیچھے روانہ ہوا جب صحرای قارس مین نزول اجلال فرمایا روز سہ شنبہ
چھبیسوین [۲۶] ماہ شوال کو امیرزادہ شاہ رخ مرزا سے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور نے اوس
بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکھا وہ سپاہ جو گرجستان پر گئی تھے منصور و مظفر ہو کر آئی صاحب
قران نے بنفس نفیس خود تفلیس مین جا کر بہت گرجیون کو تیغ کین سے ہلاک کیا پھر وہان سے
مراجعت کی امیرزادہ شاہ رخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اس جاڑی

بیان امیر تیمور کا

جاڑی کی موسم کو علف زار محمود آباد مین بسر کیا وہان یہہ خبر سنی مین آئی کہ سپاہ توقتمش خان کے راہ دربند سی ولایت شیروان مین آگئی ہے فتنہ وفساد ان لوگون نی برپا کر رکہا ہی اسلئی صاحب قران نی جمادی الاول ۷۹۷ھ سات سو ستانوی ہجری مین راہ دربند سی جانب دشت قبچاق کے نہضت فرمائی اس دفعہ بہی توقتمش خان کو بری طرح بہگا کر اکثر ولایت جوجیخان کو لوٹ کر برباد کردیا ۷۹۸ھ سات سو اٹہانوی ہجری مین اوسی راہ سی گذر کرکی موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیرزادہ میران شاہ کو واسطی انتظام مملکت آذربیجان کی اور دربند سی معہ کوتہ کی بغداد تک اور ہمدان سی سرحد روم تک مقرر کیا اوسنی کوچ کیا — اور امیر تیمور نے آق نام سی کوچ کرکی جانب ہمدان کی کوچ کیا وہان پہنچکر لشکریون کو رخصت مراجعت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی اور بہت جلد کوچ کرتا ہوا اوس شہر مین آیا

بیان سپرد کرنی خراسان کا امیرزادہ شاہ رخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے

واضح ہو کہ درمیان ۷۹۹ھ سات سو ننانوی ہجری کے صاحب قران درمیان سمرقند کی عیش وعشرت مین مشغول تہا — ولایت خراسان اور سیستان — اور مازندران کی حدود رے تک معین الدین والدنیا شاہ رخ بہادر کو مفوض کی — اور امیر سلیمان شاہ — اور امیر مضراب ولد امیر جاکو برلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر — اور علی ترخان — اور حسن صوفی ترخان کو جو دونون بیٹی غیاث الدین ترخان کے تہی ان سب امرا کو ملازمت شاہزادہ شاہ رخ مرزا مین متعین کرکے درمیان اسعد ساعات اور اشرف اوقات کے عازم دار السلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شعبان مین درمیان عین فرح اور سرور کی آب آمویہ سی عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان مین النگ کہدستان پر نزول اجلال کیا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورگان کا

۱۵۰ اکیسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا بایسنقر کی ہوئی شاہرخ بہادر کو اسی سبب سی انواع انواع نشاط اور خورمی ہوئے اور درمیان سنہ ۸۰۰ اٹھہ سو ہجری کی صاحب قران نے ارادہ جہاد کفار کا فرما کر ماہ رجب مین جانب ہندوستان کے کوچ کیا اثنا رراہ مین ہزارہا کفار کو قتل کیا جب دیار ہند مین پہنچا ہزار ہا کفار کو قتل کرکے خون کی نالہ بہادے آخر ماہ صفر سنہ ۸۰۱ اٹھہ سو ایک ہجری مین باہر شہر نظر کے نزول اجلال فرمایا والی اوس قلعہ کا الدوجین جسکو کہتی ہتی بسبب کثرت اعوان و انصار کی مغرور ہوکر لڑنے کی ارادہ مقابلہ پر آیا لشکر اسلام نے تمام سعی محاصرہ اوس قلعہ کار کے تہوڑی ہی زمانہ مین قلعہ چہین لیا اور پہونک اور ڈہاکر زمین کی برابر کردیا اور کئی ہزار آدمی نرخم تیغ آبدار کی جہنم واصل کئی بعد ازان غازیان دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جاکر پڑا حاکم اس سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا باتفاق ملوخان کے جو ایک بہادر بہادران ہندوستان سی تہا لڑنے کی واسطی نکلا روز سہ شنبہ ساتوین ربیع الاخر سنہ مذکور مین لڑائے عظیم ہوئی صاحب قران نی فتح پائی سلطان محمود اور ملوخان با اہل کفر اور طغیان بہاگ گئی — بعد فتح کرنی دار السلطنت دہلی کی صاحب قران نی اور بہی غزوات اور فتوحات بہت کین اور بہت جواہر اور اجناس گران بہا اور سونا اور چاندی لشکریون کے ہاتہہ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ نی اپنی دار السلطنت کو مراجعت کی روز سہ شنبہ اکیسوین ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت سمرقند مین پہنچا

بیان تہوڑا سا حال مرزا میرانشاہ گورگان کا اور یورش ہفت سالہ صاحب قران کا

درمیان سنہ ۷۹۸ سات سو اٹہانوی ہجری کی شاہزادہ جہجاہ مرزا میران شاہ کہ دربی انتظام مملکت ہلاکو خان کی تہا بہ نیت صید و شکار سمند باد رفتار پر سوار ہوکر صحرای ترندین شکار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکار کھیلنے گیا تھا سر کی بل گھوڑے پر سی گر پڑا اوس حالت کی صعوبت سی بیہوش ہو گیا بعد مدت
کے کچھہ افاقہ اوسکو ہوا مگر بسبب سقطہ کی خلل فاحش دماغ مین پہنچا ہر چند علاج معالجہ کیا گیا
کچھہ فایدہ نہ ہوا اسیواسطی افعال اور اقوال جو لایق عاقلون کے ہوتی ہین اوسسی ظہور مین نہ آتی
تھے — ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ اوایل فصل تابستان مین بے تقریب متوجہ جانب بغداد کی
ہوا اور نہایت تعجیل سی دور دراز کی راہ کو ایک دن مین طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے
جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے یورش پنجسالہ سی بمدد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
اون دیار پر استیلا پایا تھا چونکہ وہ جانتا تھا کہ اس فصل مین محاصرہ کرنا بغداد کا بہت
مشکل ہی اسلیئے اوسنی کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جاے پڑا رہا جب شاہزادہ مذکور باہر
دار السلام کی پہنچا ایلچیون نے جانب تبریز سی آکر عرض کی کہ ایک جماعت اشراف اور اعیان
آذربیجان کی باہم عہد باندہ کر عذر خواہی کیا چاہتی ہین اسلیئے بادشاہ زادہ نے دوروز
بعد نواح بغداد سی مراجعت کر کی تبریز مین جا کر اہل فتنہ اور سرکشون کو پکڑ یاسا کو پہونچا کر
شراب پینی اور رنڈی بازی کرنی شروع کی اسی اثنا مین جب گرجیون کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
زادہ مخبوط العقل ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت مین زندگانی کرتا ہے اونہون نے
بہی کمر بہادری کی باندہ کر بعض قریات اور قصبات آذربیجان کی غارت کی جب یہہ خبر درمیان
سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹھوین محرم سنہ ۸۰۲ اٹھہ سو دو ہجری مین عنان عزیمت جانب ایران
کے منعطف کی جب ملک ری سی آگے رایات اونیزے امیر تیمور کی پہنچی شاہزادہ میرانشاہ
تبریز سی باہر آ کر اردوی اعلی مین ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نی بادشاہ زادے کو اپنے
لشکر مین گھسنی کا حکم نہ دیا دوسری روز اگرچہ مرزا میران شاہ مذکور نے باپ کی پابوسی دا
حاصل کی مگر بہ توجہ عنایت و التفات صاحبقران بدستور سابق اوسپر نہ پڑا اور بسبب اسکے
صاحبقران کی خدمت مین لوگون نی یہہ عرض کی تہی کہ شاہزادہ عیش و طرب مین بسبب
اغوا ندیمون اور ہم جلیسون اپنے کی گذارتا ہے اسواسطی مولانا محمد کاجکی اور استاد

بیان میر تیمور گورگانکا

۱۵۲ قطب مانی — اور حبیب غوری — اور عبدالمومن کو بندہ جو سلک خواص مرزا میران شاہ مین
منسلک تہی ان سبکو صاحب قران نے شربت شہادت کا پلوایا — اور اعلام ظفر فرجام کو طرح
رکے اسی جانب سلطانیہ کی روان ہوئی وہانسی جانب قراباغ کی کوچ فرمایا پہر بادشاہ
دین پناہ نے لشکر کشی گرجستان پر کی اور بہت قلعی کفار کی فتح کئے اسی اثنا رمین —
سلطان احمد جلایرنی درمیان بغداد کی بعضی امرا مقربین اپنی سی متنفر اور متوہم ہوکر بہت لوگونکو
قتل کیا اور عام و خاص سی اختلاط موقوف کرکی سات نفر ہمراہ لیکر آدہی رات کو دجلہ سی
پار جاکر قرایوسف ترکمان سی درمیان دیار بکر کے جا ملا — اور دونون ملکر جانب روم
کی متوجہ ہوئے مگر راہ مین ان دونونمین بہی اختلاف ہوگیا اسلئے قرایوسف سلطان احمد سی
جدا ہوگیا اور سلطان احمد روم مین پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تہا شرط ضیافت کی بجالایا
آخر کار قرایوسف بہی ملک روم کی خدمت مین جاکر مشمول نظر نوازش کا ہوا —
درمیان سنہ ۸۰۳ اٹہہ سوتین ہجری کی صاحب قران نی عزم تسخیر سیواس کا فرمایا بعد بعضی کے
تہوڑی زمانہ مین اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی لشکریان ایلدرم بایزید کے جو کہ
اوس قلعہ مین تہی اور اکثر اہل اسلام نہ تہی ملکر کریا سامین بہیجدیے اور جتنی نصارای تہے اونکو
درطکرادکو بہی مقید کیا پہر جانب ملطیہ اور ابلستان کے گیا اوس موضع کو بہی فتح کرکے
پہر تسخیر روم کی موقوف رکہکر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچنی مملکت شام کی قلعہ بہسنی
— اور عنتاب — اور حلب — اور حمص — اور حمی — اور بعلبک کو فتح کیا — اور بروز
یکشنبہ تیرہوین تاریخ جمادالاول کو سال مذکورمین بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب
دارالسلطنت دمشق کی حرکت مین آئے اور ملک فرخ بہی کہ بعد وفات اپنی باپ کی منصب سلطنت
کے درجہ اعلی پایا نے خبر ورود صاحب قران کے لشکر کثیر لیکر مملکت مصر سی جانب دارالسلطنت
دمشق کے آیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کرکی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور
صاحب قران درمیان جمادالاول کی وہان پہنچا قراولان جانبین کے ملاقی ہوگئے تلوار اور نیزہ

بیان امیر تیمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحب قران نی دشمنوں کو شکست دی سب بہاگ گئی جب بات ہوئے ۱۵۰
ایک امر عجیب وقوع مین آیا تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ امیرزادہ سلطان حسین پسر محمد بیگ ابن امیر
موسی جو کہ نبیرہ دختر صاحب قران کا تہا اور بہادری مین اپنی امثال و اقران سی امتیاز
تمام رکہتا تہا بسبب اغوا کرنے فتنہ پردازون کی اردوی ہمایون سی بہاگ کر دمشق مین
آیا شامیون نے اوسکی آنی کو مقدمہ نصرت اور فتحمندی کا تصور کر کی کوئی دقیقہ دقایق
تعظیم اور تکریم سی فروگذاشت نکیا — دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر حضرت صاحبقران کو
ہوئی اوس منزل سی کوچ کر کی اوس جنگل مین جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی خیمہ ڈالا
اسی اثنا مین گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سرزمین مین گہانس
نرہی روز سہ شنبہ انیسوین جمادالاخر کو صاحبقران نے وہان سی کوچ کر کی جانب شرقی
شہر کی شہر غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنا مین سپاہ سرداران شام نی پس پشت لشکر سی
آکر لڑائی شروع کی حضرت صاحب قران نی اوپر خیال محال شامیون کی مطلع ہو کر فرمایا
کہ لڑو لڑائی ہونی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنا مین امیرزادہ سلطان حسین کی گہوڑی کی میسرہ
لشکر دمشقیون کا اوسکے اہتمام مین تہا باگ ایک سی ملازم نی جو ملازمان میرزا شاہرخ
سی تہا پکڑ کر اردوی صاحب قران مین لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو بید سی مار کر نکالدیا القصہ دوسری روز بادشاہ بحر و بر نی علم نصرت پیکر بلند کر کے
نواح دمشق مین آکر لڑائی شروع کی ملک فرج نی بعد مشورہ لینی اور استخارہ دیکہنی کے
ایک ایلچی حضرت صاحبقران کی پاس بہیجکر یہہ التماس کی کہ آج کی روز جنگ موقوف
رکہو کل کے دن مین تابعداری اور فرمانبرداری قبول کرونگا یہہ التماس قبول ہوئی جب رات
ہوئی اور اندہیرا ہو گیا ملک فرج اکثر امرا اور خواص کی آدہی رات کو دارالسلطنت سی
نکلکر جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحبقران کو اس حال کی اطلاع ہوئی
دمشق کے باہر آکر ڈیرا کیا — سادات اور علماء شہر نی باہر آکر پناہ اور امن طلب کی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۴ اور دروازون کی کنجیان ملازمین امیر تیمور کی سپرد کرین اونہین ایام مین قلعہ دمشق بہی فتح ہوا
نیز دار کوتوال کو یاسا مین بہیجدیا اور ہزارہا آدمی مقتول ہوے بلکہ بعضی بعضی محلہ جلاکر خاک سیاہ
کردیے القصہ بعد فتح کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتہہ آیا۔ اور اوایل ماہ شعبان مین
رایات ظفر قرین نی جانب ماردین کی نہضت فرمائی اور صاحب قران مظفر او منصور ہوکر جانب
دار السلام بغداد کی گیا فرخ نام شقاوت فرجام جو اون ایام مین جانب سلطان احمد جلایر سی
حاکم اوس خطہ کا تہا شہر مین متحصن ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ستائیسوین
تاریخ ماہ ذیقعدہ کو بغداد فتح ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا سب باشندہ وہان کے
مقتول ہوئے بلکہ لشکریون نی اکثر عمارات اور باغ جلاکر خاک سیاہ کردئے۔ ماہ ذالحجہ
سال مذکور مین صاحب قران منصور و مظفر ہوکر جانب آذربیجان کی آیا۔ اوایل سنہ ۸۰۴
آٹہہ سو چار ہجری مین صاحب قران نے عنان عزیمت جانب گرجستان اور قراول تبہ کے
منعطف کی اور وہان سی قرا باغ کو جاکر موسم جاڑے کی وہان گذار کر تیرہوین تاریخ ماہ
رجب سال مذکور کو بقصد جنگ ایلدرم بایزید کے جو ایام یورش شام مین بسبب اغوا قرا یوسف
ترکمان متعرض بعضی ممالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا۔ بعد تسخیر قلعہ ترتوم
اور قلعہ کماخ اور ماردک کی براہ قیصریہ او رنکوریہ نے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا
اور اوس جانب سی ایلدرم بایزید جو کہ نہایت تجمل اور حشمت اور کثرت لشکر اور بسط مملکت
مین تمام سلاطین روم سی امتیاز تمام رکہتا تہا سپاہ کثیر اور اسباب وآلات حرب بیشمار ہمراہ
لیکر دار السلطنت اپنی سی باہر آیا صاحب قران کے مقابلہ کا ارادہ کیا بروز جمعہ انیسوین ۱۹ تاریخ
ماہ ذالحجہ کو نواح انگوریہ مین دونو سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سی مردان دلیر اور بہادران
صف شکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن کے ع زہر سوگشتہ خنجرہای خونریز
بخون چون غمزہ کافر دلان تیز ٭ خدنگ شیر مردان سینہ خستہ ٭ ز قتل سرکشان
درخون نشستہ ٭ اور اس روز صبح سی شام تک ملک الموت کو سر کہجانی کی فرصت نہ تہی

بیان امیر تیمور کا

نہ تہی روحین قبض کرتی کرتی تہک گیا تہا قیصر ملک روم نی پاؤن ثبات اور وقار کا استوار
رکہہ کر جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفعیہ مین مصروف تہا مگر جب شام ہوئی اور وقت
ایلدرم بایزید نی آثار ضعف اور انکسار کے اپنی زمانہ کے رخسارون پر ہویدا پائی اسنی ارادہ
بہاگنی کا کیا — سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر مذکور کا تعاقب کیا اور اوسکو پکڑ کر
امیر تیمور کے سامنی لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات سخت زبان خجستہ بیان سی فرمائے
پہر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اوسکو کر کی حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچہا
کہڑا کروا دو — اور حسن برلاس — اور بایزید جغتائی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت مین
مشغول ہوئی اور منشیان بلاغت شعار اور دبیران فصاحت آثار نے فتح نامہ ہر دیار و بلاد کو
لکہہ کر روانہ کئے — بعد ازان حضرت صاحب قران نی کیوتامیہ پر ڈیرا کرکی شاہزادون اور
امیرون کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ وہان ٹہر کر تنک زنغ کے جانب
ارادہ کوچ کرنیکا ٹہان کر اثنار راہ مین نواحی الونی تاشش پر ڈیرا کرکی قیصر روم کو جو قید
تہا طلب کیا چند نصایح مشفقانہ فرماکر اوسکے آئینہ دل سی زنگ کو دور کیا اسی اثنار مین
سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قران کو بہت رنج اور الم اوسکے وفات سی
پیدا ہوا اول فصل خریف مین درمیان تنغوزلوق کے نزول اجلال فرماکر پہر وہانسی کوچ
کرکے تیرہ مین جو مشاہیر بلاد روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا — وہان جاکر یہہ سننی مین
آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت حصین ہے اوس قلعہ مین فرنگی لوگ
رہتی ہین اہل اسلام سی بغض اور عداوت بہت رکہتی ہین اسلئے مسلمانون کو اکثر ضرر پہنچاتی
رہتی ہین اوسکو قلعہ میر وکہتی ہین اسلئے صاحب قران نے یہہ خبر سنکر بتاریخ چہٹی روز شنبہ کو
ماہ جمادی الاول ۵ سنہ سات سو پانچ ہجری مین ارادہ جہاد کا کرکے اوس جانب کو
کوچ کیا اور اوس قلعہ کو دو ہفتہ مین فتح کیا قیصر روم کو سات برس مین بہی وہ فتح نہوا تہا
جسکو امیر تیمور نے دو ہفتہ مین فتح کیا غازیوں نے اندر قلعہ کے گہس کر سب فرنگیوں کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

 چھوڑا اور اوس قلعہ کو بھی ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا — بعد ازان واسطی فتح کرنی دز کشن کے
متوجہ ہوا ایلدرم بایزید کو بسبب اوس مرض کی جو اوسکو ہوگیا تھا جانب آق شہر کی بہیجدیا
جب باکری ذرشی مین پہنچا اون دونون قلعون کو بھی مسخر کر کی جانب اغراق کی کوچ کیا — روز
پنجشنبہ چودہوین شعبان کو ایلچی نے آق شہر سی آکر عرض کی کہ قیصر سعید ایلدرم بایزید نے بسبب مرض خناق
اور ضیق النفس کے انتقال پایا صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور یہہ کلمہ زبان
سی کہا کہ (عرفت اللہ بفسخ العزایم) یعنی پہچانا مینی خدا کو بسبب فسخ ہونی ارادون کی) —
جب آق شہر مین لشکر امیر تیمور کا آکر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سی کہ
بعضی موضع روم پر چڑھائی کر کے گیا تھا یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صعب مین گرفتاری بسبب
اسکے حضرت صاحب قران اوسکو اور اولاد سی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تھی کیونکہ وہ چاہتے
تھے کہ میرے بعد منصب ولیعہدی کا اوسکو ہو یہہ خبر سنکر نہایت مشوش اور پریشان خاطر ہوکر
جانب بابو شاہزادہ کی جا کر دیکہا تمام قوی ضعیف ہو گئے تھے اوسی وقت محافہ مین ڈالکر اوس
مقام سی کوچ کیا جب نواحی قراحصار مین پہنچی مرزا محمد سلطان فوت ہوا بادشاہ کو کمال رنج
اور غم ایسا ہوا کہ عنان تحمل اور صبر کی ہاتہہ سی چہوڑ کر ماتم داری کی اور نعش اوسکی ہمراہ الیاس
خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کر دے تاکہ وہان خاک مین سپرد کر دین
پہر وقت فرصت کی سمرقند مین بہجا دین — اسی اثنا مین ملک فرخ سلطان مصر نے خطبہ
اور سکہ امیر تیمور کی نام کا جاری کر دا کی قاصدان چرب زبان عالم پناہ کی خدمت مین بہیجکر
اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتی ستان نی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو
جولان گاہ سپاہ ظفر پناہ کا کر لیا تھا اسلئے جانب آذربیجان کی مراجعت کی — جب حوالے
فارس کی لشکر پڑا میرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر بغداد اور سردار
عراق عرب اور واسطی دفع قرا یوسف ترکمان کی کہ اون ایام مین روم سی آکر اون دیار پر مستولی
ہوگیا تھا مامور کیا — درمیان ۸۰۶ کی حضرت صاحب قران نی دوسری دفعہ بھی گرجستان پر

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

گرجستان پر لشکرکشی کرکی بہت قلعی اور جبل اور بلاد گرجیون کو ویران و منہدم کر چکے تھی چوبیسوین
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکورمین جانب سمرقند کی کوچ فرماکر آب ارس سی گذر کر نواح قریہ
نعمت آباد مین جوکہ ایک گانو قریات نہر برلاس سی ہی نزول جلال فرماکر اوس مقام مین
بڑا جشن کیا — ممالک آذربیجان سواد اوسکی توابع و لواحق کے حدود روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میرانشاہ کو سپرد کرگئے — اور حکم دیا کہ تمام بادشاہزادے جو کہ در پئے
حکومت فارس اور عراقین کے ہون اوسکے حکم سی تجاوز کبھی نکرین اور امیر جہان شاہ
بن جاکوی برلاس کو شاہزادی کی ملازمت مین چھوڑا اور امور ملک داری مین بہت
نصیحتین کین — بعد ازان صاحب قران سمرقند مین بہت جلد درمیان ۸۰۶ اٹھ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانب ملک ختا کی

جب صاحب قران سعادتمند نی چند روز مشقت سفر سی آرام لے لیا اوسوقت یہ خیال
آیا کہ باشندگان ختا سی جو کافر مین لڑائی کیجئی مگر قبل اس مہم کی بادشاہزادوں کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تھی اسلئے حکم دیا کہ اشراف و اعیان اطراف اور دلایات
اور بلدون سی موضع سمرقند مین آکر جمع ہون اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کرین خلق بسیار سمرقند مین آکر حاضر ہوئی اور فرشان جانب
دست نی مرغزار کان کل مین خیمہ بیشمار کھڑے کئی — روز یکشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسرو منصور نے اوس منزل تیرہ کو تشریف لاکر غیرت گلستان ارم کیا
ساعت سعید مین علما اور ایمہ اور سادات اور قضاۃ بلدون کے نی اپنی اپنی عہدہ پر
قیام کیا — امیرزادہ الغ بیگ — اور امیرزادہ ابراہیم سلطان سے اور امیرزادہ
امیرزادہ بابقیرا پسران امیرزادہ عمر شیخ کا نکاح دختران حور سرشت سی کرکی نہراروپا

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۸ نثار اون پر کیا بعد از ان حضرت صاحبقران تخت جہان بانی پر جلوہ افروز ہوا اشراف
اور اعیان اور اولاد اور نوئیان اور امرا اور وزرا اور ایلچیان مصر و شام اور فرنگ
اور سوار اونکی اور وہان کی خلعت نی اپنی اپنی مقام مین آرام کیا بعد عیش و عشرت
تین روز کے حسب الحکم یورش خطا اور عزیمت جہاد کا حکم ہوا تیسری جمادی الاول شنبہ [۸]
اٹھہ سو سات ہجری کو کوچ کر کی اقتشولات پر لشکر ظفر پیکر پہنچا شدت برودت کی ہوا پر
ایسی مستولی ہوئی کہ ہاتھہ پیر سپاہیون کے بی حس و حرکت ہو گئی باوجود اسحال کی بھی
صاحب قران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو جاوی عین زمستان مین کہ آفتاب
آخر جدی مین تہا عنان عزیمت جانب انزار کی منعطف کی روز چہار شنبہ بارہوین [۱۲] رجب کو
انزار مین پہنچا ــ نادرات سی یہہ اتفاق ہوا کہ جو سرای واسطی نزول امیر تیمور کے معین
کی گئی تہی دو روز بعد پہنچنی کے ایک بخار آتش سقف خانہ مین لگا تہوڑا سر خیمہ کا جل گیا
یہہ لوگون نے فال بد تصور کی اور اون ایام مین لوگون نے خواب بہی بہت پراگندہ دیکھی
تہی ــ اسلئے تمام وضیع و شریف سخت حیران اور متفکر تہے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے
اسی اثنا مین قرا خواجہ ایلچی ہو کر توقتمش خان کی پاس سی جو بے سر و سامان قطع بیابان
کرتا پہرتا تہا آیا اور بوسیلہ امرا اور مقربین کی مشرف اندوز ملازمت کا ہو کر توقتمش خان
کی طرف سی یہہ عرض کی کہ اوسنی یہہ کہا ہے کہ مینی بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکہہ لے
مشقت بہت اوٹہا کے اب امیدوار ہون کہ بادشاہ ہفت اقلیم اپنی لطف عمیم سی میرے
دفتر جرایم پر قلم عفو کہینچی تا کہ مدت العمر مقام ؛ کی اور نیازمندی مین گذارون اور پہر کبہی
بد عہدی اور بیوفائی نہون امیر نے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش سے اگر مین صحیح
و سالم مراجعت کرونگا تمام دشت قپچاق اور الوس جوجیان کو ــــ تک ملیبا ای
خا لفین سی پاک کر کی اوسکو دونگا امیر تیمور کے دیمین اوس روز یہہ تہا کہ قرا خواجہ
کو رخصت معاودت کی مع تحایف لایقانہ کی توقتمش خان کے پاس جانیکی دون مگر پردہ

پردہ غیب سی تقدیر نی اور ہی کچھہ صورت دکھلائی جسکا بیان یہہ ہی

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اوسکی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون امم اور حسب تواتر اخبار عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی
واسطی ایک زوال ہی — وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جسنے علم کامرانی کا اس
عالم فانی مین بلند کیا ہی کہ بعد تھوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نی اوسکی نقش وجود کو لوح ہستی سی
محو نہین کیا سچ ہی — زر فعت گرنہی بر آسمان پایۓ — بود زیر زمینت عاقبت جایۓ
غرض وارد کرنے ان کلمات سی یہہ ہی کہ روز چارشنبہ دسوین ماہ شعبان ۸۰۷ھ ہجری کو
مزاج صاحب قران کا سر حد اعتدال سی نکل گیا اور لحظہ لحظہ صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی
اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑہتی جاتی تہی اسلئے لاچار تن بتقدیر سپرد کرکے
اپنی گناہون سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین عصمت شعار اور امراء رفیع مقدار کو طلب
فرماکر کلمات دلپسند اونکی گوش ہوش مین پہنچائے اور بعد وصایای موفور اور نصایح غیر
محصور کی امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قایم مقام کیا جب وصیت تمام کرچکا
حالت نزع کی ہوگئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرات کلام اللہ مین مشغول ہین اونمین
سی مولانا ہبۃ اللہ کو اندر بلاو جب وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قران مجید کی اور کلمہ توحید کا
ذکر کرے سترہوین ماہ مذکور کو بادشاہ موید و منصور زبان کلمہ توحید سی گویا کرکی جنت اعلی کو
انتقال کرگیا — دریغ ان شہنشاہ صاحب قران — جم تاج بخش ممالک ستان — دریغ
انکہ دیگر نہ بیند سپہر — نظیرش در آئینہ ماہ و مہر — عمر صاحب قران کی اکہتر برس کی ہوئی
چھتیس ۳۶ برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نور الدین نے
باتفاق جمیع خواتین کے ایلچیون کو اطراف ممالک محروسہ مین واسطی اطلاع اس واقعہ شاہ
جہان کے بہیجا تاکہ سب بادشاہزادون کو خبر ہوجاوے اور محافظت ولایات مین شرط

بیان وفات فرمانا امیر تیمور کا

۱۶۰ مبالغہ کے بجا لاوین بعد یعنی مشورت اور ادا کرنے رسومات تعزیت کی نعش اوس بادشاہ کی ہمراہ یوسف اور علی قورچین کی جانب سمرقند کی بہیجی وہ بہت جلد شب دوشنبہ بائیسوین[۲۲] ماہ شعبان کو وہان پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد مین جو اسی واسطے بنایا گیا تہا درمیان خاک کے سپرد کیا — بعد روانہ کرنے نعش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اور امرا اور تومانیان نے مع سپاہ ظفر پناہ کے بنیت جہاد و غزا کفار ختا کی اترار سی کوچ کیا قریب ایک فرسنخ کے چلکر فروکش ہوئی — مگر امیرزادہ سلطان حسین نی جو سب مین بہادر تصور کیا گیا ہے خبر اس واقعہ کی سنکر اپنی سپاہ کو پراگندہ کرکی ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ سمرقند مین جاکر بجائی امیر تیمور کی مین بادشاہت کرون اور تخت پر جا بیٹھون — امرا اردو اعلی نے جب یہہ خبر سنی فورًا جانب سمرقند کی اونہون نے بہی مراجعت کی اور ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کے پاس بہیجکر اس امر کی اطلاع کی کہ اسطرح سی سلطان حسین لشکر سی جدا ہوکر بارادہ بادشاہت یہان آیا ہی وہ تخت پر نہ بیٹھنے پاوے — جب یہہ خبر خلیل سلطان کو ہوئے خداداد حسینی اور اور امرا نے جو اوسکی ملازمت مین تہی اونہون نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ بنالیا — جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا اور وہ ارادہ سمرقند مین جانیکا رکہتا ہے مگر اونہون نے خطوط شاہزادی اور اوسکے متعین کو لکہکر یہہ اطلاع کی کہ حکومت سمرقند کی بموجب وصیت صاحب قران امیرزادہ پیر محمد بن جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہہ ہے کہ وصیت پر امیر تیمور کی عمل کرو لیکن اس پر بہی کچہہ فایدہ مترتب نہوا — جب مرزا الغ بیگ — اور میرزا ابراہیم سلطان سے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین مع خواتین حشمت آئین کی موضع [illegible] پر جاکر اوترے باستعداد تمام امرا اور بادشاہزادون کے امیر شاہ ملک سبکی پیشتر روانہ ہوکر سمرقند کی قریب آیا دیکہا کہ سمرقند بہت مضبوط اور مستحکم ہو رہی ہی کیونکہ ارغون شاہ بسبب وعدہ دان میرزا خلیل ہا کے بہت فریفتہ تہا اور بادشاہزادون کی مخالفت پر مستعد ہو رہا تہا اسلئے اوسنے خوب بندوبست کر رکہا تہا کہ کوئی اور نہ آگہی جسکے

بیان تعداد اولاد اور نواسون کا

۱۶۱ غرضیکہ امیر شاہ ملک نی دروازہ چہار راہہ پر جاکر ہر چند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ
اوسکو شہر مین آنے دی لیکن ہرگز نہ مانا شہر مین بہی ہستی ندیا لاچار ناامید ہوکر پہر گیا اردو
معلی مین پہر مراجعت کر آیا سب صورت حال وہان کی بیگیات کی خدمت مین عرض کی اونہونے
امیر شیخ نورالدین کو بہی اوسکے ساتہہ کرکی پہر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید لوگ کے جانے
سی شہر کہولدین امیر شیخ نورالدین بہی مایوس ہوکر پہر آیا شہر کا دروازہ نہ کہولا مقارن
اس حال کی رستم طغا بوغانی اردوی مرزا خلیل سلطان سی آکر عرض کی کہ تمام امرا
اور لشکریون مرزا خلیل سلطان کی بیعت کرلی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہوگیا ہی
یہہ خبر سنکر آغایون اور خاتونون نی باستصواب امرا سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین ملازمت ابراہیم سلطان اور
مرزا الغ بیگ کی مع اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قران تکے جانب بخارا کی
چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور مین اپنی مقصد کو پہنچکر برج اور بارہ اوس بلدہ کے مضبوط کئے

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحبقران کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحب قران منصور سی بروز وفات چہتیس ۳۶ بچہ بیٹے اور پوتی اور پڑپوتی
تہے — امیرزادہ جہانگیر کے گیارہ ۱۱ بچہ موجود تہے — محمد — جہانگیر — سعد —
وقاص — یحیی اتبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر
موسات بیٹون کے حیات تہا — قید — خالد — بوزنجر — سعد وقاص —
سنجر — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر کے سی نو بیٹی
اور پوتے تہی — پیر محمد بن عمر شیخ — بایک بن عمر شیخ — رستم بن شیخ عمر
معہ دو پسر کی یعنی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیرزادہ بایقرا
بن عمر شیخ — مرزا امیرانشاہ سات بیٹی اور نو ۹ پوتی رکہتا تہا ابابکر معہ دو پسرا ایلنگر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ عثمان عمر بن میران شاہ خلیل سلطان بن میرانشاہ اجل بن میران شاہ — مرزا شاہرخ کی
سات بیٹی تھے الغ بیگ ابراہیم سلطان بایسنقر سیورغتمش محمد جوکے خان اعلان باردی

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

جب لشکریون نی تاشکند مین مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بنا کر اور بادشاہزادون کو نابود
تصور کیا اوسوقت وہ کامیاب اور کامران ہوکر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور اشراف
شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ نے آب کوہک تک استقبال کرکے کنجیان شہر اور
دروازون کی حوالہ کین شاہزادہ نی سولہوین [۱۶] رمضان ۸۰۷ اٹھ سو سات ہجری مین درمیان
شہر کے آکی افسر بادشاہی کا سر پر رکھا اور خزانے حضرت صاحب قران کی کھول کر
جود و سخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قران پر بھی کچھ عمل کیا وہ یہ میرزا محمد جہانگیر کو
جو کہ پسر مرزا محمد سلطان کا اور برادرزادہ میرزا پیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قران کا تھا
تخت خالی پر بٹھلایا اور حسب رسم فرمانون کے سرون پر اور احکام کی پیشانیون پر اوسکا
نام لکھا اور چند روز واسطے ثواب رسانی روح حضرت صاحب قران کی فقرا اور مساکین کو
کھانا بھی دیا — اور شعرا اور فضلا کو جنہون نے اوسکی حق مین قصاید کہے تھے انعامات بغایات
مرحمت کئی — پوشیدہ نرہے کہ اوس زمانہ مین خطہ سمرقند بسبب کثرت علماء بزرگوار
اور فضلاء رفیع المقدار اور پیشہ ور اور صنعت سون بی مثل کی تمام عالم کی شہرون سی ممتاز
تھا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفایس قمشہ اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ و خرگاہ
اور اسباب بادشاہی سی بھرا ہوا تھا گویا سب سامان بادشاہی معہ زر و دولت کی موجود تھا
اور بی شفقت اور بی رحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتھ وہ ملک بھی آیا اور باوجود اسکی
کہ تمام امرا اور باشندگان شہر اوسکے مطیع و منقاد تھی کوئی باغی بھی نہ تھا مگر چار برس سی
زیادہ حکومت نکر سکا پھر اور ولایت کا فتح کرنا اور مسخر کرنے کا تو کیا ذکر ہی — اور بسبب

بیان جلوس فرمانا سلطان سعید مرزا شاہرخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہہ ہوا — کہ یہہ شاہزادہ ایک عورت فرومایہ شاد ملک ۱۶۲۳
نام پر عاشق تہا جن ایام مین کہ امیر تیمور زندہ تہی اسکو قدرت کہُل کہیلنی کے نہ تہی اب جب کہ وہ
مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرحکا خوف جاتا رہا کہُل کہیلا یعنی رات دن اوسکی بوس وکنار مین
ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کر کی اوسکے حوالہ کئے اور عورت شاد ملک
نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تہی اوسپر عمل کرتا تہا چنانچہ اوسی عورت کی اغوا ر
اور بہکانی سی بعض بیگمات کو جو امیر تیمور کے جوردین تہین مردم فرومایہ اور ناجنس سی باکراہ
و زبردستی اون بیویون کی نکاح کر دئے اور مال بہت بے فایدہ صرف کیا اسلئے اکثر اکابر
اور امرا کی طبیعت اوس سی متنفر ہو گئی چنانچہ یہی باعث اون فتنون کا تہا جو ماوراء النہر مین
برپا ہوئے اوسوقت وہ بیچارہ طوعاً وکرہاً سمرقند سی بہاگ کر مرزا شاہرخ کی خدمت
مین گیا اور ولایت رَے مین عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہرخ کا تخت بادشاہت پر درمیان ولایت خراسان کے

جب خبر فوت ہونی امیر تیمور کی دار السلطنت ہراۃ مین پہنچی مرزا شاہرخ بہادر بعد ادای مراسم
ماتم داری کی باستصواب امرا وارکان دولت کی سریر خلافت پر ماہ رمضان مین بیٹہا —
اور حکام ممالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اوسکا حکم دل و جان سی قبول کر کی
خطبہ اور سکّہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعید نی امیر
مضراب جاکو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیکہ کوکلتاش کو واسطے انتظام
خراسان کے متعین فرمایا اور خود معہ تمام امرا کی جانب ماوراء النہر کی نہضت فرما ہوا
جب موضع درہ زنگی پر پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سی آکر
خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۸۲۴ فیروزشاہ ابن ارغون شاہ کو واسطی تعمیر برج اور بارہ کی ہرات کو اور امیر سید خواجہ کو واسطی عمارت قلعہ طوس کی روانہ فرماکر تن تنہا بذات خود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیخ زادہ بایزید مین پہنچا وہان مرزا سلطان حسین ملازمت مین حاضر ہوا نوازش اور لطف بیکران اوسپر فرمائی — جب مرزا شاہرخ بہادر نے دریا جیحون سی عبور کیا اوسوقت امیر شاہ ملک نے بخارا سی آکر اخبار سلامتی شاہزادون کا عرض کیا اسی اثنا مین ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ مجکو اطاعت اور انقیاد اپکا بدل منظور ہی اسواسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیر شاہ ملک کو واسطی لانے اولاد امجاد کی درمیان بخارا کی بہیجا جب اوس حالمین امرا بخارا نی سُنا کہ مرزا خلیل سلطان بہی لشکر لیکر باہر سمرقند کی آپڑا ہے بسبب بیم کی بخارا چھوڑکر مرزا الغ بیگ — اور مرزا ابراہیم سلطان کی سی جا ملے وہ لوگ بہی آب اموبہ سی عبور کرکے اردو اعلی مین ملحق ہوگئی — بعد ازان امیر شیخ نورالدین بموجب فرمانی خاقان گیتی ستان مرزا شاہرخ بہادر کی پاس مرزا خلیل سلطان کے گیا کچھہ خزانی حضرت صاحب قران سے آگئے امیرزادہ پیر محمد ولیعہد کے بہیجی اور اوسی کہا کہ سلطنت ماوراءالنہر پر قناعت کرے اسطور پر مرزا شاہرخ بہادر صلح کرکی عازم دارالسلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا مین امیر سلیمان شاہ جو کہ بموجب فرمان صاحب قران کے مملکت رستدار اور فیروزکوہ مین حکومت کرتا تہا بسبب صولت سپاہ مرزا میران شاہ کی بہاگ کر اردو اعلی مین جا ملا مرزا شاہرخ بہادر نی چھبیسوین [۲۶] تاریخ ذی قعدہ کو ہرات مین نزول اجلال فرمایا

بیان حال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا
اور بیان مخالفت امیر رکن الدین کا

جب مرزا سلطان حسین نہایت بیوقوفی اور جنون کی باعث اردوی ہمایون سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

بہاگ کر آب اموییسی عبور کرکی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان مین منتظم ہوا بموجب فرمانی ۱۶۵
مرزا خلیل سلطان کی سعہ بعضی امرا کی کنارہ جیحون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سسی جو کہ اون ایام مین کابل سسی درمیان بلخ کے آگیا تہا خبردار رہی وہان جاکر اوسکو
یہہ خیال آیا کہ مین خود مستقل بادشاہ ہوکر سلطنت کرون یہہ سوچکر امیر تیمور خواجہ بن آقبوقا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کرکی باقی امرا سسی عہد و پیمان کرکے دار الملک سمرقند
کو مراجعت کی — ادہرسسی امیرزادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر مقابلہ دشمن
کا کیا آٹہوین محرم ۸۰۸ آٹہ سو آٹہہ ہجری مین نواح کش پر مقابلہ جانبین کا ہوا —
بسبب غدر اور سفاکی کے بعض امرا اور لشکری مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اندخود اور
شبرغان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سسی جاملے اور جانبین مین محبت و اتحاد ہوگیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونون پر تاخت کی دونو بہاگ کر ہرات مین آئی حضرت
خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسبب بعضی مصالح ملک درمیان
طوس کی بہیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاسا کو روانہ کیا جب یہہ خبر سلیمان شاہ نی سنی آغاز
مخالفت کرکی حصار کلات مین متحصن ہوا اور حضرت خاقان یعنی مرزا شاہرخ نی اوسکی جانب
نہضت فرمائے ابہی لشکر پہنچی نہ پایا تہا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات مین آکر مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو واسطی ضبط اندخود اور شبرغان کے روانہ کیا اور فصل بہار مین بنفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل سلطان کا اور کچہہ حال وقایع خراسان کا

واضح ہو کہ جن ایام مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اندخود اور شبرغان مین تہے

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۷ مرزا پیر محمد نے ایک ایلچی بھیجکر امیر شاہ ملک کو بلایا اوسنے بلخ مین جاکر مخالفت مرزا خلیل سلطان
کی اختیار کی اور مرزا الغ بیگ بہی اوس سے مل گیا دونون نے متفق ہوکر آب امویہ سے عبور کیا
دوسری طرف سے مرزا خلیل سلطان بہی دشمنون کے استقبال کو آیا نسف کے پاس فریقین
کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہزادہ قبۃ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور
مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک بہی آب امویہ سے عبور کرگئے جب یہہ خبر بادشاہ مرزا شاہرخ
بہادر کو پہنچی متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اثنا راہ مین مرزا الغ بیگ اور امیر شاہ ملک اردوی
ہمایون سے ملحق ہوگئے اونہون نے کیفیت اس لڑائی کی سب مشرح بیان کی اسی اثنا مین
ایک ایلچی مرزا خلیل سلطان کی پاس سے آیا اوسنے بیان کیا کہ بادشاہزادے نے یہہ عرض
کی ہی کہ بسبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب امویہ سے عبور کرکی ماوراء النہر مین چلا آیا تہا اور میری
ملک مین دہ تعرض کرتا تہا اسلئے مین اوسکے دفع کرنے کی واسطے مقابل ہوا تہا ورنہ مین اوسی
عہد وپیمان پر ثابت ہون جو آپسے کیا تہا شہریار عالیمقدار نے سخنان شفقت آمیز کہکر موضع
ابیدار سے دار السلطنت ہراۃ کو مراجعت کی اسی اثنا مین بعضی ارکان دولت شاہرخ بہادر کے
بلخ کو چلے گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جوکہ منصب امیر الامرائی کا رکہتا تہا خیال
استقلال کا دہین لاکر ایک جماعت کو اپنے سے متفق کرکے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو
[illegible]راح ہرات سے عازم جام کا ہوا اوسی شب کو رایات عالیات نے بہی اوسکا تعاقب
تمام شب کیا علی الصباح اونکو جالیا مخالفون نے گہوڑون پر سے اوترکر زمین عجز پر سجدہ
کیا اور زبان تضرع اور عاجزی کی کہولی حضرت خاقان سعید نے اونکے جرم معاف فرمانے
اور مراجعت جانب ہرات کی کی اور سید خواجہ معہ اپنی اتباع کی ملازمت شاہ مین پل سالار
تک گیا جب شہریار عالیمقدار شہر مین آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پہر نقارہ
مخالفت کا بجایا اور جانب طوس کی جاکر پہر وہانسے قلعہ کلات کی جانب گیا حضرت
خاقان سعید نے بہی تیسوین [۲۳] تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تعاقب خواجہ مذکور کا فرمایا جب مشہد

بیان حالات مرزا امیران شاہ کا

مشہد مقدس پر خیام بادشاہی پڑے سید خواجہ نے قلعہ کلان سے جانب استر آباد کی کوچ کیا ۱۶۷
سے مرزا شاہرخ بہادر نے بھی اوسی جانب حرکت فرمائی جب بلغر معاج پر پہنچے امیر شاہ
ملک بلخ سے حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان نے وہان سے آگے جاکر
سمنان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا امیران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکے حال پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا امیران شاہ اور اوسکی اولاد کا

جو بعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا

واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحبقران کی ولایت آذربیجان مین مرزا عمر نے
سنی سکہ اور خطبہ اپنے نام کا جاری کروا دیا اور اپنے بھائی اور باپ سے جو درمیان بغداد
کے تھے کچھہ حساب نرکھا ۔ اسی اثنا مین امیر جہان شاہ جاکہ نے بسبب اغوا مفسدون
کے خیال استقلال کا دماغ مین لاکر باسیوین تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نوابون اور مخصوصون
مرزا عمر کو قتل کر کے سراپردہ شاہزادہ پر چڑہائی کی مرزا عمر نے بھی باوجن ثبات کا استوار
اور محکم فرماکے مقابلہ کیا آخر کو وہ بھاگا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادرون کے
ساتھہ لیکر اوسکا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اوسکو پکڑکے حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابوبکر نے بغداد سے قصد چڑہائی کا کیا اور ایک ایلچی واسطے طلب اجازت
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنے آکر یہہ بیان کیا کہ اسطرح پر ارادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اوسکی بہت عزت کی اور کہا کہ یہہ کہنا کہ بھائی جان جلد تشریف یہان لائے
تاکہ ہم تم دونو متفق ہو کر انتظام مملکت کا کرین مرزا ابوبکر یہہ بات سنکر دو ہزار سوار لیکے
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا کسی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
اور جب مرزا امیران شاہ نے اپنے ولد اعز کی مقید ہونے کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر دار المرز استراباد کا

کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہوگئے ۱۶۸
وہ دونو لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ نندگور مین قید رہکر
وہان کے محافظون اور کوتوال قلعہ سی گٹھہ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھی وہ بھی بھاگ گیا دونون
نی کا بوس مین پہنچکر متفق ہو کے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا
عمر پر متصرف ہوگئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی
چلے آئے — اور مرزا عمر نی امیر شیخ ابراہیم سی کچھہ صلح کر کی مراجعت کی — اور یہان
مرزا ابوبکر نی مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بہٹلا دیا تھا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا
پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نی شہر کو چھوڑکر اولا مرزا عمر شیخ بہادر کے
خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بھائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخرالامر جانب
خراسان کے آیا اور پہر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور
عنایت کا ہوا

بیان تسخیر دار المرز استرآباد اور بعضی وہ حالات جو اوسکی پیچھی گذری

حضرت خاقان سعید نی بعد پہنچی مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلاریز
نزول فرمایا بادشاہ استراباد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران کے مدت سی
حکومت مازندران کی کرتا تھا اور کوئی اوسکا مزاحم کبھی نہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر
فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی —
اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بھاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی
چلاگیا تمام ولایت مازندران تحت وتصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور
خطبہ شاہرخی جاری ہوگیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہان نے
مرحمت کی اور آپ مراجعت فرماکر چوتھی تاریخ جمادالاول سنہ ۸۰۹ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دارالملک استرآباد کا

درمیان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سالکی ماہ رمضان مین مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم بیر علی سی
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کہ شبرغان مین اقامت رکھتا تھا درگاہ عالم پناہ مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحسر اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تھا کہ خود بھی پیچھی سی کوچ فرماوے لیکن دفعتہً یہہ خبر سننی مین آئے
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب کرکان سی عبور کرکی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے
اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹھاروین ماہ شوال کو کوچ فرماکر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعدہ کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
مرزا عمر کی متفرق ہوکر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدلہ ہونے کی بھاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی بعد چند ایام مین امیر مضراب کے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑکر بیڑون مین بیڑیان اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرماکر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہوگیا بیسوین ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی کے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان موید منصور ہوکر اوائل ماہ ذالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا درمیان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑھائی کے اور دہا [illegible] اشروین ماہ محرم
سنہ ۸۱۰ اٹھ سو دس ہجری کو واسطی انتقام کے پیر علی پر چڑھائی سکے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا وہان سننی مین آیا کہ پیر علی بھاگ گیا وہان کی
مراجعت فرماکر قلعہ ہندوان کی پھر تعمیر فرمائی اور وہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کو دی امیر مضراب اور ترکل برلاس کو واسطی استیصال پیر علی سکے روانہ کرکی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الآخر کو خطہ ہرات مین تشریف لا کر رہے

بیان تسخیر دارالمرز استرا باد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا — بعد ازان درمیان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیروانی کی مخالفت ہو گئے
وہ دونو لب آب پر مقابل ہوئے — اور مرزا ابوبکر نے چند روز قلعہ ندکور مین قید رہکر
وہان کے محافظون اور کوتوال قلع سے گٹھ کر خلاصی پائی باپ کی پیچھے وہ بھی بھاگ گیا دونون
نے کابوس مین پہنچکر متفق ہو کے قلعہ سلطانیہ مین اپنا قبضہ کرلیا اور تمام عیال اور اموال مرزا
عمر پر متصرف ہو گئی جب یہہ خبر مرزا عمر کی لشکر مین پہنچی اکثر امرا اور لشکری جانب سلطانیہ کی
چلے آئے — اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابراہیم سے کچھہ صلح کر کی مراجعت کی — اور یہان
مرزا ابوبکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹھلا دیا تھا آخر یہہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا
پڑہوا کر جانب تبریز کی گیا — اور مرزا عمر نے شہر کو چھوڑ کر اولا مرزا عمر شیخ بہادر سکے
خدمت مین التجا لیگیا بعد ازان درمیان بھائیون کی بہت لڑائیان ہوئین آخرالامر جانب
خراسان سکے آیا اور پہر درمیان خدمت مرزا شاہرخ بہادر کی پہنچ کے مورد لطف اور
عنایت کا ہوا

بیان تسخیر دارالمرز استرآباد اور بعضی وہ حالات جو اوسکی پیچھے گذری

حضرت خاقان سعید نے بعد پہنچی مرزا عمر کی جانب استرآباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلا پر
نزول فرمایا بادشاہ استرا باد کا جو بسبب التفات حضرت صاحب قران سکے مدت سے
حکومت مازندران کی کرتا تہا اور کوئی اوسکا مزاحم کبھی نہوا تہا باتفاق امیر خواجہ سکے لشکر
فراوان لیکر مقابلہ پر آیا جانبین مین لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سعید کو ہوئی —
اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی بہاگ گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی
چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت و تصرف بندگان مرزا شاہرخ بہادر کی آگئی اور سکہ اور
خطبہ شاہرخی جاری ہو گیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیرزادہ عمر کو بادشاہ جہانپناہ نے
مرحمت کی اور آپ مراجعت فرما کر چوتہی تاریخ جمادالاول سنہ ۸۰۹ ہجری مین نزول اجلال درمیان

بیان تسخیر دارالملک استرآباد کا

۱۶۹ در میان بلدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہ رمضان مین مرزا پیر محمد جہانگیر تیغ ظلم ہیر علی سی
مارا گیا مرزا سید احمد میرک نی جو کہ شبرغان مین اقامت رکھتا تہا درگاہ عالم پناہ مین حاضر
ہو کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سعید نی بعد اظہار تحیر اور تاسف کی
امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان ـــ اور امیر نوشیروان کو ہمراہ سید احمد میرک کی جانب
بلخ کی روان کیا اور چاہتا تہا کہ خود بہی پیچہی سی کوچ فرماوے لیکن دفعتہً یہہ خبر سننی مین آئی
کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب گرگان سی عبور کر کی خراسان مین فتنہ و فساد برپا کر رکہا ہے
اسلئے خاقان عالی مقام نی اٹہارہوین ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کا ہوا روز دوشنبہ
نوین ذیقعدہ کو نواحی بردویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تیر کی ہوئی سپاہ
مرزا عمر کی متفرق ہو کر پریشان ہوگئی اور شہزادہ مذکور بسبب بزدل ہونے کی بہاگ گیا
اور حضرت خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لعہنین ایام مین امیر مضراب کے
نوکرون نی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر بیڑون مین بیڑیان اور سر پر ایک زخم
آیا ہوا تہا اس شکل سی لا کر مرزا شاہرخ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سعید نی نظر
عنایت کی اوسکے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
جب مقام رباط پر مرزا عمر پہنچا فوت ہوگیا بیسوین ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی کے
قبر کی برابر اوسکو مدفون کیا اور خاقان سعید منصور ہو کر اوایل ماہ ذالحجہ مین اپنی دار السلطنت
مین آیا در میان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑہائی کے اور دہان [illegible] ماہ محرم
سنہ ۸۱۰ اٹہہ سو دس ہجری کو واسطی انتقام کے پیر علی پر چڑہائی سکے جانب قبۃ الاسلام
بلخ کی گیا جب مقام خواجہ دوکہ پر پہنچا دہان سننی مین آیا کہ پیر علی بہاگ گیا وہان سی
مراجعت فرما کر قلعہ ہندوان کی پہر تعمیر فرمائی اور وہ مملکت مرزا قیدو ولد مرزا پیر محمد
کو دی امیر مضراب اور ترکل برلاس کو واسطی استیصال پیر علی کے روانہ کر کی بنفس نفیس
جانب دار السلطنت ہرات کی آیا گیارہوین ربیع الاخر کو خطہ ہرات مین تشریف لاکر [illegible]

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷۰ وزیت فرمائی وہ امرار جو مہم پیر علی پر نامزد ہوئے تہی اوسکو بہگا کر اور شکست دیکر صحیح وسلامت
آئی اور پیر علی نے تازہ پہر لشکر جمع کرکی متوجہ بلخ کا ہوا — اور لشکر کے صدمون سے
مرزا قیدو کو بہگا دیا مگر اوسکے نوکرون نی سر اوسکا کاٹ کر جہان پناہ کی خدمت مین بہجدیا
— اسی سال مین حضرت خاقان سعید نے سُنا کہ پیر بادشاہ نے خوارزم مین بہت سپاہ
جمع کرکی ارادہ مازندران کا کیا ہی اسلئے پہر خاقان سعید نی دار السلطنت ہرات سی حرکت
کرکی استرآباد مین پہنچ کر پہر نئے سرسے مازندران کو اپنی تحت مین لاکر مرزا الغ بیگ کورکان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تہا در لے وہان کا کیا اور آپ جانب ہرات کی مراجعت کرآیا

مجمل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا
اور مارا جانا مرزا امیران شاہ اور مرزا ابوبکر کا

اون ایام مین کہ صاحب قران گیتی ستان نی قصد روم کا کیا تہا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو بیچ سایہ دولت قیصر روم کے آسودہ تہے بہت خوف اور ہراس کرکی جانب
مصر کی چلے گئے تہے بعد جانے اون دونون کے ولایت مین ملک فرخ نی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس بہیج کر اطلاع اونکی آنے کی کردی صاحب قران نے اوسکے
جواب مین یہہ لکہا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت مین رسوخ ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
قید کرکے ہماری پاس روانہ کردی اور قرا یوسف کو قتل کری جب یہہ نامہ ملک فرخ کی
پاس پہنچا اوسنے دونون کو قید کرلیا اور اون دونون نے حالت قید مین یہہ عہد آپسمین
کرلیا تہا کہ اگر ہم صحیح وسلامت اس مہلکہ سی نجات پاوینگی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
مین رہینگے کبہی آپسمین مخالفت نکرینگے اسی اثنا مین جب صاحب قران کی فوت
ہونی کے خبر مصر مین پہنچی ملک فرخ نی سلطان احمد اور قرا یوسف کو منظور نظر التفات اور
محبت کا کیا اور تہوڑی ہی عرصہ مین قرا یوسف نی شوکت اور حشمت پیدا کرکی سبب حضرت بادشاہ

بیان مجمل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پایا بسبب اسکی حرکت کی
ملک فرخ نی سلطان احمد سی بہی محبت کم کر دی اور بدگمان اوسکی جانب سی بہی ہوگیا سلطان
احمد نی فقیرون کا لباس بدلکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تئین حلہ مین پہنچایا وہان آکر چند
اوباشون سی ملکر ایسی خبرین واہیات درمیان بغداد کی اوڑائین کہ دولت خواجہ اباق
جو ان ایام مین جانب مرزا عمر کی سی حاکم دار السلطنت بغداد کا تہا متوہم ہوکر شہر چہوڑکر بہاگ
گیا بعد ایک ہفتہ کی سلطان احمد نی بغداد مین آکر جہنڈا اپنی سلطنت کا بلند کیا — اور آخر
سنہ ۸۰۸ اٹہہ سو آٹہہ ہجری مین کہ مرزا ابو بکر اصفہان کی محاصرہ مین مشغول تہا — اور امیر شیخ ابراہیم
شیروان سی جانب تبریز کی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تسخیر آذربیجان کا کیا — اور
امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آنی کی سنکر شیروان سی جانب تبریز کی کوچ کیا
— اور آخر محرم سنہ ۸۰۹ آٹہہ سو نو ہجری مین سلطان احمد نی دولت خانہ تبریز مین آکر شراب
خواری اور صحبت امردان سیم تن مین مشغول ہوا جب مرزا ابو بکر نی مہم اصفہان سی فراغت پائے
جانب تبریز کی آیا سلطان احمد بسبب خوف اور وہم وہراس کے جانب بغداد کی چلا گیا اور
مرزا ابو بکر آٹہوین ربیع الاول سال مذکور کو دار الملک تبریز مین داخل ہوا اور رعایا تبریز
سی وعدہ کیا کہ مین ظلم اور اعتساف بالکل دور کر دون گا اور انصاف اور عدل کرون گا
— بعد ازان قرا یوسف ترکمان نے قصد مملکت آذربیجان کا کیا درمیان اوسکے اور مرزا
ابو بکر کی لڑائیان ہوئین آخر حملہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۸۱۰ اٹہہ سو دس ہجری مین معز الدین میرانشاہ
ہلاک ہوا اور میرزا ابو بکر بہاگکر متوجہ جانب دار الامان کرمان کے ہوا سلطان اویس ابن
رند کو جو لاس کہ حاکم اوس مملکت کا تہا جب اوسنی شاہزادی کے آنی کی خبر سنی بطور استقبال
گیا اور مرزا ابو بکر نے کرمان مین آکر خیال استیصال سلطان اویس کا دین ٹہرایا اسلئے وہبی
بادشاہزادہ کے پکڑنی پر مستعد ہوا آخر یہہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجاکر مرزا ابو بکر کے محل کا
احاطہ کیا پہر صلح اسطرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابو بکر کی پکڑنی کا قصد نکرین وہ شہر سی نکلکر

بیان تھوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور میرزا اسکندر کا

۱۷۲ کسی اور ولایت مین چلا جاویگا بعد ازان ابوبکر کرمان سی نکلکر سیستان مین آیا درمیان اوسکی
اور حاکم سیستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہوگیا یہی باعث لشکر کشی خاقان سعید کا جانب
فرات اور سیستان کی ہوئی چنانچہ خاقان مذکور نی اکثر وہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابوبکر نے
دوسری دفعہ پھر بھاگ کر کرمان مین جاکر سلطان اویس سی چند لڑائین کین ایک معرکہ مین
شہید ہوا — اور قرا یوسف ترکمان بعد بھاگنے مرزا ابوبکر کی اور مارے جانی مرزا میرانشاہ
گورگان سکے تمام ولایت آذربیجان کا حاکم ہوگیا اور اپنی بیٹی بر نداف کر حکو سلطان احمد
جلایر سنے اپنا بیٹا کر لیا تہا تخت سلطنت پر بٹھلا کر خطبہ اور سکہ اوسکے نام کا جاری کروا دیا

بیان تھوڑا سا میرزا پیر محمد اور میرزا رُستم اور میرزا اسکندر کا اور مخالفت واقع ہوسنے درمیان بھائیون کی گردش فلک سی

واضح ہو کہ جن ایام مین صاحب قران گیتی ستان نے وفات پائی مرزا پیر محمد دار الملک شیراز پر
مستولی تہا — اور مرزا رُستم صفہان مین — اور مرزا اسکندر ہمدان مین جب یہہ خبر وحشت
اثر یعنی وفات صاحب قران سکے خبر مرزا پیر محمد کو پہنچی بعد لینے مشورہ کسبب اسکے کہ اوسکی
والدہ ملکہ آغا سلک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر سکے مین منسلک تھی
خطبہ اور سکہ بنام مرزا شاہرخ بہادر سکے موشح اور مزین کرکی واسطی اطلاع اس نیک
امر کی ایک ایلچی خراسان مین بھیجا اور یہہ شعر اوس نی عرضداشت مین لکھی — ہم بندہ گانیم
شہرخ پرست + من ور رستم اسکندر و ہر کہ ہست + حضرت خاقان سعید نی اوس ایلچی پر
بہت نوازش اور عنایت فرماکر رخصت کیا اور فوراً مرزا عمر نی امیر جہانشاہ کو قتل کیا اور مرزا
ابوبکر کو قید کیا مرزا اسکندر اوس سی متوہم ہوکر ہمدان سی جانب شیراز کی گیا اور مرزا پیر محمد نے
عنایت فرماکر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان بھائیون کی طریق یکجہتی
اور اتحاد کا سلوک رہا یہان تک کہ درمیان ۸۰۹ آٹھ سو نو ہجری سکے بسبب فساد مفسدون

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق مخالفت کا ہوا مرزا پیر محمد نی مرزا اسکندر کو مقید کر کی جانب خراسان کی
بہیجا وہ وہان سی چہٹکر اصفہان مین پہنچا میرزا رستم نی اسکندر کی آنی کو فوز عظیم تصور کر کے
ایکدوسری کی موافقت کر کی قصد شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نی اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کہا کر
مراجعت کی اون دونون بہائیون نی تعاقب اوسکا کر کی چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
دیکہا کہ فتح میسر نہین ہوتی چند دیہات فارس کی لوٹ کر اصفہان مین آئے — اور درمیان ۸۱۰
اٹہ سو دنش ہجری کی مرزا پیر محمد نی لشکر کثیر جمع کر کی اصفہان پر چڑہائی کی اور دہرسی مرزا رستم
نے کنہ مان کو لشکرگاہ کے بعد پہنچی مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر اصفہان کو
ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی بہاگ گئی اور مرزا پیر محمد نی اصفہان کسیر شیخ
مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہوکر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی — اور
مرزا رستم نی خراسان مین پہنچکر بسبب عنایت خاقان سعید کے پرتو عاطفت اور مہربانی کا پایا
— اور میرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شبرغان مین پہنچکر مرزا قیدو اور سیاہ کو اوسکی استقبال
کے واسطے روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کر جانب ولایت اندخو کی گیا وہان کی حاکم سید محمد خان نے
اوسکو مقام مناسب مین اوتار کر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نی نہایت
لطف اور احسان سی سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک نامہ سید محمد خان کے
نام بہی اس مضمون کا بہیجا کہ مرزا اسکندر کا مزاحم نہووے جہان چاہی جاوی و مرزا اسکندر
بامید شفقت برادر کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چہبیسوین رمضان سنہ ۸۱۱ اٹہ سو گیارہ
ہجری کو پاپیادہ شیراز مین آیا مرزا پیر محمد نی بہائی کی آنی کی خبر پاکر فوراً اوسکو بلایا اور
طرح طرح کی عنایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان سنہ ۸۱۲ اٹہ سو بارہ ہجری کی
مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتہ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام دہ [illegible] مین
پہنچی سید حسین شربت دار نی جسکو بادشاہزادی سنے مرتبہ بلابت سی درجہ امارت کو پہنچایا
تہا نہایت شقاوت اور بدبختی سی پیش آکر لطایف اہل شہر اور مفسدین سی ملکر آدہی رات کو

۱۰۴ مرزا پیر محمد کی دیری مین جا کر شربت شہادت کا اوسکو پلایا — مرزا اسکندر یہہ خبر سنتی ہی
فوراً بہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا امرا اور اعیان سلطنت نے اتفاق کر کی شہر کا بند و بست
کر دیا اور برج اور بارہ کا استحکام خوب طرح پر کیا حسین شربت دار نی جب مرزا اسکندر کے
بہاگ جانی کی خبر سنی تجمل و حشمت تمام شیراز کی باہر آ کر ڈیرا کیا اور دوسری روز صبح سی
ظہر کی نماز تک لڑائی رہی اسی اثنا مین امیر صدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تہا حسین شربت دار
گرفتار ہوا امیر صدیق نی اوسکو پکڑ کر شہر مین لا کر شیخ سعدی شیرازی کی روضہ مین بٹہلا کر مونچہین
اور داڑہی اوسکے ترشوا ڈالی اور ایک گدہی پر اوسکو سوار کر کی تمام شہر مین پہرایا بعد ازان
اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت مین لیگئی تب شاہزادی نے اوس سی پوچہا کہ میرے بہائی کو تو نے
کیون قتل کیا — اوسنی کہا کہ اوسکی نسبت جو مجہی عذر ہو چکا ہی اوسکا جواب تجہی بہی ہوگا مرزا
اسکندر یہہ جواب سنکر خفا ہوا اپنی ہاتہہ سی مجہی آنکہہ اوسکی کٹاری سی نکال ڈالی اور فرمایا
کہ اس بدذات کو قتل کرو چنانچہ مارا گیا — اسی اثنا مین سلطان معتصم بن زین العابدین بن
شاہ شجاع نی درمیان اصفہان کی خروج کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد
تلاقی فریقین کے سلطان معتصم منہزم ہوا بہادرون نے تعاقب کر کی پانی کی کنارہ پر اوسکو
مار ڈالا — اور مرزا اسکندر نی مظفر اور منصور ہو کر جانب شیراز کی مراجعت کی بعد ازان مرزا
رستم بسبب رخصت خاقان سعید کی جانب اصفہان کی گیا چند نوبت درمیان بہائیون کے
لڑائی ہوئی آخر الامر دوسری دفعہ پہر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان ۸۱۴ آٹہہ سو
چودہ ہجری کی پاسی کے بوس حضرت خاقان سعید کا ہوا — اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس
مین استقلال تمام پا کر اصفہان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربیجان کے
اور مارا جانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ہاتہہ سی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

واضح ہو کہ درمیان ۸۱۲ھ اٹھ سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربیجان کا تحت تصرف قرا یوسف
کے تھا بسبب اسکی کہ قرا عثمان نی درمیان ولایت آذربیجان کی کچھ تعرض کیا تھا اور بسبب اسکے
کہ حضرت نی بھی اوسکے آنی کی استدعا کی تھی اسلئی وہ اوس جانب گیا سلطان احمد نی اوسکی غیبت
کو غنیمت جان کر لشکر جمع کر کے درمیان محرم ۸۱۳ھ اٹھ سو تیرہ ہجری کے آذربیجان پر چڑھائی کی
درمیان غرہ ربیع الاول کی تجمل و حشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا امیر قرا یوسف نی جب
یہہ خبر ناخوش سنی فوراً مراجعت کی اور سلطان احمد نی بھی جھنڈا مخالفت کا بلند کیا روز جمعہ [illegible]
ربیع الآخر کو اوپر دو فرسخ کی تبریز سی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست لشکر بغداد کو
ہوئی اور سلطان احمد ایک باغ مین جا چھپا کسی رذالی نی قرا یوسف کو اوسکے چھپنی کا خبر [illegible]
ایک جماعت اوسی جانب گئی اور اسکو پکڑ کر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف نی [illegible]
ناسزا کہنی کی نشان حکومت آذربیجان کا بنام اپنی بیٹی کی بنام میر [illegible] ان کی اور [illegible]
سرداری بغداد کا بنام دوسری بیٹا مسمی سلطان محمد کی سلطان سی طلب کی اور [illegible]
چاہتا تھا کہ اوسکو قتل نکرے لیکن امرا عراق عرب نی درباب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلئی قرا یوسف نی سلطان مذکور کو معہ اوسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خاندان
امیر شیخ حسن ایلخانی کی تمام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی اور سپرد کرنا بعضے ممالک کا شاہزادون کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید نی پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ ۸۱۱ھ اٹھ سو گیارہ ہجری کو بارادہ
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اوس مقام پر جب یہہ خبر متواتر پہنچی کہ درمیان میرزا
خلیل سلطان اور خداداد کی مخالفت واقع ہو گئی اور خداداد نے فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا مامور و محکوم کر لیا ہے اسلئی خاقان سعید مؤید و منصور اکیسوین ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

۱۰۳ جانب ماوراءالنہر کے نہضت فرما ہوئے جب دریا جیحون سی عبور کیا اوسوقت خبر آئی کہ خداداد نے مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بہاگ گیا القصہ خاقان سعید بیسوین ذی الحجہ کو دارالسلطنت سمرقند مین تشریف لائے اور ماہ محرم ۸۱۲ آٹھہ سو بارہ ہجری مین علم ظفر پیکر تعاقب مین خداداد کی جانب مغولستان کی روانہ کئے ــ اور امیر شاہ ملک مع بعض امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی اثنا مین ایسی صورت دیکہنی مین آئے کہ کسیکی آئینہ خیال مین متصور نہوئی تہی بیان اسکا یہہ ہے کہ جن ایام مین کہ خداداد حسینی نے بادشاہ مغولستان سی مدد طلب کی اوسنی اپنی بہائی شمع جہان کو اس مہم کے واسطی متعین کیا جب خداداد اوسکی ملا اوسنی اپنی خواص اور مقربین سی کہا کہ خداداد حسینی مرد ناسپاس اور بیمروت اور کم ذات ہی کیونکہ اوسنی نے حقوق تربیت صاحب قران کو طاق نسیان پر رکہہ کے اوسکے اولاد امجاد کی نسبت راہ مخالفت اور عصیان کی چلا ایسی شخص کی موافقت کرنی اور مدد دینی بیتوفی ہے یہہ سوچکر سر اوسکا تن سی جدا کرکی امیر شاہ ملک کی پاس بہیجدیا امیر شاہ ملک نے بدون لڑائی اور محاربہ کی بے جوکہون دشمن کا سر لیکر مراجعت کی بعد از ان حضرت خاقان ممالک ستان نی حکومت ختلان اور جند کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کے اسی اثنا مین امیر شیخ نور الدین رخصت طلب کرکی جانب اترار کی گیا اور وارد وی اعلی مین یہہ خبر پہنچی کہ مرزا خلیل سلطان کی بعد مقتول ہونی امیر خداداد کی محافظین سی متفق ہوکر اوس قلعہ مین متحصن ہوگیا ہی حضرت خاقان سعید نی امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنی جاکر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا جب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بہیجا کہ مجکو راہ دو تاکہ مین قلعہ کے باہر آون اور ملازمت حضرت شاہرخ بہادر کی مین حاضر ہون امیر شاہ ملک نی منظور کیا وہان سی نکلکر امیر شیخ نور الدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ واسطے کوچ کیا اثنا راہ مین جانبین سی قاصد آئے گئی میرزا خلیل سلطان نی بعد لینے عہد و پیمان کی ملازمت عم بزرگوار مین حاضر ہوا طرح طرحکی مراحم خسروانہ سی معزز و ممتاز ہوا ــ اور حضرت خاقان سعید نی جانب خراسان کی مراجعت کی ولایت ترکستان اور ماوراءالنہر کے مرزا الغ بیگ کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی

کو دی اور مملکت حصار شادمان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کو دیدی — جب سوارے
ہمایون آب جیحون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندہار اور کابل اور غزنین کی مرزا قیدو بن
مرزا پیر محمد ولی عہد کو عنایت ہوی — اور ابوالفتح مرزا ابراہیم سلطان کو والی ملک بلخ اور
طخارستان کا کیا سولوین شعبان کو دار السلطنت ہرات مین بادشاہ داخل ہوئے — اور
ماہ ذیقعدہ مین مرزا خلیل سلطان سنے بموجب حکم اور فرمان شہریار گردون وقار کی دس ہزار
سوار جرار لیکر عراق پر چڑہائی کی جب مملکت ری مین پہنچا چندروز فراغت سی اقامت کے
بعد ازان امیر شیخ نورالدین سنے ولایت انزار مین کہ وطن قدیم ابا و اجداد اوسکے کا تہا
جہنڈا مخالفت اور عصیان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دو دفع خاقان عالی مرتبت سنے ماوراء النہر
پر لشکر کشی کی درمیان ۸۱۴ھ ہجری کے امیر شیخ نورالدین اوپر دروازہ قلعہ صوردن کے
پشت زین سی گر پڑا اگرتی ہی جان بحق ہوا — اور سولوین رجب بہال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت ری مین فوت ہوا حضرت خاقان سنے یہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سعید کی اور پانا فتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک مجید سی

جب قرا یوسف نی مملکت آذربیجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سعید نی اوسکی استقلال کی
خبر سُنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹہارہوین رجب سنہ ۸۱۶ھ
آٹہہ سو سولہہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بلدہ بیشا پور پر خیمی سیاہ خاقان منصور کے پڑے
اوسوقت ایک مکتوب بدین مضمون مرزا اسکندر کو لکہا کہ رایات عالیات واسطی دفع فتنہ
و فساد قرا یوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوی ہین اوس فرزند کو چاہیے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلوک رکہہ کی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح ری پر
ہمسی آملی — بعد ازان یہہ خط روانہ فرماکر آپ مازندران مین پہنچا جار سے کی ہم اوس

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

۱۷۸ دیار مین گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ مین آیا اوسنی یہہ تصور کیا کہ حضرت خاقان
سعید قصد ملک فارس کا رکہتی ہین اسلئے جواب باصواب بہیجا ر علم مخالفت اور عصیان کا بلند
کیا اور جا بجا ایلچی بہیج کر صفہان مین لشکر جمع کیا بادشاہ جمجاہ نی یہہ خیال فاسد مرزا اسکندر کی
واقف ہوکر یورش آذربیجان کی موقوف رکہہ کر جانب اصفہان کی چڑہائی کی اور اوایل فصل
بہار مین مرزا بایسنقر کو مازندران سی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ بنفس نفیس چوبیسوین
محرم سنہ ۸۱۷ آٹہہ سو سترہ ہجری کو طرف ری کی گیا جب اوس مملکت مین پہنچا ایک جماعت امرار
اسکندر کی شاہزادی سی روگردان ہوکر اردوے اعلی مین آملے اور جب اصفہان کی قریب
پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ پر آیا بہادران دونو جانب نی تیر و خنجر کی
لڑائی مین داد مردانگی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکہلائی خاقان سعید نی فتح پائی مرزا اسکندر
نی بلطایف الحیل اپنی تئین شہر مین ڈالا اور لشکر نے اصفہان کا محاصرہ کیا اسی اثنار محاصرہ
مین اکابر اور اعیان شیراز کی متعلقان مرزا اسکندر کو مقید کر کے خطبہ اور سکہ بنام شاہرخ بہادر
کے مزین کر کے اس خبر کی بشارت ایلچی کے زبانی حضرت خاقان کے پاس بہیجی خاقان
نے یہہ خبر سنکر خوشی بہت کی اور لطف اللہ بیان تمور کو واسطی ضبط اموال فارس کی متعین
فرمایا اور چونکہ محاصرہ اصفہان کو قریب دو مہینی کے ہو چکی تہے دوسری تاریخ ماہ جمادی الاول
کو جنگ سخت واقع ہوئی صبح سی شام تک لڑائی ہی اوسی شب کو مرزا اسکندر مع علامت عجز
اور انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکہہ کر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب کیا
پکڑا ہوا حضرت خاقان کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت خاقان نے اوسکا خون معاف
فرما کر اوسکو مرزا رستم کے سپرد کر دیا اوسنی آنکہون اوسکی تیل کے سلائی پہروا دے
سعا بسنگ کشتن و کر بودن آرزومندست + زبان دگر کش کسی کین حدیث گفت و شنید +

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادون کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

١٧٩

حضرت خاقان عالیمکان نے بعد فتح اصفہان کی سرداری اوس بلدہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت ولایت ہمدان اور قلاع رود جرد اور نہاوند کی شاہزادہ سعادت انتما مرزا بایقرا کو دے اور امارت مملکت ری کی مرزا ایلچل کو سپرد کی اور حکومت دیار قم کی مرزا سعد وقاص کو عنایت کی اوسوقت اعلام ظفر بنیاہ جانب شیراز کی آئی بعد وہان کے پہنچنے کے حاکم شیراز کا مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مراجعت کی بائیسوین رجب سنہ مذکور مین بلدہ ہرات مین داخل ہوا اور مرزا بایسنقر نے دیدار والد بزرگوار سے مشرف ہوکر نذر گذرانی اسی اثنا مین درمیان مرزا الغ بیگ اور مرزا امیرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور منازعت ہو گئی بعد جنگ و جدال کی مرزا امیرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مراجعت خاقان منصور کی ولایت عراق اور فارس مین ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہونیکا جانب شیراز کی

بعد معاودت خاقان سعید کی ملک شیراز سے جو حالات گذری ایک اونمین سے یہہ ہی کہ مرزا ایلچل بہلو بستر ناتوانی پر پڑکر عالم جاودانی کو انتقال کر گیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی مرزا ایلنگر کو ایک فوج دیگر جانب مملکت ری کی روانہ کیا دوسرا حادثہ یہہ ہوا کہ قرا یوسف ترکمان نے قصد قلعہ سلطانیہ کا کیا امیر بسطام جاگیر جو اوس قلعہ مین تہا اور دم اخلاص اور ہوا خواہی کا بہرتا تہا بہاگ کر قم مین چلا گیا وہان جا کر امیرزادہ سعد وقاص کے ملازمت مین حاضر ہوا اوس شاہزادہ نے امیر بسطام کو مقید کر کی صورت حال واقعہ کے عرض کر بہیجی خاقان روشن ضمیر کو امیر بسطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اوسکو چہوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے اوس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوا اور بہکانی بعض مفسدون کی امیر بسطام کو ہمراہ لیکر قرا یوسف کے پاس گیا اور منظور نظر عنایت اور اعزاز و احترام کا ہوا اور سانحہ یہہ ہوا کہ شاہزادہ مرزا بایقرا نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جو کہ ظل عاطفت مین بسر کرتا تہا خیال

بیان وقایع خاقان منصور کا

۱۸۰ استقلال کا اپنی دمین ٹہراکر جانب شیراز کی چڑہائی کی ـــ اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ
سے وقوف پاکر ایک جماعت لبسر راہ بہیج کر مانع اوسکا ہوا قضارا مرزا اسکندر مخالفین کی ہاتہ
آگیا اوسکو اصفہان مین لیجاکر قید کیا اسو اسطی تہوڑا سا فتور عزیمت مرزا بالقرا مین بہی پیدا ہوا
چند روز کندمان مین توقف کیا مگر بہر حرص جہانگیری اور کشورکشائی کی اوسکے دلپر غالب آسے
جانب شیراز کی گیا ـــ جب ابراہیم سلطان نے مرزا بالقرا کی آنیکی خبر سنی فوراً سپاہ
آراستہ کرکی مقابلہ پر آیا ـــ مرزا ابراہیم سلطان بعد لڑنے کی جانب ابرقوہ کی بہاگ گیا ـــ
اور مرزا بالقرا آخر ماہ ربیع الاول ۸۱۸ھ ہجری مین بطفر و منصور بلدہ شیراز مین داخل ہوا اور
جہنڈا عیش و عشرت کا بلند کیا اسی اثنا مین مرزا رستم نے درمیان صفہان کی مرزا اسکندر کو جو کہ
مفسد او ربانی اس فتنہ کا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا جب یہہ خبر حضرت خاقان نے سنی بعد لینے
مشورہ کے اور جمع کرنے لشکر کی ستروین جمادالآخر سنہ مذکور کو جانب شیراز کی متحرک ہوا
جب رایات عالیات اوس مملکت مین پہنچ گئے اوسوقت مرزا بالقرا کہ خاقان سعید کی متوجہ ہونے
کی خبر کا یقین نکرتا تہا متحیر او رپریشان ہوا ـــ لاچار جب کوئی صورت نہ بن پڑے اپنی دوست
مرزا بایسنقر کے پاس بسبب اتحاد اور اخلاص کی امیر جلال الدین ابوسعید کو بہیج کر توقع شفاعت جرائم
اور عفو ماتم کی درخواست کی ـــ مرزا بایسنقر نے اوس ایلچی نامبردہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقان
مین حاضر ہوکر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابوسعید پر نظر عنایت اور مہربانی
کی فرماکر گناہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب پوراکر کی جانب شیراز کی آیا مرزا
بالقرا نی شب پنجشنبہ پانچوین رمضان کو بلدہ مذکور سی باہر نکلکر عم بزرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ
نے بسبب عہدہ کی کچہہ تعرض بادشاہزادی سے نہ کیا ـــ مگر پہلے جن لوگون پر اعتماد تہا اونکی مصاحبت
مین بہیج دیا یعنی مرزا قیدہ رسکے پاس ـــ اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز مین گذار کر دوسری دفعہ
سرداری وہان کی مرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی ـــ اور مملکت قم اور کاشان اور ری اور
استدارکی ہمدود گیلان تک امیر الیاس خواجہ بہادر کو دی بعد ازان بقصد تسخیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا باسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان مین پہنچا سیادت پناہ ارشد دستگاہ امیر شمس الدین علی تمی والی کرمان سلطان ۱۸۱
اویس کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس مملکت کی زبان کہولی بادشاہ
نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مراجعت فرماکر درمیان محرم ۸۱۹ سنہ آٹہ سو انیس ہجری کے
دار السلطنت ہرات مین داخل ہوا

بیان جلوس میرزا باسنقر کا مسند دیوان پر

اور بیان مآل حال بعض بادشاہزادون کا

جب خاقان بلند مکان دار السلطنت ہرات مین تشریف لائی منصب امارت دیوان اعلی کا
قرۃ العین مرزا باسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادی نی اوس عہدہ کو لیکر بساط عدل
اور انصاف کا پہیلایا اسی اثنا مین مرزا میرک احمد بسبب نزاع مرزا الغ بیگ کی جو طرف
مغولستان کی چلا گیا تہا اگر منظور عنایت اور التفات کا ہوا اور اونہین ایام مین باتفاق
مرزا ایلنگر کی خیال مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر نقش کیا حضرت خاقان کو اس حال
کی اطلاع ہوگئی تہی ــ میرزا قیدو کی طرف سی ایک عرضی اسمضمون سے آئی کہ میرزا باسنقر
معہ جماعت مردمان متعینہ اپنی سے قصد اس فقیر کا رکہتا تہا اسلئی نیی اوسکو گرفتار کر لیا ہی
جسطرح ارشاد ہو تعمیل اوسکی کیجائی حضرت خاقان سعید نی حکم دیا کہ مرزا قیدو میرزا باسنقر
کو آب سندہ سی اوتر جانی دی جسطرف اوسکا دل چاہی وہ چلا جاوی ــ میرزا میرک
احمد جانب کعبہ کی چلا گیا ــ اور میرزا ایلنگر کشتی مین بیٹہ کر مسفر دریا سے کرنی پر مستعد ہوا
ــ اور مرزا قیدو نی مرزا باسنقر کو آب سندہ سی نہ اوتار ا درمیان ۸۲۰ سنہ آٹہ سو بیس
ہجری کی کہ کشمیر یا ارمیقد ا متوجہ قندہار کا تہا حسب الحکم اوسکو اوس دوی ہاتہون مین ہہد با
حضرت خاقان نی شاہزادی کو معہ ملازمین متعینہ اوسکے کی جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر
اوسکی خبر نہ آئے کیا ہوا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا اور بعض حالات جو بعد اوسکے وقوع مین آئے

سید شمس الدین نے جو کہ مہم کرمان کی سرانجام کرنے پر مامور تھا جب سیرجان سے جانب اوس
بلدہ کی مراجعت کی ہرچند سلطان اویس کو اوپر متوجہ کرنے پایہ سریر اعلی کی ترغیب فرمائی لیکن
سعی اوسکے رائگان گئی اسواسطے جناب نقابت مآب نے درمیان ہرات کی آکر کیفیت حال کی
معروض رای خاقان سعادت انتمای کی سنتے ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی نافذ
ہوا کہ امیر ابراہیم جہانشاہ برلاس اور امیر حسین صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ اور حکام ولایت
فراہ اور سیستان کی مع سپاہ فراوان واسطے تسخیر کرمان کی جاوین امرا ارجمند کو رنے تعمیل حکم کی
فوراً کی اوس ولایت مین پہنچے ششتر روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازان سلطان اویس نے
قاصد بھیجکر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور تم لوگ مراجعت کرجاؤ
تو مین سہ کی بل ملازمت آستان رفیع الشان مین حاضر ہون امیرون نے کیفیت حال کی حضرت خاقان
کو لکھکر عرض کی یہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول مین صادق ہے چاہئے کہ ایک اپنا
معتمد اس جانب روانہ کرے اوسوقت لشکر محاصرہ موقوف کرے ورنہ جب تک شہر کو
فتح نکرین مراجعت نکرنے پاوین امیرون نے سلطان اویس نے اس امر کی اطلاع دی اوسنے
شیخ حسن کو جو تمام اوسکے نوکرون سے نہایت قربت رکھتا تھا درگاہ عالم پناہ مین بھیجدیا
جب شیخ حسن نے قدمبوسی بادشاہ کی حاصل کی نہایت مسکینی اور نیاز سے گناہ سلطان اویس کا
معاف کروانے کی درخواست کی حضرت خاقان سعید نے اوسکی التماس قبول فرمائی اور قسم
کہائی کہ مین کسیطرح کی اوسکی حقمین برائی نکرونگا بلکہ اپنے تئین ملحوظ نظر تربیت اور عنایت کا
تصور کرے بعد ازان شیخ حسن نے جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچھہ دیکھا اور سنا تھا سلطان
اویس سے بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان مین حاضر ہوا اصناف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

انواع اعطاف سی اختصاص پایا اور درمیان ۹۱۹ نوسو انیس ہجری کی فرمان فرمائی بلاد
اور عبادتی مرزا سیورغمتش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب پنجشنبہ غرہ جمادالاول
۸۹۰ ہجری کو ولادت مرزا علاء الدولہ کی ہوئی اسی سال مین بادشاہ مذکور واسطی گوشمالی
ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب گرمسیر اور قندہار کی ہوا بیند ہوین رجب کو رایات عالیات
نے دار السلطنت ہرات سی کوچ فرمایا چودہوین شعبان کو کنارہ آب ہیرمند پر لشکر خاقانی
کا اوترا اس منزل پر مرزا سیورغمتش نے معہ امرا بدخشان کے حاضر ہوکر قدمبوسی کی بائیسوین
ماہ مذکور کو قندہار کی پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشراف اور اعیان
غزنین کی اردو اعلی مین حاضر ہوئے کسی نی اردوی میرزا قیدو سی آکر عرض کی کہ شاہزادہ
بہاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہوگا کسی کو اوسکی تعاقب مین نہ بہیجا نوین ماہ مذکور کو
اور ایک شخص نے آکر عرض کی کہ کابل اور غزنین مین کوئی شخص ملازمین میرزا قیدو سی نہ تہا واسطی
بادشاہ ظفر پناہ نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اوسطرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو
راہ عجز سی پیش آوے صلح کرکی غزنین اوسکو دیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اوس ولایت کو
ضبط کر تا مقارن اسی حال کی امرا اور سرداران ہزارہ نے اسپان بادرفتار اور شتران باربردار
بہیجکر باج اور خراج قبول کیا ــــ چتر زرنگار خاقان عالیمقام نے جو کنارہ آب ہیرمند
پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مراجعت کی اوس سرزمین مین ایک روز خاقان سعید نے
گہوڑے پر سوار ہوکر سیر فرمائی ناگاہ پشت زین سی زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتہ مین آئے
ایلچیون نے دار السلطنت سی ایک کمانگر کو اردوی اعلی مین بہیجا تا کہ اوس ہاتہ کی ٹوٹنی کی
علاج کرے ــــ دوسرا واقعہ اس قشلاق کا یہہ تہا کہ حضرت خاقان سعید نی زمام رتق
اور فتق مہمات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی کو سپرد کی تہی خواجہ بیکو
نہاد آخر ایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا ــــ سوار اسکے امیر ابراہیم نے
جانب کابل اور غزنین سی آکر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل مین پہنچا اب ارادہ اردوی ہمایون کا

بیان فتح ہونی دار الامان کرمان کا

راوی کہتا ہی ــــ علاوہ ازین امیر شیخ لقمان برلاس جب واسطی تحصیل خراج ہزارہ کی مامور ہوا اور وہ
وہان گیا بعد چند روز کے یہہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ اوس دار المال مین درنگ کرتی ہین اسلئی امیر محمد
صوفی اور امیر موسی نے موافق فرمان خاقان مظفر کے ہزارہ پر چڑھائی کرکے اون لوگون کے
ہمسر کی اور مظفر ہوکر پہر آئے ــ اور شہریار رفیع مقدار نی اوایل فصل بہار مین میرزا
سنجر اور امیر یادگار شاہ ارلات اور امیر علیکہ ــ اور امیر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے
حکم دیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قیدو آپ چلا آوی تو ہمراہ اپنی اوسکو ہرات مین سلے آؤ
اور اگر نہ آوے اوسکا تعاقب کرکی جہان سی ہاتہہ آوی پکڑکر لاؤ اور درگاہ عالمپناہ مین پہنچاؤ
اور لشکر ہمایون نے دار السلطنت ہرات کو نہضت فرمائے دوسری محرم سنہ ۸۲۱ اٹہہ سو اکیس
ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات مین نزول فرمایا ــ اور اوایل ربیع الاول مین یہہ خبر سننی مین
آئے کہ مرزا اسعد وقاص جو شہر قشم کو چہوڑکر چلا گیا تہا اور قرا یوسف سی جا ملا تہا عالم جاودانی
کو رحلت کر گیا اسی اثنا مین امرا نے قندہار سی آکر میرزا قیدو کو ہمراہ لائے حضرت خاقان
نے شاہزادہ کو منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا ــــ اسی اثنا مین خبر متواتر پہنچی کہ شاہان
بدخشان نے جہنڈا عصیان اور طغیان کا بلند کیا ہی خاقان سعید نی ایک جماعت امرا کی مرزا
سیورغتمش کی ہمرکاب کرکی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہزادہ مذکور
مع امرا کی کشم پر پہنچا میر شاہ بہاء الدین نے کہ والی اوس سرزمین کا تہا جناب عرفان شعار
خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہریار مین بہیجکر اظہار اطاعت اور انقیاد کا کیا اور خراج
دینا منظور کر لیا خاقان سعید نی شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرماکر اون بادشاہون کی جرایم
کو عفو کیا امرای مذکورہ نے مراجعت کی شاہان بدخشان پر حکومت سابق دستور بحال رہی
ــــ ماہ رجب سال مذکور مین مرزا قیدو نی حقوق تربیت اور نعمت خاقان [illegible] مکان سے
[illegible] کرکی ایک جماعت اہل فتنہ اور مفسدین سی ملکر اوسی رات کو جانب قندہار کی بہاگ
گیا [illegible] حسب فرمان خاقان بلند مکان کی اوسکا تعاقب کیا قصبہ [illegible] میرزا قیدو کو [illegible]

قید کر کی درگاہ عالم پناہ مین حاضر کیا حضرت خاقان سعید نے اوسکو قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا اور تمام مملکت قندہار اور غزنین اور کابل کی مرزا سیورغتمش کو عنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربیجان کے اور انتقال پانا قرایوسف کا

واضح ہو کہ جن ایام مین کہ مرزا میران شاہ کورگان جنگ قرایوسف ترکمان مین شہید ہوا تہا اون دنون سی ارادہ یورش آذربیجان اور دفع فتنہ قرایوسف کا خاقان سعید کو منظور نظر تہا مگر بسبب چند سوانحات کی ابتک ظہور مین نہ آیا یہانتک کہ درمیان ۸۲۳ھ ہجری سے جبکہ مملکت خراسان اور مازندران — اور ماوراء النہر — اور بدخشان — اور کابل — اور غزنین — اور سیستان — اور فارس — اور عراق خس و خاشاک مفسدین سے پاک ہوگئین اوسوقت حضرت خاقان سعید نی سپاہ بی انتہا اور ہتیار لڑائی کی جمع کر کی نیدرہوین شعبان کو جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا — بعد قطع منازل کی بیسوین شوال کو درہ نمک سی گذر کر نواح رے مین نزول اجلال فرمایا اوس منزل مین مرزا ابراہیم سلطان معہ سپاہ فارس کے اور میرزا رستم معہ سپاہ اصفہان کے لشکر ہمایون مین آکر ملی بہت اعزاز اور اکرام اونکا ہوا مگر تقدیر الٰہی سی قرایوسف ترکمان بیمار ہوگیا جمعرات کی روز ساتوین ماہ ذیقعدہ سنہ مذکور دار فانی سی ملک جاودانی کو کوچ کر گیا اوسکے مرتی ہی لشکری لوگ ایسی تتر بتر ہوئے کہ ایک کا بہی پتا نہ معلوم ہوا کہ کدہر بہاگ گئی اور ابہی لشکر خاقان سعید کا حدود درے ہی مین پڑا تہا بدمعاشون نے قرایوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دونون کان اوسکی بسبب اسکے کہ دونون کانون مین سونی کی بندی بہی کاٹ لی — جب یہہ خبر حضرت خاقان سعید کی لشکر مین پہنچی مرزا بایسنقر کو جانب تبریز کی روانہ فرمایا آپ بجانب قصبہ قراباغ کی تشریف لیگئی بعد تسخیر قلعہ سلطانیہ کے اوس مقام مین مقیم ہوکر موسم [illegible] کی تمام —

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی

۸۶۷ — اور مرزا بایسنقر نی نصف ماہ ذیقعدہ مین دولت خانہ تبریز مین نزول اجلال فرماکر واسطی تمہید بساط نصفت اور قواعد معدلت کی قیام فرمایا — اوایل فصل بہار مین خاقان عالیمقدار نی اوس منزل سی کوچ کیا جب جلکار پر ڈیرا ہوا سامع علیہ مین یہہ خبر پہنچی کہ اس نواح مین ایک قلعہ ہی اوسکا نام قلعہ بایزید ہے اوس قلعہ مین بہت مال اور دولت قرا یوسف کی بہری ہوئی پڑی ہی اوسکی بیٹون نی یہان دولت گاڑ رکہی ہی اب وہ قلعہ امیر اسپند کی گماشتون کی قبضہ مین ہے حکم ہوا اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تیئیسوین جمادالاول ۸۲۴ ہجری کو وہان جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا اوسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوسمین سی نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قرا یوسف سی اور مراجعت فرمانی بعد فتح پانیکی

جب شہریار متوجہ تبریز کا ہوا اثناء راہ مین یہہ خبر سنی کہ قرا یوسف کی بیٹون یعنی اسکندر اور اسپند نے لشکر بہت جمع کیا ہی اونکا ارادہ تبریز پر لڑائی کا ہی بادشاہ نے یہہ خبر سنتی ہی جانب عادل جوز — اور اخلاط کی جہان اونکی لشکر پڑے ہوئے ہتی کوچ فرمایا آخر ماہ رجب مین تلاقی طرفین کی ہوئی اون دونون سرداروں نے بہی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا اوس روز صبح سی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہی بہت بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی بہت لوگ عالم بقا کو چلدئے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور وقت زوال ترکمانون کا تہا پہر تیر و خنجر کی لڑائی ہوئی اوس روز ترکمانون نی کئی حملی متواتر کئے بلکہ یہان تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہانے اور بہاگنی کی ہوگیا اسی اثنا مین بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ مین وضو کی واسطی پانی لاؤ نماز چاشت کی اداکی اور اپنی خدا سی فتح اور ظفر کا سوال کیا بعد ازان گہوڑے پر سوار ہوکر قلب سپاہ مین پہنچا اسی اثنا مین امیر غیاث الدین نے واسطی پیر اکہیر نے مخالفین کی یہہ حیلہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

حیلہ کیا کہ نقارہ فتح کا بجوا دیا اور بآواز بلند لوگون سی یہہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید ۱۸۷

ہوا اسکندر نی جب یہہ خبر سنی متحیر اور پریشان ہوکر سست ہوگیا ترکمانون کی جب کان مین

یہہ آواز گئی معرکہ سی بہاگی اوسوقت حضرت خاقان سعید کی سپاہ نی بہاگتون کا کام تمام کیا

اور بہت لشکری مخالفین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور نی بہت مال غنیمت اور اسباب دشمنونکا

لوٹ لیا۔ اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریز کی جانب

کوچ کیا پندرہوین شعبان کو تبریز مین داخل ہوئے بعد ازان تبریز سی جانب ہرات کی

کوچ کیا حدود قزوین مین میرزا ابراہیم سلطان اور مرزا رستم مرخص ہوکر جانب شیراز اور

اصفہان کی چلی گئے جب خاقان سعید مملکت خراسان مین پہنچی امیر غیاث الدین شاہ

ملک کو ولایت خوارزم کی طرف روانہ کیا انیسوین شوال کو بلدہ ہرات مین حضرت خاقان

سعید داخل ہوی

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان سنہ ۸۲۵ ہجری کی سنہ ۸۳۲ ہجری تک گذری

اسی سال مین حضرت واہب العطایا نے مرزا بایسنغر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان علیین مکان

نے اوس لڑکی کا نام ابوالقاسم رکہا سنہ ۸۲۶ ہجری مین حضرت خاقان سعید نی ولایت خراسان

مین باسایش تمام بسر کیا۔ اور درمیان سنہ ۸۲۸ اٹہہ سو اٹہائیس ہجری کی مرزا مغیث الدین

الغ بیگ گورکان نی لشکر فراوان لیکر جانب جتہ اور مغولستان کی چڑہائی کی اور وہان کی

حاکم شیر محمد اغلان کو بضرب تیغ و سنان بہگا دیا بعد ازان جانب سمرقند کی مراجعت کرکی

وہان سے جانب ہرات کی پندرہوین ذی الحجہ کو داخل ہرات ہوکر دیدار والد بزرگوار اور برادران

نامدار سی مشرف ہوا چند روز وہان ٹہر کر ہمراہ اپنی مرزا محمد جوکی کو لیے ہوی جانب سمرقند

کی مراجعت کی اور درمیان سنہ ۸۲۹ آٹہہ سو انتیس ہجری کی امیر خرم عادل غیاث الدین شاہ

ملک ولایت خوارزم مین فوت ہوا جب یہہ خبر خاقان سعید کو پہنچی اوسکے بیٹی ابراہیم

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۱۸۰۸ کو عہدہ اوسکے باپ کا نوازش فرماکر بجاے اوسکی گدی نشین کیا ۔ امیر شاہ ملک
ولایت مشہد مین برابر مزار علی بن موسی رضی کی مدفون ہوا ۔ اور ستوئین محرم سنہ ۸۳۸
آٹھہ سو اڑتیس ہجری مین مرزا سیورغتمش خطہ غزنین مین فوت ہوا ۔ حضرت خاقان سعید نے
سنتی اس خبر کی رسومات ماتم داری کی ادا فرماکر غربا اور مساکین کو کہانا کپڑا مرحمت فرماکر
اوسکے بیٹی مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندہار اور غزنین کے عنایت کی ۔ اور
اسی سال مین بادشاہ الوس ازبک براق اغلان نے جو کہ تربیت یافتہ مرزا الغ بیگ گورگان
کا تہا آغاز کفران نعمت کرکی ولایت سغناق مین گیا ۔ مرزا الغ بیگ براق کی محاربہ کیا اور حضرت
خاقان سعید کو اپنی عزیمت سی آگاہ کردیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقاتلہ سی ممانعت کی لیکن
مرزا محمد جوکی کو جو سمرقند سی مراجعت کرکی ہرات مین آگیا تہا باسپاہ بیکران آراستہ کرکی دوسری
دفعہ بجانب ماوراءالنہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جوکی آب جیحون سی گذر گیا اوسوقت اوسنی سنا
کہ مرزا الغ بیگ بقصد جنگ براق متوجہ سغناق کے ہوا ہے اسلئیے وہ بھی سی بہاگ کر اردوی اعلی
مین جا ملا بعد ازان دونون بہائی جمع ہوکر جانب براق کی روانہ ہوئے مخالفین نے بہی پائی ثبات
کو مضبوط کیا بعد تلاقی طرفین لڑائی بہاری ہوئے اور لشکر ماوراءالنہر کو شکست ہوئی شاہزادی
بہاگ گئے اور براقیون نے دست غارت اور تاراج کا دراز کرکے خوب مال لوٹی اور بڑے
وقایع سنہ ۸۳۹ آٹھہ سو انتیس ہجری سی وہ واقع ہی جسمین ایک چہری خاقان سعید کی کہائی مفصل
اس حال کا یہہ ہے کہ روز جمعہ تیسوین ربیع الثانی کو حضرت خاقان نماز جمعہ سی فارغ ہوکر
مسجد جامع سی باہر آئے ایک شخص نمدپوش احمد نام ایک کاغذ ہاتہہ مین لیکر بطریق دادخواہان
کے حضرت خاقان کے سامہنی دوڑکر آیا اور چہری خاقان سعید کی پیٹہ پر ماری فوراً علی سلطان
قوچین نے اوسکو قتل کیا اور امیر ملیکہ اور امیر فیروزشاہ اوسوقت مسجد کی دروازہ پر سوار
کہڑے تہی بادشاہ عالم پناہ نی امیر فیروزشاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری پر مسجد مین آیا
اور وقوع حادثہ سی بہت حیران ہوا جب اوسنی دیکہا کہ حضرت خاقان ارادہ بیٹہنی مین بیٹہنی کا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربیجان کی

بیٹھنی کا رکہتی ہین اوسنی عرض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہون والا نہ فتنہ عظیم برپا ہوجاوی گا ۱۸۹
کیونکہ لوگون کو حیات اور ممات مین تردد پیدا ہوگا اسلئی تمام شہر مین غدر پڑجاوی گا سو اسطی
حضرت خاقان باوجود ضعف کی سوار گہوڑسے پر ہوئے جب باغ زاغان مین پہنچی طبیب اور
جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی — اور مرزا بایسنقر نی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی
غرضیکہ ایک جماعت مردمان مولانا معروف خطاط اور خواجہ عضدالدین کو احمد لر کی دوستی سی
متہم کیا مولانا مذکور کو بعد عذاب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین مین محبوس کیا — اور خواجہ
مذکور معہ ایک جماعت ندما کی مارا گیا اسی اثنا مین یہہ لوگون نے بیان کیا کہ احمد لر گاہی گاہی
امیر قاسم انوار کی خدمت مین بہی جایا کرتا تہا اسی واسطی مرزا بایسنقر نے کہ وہ امیر قاسم انوار
قدس سرہ سی بہی کدورت رکہتا تہا احمد لر کے موافقت کی تہمت رکہہ کر اوسکے ملازمون کو
شہر بدر کروا دیا اور سید بزرگوار مذکور جانب ماوراء النہر کی چلا گیا جناب مرزا الغ بیگ اور اوسکے
مریدون مین منسلک ہوگیا القصہ جب خاقان سعید کو زخم کا ردسی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
انتقام براق اغلان کی درمیان غرہ شعبان کے طرف ماوراء النہر کی گیا اور مرزا بایسنقر بہی باپ
کے روانہ ہوا جب قبۃ الاسلام بلخ کی پاس پہنچا بسبب التماس مرزا الغ بیگ اور بموجب
حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مراجعت کر آیا اور جب لشکر ہمایون خاقان سعید کا دار السلطنت
سمرقند مین پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سغناق سی دل برداشتہ ہوکر بہاگ گیا اور حضرت
خاقان نے جانب خراسان کی مراجعت کی پندرہوین محرم سنہ ۸۳۱ اٹہہ سو اکتیس ہجری مین کامیاب
و کامران ہوکر باغ زاغان مین پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی سنہ ۸۳۲ ہجری مین

حضرت خاقان سعید نی جب یہہ سنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پہر آغاز فتنہ
و فساد کا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانیہ پر بہی قبضہ کر لیا ہی اسلئے خاقان سعید نی رنہم [illegible] پانچوین

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربیجان کی

۱۹ تاریخ ماہ رجب ۸۳۲ھ آٹھ سو بتیس ہجری مین مع سپاہ کثیر کی جانب آذربیجان کی کوچ فرمایا
جب مملکت ری مین لشکر قیامت اثر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس سی اور مرزا رستم اصفہان
سی او رسوار انکی اور حکام بلاد عراق اور آذربیجان کی اردوے ہمایون مین آکر ملے بعد قطع
منازل کی جب دیار سلماس مین پہنچی اوس مقام پر اسکندر بہی سپاہ کثیر لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی
اور قتال تمام دن جاری رہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے دوسرے
دن پہر میدان جنگ مین آئے آج کی روز باوجود اسکی کہ اسکندر نی ایسی لڑائی کی اور ایسی
مردانگی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوسکے دست بازو کی تعریف کرتی تہی مگر کچہ نہوا آخر کو بہاگا
سچ ہے مصرعہ ع چون سعادت نبود کوشش بسیار چہ سود + بسبب اسکی کہ اس معرکہ مین
مرزا ابراہیم سلطان سی آثار شجاعت اور مردانگی کے ظہور مین آئے مولانا شرف الدین علی
یزدی نی جو کہ شہزادہ کی ملازمت مین تہا ایک تاریخ اس واقعہ کی رباعی مین یہہ لکہی ہے

ع اسکندر ترکمان چو عصیان ورزید — دارای جہان سزای او واجب دید
از تیغ ابوالفتح چو بگریخت بجنگ — تاریخ شد او چنانچہ ابوالفتح برید

القصہ خاقان عالیمقدار نی بعد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجالاکر مرزا محمد جوکی کو
لشکر جرار دیکر حکم دیا کہ مخالفون کا تعاقب کری بادشاہزادہ صحرای ردم اور صحرای موش
تک ڈہونڈ آیا کہین دشمنون کا تیا نہ ملا — چہٹی محرم کو ۸۳۳ھ آٹھ سو تینتیس ہجری کو
شہر سلماس سی جانب قلعہ ابنجق کی کوچ ہوا جب وہان پہنچی متعلقین اسکندر ترکمان کے
جو اس قلعہ مین متحصن تہی بعجز و نیاز پیش آئے اور نذر و پیشکش بادشاہ کی اونہون نی بہیجی
حضرت خاقان راضی ہوکر جانب قراباغ کی نہضت فرما ہوئے انیسوین ماہ مذکور کو اوس
منزل پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا مین امیر ابوسعید بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ
مین آگیا اوسپر عنایت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقان سعید نے فصل جاڑی کی قراباغ
مین گذار کر سلطانی ولایت آذربیجان کی مع مضافات امیر ابوسعید کو مفوض کی اور گیارون

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیارہوین شعبان کو غنان عزیمت جانب مملکت خراسان کی منعطف کی ستروین ماہ رمضان کو سلطان پر ڈیرا کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذارا۔ ماہ شوال مین مرزا ابراہیم سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت مراجعت کی دی اور آپ کوچ فرما کر آٹھوین محرم ۸۳۴ہ ہجری کو باغ زاغان مین رونق افروز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدنیا والدین مرزا بایسنقر کا مہم جرجان پرا ور وفات پانا اوسکا بعد مراجعت کے ولایت خراسان مین

شاہزادہ عالیجناب مرزا بایسنقر نی بموجب حکم خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر کے معہ ایک جماعت اعاظم اور امرا نامدار کے ماہ صفر ۸۳۵ہ آٹھہ سو پنتیس ہجری مین جانب جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استرآباد مین آکر موسم جاڑے کی سے اوسجای گذارے وہان سنی مین آیا کہ اسکندر نے بہراشکر کشی آذربیجان پر کی ہی اور اپنی چھوٹے بہائی امیر ابوسعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہو چکے مرزا بایسنقر متوجہ جانب خراسان کی ہوا باپ کی قدمبوسی حاصل کی درمیان ۸۳۶ہ آٹھہ سو چھتیس ہجرے کے امیرزادہ یار علی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان جنگل کی جانب سی بہاگ کر امیر خلیل اللہ شیروانی کے پاس گیا شیروان شاہ نی امیرزادہ کو قید کرکی درگاہ عالم پناہ مین بہیجدیا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یار علی کو منظور نظر فرما کر آخر الامر قید کرکی جانب سمرقند کی بہیجدیا ستائیسوین رجب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام سلطان عبد اللہ رکہا گیا اور درمیان ۸۳۷ہ آٹھہ سو سینتیس ہجری کی مرزا بایسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتوین جمادی الاول کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سی خبر پاکر بہت غم اور رنج کیا اور نہایت اندوہ اور حیرت سی باغ سفید مین جو مسکن شاہزادی کا تہا جا کر بعد تقدیم

بیان پہر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی

۱۹۲ بشرائط تجہیز و تکفین کے اوسی باغ مین نماز جنازہ کی پڑہی خاقان بلندمکان نی اوسی جا پرے توقف کیا امرا عظام تابوت اوٹہا کر مدرسہ مہدی علی کوہرشاد آغا مین لیگئے وہان دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہہ کہی ہے سلطان سعید بایسنقر سحرم گفتا کہ بیر اہل عالم خبرم من رفتم و تاریخ وفاتم اینست بادا بجہان عمر درازپدرم ۳۷ سینتیس برس چار مہینی کی عمر اوسنے پائی اوسکی تین بیٹی یادگار رہے مرزا رکن الدین علاء الدولہ — مرزا سلطان محمد — مرزا ابوالقاسم بابر کہتی ہین کہ مرزا بایسنقر بہت عادل اور منصف تہا اپنی ایام دولت مین تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر بہت مصروف رہتا تہا حضرت خاقان سعید نی بعد اوسکے وفات کی اوسکا منصب مرزا علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تنخواہ مقرر کردے

بیان پہر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربیجان کی واسطی دفع فتنہ اسکندر کے

اوایل ۸۳۸ آٹہہ سو اڑتیس ہجری مین حضور کے سننی مین یہہ آیا کہ اسکندر نی ضبط اران اور آذربیجان سی فراغت پاکر اب قصد دیار شیروان کا کیا ہے اسلئی خاقان عالیشان نے بہت سپاہ جمع کرکی دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد ملکت آذربیجان کا کیا جب خطہ ری مین نزول اجلال فرمایا بسبب ہجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجا ہی تمام کی اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پاکر بہاگ گیا — اور بہائی اوسکا امیر جہانشاہ بن قرایوسف درگاہ عالم پناہ مین حاضر ہوا بر توجہات شاہی کا اوسکے شامل حال ہوا — اور چوتہی شوال سال مذکور مین میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز مین فوت ہوا حضرت خاقان نی نواح رے مین یہہ خبر موحش سنکر بہت قلق اور رنج کیا اور مساکین و فقرا کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹی میرزا عبداللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صغیر سال تہا دی اور تمام وہ مملکت شیخ محب اللہ ابو الخیر کی قبضہ مین کر دی ـــ اسی سال مین ۱۹۴۳
درمیان بلدہ ہرات کی وبا کا بہت زور و شور رہا القصہ مرزا شاہرخ بہادر اول بہار مین وہان
سی حرکت فرما کر تبریز مین تشریف لائی بعد گذارنی تابستان اور تیر ماہ کی اوایل زمستان مین
قرا باغ ایران مین آے اسی اثنا مین مرزا محمد جوکی جو بموجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر مین
گیا تہا آذربیجان تک اسکندر کی تعاقب مین رہا جب کچہہ پتا اور خبر اوسکی نہ ملی مراجعت کی
اور بعد گذرنی موسم جاڑے کی خاقان سعید نی مراجعت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہوین شوال
سنہ ۸۴۰ اٹہہ سو تنتیس ہجری مین قرا باغ اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہان مقام فرما کر
تمام مملکت ولایت آذربیجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر سنہ ۸۴۲ آٹہہ سو چالیس مین داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہی کہ یہہ بات چند ثقہ لوگون سی سُنّی مین آئی اسمین کچہہ شک نہین
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بیٹا تہا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی مسماۃ لیلی تہی یہہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تہی اسلئی وہ قباد اوسپر عاشق اور فریفتہ تہا اور وا قعمین قباد کے وہ
سوتیلی مان تہے مگر یہہ عشق کا فرکیش ایسا ہی کہ آدمی کو اندہا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام مین
خاقان عالیشان مرزا شاہرخ بہادر نے یورش آذربیجان سی جانب خراسان کی مراجعت
فرمائی اسکندر قلعہ النجق مین بہاگ کر گیا اور بسبب اسکی کہ قباد اور مسماۃ لیلی اور اوسکی متعلقین
نے اون ایام مین کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ مین فروکش تہی پیشکش اور نذر گذرانی تہے
بدمزاجی سی سبیی پیش آیا اور کہا کہ تمنی کسو اسطی نذر اوسکو دی تہی مین تم سبکو قتل کرواؤن گا
ـــ قباد ـــ اور لیلی نے یہہ خیال کیا کہ سبب بدمزاجی کا یہہ ہی کہ اسکو ہماری تعشق اور محبت
کی خبر ہو گئی ہے اور یہہ جان گیا ہے کہ یہہ دونو اس قلعہ مین چین اوڑایا کرتے ہین اسلئی قباد

سے سیلی نی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر ڈالی تو ہم تم دونو چین سی کہیل کہیلین کی اسلئی
ایک شب کو کہ اسکندر مست ہو کر قلعہ بام پر چڑھ یا لیلی نی سیڑہی نہ لگائی اور قباد نی اوس
بام پر جا کر ایک خنجر اپنی باپ کی مارا اسکندر خواب سی بیدار ہوا اور اوسنی نشی مین یہ جانا
کہ کسی بیگانہ نی مجکو قتل کیا اسو اسطی اوسنی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر نی ایک
ہاتھ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہو گیا

بیان آنی ایلچی جہجک بوقا فام کا جانب والی مصرسی اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام مین ظاہر ہوئی

انہین ایام مین حاکم مملکت مصر و شام کا ملک اشرف نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان
دولت اور اعیان نی تاج سلطنت کا چقماق بیگ کی سر پر کہ پہلی وہ امیر خور تہا رکہا اور
متفق ہو کر اوسکی خدمت مین سرگرم ہوئی اور ملک الظاہر اوسکا لقب رکہا گیا — جن ایام
مین کہ ملک اشرف زندہ تہا اس چقماق بیگ نی خواب مین یہ دیکہا تہا کہ حضرت خاقان سعید میرزا
شاہرخ بہادر نی میری کمر پکڑ کر تخت پر بٹہلا دیا ہی اور یہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر
بیٹہی اور بادشاہت کا رتبہ تجہ تک پہنچی تو ہمسی طریق محبت اور وداد اور اتحاد کا جاری رکہنا
اسو اسطی جب وہ بادشاہ ہوا جہجک بوقا نامی کو ایلچی بنا کر درگاہ خاقان سعید مین اوسنی بہیجا
یہ ایلچی درمیان ۸۴۳ آٹہ سو تینتالیس ہجری کی دار السلطنت ہرات مین پہنچا بوسیلہ امرا
کی قدمبوسی حضرت اعلی کی اوسکو نصیب ہوئی اور ہدایا اور تحفی جو واسطی پیشکش کی لایا تہا
سب نظر انور سی گذاری اور اچھی اچھی باتین بادشاہ کی خدمت مین عرض کین خاقان سعید
نی ایلچی پر نوازش بہت فرمائی اور پانچ جلدین کتابون کی جو سلطان چقماق نی طلب کین تہین
اچھی پاکیزہ خط سی لکہوا کر اوس ایلچی کو دین اور پچاس ہزار زر نقد دینار بطور انعام خلعت
سرا فرازی اور چند گہوڑون بادرفتار کی سرفراز فرمایا اور رخصت دی اور ساتہ اوسکی مولانا

بیان آنی ایلچی جیجک یوقا فام کا جانب والی مصر سی

مولانا حسام الدین مبارکشاہ بروانچی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اون پانچ کتابون کی قیمت
جنکا نام کتب مبسوطہ مین لکہا ہی جناب مولوی صاحب کو جو ہمراہ ایلچی کی گئے تہے بہت روپیہ
بحساب ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نی اثنا راہ مین سفر آخرت کا اختیار کیا اوسکا بیٹا
وہ ہدایا اور روپیہ لیکر پہر مصر کو گیا وہانسی جانب ہرات کی معزز اور محترم مراجعت کر آیا —
اور تیسری تاریخ کی شب کو ماہ شعبان مین مرزا علاء الدولہ سے ایک فرزند پیدا ہوا اوس
لڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکہا گیا — اسی سال مین حضرت خاقان سعید نی مرزا سلطان
مسعود کو حکومت کابل سی معزول فرما کر اوسکے بہائی مرزا قراچار کو وہان کی سرداری مرحمت
کی — اسی سال مین امیر فرمان شیخ جو درمیان سلک امراء عظام کی منتظم تہا فوت ہوا —
اور درمیان ۸۴۴ آٹہسو چوالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیکہ کوکلتاش کہ نوی ۹۰ برس سے
اوسکی عمر تجاوز کر گئی تہی فوت ہوا — اسی سال مین ملکہ آغا بہی فوت ہوئی قبۃ الاسلام
بلخ مین درمیان گنبد مدرسہ کی مدفون کی گئی — اور اوایل ۸۴۵ ہجری مین مرزا عبد اللطیف
کہ بچپن سی جد بزرگوار کی ملازمت مین رہتا تہا بسبب اسکی کہ مہد علیا گوہرشاد آغا دادی
اوسکی — میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکہتی تہی رنجیدہ خاطر ہوکر جانب سمرقند کے
چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی بیوی کو حکم
دیا کہ اوسکو منالاؤ چنانچہ لے آئی — درمیان ۸۴۶ آٹہسو چہیالیس ہجری کی حضرت
خاقان سعید نی سنا کہ ملک کیومرث رستمداری طریقہ اطاعت اور فرمانبرداری سی منحرف
ہوکر طریق مخالفت اور سربراہی سی پیش آیا ہے اسلئے اوسجانب کوچ فرمایا جب خاقان
سعید خطہ نیشاپور سی آگی جائی اوسوقت ملک کیومرث نی پی درپی ایلچی بہیجکر اظہار
اطاعت اور فرمانبرداری کی اوسوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی رای مین یہہ آیا کہ کسی
ایک بادشاہزادی کو اوس مملکت مین بہیجدیجئی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو — اسی اثنا
مین امیر جلال الدین فیروزشاہ نے عرض کی کہ ان ایام مین جناب ولایت مآب شیخ الله والدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

۱۹۶ عمر قدس سرہ ولایت حجاز سی تشریف لائی ہین وہ ایسا بیان کرتی ہین کہ باب الجنۃ مین سرامنی
تربت قدوہ ارباب کشف و یقین شیخ احمد غزالی رض کی مجکو اسطرح پر کشف ہوا ہی کہ تمام
اولیا نے مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر کو حکومت عراق دی ہی خاقان سعید نے یہہ بات سنتی
ہی فوراً مرزا سلطان محمد کو باطبل و نقارہ مملکت سلطانیہ اور قزوین اور رے کی مرحمت فرماکر اوسجانب
روانہ فرمایا اوسنی تہوڑے سی عرصہ مین سب گردنکش لوگون کو مطیع و منقاد کرلیا اور بخلاف حکم
اور ولایتون کی مال پر تصرف اپنا کرکی جہنڈا استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

درمیان ۸۴۸ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہرچند حکیمون نے علاج کیا صحت
نہوئی اسلئی اہالی ہرات اور مضطرب تہی کہ اسی اثنا مین شیخ بہاء الدین عمر قدس سرہ بروز جمعہ بعد نماز
کے واسطی عیادت کی تشریف لائی حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین روز سی کسی سی
گفتگو نہ کی تہی جناب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس جناب نی خداتعالی سی دست بدعا ہوکر
صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سی ہونی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید
نے واسطی خانہ کعبہ کے غلاف نہایت تکلف سی بنواکر بدست شیخ نورالدین محمد مرشد سے
اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ بہیجا وہ دونون راہ مصر سی کعبہ کو گئی جامہ مذکور خانہ کعبہ پر
پہناکر صحیح و سلامت پہر آئے — اور اسی سال مین امیر فیروز شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تہا
اور تربیت اہل علم و فضل مین اہتمام دسی بہت کرتا تہا تہا فوت ہوا — اور اسی سال مین
مرزا محمد جوکی بہادر جو کہ بسبب کم اتفاقی ساتہ مہد علیا گوہرشاد آغا کی نہایت حزن اور
غم مین اوقات بسر کرتا تہا نواح سرخس مین فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہہ خبر سنکر نہایت
اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اوسکی نعش ہرات مین منگواکر برابر قبر مرزا بایسنقر
کے دفن کی

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا

بیان منحرف ہوجانی مرزا سلطان محمد کا
اور کوچ کرنا رایات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تخت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اور امصار
اور اکناف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی نی سخاوت پر ایسی کمر باندہی کہ آمد
تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تہی خرچ بہت کرنی لگا اسلئی جابجا کی خلق اوسکی
پاس آجمع ہوئی اسی اثنا مین جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق مین پہنچی
بعض مفسدون نی شاہزادی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہوگئی
ہین کہ مقدور رہنی اور طاقت چلنی کی نہین رکہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری مین فوت ہو جاوین
اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی تحت وتصرف مین لائی اسواسطی درمیان
سنہ ۸۴۹ آٹھہ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان مین گیا — امیر سعادت خاوند شاہ
کہ بعد وفات مرزا رستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تھا اوسکو پکڑکر قید کیا اور بعد ضبط اوس
ولایت کی اور لینی اموال لانہایت کی جانب دار الملک شیراز کی کوچ کیا — مرزا عبد اللہ نے
شہر مضبوط کرکی ارادہ متحصن ہونی کا کیا اور یہہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات مین
کہیلا بہیجی جب یہہ خبر خاقان عالی نی سنی درمیان سنہ ۸۵۰ آٹھہ سو پچاس ہجری کی جانب عراق
اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات مین اپنا قایم مقام چھوڑا جب رایات
نصرت ایات مملکت ری پر پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیکہ کوکلتاش
— اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتھہ لیا — مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی
کی تشریف لانی کی سنی بسبب نامردی کی شیراز سی مراجعت کرگیا — اور لشکر ہمایون کا سبب
بلدہ اصفہان مین پہنچا وہان حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور رؤسا اوس ولایت کی مرزا سلطان محمد
کی ہوا خواہ ہین اونکو گرفتار کرو چنانچہ شاہ علاء الدین کہ ایک بزرگ سادات حسنی سی تہا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸ — اور خواجہ افضل ترک وغیرہ انکو پکڑکر بمحبت و مشقت گرفتار کرکے یاسا کو روانہ کئی اور جناب حقایق مآب بلاغت انتساب مولانا شرف الدین علی یزدی رض کہ داخل ان گرفتارون مین تھا بسبب حیلہ اور تدبیر مرزا عبد اللطیف کی چھوٹ گیا وہ مخلصی پاکر جانب ہرات کی چلا گیا بعد گذرانی ایام سرما کی خاقان سعید نے امراء عظام مثل سلطان شاہ برلاس سے اور شیخ ابوالفضل کو مرزا سلطان محمد کے پاس اسلئے بہیجا کہ شاہزادہ کو جسطرح ہوسکے اردوی ہمایون مین لادین لیکن شیخ ابوالفضل سب امیرون سے آگے مرزا سلطان محمد کی خدمت مین گیا اور نصایح اور مواعظ دلپسند کہکر شاہزادہ کو ملازمت جد بزرگوار مین جلدی کرنے کی واسطے سمجھایا اور کہا کہ سب تقصیر تمہاری اسصورت سے معاف ہوجاویگی مگر خدا کو اور ہی کچھہ کرنا منظور تھا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تھا جو ظہور مین آیا یعنی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حوادث پیچھے اس واقعہ کے ظہور مین آئے

کدام روضۂ اقبال سر بچرخ کشید | کہ صرصر اجلش عاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری برسر | کہ بند حادثہ بردست و پای او نفکند

واضح ہو کہ جن ایام مین درمیان ولایت رے کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تہا درد معدہ بادہ نہ کور سے پیدا ہوا اتیوار کی صبح پچیسوین تاریخ ماہ ذالحجہ ۸۵۰ھ سنہ اٹھہ سو پچاس ہجری کو موافق روز اول سے شراب خالص نوش جان کی اور خچر پر سوار ہوکر قصد جانے قلعہ طرک کا واسطے زیارت کرنے وہان کی مشایخ کے کیا اثنا راہ مین خچر نے سرکشی کی اسلئے حضرت خاقان سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری بہیلی کی منگواکر سوار ہوئے بہیلی مین بیٹہے ہی درد معدہ بہت شدت سے ہوا اسلئے راہ سے مراجعت شاہ نے موسیاہ کی اپنے خیمہ گاہ تک پہنچے پائے تھے کہ جان بحق ہوئے سچ ہے

بیان انتقال بابا حضرت خاقان سعید کا

سے دلا نیست دایم بقا و حیات + کہ عالم ندارد قرار و ثبات + رسد تخت و بخت از
باوج کمال + چو خورشید تابندہ یابد زوال + بیا تا بگوییم آوازنے + کہ جمشید
کے بود و کاؤس کی + حضرت خاقان سعید کی عمر بہتر برس کی ہوئی اور سلطنت اس
بادشاہ کی منتقل ہو کر سینتالیس برس سات مہینے کی ماسوا اسکے صاحب قران کی نیابت
مدت تک کی ہے سے اگر صد سال مانی ور یکی روز + بباید رفت ازین کاخ دل افروز
القصہ دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردوی ہمایون مین شور محشر برپا
ہوگیا سے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کرد + ایام خاک بر سر خورشید و ماہ کرد
باد اجل چراغ امل رہ فرو نشاند + وز دود آن چراغ جہان را سیاہ کرد + مرزا عبد اللطیف
نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہرشاد آغا کی جانب برانغار سے بائی توق ظفر شعار مین ہمگیر
لشکر گاہ بند و بست کیا ہے اور مرزا ابو القاسم بابر نے ہمراہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
محمد جہانگیر کے جو کہ نواسہ دختر خاقان سعید مغفور کا تھا جانب خراسان کی چلا گیا اور اوسکی
لشکریون نے اردو بازار مین لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتھ آیا لے بھاگا تین روز
تک یہہ فتور رہا بعد ازان تین دن پیچھے نعش مرزا شاہرخ بہادر کی ایک ڈولی مین رکھکر
طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اثنا راہ مین چند مفسدون نے مرزا عبد اللطیف سے یہہ کہا
کہ مہد علیا گوہرشاد آغا باتفاق چند امرا کے کسی اور فکر مین ہے اور شاہزادہ مذکور کو
معلوم تھا کہ دادی مرزا علاء الدولہ سے بہت محبت رکھتی ہے یہہ بات شاہزادہ کو بہت بری
معلوم ہوئی اسواسطے سلخ ذی الحجہ سال مذکورہ کو ڈیرا اوس دلوی مسماۃ مہد علیا گوہرشاد
آغا کا لٹوا دیا اور جس امیر سے کچھہ شک دیکھا اوسکو قید کیا عبد اللطیف مذکور نے
اس عورت کا تمام اسباب لوٹ لیا یہانتک کہ اوسکے پاس سواری بھی نرہی تا کہ وہ
قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کمر مین باندہ کر لاٹھی ہاتھہ مین لیکر پیادہ وہ جاتی
تھی اس اثنا رہ مین ایک شخص نے جو امرا برلاس کے نوکرون مین سے ایک خادم تھا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

...ہا گھوڑا اوس عورت کو دیا اوسوقت وہ اوس گھوڑے پر سوار ہوئی اور اوسکے ملک سے اوسکی
پاس کچھہ نرہا المختصر مرزا عبد اللطیف دامغان مین پہنچا وہان کے داروغہ نے شہر بند کرلیا اور
مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور محاربہ کے شہر کو فتح کیا لشکریون نے
جو کچھہ اسباب شہر مین پایا سب لوٹ لیا — پہر عبد اللطیف بسطام کو گیا وہان جاکر اوسنی
سنا کہ مرزا بابر بسبب استدعاء والی جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹھا — پہر وہان سی لشکر لے
جانب شیروان کی کوچ کیا اثنا راہ مین خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو مع چند امرا کے
اردوی مرزا سلطان محمد مین کیا تہا وہان سی مرخصت کی ملازمت حضور مین حاضر ہوتا ہی —
اور امیر شیخ ابو الفضل اوسکے ساتھ رہا — اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ نہر شیر سی جانب
ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکر مین آملا — اور مرزا عبد اللطیف سبزوار سی
جانب نیشاپور کی چلا گیا وہان جاکر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکریون کو بہت روپیہ اور
خزانہ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اوسکے مع چند سرداروں کی مشہد مقدس مین آ گئے ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

واضح ہو کہ اوایل ماہ محرم ۸۵۱ آٹھہ سو اکیاون ہجری مین مرزا علاء الدولہ جب خبر انتقال اپنی
جد بزرگوار کی سنی درمیان دار السلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و احسان
سپاہ پر بہت کیا اوسکا ارادہ تہا کہ تحفی مناسب اور ہدایا لایق مرزا الغ بیگ گورکان کے
پاس روانہ کرے اور اپنی تئین جملہ مستعین اور موافقین سی شمار کرے مگر جب اوسنی یہہ خبر سنی
کہ مرزا عبد اللطیف نی مسماۃ مہد علیا کی ساتہہ بیحرمتی کی ہے اسلئے مخالفت اختیار کی اور مرزا
پیر محمد شیرازی — اور امیر اویس ترخانی اور احمد ترخان کی ہمراہ ایک جماعت پہلوانون کی
واسطے دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اون امیرون نے مشہد مقدس مین آکر یہہ خبر سنی بادشاہزادہ

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریاے جیحون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو مین بی سامانی اور حیرانی بہت ہی فوراً ایلغار کرکی سفتہ کی رات ۲۰۱
تیرہوین [۱۳] ماہ صفر کو تاخت لاسئے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سی مسماۃ مہد علیا اور امراء ترخانیون کو
خلاصی دی اور اردو سی نکلکر صف آراستہ کی لڑائی ہونی لگی مرزا عبد اللطیف کہ اوس وقت
تک خواب بیہوشی مین سوتا تہا بسبب سنی شور و غوغا کی بیدار ہوا تہا اور سامان لڑائی
کا کیا اثنا رکر و فر مین گہوڑا دوڑا کر سری پہ آپہنچا فوراً گرفتار ہوا مخالفین نی سب لشکریون
کو لوٹ لیا بعد ازان مرزا صالح اور ترخانی لوگ ہمراہ ڈوالے جناب عفت مآب مہد علیا کے
ہوکر جانب ہرات کی گئی مرزا علاء الدولہ نے بہی سعد آباد حام تک استقبال کیا وہ عورت
دار السلطنت مین داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین مین محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا الغ بیگ کا دریاے جیحون سی اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سی بفضل قادر بیچون

جب مرزا مغیث الدین الغ بیگ نی پدر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فوراً بعد ادا سے
مراسم تعزیت کی اور بعد قید کرنے مرزا ابو بکر بن مرزا محمد جوگی کے ارادہ تسخیر ممالک حضرت
خاقان مغفور کا کیا جب آب آمو یہ سی عبور کرکے قبۃ الاسلام بلخ مین آرام کیا چاہتا تہا
کہ مرزا عبد اللطیف موکب ہمایون سی اکر شامل ہو اس اثنا مین لڑکے گرفتار ہونیکی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا امراء و اعیان دولت سی اسباب مین مصلحت لی اور مشورہ طلب کیا
سبنی متفق اللفظ و المعنی یہہ عرض کی کہ مرزا علاء الدولہ سی صلح کرنے بیان ہو تاکہ شاہزادہ
مخلصی پاوے اور مرزا علاء الدولہ نے جو مرزا الغ بیگ کی آنیکی خبر سنی لشکر
سپاہ کثیر جمع کرکے آب مرغاب سی عبور کیا اسوقت مرزا الغ بیگ نی مولانا میرک محمود
صدر ابراہیم کو بہتیجی مذکور کے پاس روانہ کرکے یہہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک پامال حوادث اور آشوب کا ہو گر اسب عبد اللطیف کو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

۲۰۲ ہماری پاس تم روانہ کر دو گی تو صورت صلح کے ہو جاویگی جب مولانا مذکور نی ارادی مرزا علاء الدین میں حاضر ہو کر مرزا الغ بیگ کی طرف سی یہہ بابت بیان کی مرزا علاء الدولہ نی بسبب سننی اس خبر کی کہ مرزا بابر حدود ولایت خراسان میں پہنچ گیا ہے صلح مان لی اور جانب ہرات کی بازگشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو بہ نحو شی تمام خدمت عم بزرگوار میں روانہ کیا تا ہزادہ مذکور قبۃ الاسلام بلخ میں در میان خدمت پدر بزرگوار کے پہنچا مہ ولایت الغ بیگ نی اوسکو مرحمت کی اور آپ جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی اور صلح ہو جانی درمیان بہائیون کے

مرزا ابو القاسم بابر نی جو بعد و بست مملکت جرجان سی فراغت پائی عنان عزیمت جانب خراسان کی موڑے اور کامیاب و کامران ہو کر ولایت جبوشان میں پہنچا وہان بارادہ جنگ و قتال قیام فرمایا مرزا علاء الدولہ بعد فراغ خاطر جانب عم بزرگوار سی با سپاہ کثیر مشہد مقدس میں گیا اور سرداران لشکر کو بہائی کی مقابلہ پر بہیجا بعد تلاقی طرفین بموجب استصواب نیک خواہان مہم سے صلح اسطرح پر ہو گئی کہ فاصلہ درمیان دو مملکت کی موضع جبوشان ہو بعد ازان مرزا علاء الدولہ جانب ہرات کے چلا گیا ـــ اور مرزا بابر استراباد کو روانہ ہوا اور آخر ۸۵۱ھ ہجری میں مرزا ابو القاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جناب باری کی تائید سی وہ ملک فتح ہوا حاکم وہان کا سید شمس الدین محمد نہایت تضرع و زاری سے پیش آیا بادشاہ ظفر پناہ نے پہر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سی جو اوسکی خاندان کی تہی اپنا نکاح کیا اوسوقت جانب استراباد کی مراجعت کی اور سولوین تاریخ محرم ۸۵۲ھ ہجری میں مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی اور مرزا عبد اللطیف کی ہوئی اور جانا مرزا الغ بیگ کا بجانب خراسان کی اور پچھتانی

جن ایام مین کہ مرزا علاء الدولہ نی مرزا عبد اللطیف کو قید سی مخلصی دی تھی یہہ عہد کر لیا تھا
کہ جتنی ملازم تمہارے میری پاس قید مین اونکو نیشاپور سی مخلصی دیکر تمہارے پاس بھیجدونگا
اور خاقان مغفور کے خزاین سی جو لایق حشم نبیرگوار کی ہون گے دونگا مگر ان وعدون کو
وفا نکیا ہرچند کہ مرزا عبد اللطیف نی اوسکے پاس اونکی واسطی چھوڑدانے اپنی ملازمین کی قاصد
بھیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ سنا برخلاف اوسکی مرزا صالح کو فوج دیکر بہ آب
مرغاب پر روانہ کیا اوسسی مرزا عبد اللطیف نی یہہ خبر سنکر بتوجہ جانب تاخت کی مرزا صالح
نے بھاگ جانا غنیمت جانکر اپنی تئین ہرات مین پہنچایا — اور مرزا علاء الدولہ نی [illegible]
چچازادہ سی آشفتہ ہوکر جانب بلخ کی کوچ کیا جب اندخود اور شبرغان کے حدود مین پہنچا
ایک ایلچی مرزا الغ بیگ کا آیا اوسنی بیان کیا کہ مرزا الغ بیگ نے فرمایا ہی کہ اگر
کوئی حرکت عبد اللطیف سی سرزد ایسی ہوئی جو باعث تمہاری چڑھائی کرنی کا ہوسی تو مناسب
تمکو یہہ تہا کہ پہلے ہمکو اوس امر سی اطلاع کرتی تاکہ مین اوسکا تدارک کر دیتا اب صلاح
یہہ ہے کہ تم مراجعت کر جاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیفات نہ دین مرزا علاء الدولہ
نے یہہ بات بسمع رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی لیکن اوسکے لشکریون نے
شہر اندخود اور شبرغان کو لوٹ لیا جو کچھہ لشکریون کی ہاتھہ آیا لے بھاگی جب مرزا علاء الدولہ
اپنی دار السلطنت مین پہنچا اور فصل جاڑی کے تمام ہوچکی تقریب سنت ختنہ مرزا سلطان
ابراہیم کی جشن کیا اور بڑے دہوم کی شادی رچائی اسی اثنا مین مرزا الغ بیگ
نے واسطی انتقام اور بدلا لینے اوس خرابی اور ویرانی کے جو اوسکے لشکر کی ہاتھہ سی
ولایت اندخود اور شبرغان مین برپا ہوئی تھی سپاہ کثیر لیکر آب امویہ سی گذر کر گاؤن قاضی پر
جو دو فرسنگ اندخود سی واقع ہے نزول اجلال فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہہ خبر محنت اثر

بیان مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

۲۰۴ سنکر خوشی اور شادی ٹہادی اور سپاہ کو بلاکر خزانون کے دروازی کہلواکر بہت زر دیا ؎
درِ گنج بکشاد و لشکر بخواند ٭ بدامن زر و سیم گوہر فشاند ٭ بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
صوفی ترخان ـــ اور امیر سلطان ابوسعید کو حکومت اور داروغگی ہرات کی دی اور قلعہ
اختیار الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا ـــ اور مولانا احمد لیاول کو قلعہ عماد پر بہیجا اور آب
کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب سنجاب سی گذرا طبیعت مین اوسکے یہہ آیا کہ عم بزرگوار
سی صلح کرون یہہ سوچکر ایک جماعت اپنی مخصوصون کی حضرت ولایت منزلت ہدایت
منقبت شیخ بہاء الملۃ والدین قدس سرہ کی خدمت مین بہیجی اور کہا کہ آپ مجہمین اور الغ بیگ
کے درمیان پڑکر صلح کرادیجئے اون لوگون نے خدمت شیخ مین جاکر یہہ پیغام دیا اونہون
نے منظور کیا مگر قبل پہنچنے شیخ الاسلام کی مرزا الغ بیگ آب مرغاب سی عبور کرگیا اور نواحی
ترناب پر تلاقی طرفین ہوئے دونون سردار لڑنی پر مستعد ہوئی اسی اثنا رمین مرزا عبد اللہ
شیرازی جو کہ مرزا علاء الدولہ کے شاگردون مین منتظم تہا اوس سی روگردان ہوکر مرزا الغ بیگ
سی ملگیا اس سبب سی سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہوگیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
مگر پیٹہہ معرکہ کو دکہلاکر جانب استرآباد کی بہاگ گیا وہان جاکر مرزا بابر سی ملحق ہوا مہد علیا گوہر
شاد آغا ـــ اور بہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان ـــ اور خواجہ پیر احمد خوافی ـــ اور امیر
ابوسعید داروغہ جو ہرات مین تہی بعد سننی اس خبر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت جلد
متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابوسعید راہ مین گرفتار ہوا اور لوگ سب صحیح وسلامت بہاگ
گئے القصہ جب مرزا الغ بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ وتعالی کا ادا کیا اور فتحنامہ اطراف
ممالک مین لکہہ کر روانہ کیا اور باوجود اسکے کہ مرزا عبد اللطیف نی اس معرکہ مین بہت شجاعت
اور جوانمردی کی تہی حکم دیا کہ جلدی فتح کا نامہ چہوٹی بیٹے مرزا عبد العزیز کی لکہو یہہ باعث
پریشانی مزاج عبد اللطیف کا ہوا اور کدورت جانب اپنی باپ کی سی اوسکی طبیعت پر بیٹہہ
گئی اور مرزا الغ بیگ نی جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا الغ بیگ تخت خاقان سعید پر ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات مین شہیا زیر دستون کا انصاف اور عدل کیا — امیر جلال الدین محمود لد امیر سلطان ۲۰۵
شاہ برلاس نی تاریخ اس فتح کی یہہ کہی ہے سے خسرو ازپی نصرت لشکر کش ہ
تاریخ گفت ان فتحا قریب ہ اسی اثنا رمین کوتوال قلعہ زرتو اور قلعہ اختیار الدین کے
دارونغہ سنے اطاعت وانقیاد ظاہر کیا اور کنجیان خزانون کے سپرد کین — مرزا
الغ بیگ نی امیرزادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابوسعید دارونغہ کو قید کیا
اور قلعہ زرتو مین ان مقیدین کو بہیجدیا — اور رودسطی دفع کرنے مرزا بابر اور علاء الدولہ کے
جانب استرآبادی کو چ کیا جب اسفراین مین پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز سے
کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابرشیم تک گیا بے سبب اوسکی
اسی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بہی سرحد بسطام مین اس حال سے آگاہ ہوکر بسبب
اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اثنا رراہ مین مریض ہوا مشہد مقدس مین حاضر ہوا اور صحت پائے

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا الغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابوسعید دارونغہ جو قلعہ زرتو مین محبوس تہی ایک شخص نے
جو ہوا دار ون سلطان ابوسعید سے تہا ایک سوہن چہپا کر سلطان ابوسعید کی پاس بہیجدیا اون
دونون نی بوسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیان کہولکر باتفاق چند قیدیون کی اہل قلعہ کو
قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بہی قتل کیا اور بعض سپاہیون کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابوسعید
قلعہ سے باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ مین موجود تہا اوسپر اپنا قبضہ
کرکے سخاوت ظاہر کی یعنی لوگون کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اوسکی خدمت
مین موجود ہو گئے جب اوسکے پاس آدمی ہو گئی اوسوقت یار علی مذکور نی ارادہ دار السلطنت
ہرات کا کیا جب ... کی حاکم ... بایزید ... سنے ہوکر ایک ... مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

۲۰۶ الغ بیگ کا تہا کیفیت واقعہ کے اطلاع پائی واسطے استیصال اس خبر کی ایک قاصد پاس
بادشاہ عالی گہر کے بہیجا اور آپ ایک جمعیت مردمان بازاری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گیا
ـــ اور مرزا یار علی نی نزدیون پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمعیت کو پریشان کر کی ہرات
کے باہر تک ـــ تعاقب کیا اور جب شہر سی باہر آچکا اوسوقت لڑائی ہوئی جبکہ سترہ دن لڑائی کو
ہو چکی اور فتنہ فرو نہوا مرزا الغ بیگ مشہد سی حدود ہرات مین آیا ـــ اور یار علی ترکمان ناامید
وحیران جانب قلعہ نزنوکی مراجعت کرگیا مرزا الغ بیگ نی ہرات مین آکر بسبب بہکانے
امیر بایزید کے اون لوگون کو جو باہر ہرات کی رہتی یار علی کی دوستی سی متہم کرکے اونکو
غارت اور تاراج کیا اسی اثنا رمین خبر مرزا بابر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا الغ بیگ نے
حکومت دار السلطنت ہرات کی مرزا عبد اللطیف کو سپرد کی اور نعش حضرت خاقان سعید کے
ہمراہ لیکر راہ مروسی ماوراء النہر مین آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم بابر کا دار السلطنت ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا اور حادثہ ہونا اور وقایعات کا

مرزا ابوالقاسم بابر نے جب درمیان حدود بسطام اور دامغان کی سنا کہ مرزا الغ بیگ
پل ابریشم سی مراجعت کرگیا ہے تعاقب اوسکا کیا اور بہت جلد حرکت کرکی امیر ہندوکہ کو
فوج دیگر جانب مروکی روانہ کیا اور حکم دیا بر سر راہ مرزا الغ بیگ کے پہنچ کر دست بردی
کرنا اور امیر خلیل ہندوکہ اور ماخواجہ کو اور فوج دیگر دار السلطنت ہرات پر بہیجا اور آپ جانب
سرخس کی گیا ـــ امیر ہندوکہ اوس نواح مین جہان مرزا الغ بیگ تہا پہنچکر امیر ابراہیم
اوکبو تیمور کو جو سپہ سالار اوسکے لشکر کا تہا اپنا دستگیر بناکر جانب ہرات کی مراجعت کی
اور مرزا الغ بیگ نے آب آمویہ سی عبور کرکے بخارا پر نزول اجلال فرمایا اور نعش پدر
بزرگوار کی جانب سمرقند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحب قران کی قبر کے پاس اوسکو

بیان آنی مرزا ابو القاسم کا ہرات مین اور مارا جانا یار علی ترکمان کا

اوسکو دفن کرنا — اور امیر خلیل اور مانخواجہ جب قصبہ قوشیخ کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف ۲۰۷
بعد حکومت پندرہ روزہ کے آدہی رات کو بہاگنا عین صورت جاکر جانب ماوراء النہر کے
چلاگیا اور امرار مرزا بابر نے درمیان ہرات کی آکر ظلم اور بے انصافی شروع کی — اسی
اثنا رمین مرزا یار علی کو پہر ہوس بادشاہت کی ہوئی اوسنی شہر ہرات پر آکر محاصرہ کیا
چند سرداران شہرنی جو بسبب ظلم بابریون کی نالان تہے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ عراق
سی یار علی کو شہر مین لائے اور مرزا بابر کی امیر جو اوسمین تہی قلعہ اختیار الدین مین جا چہپی سری
بعد بیعہد وپیمان کے باہر قلعہ کے آئی پہر بوقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ لیکر بہاگ گئی اوس وقت
یار علی ترکمان نی بسبب کم عقلی اور بیہوقوفی کے خیال استقلال بادشاہت کا دمین لاکر شراب خواری
اور صحبت معشوقان سرو قد کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اوڑاتا رہا آخر ماہ
ذوالحجہ سنہ ۸۵۲ آٹہہ سو باون ہجری مین ناگاہ ایک فوج ظفر موج مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
آگہہی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت مستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تہا پکڑکر بابر کے سامنی حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چہار طرف ہرات کی اسکو پہراکر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا ؎ مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت ✤ کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
اسی اثنا رمین امیر سندکہ جانب مروسی حاضر ہوا اور میر ابراہیم اوسکو تیمور کو ملازمت بادشاہی مین
حاضر کی اوسکے قتل کی درخواست کی بموجب حکم فوراً وہ بہی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر متمکن ہوا سرکاریون کی مرزا علاء الدولہ کو جو معرکہ مرزا الغ بیگ سی آجتک بہاگا ہوا
اوسکے ہمراہ تہا عطا فرمائی اور اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو بہی اوسکے ہمراہ بہیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے بسبب اغوار چند مفسدون کے مرزا علاء الدولہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے تون مین بہیجکر ابراہیم کو گرفتار کروا کے ہرات مین بلالیا اون دونون کو قید کردیا بعد ازان
یہہ بادشاہ شراب خواری اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام ہمت مصروف ہوا اور امرار
اکابر و رعایان دولت نی ظلم اور ستم رعیت کی حال پر بہت کیا بخلاف امیر سندکہ کی کیونکہ

اور سنی اس خصلت بد پر تبرا کیا اور ۸۵۳ آٹہہ سو ترپن ہجری مین جانب بادغیس کی گیا درمیان اسی سال مذکور کے مرزا بابر نی سُنا کہ حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق مستقیم طاعت سی منحرف ہوگیا ہی مخالفت مین ایام بسر کرنی لگا ہی اسلئے لشکر فراوان لیکر اوس جانب کوچ کیا جب تصفیہ اسفرار پر پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانی طاقت حرب اور پیکار کی عاجزے نامہ اور تضرع نامہ لکھہ کر عفو جرایم کی درخواست کی اور خراج دینا منظور کیا مرزا بابر نی اوسکا جرم معاف کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اثنا رمین امیر ہندوکہ نے جہنڈا مخالفت کا بلند کر کے امیر ابراہیم کو جانب سمرقند کی بہیجا اور آپ استرآباد پر چڑہائی کی مرزا بابر نے اس امر کی خبر پا کر سلطان ابوسعید داروغہ شیخ علی بہادر کو مع ایک فوج کے واسطے دفع مخالفت مذکور کی نامزد کیا امرار مذکورہ نے حدود خبوشان مین پہنچکر امیر ہندوکہ سی ایک بہاری لڑائی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابوسعید بہی مارا گیا آخر الامر ہندوکہ مغلوب ہوکر شیخ علی بہادر کی ہاتہہ سی مارا گیا —— اسی سال مین قلعہ عماد تحت و تصرف بندگان مرزا بابر مین آگیا تہا —— اور مرزا علاء الدولہ نے فرصت پا کر قید سی رہائی پائی جانب غور اور حیار کی جا کر سیستان کی راہ عراق مین پہنچا

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبداللطیف کا اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹی کی ہاتہہ سی

واضح ہو کہ جناب مرزا الغ بیگ نے بعد امعان نظر کے زایچہ طالع مرزا عبداللطیف کی مین جو کہ اوسکا بیٹا تہا یہہ جان لیا تہا کہ مجکو اس بیٹی کے ہاتہہ سی کچہہ گزند اور مصیبت پہنچی گی اور مولانا محمد بدد ستانی نی بہی جو کہ اوس جناب کی خدمت مین ایام بسر کرتا رہتا تہا یہہ ظاہر کر دیا تہا کہ اس بیٹی بد اختر سی آپکو مصیبت پہنچیگی اسلئے مرزا الغ بیگ گورکان مرزا عبداللطیف کی کسی قدر دشمن رکہا کرتا اور چہوٹی بیٹی عبدالعزیز کو پیار کیا کرتا تہا اسواسطے مرزا عبداللطیف

بیان مخالفت مرزا الغ بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کی ہاتھہ سے

مرزا عبد اللطیف کی بہی دینی کیفیت نی راہ پائی آخر الامر سبب اوس باعث کی جو کتب مبسوطہ
تاریخ مین لکہا ہے اُس باپ اور بیٹے مین مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہہ ہے کہ جب مرزا
عبد اللطیف نی بسبب آنی مرزا بابر کی ہرات سی بہاگ کر قبۃ الاسلام بلخ مین پہنچکر جو صوبہ عمال
اوسکا تہا قیام کیا ارادہ باپ سی لڑنے کا دلمین مصمم کرکے لشکر فراہم کیا مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر کہ پسر بد اختر نے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بیطاقت ہوکر مرزا عبد العزیز کو جو چہوٹا بیٹا
تہا سمرقند مین اپنا قایم مقام کیا اور آپ باسپاہ فراوان جانب جیحون کے گیا مرزا
عبد اللطیف نے اوسجانب جاکر باپ کو دریا سی عبور نکرنی دیا دو چار بالاسے آب لڑای ہوئے
اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باپ پر فتح پائی چند روز جب اسطرح پر گذر چکے سمرقند
سی خبر آئی کہ مرزا عبد العزیز نے حرکات ناپسند اختیار کین ہین چنانچہ وہ امیرون کی جورون
اور لڑکیون کو تاکتا ہی بلکہ دست درازی امرا کی عورتون پر کرنے لگا ہی مرزا الغ بیگ نے
یہہ خبر سنکر تہدید نامہ اوس اپنی بیٹی عبد العزیز کی نام لکہا مگر اوسنی باپ کے لکہی پر ہرگز عمل
نکیا اوس حرکت بد سی باز نہ آیا امیر لوگ اوسکے باپ کی ہمراہ یہان لڑای مین تہی اوسکو کوئی
مانع وہان نہ دکہلای دیتا تہا سبکی عورتون کو خراب کرنی لگا اس سبب سی اون امیرون نے
تنگ آکر ارادہ کیا کہ اوسکے باپ مرزا الغ بیگ کو پکڑ کر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کردین اسی
انتنا مین اور ہی صورت پردہ غیب سی ظہور مین آئے جو کسیکی خیال مین بہی نہ تہی تفصیل اس
اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا سلطان ابو سعید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور
گورکان جو مدت سی درمیان ملازمت مرزا الغ بیگ کی گذرانتا تہا اور ہوس بادشاہت
کے رکہتا تہا یہہ وقت مغتنمات سی لوسنی جانکر ان باپ اور بیٹون کو لڑتے ہوئی چہوڑ کر
اہل ارغون خان کو اپنی متفق کرکے ارادہ کشورکشائی کا دلمین ٹہان کر جانب سمرقند
کے گیا مرزا عبد العزیز نے اپنی مین طاقت مقابلہ کے نہ لاکر چار دیواری شہر کی بند کرکے
متحصن ہوا جب یہہ خبر مرزا الغ بیگ کو ہوئے بہت حیران اور پریشان ہوکر جانب سمرقند کی

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد کا

۱۰ آیا جب رایات عالیات مرزا الغ بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان ابوسعید نے محاصرہ ترک کرکی ایل ارغون خان کی حد مین چلا گیا — اسی اثنا مین مرزا عبد اللطیف نے بہی آب اموی سی عبور کرکی جانب سمرقند کی کوچ کیا مرزا الغ بیگ نے جب اپنی پسر بداختر کی آنے کی خبر سنی مقابلہ اوسکا ایک گانو دمشق پر کیا اوسجا ئی پہر لڑائی ہوئی الغ بیگ نے شکست پائی اور بہاگ کر سمرقند کی طرف گیا میران شاہ توچین جو نمک پروردہ اس بادشاہ کا اور کوتوال قلعہ سمرقند کا تہا اس محسن بادشاہ کو شہر مین نہ گہسنی دیا اسلئے مرزا الغ بیگ جانب شاہرخیہ کی گیا وہان کے کوتوال نے بہی نہ گہسنی دیا اوسوقت لاچار ہوکر جانب سمرقند کے آیا اور اوس بدذات بیٹی سی ملاقات کی باتین ہوئین آخر الامر مرزا عبد اللطیف نے ایک شخص عباس نامی کو جسکا باپ مرزا الغ بیگ کی حکم سی مارا گیا تہا یہہ سمجہا یا کہ تو خان کے پاس جا اور وقت بین مسند خان نے پر تہا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اوسنی جاکر عرض کی کہ میرا باپ مرزا الغ بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا ہے مین قصاص چاہتا ہون خان نی یہہ کہا کہ قصاص لینا بموجب شرع شریف کی درست ہی اکثر علما سمرقند نے بہی فتوی الغ بیگ کے قتل کا دیا اوسوقت عباس مذکور نے اوس بادشاہ عادل اور فاضل کو بسبب برانگیختہ کرنے اوسکے پسر بداختر کے قتل کیا — اور مرزا عبد اللطیف نے قبل اس واقعہ کے تین برس پہلے اپنی بہائی عبد العزیز کو بہی مروا ڈالا تہا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا الغ بیگ کا لکہا ہے ؎ الغ بیگ ان شاہ جم اقتدار ٭ کہ دین نبی را ازو بود پشت ز عباس شہد شہادت چشید ٭ شدش سال تاریخ عباس کشت ٭ حاصل کلام یہہ ہے کہ مرزا عبد اللطیف نی ایسی باپ کو جو فضیلت اور عدالت مین بی نظیر تہا اور ہمیشہ تمام ہمت تربیت اہل فضل و کمال مین مصروف رکہتا تہا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ مستقل بادشاہ ہوا — اور میرزا سلطان ابوسعید کو اہل ارغون خان سی لیکر قید کیا

تہوڑا سا بیان حال مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنغر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر سے کے

مرزا سلطان محمد نی بعد انتقال حضرت خاقان سعید کی تہوڑی ہی عرصہ مین ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پاکر حاکم شیراز مرزا عبد اللہ پر شفقت اور مرحمت فرماکر اوسکو جانب خراسان کی بہیجا اور آپ سپاہ ظفر پناہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکہہ بہیجا مرزا جہان شاہ نے اس جرات اور حرکت سی جیز تمند ہوکر لشکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے نکلا جبکہ دونون کا مقابلہ ہوگیا اور سفیر ہر دو جانب کی آئے گئے انجام اس مہم کا صلح پر ٹہر گیا ان دونون بادشاہون سی ہر ایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان محمد نے بعد بند وبست اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی جب سُنا مرزا الغ بیگ سمرقند سی مراجعت کر گیا اوسنی خراسان پر لشکرکشی کی — مرزا ابو القاسم نے یہہ خبر پاکر ہرات سی لڑنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جام مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑائی ہوئی سپاہ عراق نی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر نی بلطایف الحیل اس جنگ سی خلاصی پاکر اپنی تئین قلعہ عماد مین پہنچایا اوسوقت مرزا سلطان محمد نی حضرت خاقان سعید مغفور یعنی مرزا شاہرخ بہادر کی تخت پر بیٹہکر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو قید سی رہائی دیکر پاس مرزا علاء الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سی آیا تہا روانہ کیا وہ موسم جاڑے کی تہی اور قحط اون ایام مین بہت ہوگیا تہا چنانچہ ایک سیر گیہون چار دینار کی عوض ملتے تہے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سی جانب ولایت استر آباد کی اور مراجعت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سی

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عماد سے

۲۱۲ مرزا ابوالقاسم بابر نی بعد چند روز قیام فرمانی کی قلعہ دمین جانب ابیورد کی کوچ کیا اور
وہان سی جانب جرجان کی گیا — اون ایام مین خراسانی لوگ بسبب ظلم اور جور امیر حاجی محمد
غناشیرین کی جو کہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سی مختار کل تہا تنگ ہوکر گروہ گروہ لو فوج فوج
مرزا بابر کے پاس جاتے تہی جب مرزا سلطان محمد نے یہہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دمین
مرزا بابر کی استیصال کا ٹہراکر پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت کرمسیر پر روانہ کیا اوسوقت عازم
استرآباد کا ہوا — اور امیر حاجی محمد غناشیرین کو معہ اور سردارون کے برسم منقلاے
پیشتر روانہ کیا — اور مرزا بابر بہی مثل شیر ببر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئے
مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ نی شکست کہائی امیر حاجی محمد معہ سپاہ اور مرار کی گرفتار ہوکر
مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد نی درمیان ولایت طوس کی بندوبست عراق کا خواجہ غیاث الدین
احمد خوانی کو حوالہ کرکے بہت جلد حرکت کی اثناء راہ مین خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے
سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تہا چنانچہ سوائے تین سو ۳۰۰ سوار کی ہمراہ اوس شہریار کے
کوئی نرہا اور دفعتہً مرزا بابر کی لشکر پر آپہنچا مرزا بابر پہر دوسری دفعہ قلعہ عماد کو بہاگ گیا —
مرزا سلطان محمد نے بسبب اس وہم کے کہ مبادا مخالفین نی اس بہاگ جانی مین کوئی فریب کیا ہو
مراجعت کرکی اپنے اردو مین آیا جتنی آدمی کہ وہان چہوڑ گیا تہا اونمین سی ایک کو بہی نہ پایا
اسواسطی کہ لوگون نے امرا کی مقتول ہونی کی خبر پاکر بہاگ جانا اور پریشان ہونا مین صواب جانکر
سب چلدئے اسی اثناء مین یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ کرمسیر سی ہرات مین جاکر تخت پر
جلوہ آرا ہوا مرزا سلطان محمد یہہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنی لگا کہ باشندگان
ہرات مرزا علاء الدولہ کو بالطبع وہان کا بادشاہ بنایا چاہتی ہین اب وہ وہان بادشاہ ہوگیا ہے
مناسب یون معلوم ہوتا ہے کہ مین جانب عراق کی جاون امرا نے بہی یہہ رای پسند کی اوسوقت
وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا — مرزا ابوالقاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مراجعت
کی خبر سنی قلعہ عماد سی نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا — مرزا علاء الدولہ نے بہائی کی آنی سے

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللطیف کا

آنی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد پاول کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۴
چلاگیا اسلئے مرزا بابر دوسری دفعہ خدا تعالی کی مدد سی دار السلطنت ہرات مین اوپر تخت
سلطنت کی بیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تحت مین لایا مولانا احمد پیاول کو سپاہ دیکر
اپنی خدمت مین بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبداللہ کا تخت سلطنت پر

اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان ابوسعید اور اوس جناب کی وقوع مین آیا

مرزا عبداللطیف نی بعد قتل کرنی اپنی باپ الغ بیگ اور بھائی عبدالعزیز کی تاج سلطنت کا
اپنی سر پر رکھا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضایل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت
بدخصلت اور تیز خشم اور مغضوب الغضب آدمی تھا تھوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تھا
اسلئی ایک جماعت نوکرون مرزا الغ بیگ اور مرزا عبدالعزیز کے نی اتفاق کرکی جمعرات
کی شب چھبیسوین [26] ربیع الاول ۸۵۴ آٹھہ سو چون ہجری مین جبوقت کہ وہ بادشاہ
دیوانہ وار باغ جنار سی سمرقند کو آیا تھا تیر بارانی اوسپر کی ایک تیر اوسکے لگا کام تمام
ہوگیا وہ نوکر اوسکی جو ہمراہ تھے بھاگ گئے مخالفین نے اوسکی پاس پہنچکر سر اوسکا
تن سی جدا کیا اور مرزا الغ بیگ کی قبر کے سامنی لاکر اوسکو ٹانگا ۔ کشتی تو و کشتند
ترا آنکہ ترا کشت ✤ ہم کشتہ شد از گردش ایام سرانجام ✤ چھ مہینی عبداللطیف نے
بادشاہت کی ۔ وہ ہمیشہ یہہ شعر جب سی کہ اپنی باپ کو آپنی قتل کروایا تھا پڑھا کرتا تھا
پدر کش بادشاہی را نشاید ✤ دگر شاید بجز شش مہ نپاید ✤ مرزا عبداللطیف
کو ایک شخص مسمی باباحسین نے قتل کیا تھا چنانچہ اسی واسطی باباحسین کشت یہہ اوسکے
مقتول ہونی کی تاریخ ہوا جیسا کہ یہہ شعر ہے باباحسین کشت شب جمعہ اش بہ تیغ ✤
تاریخ قتل اوست کہ باباحسین کشت ✤ القصہ بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور اعیان

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا

۲۱۴ سمرقند نی مرزا عبداللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا۔ اور مرزا سلطان ابوسعید جو کہ آخر ایام حیات مرزا عبداللطیف مین قید سی چہٹ کر بخارا مین چلا گیا تہا بعد مشہور ہونے اس خبر کے وہ شہر اپنی تحت قبضہ مین لاکر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبداللہ بہی اوسکے مقابلہ کی واسطی نکلا جانبین مین لڑ آئے ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابوسعید جانب ترکستان کی بہاگ گیا اوایل ۸۵۵ھ آٹہ سو پچپن ہجری مین قلعہ سی پر مستولی ہوا۔ مرزا عبداللہ نے ایک فوج اوس طرف روانہ کی وہ فوج بعد لڑائی کے شکست کہاکر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبداللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکرون کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات بنوائی اور طیاری لڑائی کی کی۔ مرزا سلطان ابوسعید نے یہہ خبر سنکر باستصواب امرا کی بادشاہ اوزبک ابو الخیرخان سی کمک چاہی خان والاشان نے اوسکو کمک دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبداللہ شیرازی کا اور حال جلوس سلطان ابوسعید کا تخت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبداللہ نی جب یہہ خبر پائی کہ ابو الخیرخان اور سلطان سعید دونو چڑہ کر آئے ہین لشکر کثیر لیکر اونکا مقابلہ کیا اور آخر ماہ جمادی الاول سنہ مذکور مین قریہ شیراز پر جو چار فرسخ سمرقند سی واقع ہے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا مرزا عبداللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ بہاگا بہاگتی وقت سلطان ابوسعید کی نوکرون کے ہاتہہ آگیا اونہون نی اوسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابوسعید جانتا تہا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر مستولی ہوجاگا رعیت کو بہت تکلیف پہنچی گی اسلئی اوسنی امرا اوزبک کو غافل پاکر خود دروازہ سمرقند پر جاکر نگاہبانون کو پکار کر کہا کہ مین سلطان ابوسعید ہون دروازہ شہر کا کہولدو تاکہ اوزبکون کے ہاتہہ سی بچی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کہولدیا سلطان سعادتمند نے اپنی تئین شہر مین پہنچا کر

پہنچا کر برجون اور شہر پناہ وغیرہ کا بند وبست کر دیا ابوالخیر خان باہر شہر کی متحیر اور بیہوش ہوا اور
پریشان ہوکر متفکر ہوا سلطان ابوسعید نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بہیجی اور
تحایف اور تبرکات لایقہ بادشاہون کے واسطی خان اور امرا اوزبک کی بہیجی اوسوقت
وہ اپنی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی وہان اسطرح پر اوس قوم سفاک کی ظلم سی محفوظ ہو

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی
اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ مین جاکر بہت سپاہ جمع کی ہی اسواسطی مرزا بابر نے
لشکر کشی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ نی تاب مقابلہ کی اپنی مین نہ لاکر جانب کوہستان
اور بدخشان کی بہاگ گیا اور مرزا بابر نے بلخ مین جاکر حکومت بلخ اور قندز اور بغلان کے
امیر پیر درویش ہزار اسپی اور اوسکی بہائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تہا دی جب مظفر اور منصور ہوکر دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اسجا ی اوہی
صورت عجیب دیکہنی مین آئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ مرزا بابر نی بروقت جانیکی
جانب بلخ کی سے قلعہ اختیار الدین کا ادریس بیگ کو سپرد کیا تہا ادریس بیگ نی بعد جانے
بابر کے خیال حکومت اور غرور کا دماغ مین لیکر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور باوجودیکہ مرزا بابر نے یورش [illegible] بلخ سی آکر باغ سفید مین
نزول اجلال بہی فرمایا ادریس مذکور آکر حاضر نہوا مقام عصیان مین کوسی طرح درمیان اوس
قلعہ کے جو نہایت متانت اور استواری مین تہا مقیم رہا امرا و دولت اوس قلعہ کی تسخیر مین
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تہا آخر الامر ایک [illegible] بادشاہ کی [illegible] مین آیا [illegible]
کہ ایک ایلچی پاس ادریس کے بہیجکر یہہ کہلا بہیجا کہ تو قلعہ سی باہر [illegible] روز مین تیرے
پاس آون گا پہر بادشاہ نے شہر مین داخل ہوکر ایک جماعت کو جو ہتیار بند تہی قلعہ کو روانہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱۶ کی اوسکے بعد ایک جماعت بہادرون کی بھیجی اون لوگون نی قلعہ کی باہر جاکر یہہ غل مچادیا کہ بادشاہ آئے بادشاہ آئی اویس یہہ غل سنکر واسطی استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور نامے اوسکو لپٹ گیا اویس بیگ نے خنجر اوسکی مارا وہ ہلاک ہوا بعد بہادر جو وہان قریب تہے اونہون نی جلدی کرکی اویس کی پاس پہنچکر اوسکو قتل کیا اونہین دو تین روز مین اوسکی بہائی یوسف شاہ نی قلعہ دیدیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بہی قتل کیا اسی اثنا رمین ایک شخص نے جو مخصوصون مرزا علاءالدولہ سی تہا مرزا بابر کے پاس آکر یہہ عرض کی کہ جناب مرزا علاءالدولہ اس لڑائی مین غایب ہوگئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اوسکو ڈہونڈو غرضیکہ مرزا علاءالدولہ کو اسکندر بیگ کے گہر مین سی ڈہونڈہ کر لائی مرزا بابر نی ایک اپنا معتمد اوسکے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ۸۵۵ ہجری کے جانب استرآباد کی نہضت فرمائی وہان سی منصور و مظفر ہوکر جانب بسطام کے گیا چند روز وہان قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چنارا ان مین

آخر سال سنہ مذکور مین مرزا سلطان محمد نی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بلدہ شیراز سی جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی یہہ خبر سنکر — مولانا کو جو ان ایام مین سمرقند سی آیا تہا ایلچی بناکر اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ مجکو صلح کرنے منظور ہی مولانا مذکور نی باب صلح مین بہت جدوجہد اور کوشش بلیغ کی جب اسطور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد و خرچ دیوان عراق ہو بعد تمام قلمرو مرزا بابر کی مین خطبہ اور سکہ بنام و لقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جاوی — مرزا بابر نے بعد مراجعت جناب خواجہ مولانا کے اعتماد صلح پر کرکے بسطام سی جانب مازندران کی کوچ کیا — اسی اثنا رمین خبر متواتر یہہ آئے کہ مرزا سلطان محمد نی دفتر عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا طاق نسیان پر رکھکر معہ سپاہ فراوان کی اسفراین مین آگیا ہے مرزا بابر بہہ جرسنکر ۲۱۰
بہادران صف شکن ہمراہ لیکر سپاہ عراق سی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت مین آیا اور مرزا سلطان
محمد بہی اسفراین سی نکلکر مقابلہ پر آیا موضع خباران پر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا لیکن وز
مرزا سلطان محمد کی یہہ حالت تہی کہ بنفس نفیس ہی سپاہ خراسان پر تاخت لاتا تہا اور
بموجب اس شعر کی سے بہر جاکہ باز دبر افراختی ٭ سر خصم در پای انداختی ٭ جدہر
جاتا دو چار کا سر اوڑاتا تہا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تہا سے بہ تیر و سنان
بشمشیر تیز ٭ بر آوردہ از دشمنان رستخیز ٭ آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہان پکڑا گیا اور بموجب حکم بہای قضائی کے مارا گیا
عمر اوسکی چونتیس برس کی تہی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیابت اور استقلال سے تمام
دس برس ہوئی تہے جب مرزا بابر نے ایک بہای کو قتل کر ڈالا دوسری بہای کی واسطے
جو علاء الدولہ لشکر مین قید تہا حکم دیا کہ اوسکی آنکہو مین سلائی پہیر دو چنانچہ اندہا کر دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقعہ کہ گذرا

علم آفتاب اشراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد اس فتح نامدار کے راہ تون سی جانب عراق
کے آئے جب موکب ہمایون نی ساحت سعادت اور اقبال سے دار العبادہ یزد مین نزول
اجلال فرمایا — مرزا سلطان کے امیر زادین سی امیر نظام الدین احمد — اور امیر سلطان حسین
جو کہ دو بیٹا امیر فیروز شاہ کے تہے — اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوافی اردوے
اعلی مین آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سعادت حاصل کی پہر مرزا بابر جانب دار السلطنت
شیراز کی آیا وہان بہیکر عیش و نشاط اور چین اوڑاتے جب چار مہینے اسطرح پر
عیش مین گذر چکے خبر آئے کہ سپاہ مرزا جہانشاہ کی نے قدم اپنا حد سی باہر نکالکر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

۲۱۸ ساوہ لے لیا ہی اور ارادہ محاصرہ قم کا رکھتی ہی یہہ خبر سنتی ہی بادشاہ کے غصہ کی آگ
بھڑک آئی مرزا معز الدین سنجر کو اپنا نایب بنا کر شیراز مین چھوڑا اور آپ جانب ممالک
عراق کے کوچ کیا اثنا راہ مین ایک ایلچی نے ہرات سی آکر یہہ خبر دی کہ مرزا علاء الدولہ نے
سعادت امیر یادگار شاہ از لات کے اور اپنی تقربا اور توابع کے مدد سی خروج کیا ہے
اور آپ ولایت خراسان مین فتنہ اور فساد برپا کر رکھا ہے بادشاہ نی مہم خراسان کے
انتظام عراق سی اولی اور انسب جانی جمعرات کی روز سولوین رجب کو مراجعت کی بائیسوین
تاریخ کو یزد مین پہنچا حکومت اوس ولایت کی مرزا خلیل سلطان بن مرزا محمد جہانگیر کو دے
پھر وہان سی کوچ کر کے پیر کے روز بارہوین تاریخ ماہ شعبان کو ہرات مین داخل ہوا قبل
پہنچنی بادشاہ کے مہم مرزا علاء الدولہ کے بسعی امیر پیر درویش ہزارہ اسپی کی اور بسبب سعی
اور امراء خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تہی اور وہ جانب سیستان کی اور وہان سی جانب رے
کی چلا گیا تہا اسواسطی مرزا بابر نے چین اوڑانے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
شراب پینی مین کاٹنی شروع کی سچ ہے ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست اور درمیان ۸۵۷ آٹھ سو ستاون ہجری کے
مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس اور عراق کے بسبب صدمات سپاہ ترکمان کی بہاگ کر
دار السلطنت ہرات مین پہنچی مرزا ابو القاسم بابر نے اونکی حال پر رحم فرمایا ساتوین
تاریخ ماہ ربیع الاول ۸۵۷ آٹھ سو ستاون ہجری مین حضرت ولایت منقبت ارشاد
پناہ شیخ بہاء الحق والحقیقۃ والدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
گہر پر جا کر اونکی اولاد کی پرسش کی اور ہمراہ جنازہ شیخ کے بادشاہ گیا بلکہ گہوڑی پر سی
اوتر کر شیخ کے جنازہ کو کندہا دیا اور چند قدم بادشاہ تابوت اوٹہا کر لیگیا بعد ازان
موجب وصیت آنحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور امرا ارکان کی سید خاوند شاہ رخ
نے نماز اونکی جنازہ کی پڑہائی اور بدن مطہر اونکا موافق آئین شرع شریف کی خاک مین

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپرد کیا — اسی سال مین خواجہ غیاث الدین وزیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹۰ اور اثنا رراہ مین شہادت پائی اور درمیان مزار شیخ رفیع مقدار زین الملۃ والدین خوانی قدس سرہ کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی تسخیر عراق کی پہر کوچ کرنا جانب ماوراء النہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا

مرزا ابوالقاسم بابر نی درمیان ۸۵۷ آٹہہ سو ستاون ہجری کے دوسری دفعہ پہر خیال تسخیر عراق اور آذربیجان کا دلمین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مرزا جہانشاہ ترکمان سی دلمین ٹہان کر بعد جمع کرنے سپاہ فراوان کی تیئیسوین رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوبستان پر پہنچا ایک شخص نے جو مرزا خلیل سلطان کے دوستون مین سی تہا بادشاہ سی آکر عرض کی کہ شاہزادہ ہمراہ مفسدین کے گٹہ گیا ہے اور ارادہ غدر وفساد کا رکہتا ہے فوراً فرمان جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امرا نی بعد تحقیق اور تفتیش کے جرم مرزا خلیل سلطان کا ثابت کیا چنانچہ مرزا خلیل سلطان معہ اپنی متبعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا نیدرہوین ذی قعدہ کو استرآباد پر پہنچا یہہ موسم جاڑے کی خطہ جرجان مین گذارے جب موسم جاڑی کی تمام ہو چلی جانب قبۃ الاسلام بلخ سی ایلچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے جیحون سی عبور کیا ہے اور امیر پیر درویش اور اوسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوسکے گئی تہے دونو بہائی شہید ہوئے اب سپاہ ماوراء النہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مرزا بابر نے یہہ خبر سنکر واسطی دفع اوس فتنہ کے تسخیر عراق سی اس مہم کو اہم اور انسب جانکر جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا جب آب مرغاب سی عبور کر چکا اوسوقت بلخ سی یہہ خبر آئی کہ سلطان سعید نے آب آموسی عبور کر کے اپنی دار الملک کو مراجعت کی مرزا بابر نے بہت جلد کوچ کر کے غرہ رمضان

بیان فتح ہونے سیستان کا

۲۲۰ ۸۵۸ھ آٹھہ سو اٹھاون ہجری مین قندز او رغلان سے جو کیا صحیح و سالم ولایت حصار مین آیا وہان سے جانب نوندک کے گیا اوس مقام مین خواجہ نظام الدین مودود — اور مولانا جمال الدین فتح اللہ تبریزی بطور رسالت اردوے ہمایون مین پہنچی اور باب صلح مین کچھ عرض کیا اونکو رخصت مراجعت کی نہوئی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ وصحرا کی چودہوین تاریخ ماہ شوال کو ایک فرسنخ پر سمرقند سے نزول جلال فرمایا اور قبل پہنچنے مرزا بابر کے سلطان سعید نے بسبب استصواب عالیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے اور بسبب اتفاق اعیان اور اشراف سمرقند کی ارادہ تحصن کا کیا اور چار دیواری اور برجون شہر کا خوب بند وبست کردیا القصہ چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام مین لڑائین بہی بہاری ہوئین اور امرار بابری سے — امیر خلیل ہندوکہ — اور مولانا احمد بیاول وغیرہ سمرقندیون کی قید مین پہر گرفتار ہوگئے — اور ارکان دولت سلطان سعید سے امیر عبد السلی ترخان اور امیر احمد افضل مع ایک جماعت کی خراسانیون سے لڑنی مین مشغول ہوئے وہ وہان گرفتار ہوئے بعد ازان نیک اندیشہ لوگون نے بیچ مین پڑکر دونون پادشاہون مین صلح اسطرح پر کروادی کہ رود جیحون دونون مملکتون مین حد فاصل مقرر ہوئی اور جانبین سے قیدی ایکدوسری کی چہوڑ دے گئی مرزا بابر نے درمیان ماہ ذالحجہ کی جانب خراسان کی کوچ کیا — امیر شیخ حاجی کو بلخ مین — اور امیر علی فارسی کو سان اور چاربکیہ مین — اور امیر شیخ ذوالنون اور اوسکے بہائی مشتاق احمد کو اندخوین حاکم مقرر کیا چوتہی محرم ۸۵۹ھ آٹھہ سو انسٹھہ ہجری مین داخل ہرات ہوا اور عیش وعشرت مین مشغول ہوا

بیان فتح ہونی سیستان کا اور اسیر ہونا مرزا سنجر کا شہر مرو مین اور رسوائی اسکی اور واقعات

اوایل ۸۵۹ھ آٹھہ سو انسٹھہ ہجری مین مرزا ابو القاسم بابر نے امیر خلیل ہندوکہ کو سپاہ لاہتا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

لا انہا دیگر جانب سستیان کی روانہ کیا سبب اسکا یہہ تہا کہ حاکم وہان کا شاہ حسین ولد ملک علے ۲۲۱
خدمت بادشاہ عالیمقام کی بجانہ لاتا تہا جب امیر خلیل سستیان پر جاکر پڑا شاہ حسین تاب مقابلہ
کی نہ لاکر بہاگ گیا تمام ملک نیمروز کا قبضہ اقتدار امیر خلیل مین آ گیا اور انہین ایام مین شاہ حسین
اپنی ایک نوکر کے ہاتہہ سی مارا ہی گیا اوسکا سر کاٹ کر امیر خلیل کے پاس لائے ــــ
اسی سال مین پہر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور ادسکو ولایت
مرو اور باخان کا حاکم کردیا اسی اثنا رمین ایک جماعت مازندرانیون نے جو کہ قلعہ عماد مین
محبوس تہی خروج کرکی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت او عصیان کا جہنڈا بلند کیا
جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جاکر اچہا بند وبست کیا تاریخ مبسوطہ مین
اسکا حال لکہا ہوا ہی ــ اور اوایل ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری مین مزاج مرزا بابر کا
حد اعتدال سی منحرف ہوگیا اور روز بروز صعوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطبا نی
بہت تدبیرین کین تب گونہ صحت حاصل ہوئی اسی اثنا رمین درمیان اونہین دنون کے
دو دم دارستاری ظاہر ہوئے لوگون نی اونکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حمل کیا چنانچہ
وہ حادثہ یہہ ہوا جو ذکر کرتا ہون

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس مین اور انتقال پانا اس دار فانے سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسوین[۲۵] ماہ شعبان ۸۶۳ آٹہہ سو ترسٹہہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس
کے باغ مختار مین گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اوس مقام پر گذرانا اور اوایل ذیقعدہ مین
جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہوین ماہ مذکور کو چہار باغ مشہد مین فرد کش ہوا دوسری
روز زیارت امام ہشتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ کی کی وہان کی مجاورون کو روپیہ بہت
دیا اسی اثنا رمین درمیان ارکان دولت کی چند دفعہ تنازع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

۲۲۲ ایک دوسری مین صفائی ہوگئی اون ایام مین بادشاہ نے شراب پینی چھوڑ دی تھی اکثر اوقات
گویون اور قوالون کا گانا سنا کرتا تہا ایک روز بادشاہ ایک مکان دلکشا اور مقام روح افزا
مین اوترا کہ ناگاہ ایک فقیر ژولیدہ موئی نزدیک بادشاہ کی آیا اور ایک ترجیع بند اوسنی
نہایت نادر بیوفائی دنیا کی مضمون کا پڑہا قریب پچاس بند کی اوسمین تہی اور ہر بند پر یہہ شعر تہا
ع این ہمہ طمطراق کن فیکون + شمہ نیست پیش اہل جنون + یہہ ترجیع بند وہ فقیر
پڑہکر غایب ہوگیا ہرچند کہ ملازمین بادشاہ کے ادہر اودہر ڈہونڈا کہین پتا نہ معلوم ہوا کہ
کہان چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاڑی کی مشہد مین گذارے تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۸۶۱ آٹہہ سو اکسٹہہ ہجری مین کہ آفتاب برج حوت مین تہا جانب مقام النگ رادگان
گے گیا چند روز اوس مقام مین صید افگنی مین مشغول رہا پہر وہانسے جلد مشہد مقدس مین آیا
اور یہہ شعر زبان پر لایا ع توبہ زہی کردم و آمد بہار + ساقی توبہ شکنم آر زودست +
نوکرون کو حکم دیا کہ محفل سرود اور شمع رخون کی طیار کرو چنانچہ اوس محفل مین چند جام خوشگوار
معشوقان گلعذار کے ہاتہہ سے پئی اوسی روز بوقت صبح کہ چہبیسوین ربیع الثانی کے تہی عین
نشاط اور حالت مستی مین پینس مین سوار ہوکر ایکساعت بطور سیر گیا بعد ازان مراجعت فرماکر
تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہمایون متغیر ہوا اور بعض امرا پر قہر کرکے حرم سرای
مین آیا گہر مین آکر اوسی روز فوت ہوا — دوسرے روز امرا عالی گہر نے تجہیز و تکفین
اوس شہریار عالیمقدار کی کرکے ایک گنبد مین قریب روضہ امام موسی رضا کے دفن کیا
اطبا بیان کرتے تہی کہ اوسکے بدن مین سی بدبو زہر کی آتی تہی اور بعض متقی اس امر کو ایکد عا بر
حمل کرتے تہی کیونکہ وہ بادشاہ گدایان بہت دیا کرتا تہا دس برس بابر نے ولایت
جرجان پر بداہت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام خراسان اور مازندران اور طخارستان پر
حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہہ ہے ع شیری کہ بشمشیر ستد ملک جہان
ناگاہ فتاد در دلش میل جنان + ہر کس کہ ز تاریخ وفاتش پرسد + برگوی کہ سر نہادہ شہ بابر خان

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

بیان متفق ہونی امرا کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور مجمل حال اون وقایع کا جو اون ایام مین گذری

اوسی روز کہ جسدن مرزا بابر کا انتقال ہوا امرا و ارکان دولت نی مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہائی اوسکا امیر شیخ ابو سعید واسطی کسی مصلحت کی جانب سرخس کی گیا — اور شیخ زادہ وزیر قوام بسبب استدعا مرزا سنجر کی جانب مرو کی گیا بعد اٹھارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف دار السلطنت ہرات کی نہضت فرما ہوا اثنا راہ مین شیخ زادہ نی مرو سی آکر عرض کی کہ مرزا سنجر داعیہ سرکشی اور خلاف کا رکہتا ہے — اور ہرات سی یہہ خبر آئی کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات مین پہنچی وہان کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین کمی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہان محبوس تہا داروغہ کو غافل پاکر نکل بہاگا اب وہ جانب آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نے چہبیسوین[26] جمادی الاول کو باغ مختار مین نزول فرمایا بعد چند روز کی وہان سی کوچ فرماکی باغ زاغان مین پہنچا اسی اثنا رمین امیر شیخ ابو سعید نے ولایت سرخس سی ہرات مین آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اسم شماری رعیت کی کرواسکے روپیہ خراج کا زیادہ مقرر کرکے محصل واسطی تحصیل روپیہ کے مقرر کردی اون تحصیلدارون نے بہت لوگون کو شکنجہ مین کہینچ دے اسلئے وہ بیچارہ اپنی خدا تعالی سی طالب اس امر کے ہوئے کہ کوئی مخلصی ہماری واسطی بہیج تاکہ اس عذاب سی ہمکو چہوڑا دی غرضیکہ دعا اون بیچارون کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسوین جماد الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر مین پہنچایا اور دروازی شہر کے مضبوط کرکی حکم دیا کہ سرشماری کا روپیہ کوئی کسی کو نہ دے اور جسکو دیا ہو وہ پہیر لیوے اور شیخ ابو سعید کی نوکرون کو جہان کہین کوئی پاوے فوراً لوٹ لیوے اسلئے ایک جماعت کثیر ملازمین شیخ ابو سعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگون نی شہر کی بہت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۴ محافظت کی ــ امیر شیخ ابوسعید جو باہر شہر کی تہا ہمراہ اپنی بہائی امیر حسن علی کی قریب طلوع صبح کے عازم کنارہ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی سنے خلق کثیر امرا اور سپاہیون کی اوسکی تعاقب مین روانہ کی یہہ فوج نزدیک تو فوز رباط کے اوسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابوسعید پکڑا گیا اور قتل ہی کیا گیا اسی اثنا رمین کنارہ آب مرغاب سی یہہ خبر آئی کہ شاہزادہ مرزا ابراہیم سنے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑہائی کرنیکا ارادہ رکہتا ہے ــ امیر شیر حاجی سنے یہہ خیال کیا کہ امرا ترخانی بسبب استرضار سماۃ مہد علیا کو ہرشاد آغا کی کہ وہ مرزا ابراہیم کو بہ نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت لڑائی کی اوسکی طرف مایل ہو جاوینگے پہلوان حسین دیوانہ سی متفق ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ جتنی ترخانی ہین ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہیئے اسلیئے ایکروز سب امرا ترخانیون کو باغ زاغان مین بہانہ ایک مشورت لینے کی طلب کیا امیر احمد فیروز شاہ اپنی شعور اور عقل سی تاڑ گیا وہ تو کسی جانب بہاگ گیا اور امیر شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ سنے قصد امرا ترخانیون کا کیا امیر اویس سنے معہ اپنے بیٹے یوسف ترخان کے ایک چہری امیر حاجی کی پیٹہ مین ماری وہ اوسکے اوپر گر پڑا امیر اویس ہو اپنی بیٹے یوسف ترخان کے ــ اور حسنو ترخان ــ اور محمد ترخان اوس روز مارے گئے اور اوسی روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اوسکے جاگیر تہی راہ مین امیر احمد فیروز شاہ سی ملا اوسنی اوسکو وہان قتل کیا ــ اور امیر شیر حاجی سنے بعد قتل کرنی امرا مذکورین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قلعہ اختیار الدین مین حبس کیا اور اپنی پیٹہ کے علاج مین مصروف ہوا

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کے اور جلوس فرمانا اوپر تخت سلطنت کی

جب کنارہ آب مرغاب پر لشکر فرخندہ اثر پاس شاہزادہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم عزیمت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

عزیمت کا جانب دار السلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہہ خبر سنکر ہمراہ رکاب شاہ محمود کے باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتوین ماہ رجب کو اوس شہر کے قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف بہاگ گیا شاہزادہ مذکور نے باغ مختار مین آکر قدم تخت سلطنت پر رکہا اور خلق اللہ سے وعدہ عدل اور انصاف کا اور دور کرنی جور اور ظلم کا کیا بعد چند روز کی یہہ خبر متواتر ہوئے کہ مرزا شاہ محمود نے بہت لشکر جمع کر لیا ہی اب وہ ارادہ دار السلطنت ہرات کا رکہتا ہی اسواسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ مخالفین کی کوچ کیا — نواحی رباط مین امیر شاہ ملک بہی مرزا شاہ محمود سی ملگیا جنگ عظیم اور بہاری لڑائی وقوع مین آئے اول دفعہ بابریون کا غلبہ ہوا آخر الامر بسبب سعی احمد ترخان کے اونکی جانب شکست ہوئے اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پہر مشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم خود اسواسطی تعاقب دشمنون کی قیام کیا — نادرات سی یہہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسوین ماہ شعبان کو درمیان دار السلطنت ہرات کی یہہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد تہوڑی عرصہ کی یہہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم نی نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک ایلچی مرزا سلطان ابوسعید کا یہہ آکر کہہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذواقتدار مرزا سلطان ابوسعید اس شہر مین تشریف لاوینگے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوار اسکی جو حوادث گذری

واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سی کہ تخت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تہا ارادہ تسخیر خراسان کا بلکہ تمام ممالک ایران کا رکہتا تہا جب اوسنی خبر وفات مرزا بابر کی سنی اور بہی زیادہ عدی کرنی لگا اور حاکم بلخ امیر شیخ حاجی کی بہی استدعا اس امر کی ہوئی اسواسطی رایات نصرت آیات بہت جلدی حرکت مین آئے پچیسوین شعبان کو سلطان پر پہنچی سب مولانا احمد

بیان آنی مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۲۶ بیاد ل جو کہ جانب مرزا ابراہیم سی کوتوال قلعہ اختیار الدین کا تہا پہلی شہر کی اوسنی محافظت
کی آخر کار محافظت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسری روز سلطان سعید نی باغ مین آکر ڈیرا کیا اور ایک
قاصد پاس مولانا احمد کی بہیجا اور فرمایا کہ تو میری اطاعت قبول کر جناب مولوی مذکور نے
جواب دیا کہ میری ولی نعمت نے یہہ خانہ مجکو سپرد کیا ہی جبتک کہ وہ زندہ ہی مقدور نہین جو
کفران نعمت اور امانت مین خیانت کرون یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرو
مگر اوسسی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ وہ قلعہ بہت مضبوط تہا اسی اثنا مین بعض مفسدین نے بادشاہ
مذکور کی خدمت مین عرض کی کہ مرزا ابراہیم کی قاصد ہمیشہ مسماۃ مہد علیا گوہرشاد آغا کے
پاس آکر یہان کی خبرین پوچہہ کر چلے جاتی ہین اسواسطی اوسنی اس عورت کو نوین تاریخ ماہ
رمضان مین شہید کیا بعد اس واقعہ شنیعہ کی امیر شیر حاجی قلعہ ہرنو سی ہرات مین آکر سلطان
سعید سی ملاحظہ نظر عنایت کا ہوا مگر اوس ہرنو مین بعد امیر شیر حاجی کی اوز بی گل کہلا
ودیہہ ہے کہ امیر شیر حاجی نی بروقت متوجہ ہونی کے جانب ہرات کی وہ قلعہ ایک اپنی کسی
معتمد کو سپرد کیا اور آپ اسجانب کو چلا آیا ایک روز قریب شام کے ساقی برکت نامی ایک
شخص خیمہ بکریان اوس قلعہ کی دروازہ پر لیکر آیا محافظین نے اوسکو منع کیا کہ ہم اندر نہین جانے
دیتے اوسنے کہا کہ ایک شب یہان قیام کرونگا پہر چلا جاونگا غرضیکہ وہ اندر قلعہ کے
آیا جب پہر رات گئی اوس شخص نے کمند جو اپنی ساتہہ لایا تہا قلعہ کی دیوار پر سی لٹکا کر اپنی یارونکو
جو قلعہ کی پیچہی مجتمع تہے اوپر چڑہا کر باتفاق اون لوگون کے تلوار کشی سے اور مانند بلای ناگہان
کے کوتوال کی سر پر پہنچا وہ بیچارہ دوچار زخم کہا کر جان بچا کر بہاگا اور برکت نی اوس قلعہ کو
اپنی قبضہ مین کرلیا سلطان سعید نے یہہ خبر ناخوش جب سنی اور یہہ بہی سننی مین آیا کہ مرزا
عبد اللطیف کی اولاد نے بلخ سی خروج کیا سبب نوین تاریخ ماہ شوال کو جانب ماوراء النہر
کے مراجعت کی اور ایک جماعت امرا کی مع فوج واسطی دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگون نے
نزدیک بلخ مین پہنچکر مرزا احمد ولد مرزا عبد اللطیف سی لڑائی کی اوسکو قتل کیا لیکن بہائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جوکی جان بچا کر معرکہ سی بہاگ گیا اور سلطان سعید نی یہہ موسم جاڑے کے
قبۃ الاسلام بلخ مین بسر کئی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور شکست کہانا سپاہ مرزا جہانشاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چندروز اوس
ولایت مین پہرا کیا اور حاکم اوس مملکت نی جسکا نام امیر باباحسین تہا خدمات لایقہ بجالایا
اور اسباب سلطنت شاہزادہ کا مرتب کردیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا
محمود دیر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ لیا اور بازرسی طرف استرآباد کی حرکت
کی اور اوسجانب سی مرزا شاہ محمود بہی بہادران صف شکن ہمراہ لیکر راہ عقبہ سی
حدود مازندران مین پہنچا مرزا شاہ محمود یہہ خبر سنکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر باباحسین کے
ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہانشاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا مطلقا
اعتبار نہ کیا اور بدستور معہود کوچ کرتا ہوا ایک فرسخ پر استرآباد سی نزول کیا پہر وہان
سی ایک جماعت بہادروں کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگی روانہ کی جب اون لوگون نے
تہوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہانشاہ سی ملاقی ہوئے
اونسی لڑائی ہوئی اسی حال مین مرزا ابراہیم نی بہی اپنی تئین معرکہ مین پہنچایا دیکہا کہ کام
ہاتہہ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانون نے تعاقب اونکا کرکے بہت سی اردو کو
قتل سلطان حسین ولد امیر فیروزشاہ اور امیر سعادت خاوندشاہ کو معہ پانسو نفر کی ہلاک
کیا اور تہوڑے گردنکشون کو قید کیا اور مرزا ابراہیم معہ چند لوگون کی بروز یکشنبہ نوین
ماہ صفر سنہ ۸۶۲ آٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان دار السلطنت ہرات کی آیا حاکم اوس
دیار کا امیر تیرخان شرایط نیاز اور رسمین ایثار درم و دینار کی بجا لایا اور مولانا احمد لیسال

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۸۲۲ قلعہ اختیار الدین سی آکر قدمبوس ہوا مگر بخلاف متوقع کم التفاتی اور بی عنایتی بادشاہ سی
ظہور مین آئے اسلئے مولانا حصار مذکور مین گیا اور آخر ماہ مین مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے
ہر چند سعی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سی باہر نکلے لیکن ہرگز اوسکی تدبیر پیش نہ گئی
اس اثنار مین مرزا ابراہیم نی باتفاق شیخ نور الدین محمد بن شیخ بہار الدین عمر نے خواجہ محمد کو
اور سید خاوند شاہ کو واسطے رسالت کی پاس سلطان سعید کے بہیجا اور اطاعت اور انقیاد
ظاہر کیا اور التماس صلح کی کی مرزا سلطان ابوسعید نی ان لوگون کی بہت تعظیم اور تکریم سے
اور ملتمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شرط پر کہ شاہزادہ سیاہ ترکمان کی دفع کرنے مین
موافقت کرے — اس سال کی اول مین چند حاکم ہو دعویٰ استقلال کا درمیان حدود ولایت
خراسان کے رکہتی تہی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان اسفراین
کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ بعد چند سال
کے دشت قپچاق سی آیا تہا درمیان ابیورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات
کے — اور مرزا سنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابوسعید درمیان بلخ کی —
اور ملک قاسم ولد اسکندر بن قرا یوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی —
اور مولانا احمد بیا دل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر پیرزادہ درمیان قلعہ سرخس
کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ تتور درمیان
غیوشان کی — اور امیر اویس بن خاوند شاہ درمیان قلعہ طیس کی — آٹہ شخص
رزادہ بادشاہ مستقل ہونی کا اس سال مین رکہتی تہی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

واضح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک ممالک مغولستان مین سرگردان پہرا کیا جب خبر وفات

بیان آنے مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات پانی اپنی بہائی کی سنتی راہ خوارزم سے ابیورد مین آیا اور اپنی آنے کی خبر ایلچی کے ہاتھہ زبانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کر بہیجی مرزا ابراہیم نے حسب ظاہر خوش ہوکر تبرکات لایقہ پیشکش کی اور مرزا علاء الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسم استقبال لینے کو آیا آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتین ہوئین حاصل اوسکی مشورہ کا یہہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکر مین رہی اور مرزا علاء الدولہ ہرات مین جاکر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ستائیسوین تاریخ جمادی الاخر کو اپنی آباواجداد کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت مین مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابہی وہ چین سے بیٹھنی نہ پایا تہا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سے ایک قاصد آیا عرض کی کہ سیاہ ترکمان کی قریب آگئی ہے مناسب نہین ہے کہ آپ شہر مین توقف کیجی اسلئی مرزا علاء الدولہ نہایت رنج والم مین درمیان غرہ شعبان کی طرف کوہستان غور کے بہاگا بعد اوسکے بہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سیاہ ترکمان سے ہوا اسطرحکا تہلکہ رعایا مین برپا ہوا کہ شرح اوسکی بیان نہین ہوسکتی اوباشون کی بن آئی شہر خوب لوٹا اسی اثنا مین مرزا جہانشاہ ترکمان قصبہ کوسویہ کی پاس آپہنچا جب اوسنی علاء الدولہ کے بہاگ جانی اور رعیت مین تہلکہ پڑنی کی خبر سنی ایک استمالت نامہ ہرات مین بہیجا اور امیر پیر زادہ بخاری کو واسطی داروغگی اوس شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہوین تاریخ ماہ شعبان کو تختگاہ حضرت خاقان سعید پر جلوس فرمایا اور خلقت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جای دی بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد میاول چند روز سرکش رہا آخر لا امر امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا — اسی اثنا مین درمیان مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم کی جو کوہستان غور مین بہاگ گئی تہے بسبب اون سپیون کی جو تاریخ مبسوط مین لکہی ہین مخالفت اور نزاع واقع ہوئے اور بسبب غدر کسنی بعض ترخانیون کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید مین مقید ہوا — اسی اثنا مین امیر عبداللہ خواجہ ترخان

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دونون بادشاہون کی

۲۴۲ جو واسطی تبلیغ رسالت کی اردوی سلطان سعید مین گیا تہا مراجعت کرکے آیا اوسکو مقید
ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنی تمام امراء ترخانیون کو اپنی ساتہہ متفق کرکے
مرزا ابراہیم کو قید سی خلاصی دی جب یہہ خبر مرزا جہان شاہ کو پہنچی اوسنے ایک چالاک
آدمی مرزا علاءالدولہ کے بلانے کی واسطی روانہ کیا اوسنی فوز عظیم تصور کرکی دار السلطنت
ہرات مین جاکر بروز عید اضحی ملاقات کی اوسپر بادشاہ نی عنایت فرمائی — اسی اثنا مین
سلطان سعید — اور مرزا جہان شاہ نے قاصدون کو بیچ مین ڈالکر صلح کرلے اور
احمد ترخان بہی ایک فوج اپنی ہمراہ لیکر مرزا ابراہیم سی روگردان ہوکر ہرات مین چلاآیا
بادشاہ ترکمان نے اوسپر بہی رحمت اور عنایت کی

بیان ہوجانا صلح کا درمیان اون دو بادشاہونکی اور جلد چلا جانا مرزا جہانشاہ کا جانب مملکت آذربیجان کی

جب مرزا جہان شاہ نی چہہ مہینی کامل بلدہ ہرات مین چین سی گذاری ناگاہ خبر پہنچی
کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سی متوجہ اسجانب ہوا اور
اور لشکر میر غیاث سی گذر کر قصبہ اوبہ پر نزول اجلال فرمایا ترکمانون کو اس خبر کی سننی سے
بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہان شاہ ہمراہ امراء اور سپاہ کے
طرف ہرات رود کی بہت جلد گیا مرزا پیر بوداق کو جو بڑا شجاع اوسکے اولاد مین تہا
ہمراہ ایک فوج کے بطور قراولی کے بہیجا وہ لوگ دست برد لشکر قیامت اثر سمرقندکسی
تہک گئی — اسی اثنا مین جانب آذربیجان سی خبر موحش بادشاہ ترکمان کی سننی مین یہہ
آئے کہ مرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تہا اور بسبب بدلولی کے جو اوس سی ظہور مین
آئی تہی وہ قید کیا تہا اب اوسنی قید سی رہائی پاکر تمام آذربیجان کو اپنی تحت و تصرف
مین لاکر استقلال پیدا کیا اسواسطی قصد مراجعت کا یقینی ٹہراکر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سے

اوسکی مخصوصون مین منسلک تہا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید مین روانہ ۲۳۱
کیا جب مشار الیہ بوسیلہ امرا کے پابوس حضرت اعلی سی مشرف ہوا صلح اور صفای
کی گفتگو درمیان مین آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانبین اسطرح ہو گئی کہ مرزا
جہان شاہ حکومت آذربیجان پر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سی
دست بردار ہو اس باب مین گفتگو بہت ہوتی رہی آخر کو اسطرح صلح ہو گئی کہ مرزا جہانشاہ
نے ولایت خراسان بلدہ سمنان تک نواب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان عزیمت
جانب آذربیجان کی منعطف کی ترکمانون نے مزرعہ یحیی آباد سی کہ اون ایام مین نشیمن
اونکا وہ تہا اوایل ماہ صفر سنہ ۸۶۳ آٹھ سو ترسیٹھ ہجرے مین جانب عراق کی کوچ کیا
اور اثنا راہ مین جس جاے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید جمعہ کے روز
پندرہوین ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سال مین درمیان ہرات کے
قحط عظیم واقع ہوا ہزارہا آدمی بہوکا مر گیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر سی اور پاپا فتح کا اوپر

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سی درمیان بلدہ ہرات کی پہنچا
قریب دو ہزار سوار کے اپنی پاس رکہہ کر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کر دیا —
اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجر نے یہہ خبر پاکر آپسمین خط وکتابت
جاری کی تینون بادشاہزادی نواحی سرخس مین مجتمع ہوئے اور ارادہ لڑنے کا
تینون نے دلمین ٹہانا سلطان سعید نی یہہ حال سنکر وہ تہوڑا سا لشکر جو اوسکے
پاس تہا اونکی مقابلہ کو گیا — اثنا راہ مین امیر سید ارغون اور امیر سلطان احمد
ترتاش سمرقند سی آکر بادشاہ سی ملگئی درمیان ماہ جمادالاول کی نواح سرخس پر

بیان نسب ہمایون صاحب قران ثانی کا

۲۳۲ دونون سپاہ کا مقابلہ ہوا اگرچہ بادشاہزادون مذکورین نے خبر شکست سلطان سعید کی مشہور کر دیے تہی مگر اونسنی تلوارکشی کرکے اعدا پر تاخت لاکر سبکو متفرق کردیا۔ مرزا علاء الدولہ معہ اپنی پسر ابراہیم کی بہاگ گیا اور مرزا سنجر گرفتار ہوکر مقتول ہوا اوسوقت سلطان ظفر پناہ نے ہرات کو مراجعت کی اور ایک عیدگاہ دار السلطنت ہرات مین بنا سے ۔ اسی اثنا مین سلطان صاحب قران معز السلطنت والخلافۃ ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا۔ سپاہ ترکمان کو اوس ولایت سے بضرب تیغ وسنان باہر کیا اور آپ ضبط مملکت مین مصروف ہوا۔ پوشیدہ نرہے کہ اس مقام مین تہوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس بادشاہ کا تا زمانہ مستولی ہونے کی ولایت جرجان پر لایق اور مناسب ہے اسواسطے وہ حال مختصر لکہا جاتا ہے۔

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا اور حال مجمل اوس بادشاہ کا

واضح ہو کہ والد شہر معدلت شعار صاحبقران کامگار معز الدولۃ والدنیا والدین ابو الغازی سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور سے امیرزادہ بایقرا بن عمر شیخ بہادر بن قطب السلطنت والخلافۃ امیر تیمور گورکان ہین اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور کی فیروز سلطان بیگم تہین اور باپ فیروز سلطان بیگم کا امیرزادہ علی ابن امیرزادہ اسکندر ترم ابلکجی سی تہا جو کہ چہ پشت کی بعد چنگیز خان تک پہنچتا ہے اور والدہ ماجدہ سلطان بی بی فاطمہ بنت امیر خسرو بن حنظل بن سورون بن بابا کیلکای بن ترمنہ خان ہے اور بی بی فاطمہ کے والد قتلق خانم بنت ایسن تیمور خان تہے ۔ اور والدہ قتلق خانم کی نگینہ خاتون تہے یہہ دختر قطب السالکین شیخ شمس الدین محمد مسکین سے تہی اور وہ جناب شیخ الواحد سے بیٹی ہین ۔ اور عبد الواحد بیٹا خواجہ عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجہ عبد اللہ انصاری رض ۔ اور والدہ سلطان بحر و بر کی فیروزہ بیگم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۲۳ امیر تیمور گورکان ہی — اور والدہ فیروزہ بیگم کی قتلق سلطان بیگم بنت مرزا میران شاہ تھے
— اور والدہ قتلق سلطان بیگم کی اوردن سلطان بنت سیورغتمش خان بن دانشمندجہ خان
بن قیدو بن نورخان بن اوکدای قاآن تھی القصہ صاحب قران صاحب عالی گہر جانب
اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی نجیب الطرفین سلطان الجانبین ہے — پیدایش
صاحب قران ثانی کی درمیان محرم ۸۴۲ھ اٹھ سو بیالیس ہجری کی باہر شہر ہرات کی
محلہ سرپل تولکی مین ہوی — اور ایام بچپن سی نشانیان بادشاہت کین اوسکے
ناصیہ حال سی ہویدا تہین جب چودہ برس کی عمر ہوئے مصاحبت مین ابوالقاسم بابر
کے رہنی لگا — اور اون ایام مین کہ مرزا بابر نے باہر سمرقند کی سلطان سعید سی
صلح کی سلطان صاحب قران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی
اختلاط پیدا کرکی شہر مین چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
مرزا سلطان اویس بن مرزا محمد بن مرزا بایقرا کے اور شاہزادون پر بہی بے اعتماد
ہوکر سلطان صاحب قران کو معہ نبیرہ اوسکی قرابتیون کی محبوس کیا مہد علیا فیروزہ
بیگم نے جب ولایت خراسان مین یہہ خبر سنی جانب ماوراء النہر کی متوجہ ہوی جب سمرقند
مین پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی مخلصی کی استدعا کی سلطان سعید نی منظور فرماکر
صاحب قران ثانی کو قید خانہ سی مخلصی دیکر ہمراہ اوسکی والدہ کے جانب خراسان
کے روانہ کردیا لیکن یہہ شاہزادہ پہر دوسری دفعہ مصاحب مرزا بابر کا ہوا بعد وفات
مرزا بابر کی اوسنی مرو مین جاکر مرزا سنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا — اور جب کہ مرزا
شاہ محمود معرکہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب استرآباد کی گیا مرزا سنجر نی بہی شاہزادہ
زادی کو اپنا نائب بناکر مرو مین چہوڑا اور عنان عزیمت جانب مشہد کی موڑے
بعد غائب ہونی مرزا سنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارلات کی جو بد خلق آدمی
تہا کدورت پیدا ہوی اوس بادشاہزادی سنے حسن ارلات کو قید کیا اور قبضہ سلطنت

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۴ واقبال کا اپنی سر پر رکہا اور بعد مراجعت مرزا سنجر کی بسبب غدر بعضی اہل عصیان کی مروسی کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا ان ایام مین کہ امیر بابا حسن درمیان ولایت جرجان کے سپاہ ترکمان سی گریزان ہوکر مرو مین آیا قریب ایک گانو کی سلطان صاحب قران سی جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسن گرفتار ہوکر مارا گیا بعد ازان سلطان صاحب قران نے عنان عزیمت جانب ولایت جرجان کی منعطف کی جب قیروزغند کی پاس پہنچا امیر محمد خدایداد جو درمیان سلک امرا مرزا بابر کے منتظم تہا جانب اسفراین اور جوین سی آکر خدمت سلطان مین حاضر ہوا پہر وہان سی باہستگی قطع مسافت کرنی شروع کی دوسری طرف سی حسین سعد بہی لشکر غیر متناہی لیکر جنگل جرجان سی باہر آیا منزل سلطان دوین مین تلاقی فریقین ہوئی اور دونو لشکر مانند دریا کے جوش و خروش مین آکر ملگئے اور بہادرون نی اپنی بہادری و شجاعت کی داد چاہی ہزارہا آدمی مارا گیا زمین اوس معرکہ کی اہل شجاعت کی خون سی یاقوت رمانی ہوگئے اور فضاء صحرا مین کشتون اور مردون کے لاشون سی ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سعد مع اپنی بہائیون اور اعوان و انصار کی گرفتار ہوا جانب یاساکی اوسکو روانہ کیا ـــ سلطان صاحب قران ثانی نے اوایل ذی الحجہ ۸۶۲ ھ سنہ اٹہہ سو باسٹہہ ہجری مین درمیان خطہ استراباد کی آکر قدم ہمایون سی تخت سلطنت کو رونق دی اور خلق اللہ سی عدل اور انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور سکہ اس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا ـــ جب سلطان سعید نے اس خبر کی اطلاع پائے قطلق درویش الہی کو واسطی تہنیت فتح استراباد اور واسطی استحکام قواعد محبت کی پاس سلطان صاحب قران سعادتمند کی روانہ کیا مشارالیہ بعد قطع منازل اردوی اعلی مین پہنچکر انواع نوازش خسروانہ سی مخصوص ہوا ہر چند کہ یہہ خواہش جانب سلطان سعید ہی کے طرف سی تہی مگر اوسنی اپنی قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا نکیا کیونکہ بعد فراغت پانی کے انتظام خراسان سی محمد مشتاق کو جانب مازندران کی جو تحت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

صاحبقران سے کے ہتی بہیجا اوسنے واسطی مبارکباد کے کدورت اور بنی الفت کا جانبین مین دوبالا ہوا ۲۳۵
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان نی خاطر مہم مخالفین سے فارغ کی ارادہ تسخیر حصار ربر نو کا کیا
اور ایک جماعت فوج کو اوسکے محاصرہ کا حکم دیا اوس اثنا رمین کہ ملازمین حضرت اعلی کی
اس مہم مین مشغول تہے برکت نی اوپر اہالی حصار کی بدگمان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ
کہ بچ گئے تہے اونہون نی اوسی متوہم ہوکر صبحی اوٹہکر تیغ کشی کرکے اوسکی بہی مگڑی
اوڑا دیئے اور سر اوسکا کاٹ کر جانب ہرات کی بہیجدیا بسبب اس خدمت شایستہ
کی منظور نظر التفات سلطان سعید کے ہوئی — اور ایک واقعہ یہہ گذرا کہ مرزا ابراہیم
جو کہ سلطان سعید سے جب بہاگا تو وہ ولایت دامغان مین پہنچا وہان سپاہ جمع کرکے
قصد خراسان کا اوسنی کیا اثنا رراہ مین مریض ہوکر مرگیا درمیان ماہ شوال سنہ ۸۶۳
آٹہہ سو تہتر ہجری کے نعش اوسکی ہرات مین آئی مدرسہ مہد علیا گوہر شاد بیگم مین دفن
ہوا — اسی سال مین خدا تعالے نی سلطان پسندیدہ خصال کے ایک لڑکا پیدا ہوا
بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بیگم بنت مرزا علاء الدولہ سے پیدا ہوا تہا
مرزا شاہرخ نام رکہا گیا — اسی سال مین بموجب اشارہ شہریار کی امیر علی فارسی
متوجہ واسطی تسخیر عماد کی ہوا جب اوس نواح مین پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر باباحسن
سے جسکا مقتول ہونا اوپر بیان ہوا کوتوال اوس شہر کا تہا قدم اطاعت اور انقیاد
سے پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیوار سے
اوس قلعہ کی ڈہاکر ویران کردی — اور اسی سالکی آخر مین مرزا شاہ محمود نے بعد بہاگنے
سپاہ ترکمان سے جو سیستان مین پڑا ہوا تہا درمیان اوس لڑائے کی کہ درمیان خلیل ہندو کہ

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۶ اور حاکم کابل امیر بابا کی ہوئے ہتی شربت شہادت کا پیا — اور در میان اوایل سنہ ۸۶۴ آٹھہ سو چونسٹھہ ہجری کے سلطان سعید نی یہہ خبر سنی کہ ایک فوج سپاہ ظفر پناہ صاحب قران جمجاہ سنے حدود سبزوار تک تاخت لاکر لوگون کو لوٹ لیا ہی اسلئے امیر علی فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیکر سلطان سعید نی جانب مازندران کی بہیجا اور آپ بہی بروز چہارشنبہ ماہ جمادالاول مین اوسکے پیچہی گیا سلطان صاحب قران سنے جب ابوسعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جرار ہمراہ لیکر بر سبیل استعجال مخالفون کا استقبال کیا جب خراسان سکے نزدیک پہنچا وہان سُنا کہ سلطان سعید مع لشکر جانب مازندران کے جاتا ہے اسلئے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کر کی اچہی طرح پر دشمنون سکے دفعیہ مین مشغول ہو — اسی اثنا رین بعض امرا اور لشکری سلطان صاحقران سی منحرف ہوگئی اسلئے اوس شاہزادہ نی زمانہ سازی کرکے جانب اراق کی کوچ کیا سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر استرآباد مین آکر چند روز عیش نشاط کیا پہر وہ ولایت اپنی فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کرکی جانب ہرات کی مراجعت کر گیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ بلدہ فاخرہ ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا

امیر خلیل ہندوکہ کہ زمانہ سلطنت مرزا بابر سی اتبک والی سیستان کا تہا جب اوسنی سُنا کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ مین لاکر معہ جمعیت دلیران سیستان سکے دار السلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ سنے اوسکے آنی سے مطلع ہوکر برج اور شہر پناہ مضبوط کئی امیر خلیل بارہوین رمضان کو باہر ہرات سکے پہنچا سیستانیون سنے لڑائی نی شروع سکے بعد چند روز سکے بروز جمعہ ساکنان ہرات تنگ ہوکر از راہ عجز و نیاز باہر آئی اس فریب سی باہر نکلکر تلوار کشی کی سیستانیون کو بہگا دیا

بیان آنی مرزا خلیل ہندوکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۷

بہگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل ہندوکہ کی دل پر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بیٹھکر سو کر آرام نکیا ـــ اور سلطان سعید نے جب مراجعت خطہ مازندران سی کی خبر جرات خلیل ہندوکہ کے سُنکر بسرعت تمام ہرات مین آکر اون لوگون پر جنہون نے خلیل ہندوکہ کو بہگا دیا تہا بہت عنایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل ہندوکہ کے جانب سیستان کی روانہ کی جب یہہ سپاہ وہان پہنچی خلیل ہندوکہ شہر مین متحصن ہو گیا اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا ـــ امیر خلیل نے جب دیکہا کہ طاقت مقابلہ کی مجہمین نہین ہی حلقہ عبودیت کا کان مین ڈالکر سپہ سالار لشکر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسنے بادشاہ کی خدمت مین درمیان ماہ ذالحجہ کی اوسکو پہنچایا بادشاہ نے قلم عفو کا اوسکے گناہون پر کہینچا اور اپنی بڑے امیرون مین منتظم کیا اور واسطی ضبط و انتظام ولایت سیستان کے شاہ یحیی کو جو ایک بادشاہزادہ اوس ملک مین تہا حکم دیا ـــ اور درمیان ۸۶۵ھ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری کی مرزا علاء الدولہ جو معرکہ سلطان سعید سی بہاگا بہاگا کوہ و بیابان مین پہرتا تہا کنارہ قلزم پر فوت ہوا نعش اوسکی لاکر مہد علیا گوہرشاد آغا کی مدرسہ مین دفن کی ـــ اسی اثنا مین جانب ماوراء النہر سی خبر آئی کہ مرزا محمد جوکی ولد مرزا عبد اللطیف بمعاونت امیر نور سعید کی جہنڈا مخالفت کا بلند کر کے اطراف اوس ولایت مین غارت اور تاراج کر رہا ہی ـــ اسواسطی سلطان گیتی ستان بیسوین جمادالاول کو جانب ماوراء النہر کی روانہ ہوا ـــ اور مرزا جوکی خبر متوجہ ہونی سلطان سعید کی سنکر بہاگ کر قلعہ شاہرخیہ مین متحصن ہوا سلطان سعید نے جیحون سی عبور کر کے باہر قلعہ کے جاکر محاصرہ اوسکا کیا جب قریب فتح اور ظفر ہوا فوراً جانب خراسان سی ایک ایلچی آیا اوسنی عرض کی کہ سلطان صاحب قران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب مازندران کے توجہ فرمائی ہے سلطان سعید نی یہہ خبر سنکر امیر سید اسیل ارغون ـــ اور امیر سید مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کرین اور کیفیت

بیان آنی مرزا خلیل ہند وکہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آنی صاحب قران کی یہہ تہی کہ درمیان ۸۶۵ آٹہ سو پینسٹھ ہجری کی سلطان مذکور نی بعزم
جہانگیری اور کشورکشائی قدم مبارک رکاب مین لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ
فرمایا جب اوس مملکت مین پہنچی مرزا سلطان محمود لشکر نامعدودم سامنی لیکر مقابلہ پر آیا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نقارہ صاحب قران ثانی کے لشکر مین بجایا گیا
مرزا سلطان محمود بہمراہی عبد العلی جانب خراسان کی بہاگ گیا اور سلطان صاحبقران
اوسط شعبان مین دار الفتح استرآباد مین آیا بعد چند روز کے عیش وعشرت مین مشغول
ہوکر عبد الرحمن ارغون کو واسطی ضبط مازندران کی مقرر کرکی جانب ہرات کی متوجہ ہوا
— سید اصیل ارغون — اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا اونکی اور جو امرار
سلطان سعید کی نواح نیشاپور وسبزوار مین رہتی تہی اونہو نے جب متوجہ ہونی بادشاہ
مذکور کی خبر جانب بلدہ ہرات کی سنی شہر مین جاکر اسباب تحصن اور قلعہ داری کا اچہی طرح پر
مرتب کیا سلطان صاحبقران نے کامیاب وکامران ہوکر پہلے قلعہ سرخس کو فتح کیا
بعد ازان دار الملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسوین ۲۴ ماہ ذیقعدہ کو مع سپاہ
فراوان باغ زاغان مین آکر فروکش ہوا اور بخیال اس امر کے کہ شاید مردان شہر
بیدن لڑائی کے بعد جنگ کی دروازے شہر کے کہولدین سپہ سالار کو حکم لڑنی کا نہ دیا
جب گیارہ روز اسیطرح پر گذر چکی اور ساکنان ہرات کی دلمین وہ خیال بہی نہ آیا
اوسوقت باغ زاغان سی کوچ کرکے النگ کہدستان کے طرف گیا وہان قیام کرکے
سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کرو بیس روز تک سپاہ نی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہوئی
اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسوین ۲۷ ذی الحجہ کو بقصد جنگ جانب سلطان سعید
کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا — اور اوسجانب سلطان سعید نے جب خبر
محاصرہ ہرات کی سنی مرزا محمد جوکی سی ایک گونہ صلح کرکے آب جیحون سی عبور کیا
سلطان صاحب قران نی بسبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف رائی امراء کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

مناسب نہ جانکر استرآباد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نی بعد فتح قلعہ سرخس کی ارادہ جرجان
کا کیا سلطان صاحب قران ثانی بہی جو متوجہ ہونی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان
تک گیا اور بسبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نی استرآباد مین
آکر عیش و عشرت کی اور امیر خلیل ہندوکہ سی جب کئی دفعہ ان ایام مین علامات غدر اور
نفاق کے ظاہر ہوئے معہ اوسکی اولاد کی جانب یاساکی روانہ کردیا جب سلطان سعید نے
انتظام خطہ جرجان سی فراغت پائی دوسرے دفعہ پہر وہانکی حکومت سلطان محمود کو مرحمت
کی اور آپ کوچ فرماکر اپنی دارالسلطنت کو آیا بائیسوین ربیع الاخر سنہ ۸۶۶ آٹہ سو چہیاسٹہہ
ہجری مین درمیان باغ سفید کی نزول اجلال فرمایا۔ خواجہ معزالدین دیوان معہ اور
منشیون کے بری طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کی معہ بعض حوادث کی

سلطان سعید نی بقصد استیصال مرزا محمد جوکی کی جو بلاد ماوراء النہر مین درمیان میدان عصیان کے
جولان کرتا تہا ستائیسوین جمادی الاول کو دارالسلطنت ہرات سی حرکت کی بعد قطع منازل
قبتہ الاسلام بلخ مین پہنچا چند روز وہان توقف کرکے نوین رجب کو جیحون سی جانب
سمرقند کی پہنچا وہان سی شاہرخیہ مین گیا اور بسبب اسکے کہ مرزا محمد جوکی نے اوس قلعہ کو
نہایت مضبوط کر رکہا تہا لوگون کو حکم دیا کہ مقابل اوسکے ایک کوٹ بناؤ اور آپ جانب
سمرقند کی معاودت کرگیا مدت غیبوبت سلطان سعید مین درمیان خراسان کے
وبا عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ بسبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوایل سنہ ۸۶۷ آٹہ سو
سڑسٹہہ ہجری سکے مین بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہرخیہ کی کوچ کیا قریب ایک
سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخرالامر اہل قلعہ بسبب نہونی قوت کی ہلاک ہونے
لگی سبنی ملکر حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصرالدین عبیداللہ کی خدمت مین بعد حال

بیان آنی سلطان حسین بہادرخان کا دوسری دفعہ ملک خراسان مین

۲۴۶ عرض کیا اونہون نی اردوی سلطان عالی منزلت مین تشریف لیجا کر اور جانب مخالفین سی

امان حاصل کی پہر قلعہ شاہرخیہ مین آکر بروز جمعہ نوین ماہ محرم ۸۶۸ آٹہہ سو اڑسٹہہ ہجری

مین مرزا محمد جوکی کو مجلس ہمایون مین حاضر کیا اوس بادشاہ نے اوسکی حال پر رحمت

اور شفقت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بائیسوین ۲۲ ربیع الثانی کو عین اقبال

وکامرانی سی باغ سفید مین پہنچا اور مرزا محمد جوکی کو قلعہ اختیار الدین مین قید کیا وہ قید ہی مین

ہلاک ہوا اس سال مین بہی درمیان ہرات اور مضافات اوسکی کی بیماری طاعون کے

پہیل رہی تہی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑہائی کرکے گیا تہا

بیان آنی ابوالغازی سلطان حسین بہادرخان صاحبقرانکا دوسرے دفعہ ملک خراسان مین اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیز پر امرار مرزا سلطان ابوسعید سی

جب اس سال مین سلطان حسین بہادر صاحب قران نے پہر جانب ہرات کی چڑہائی کے

اون ایام مین سلطان ابوسعید بادغیس کے مہم پر گیا ہوا تہا یہہ خبر وہ سنکر بہت حیران

وپریشان ہوا وہان سی اوسنی کوچ کرکے برابر ولایت توشیح کے نزول کیا اور امراء

دولت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحب قران مذکور سی لڑو سید محمد علی بخشی کو انکا سردار

مقرر کیا نواحی ترشیز پر تلاقی فریقین ہوئے سلطان صاحبقران آٹہہ سوار جرار ساتہہ

لیکر مخالفین کے سامنے آیا اسجانب ایکہزار پانسو تہی صف آراستہ ہوئی جانبین کی مردون

نے بہادری دکہلائی لڑائی ہونی لگی سوائے آواز تیر یا تلوار کے کچہہ سننے مین آتے تہی

اوس روز سلطان صاحبقران نے تیغ شیر تریا ان کی صف اعدا پر تاخت لاکر اپنی ہاتہہ سی

نو آدمی مخالفین کی لشکر کی قتل کئے لعد از سلطان سعید کی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گئے

اور بہت لوگ مارے گئی اور جو باقی رہے تہی وہ سلطان مذکور کی لشکر مین آملے سلطان

صاحب قران بعد اس فتح نامدار کی مشہد مقدس کو گیا وہان سی جانب مرو کی اور مرو سی

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

۲۴۱ مرو سی جانب ولایت خوارزم کی اور در میان موسم زمستان کی سنہ ۸۶۹ آٹھہ سو انہتر ہجری مین
چڑہائی مرو پر کی اور موسم بہار دار السلطنت مین گذاری اور در میان سنہ ۸۷۰ آٹھہ سو ستر ہجری کے
بادشاہزادوں کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور در میان
سنہ ۸۷۱ آٹھہ سو اکہتر ہجری کی ایک ایلچی نے جانب آذربیجان سی آکر عرض کی کہ مرزا جہانشاہ
والی وہان کا حسن بیگ کی ہاتہہ سی مارا گیا

بیان مجمل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور پہنچنا سلطنت کا حسین بیگ بن قرا عثمان کو

جن ایام مین کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کرکے خراسان سی جانب
آذربیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جو کہ بڑا شجاع اوسکی اولاد مین تہا جانب دیار فارس
کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اوسکو لکہی
مگر کچہہ فایدہ نہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی نگذرا آخر الامر حرم محترم مرزا جہانشاہ
کے تہی جو کہ والدہ پیر بوداق کے تہی شیراز کو گئی اور اوسنی جاکر اوس اپنی بیٹی مخالفت کو
نصیحت کی اور سمجہا کر بغداد مین لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار السلام بغداد مین
رہکر پہر وہی عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلئے مرزا جہانشاہ
سپاہ کثیر لیکر جانب بغداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری
مضبوط کرکی شہر بند کر لیا اور متحصن ہوگیا قریب ڈہائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی
شہر مین قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی کتا اور بلی شہر مین زندہ نرہا اوس وقت اہل
شہر نی مرزا جہان شاہ کی پاس ایلچی بہیجکر امان طلب کی اوسنی امن دی بغداد والون نے
دروازہ کہولدیا اور رعایا وہان کی بہوکی اردوی مرزا جہان شاہ مین بہاگ کر چلی آئی اور
مرزا پیر بوداق چین سی بیٹہا ہوا تہا اوسکو یہہ خیال تہا کہ میرا باپ میری سی بہری

بیان مجمل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

۲۴۲ پہنچیں آدمی گا — اسی اثنا رمین مرزا جہان شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو مع ایک جماعت کی
اوسکی قتل کی واسطے مامور کیا اون لوگون نے پیر بوداق کے محل مین جاکر تلوار کشی کی اور
ایک ہی حملہ مین اوسکا کام تمام کیا جب اوس باپ قصائی نے بیٹے کو مار کر خاطر جمع کی بقصد
استقبال امیر حسن بیگ کی جو ہمیشہ اوسی مخالفت کرتا رہتا تھا کوچ کیا اور حسن بیگ نے
دشمن کی متوجہ ہونی کی خبر سنکر ایک پہاڑ کے درہ مین نزول کیا — مرزا جہان شاہ نے بہی
منازل اور مراحل قطع کرکے صحرائے موش اور ارزروم مین نزدیک لشکر دشمن کی منزل کی
ہرچند کہ امیر حسین بیگ نے رسل و رسایل درباب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ
کی کوشش کی مگر اوسنی یہہ بات ضعف اور کم طاقتی جہانشاہ پر حمل کی — اور تابستان
اور تیرماہ اوس موضع مین بسر کی جب جاڑا بہت شدت سی ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ آئی
اور درباب مراجعت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور بادشاہ خود مع ایک فوج
خواص اور مقربین کے چند روز اوسی مکان پر پڑا رہا امیر حسن نے غفلت مین اوسکو پاکر
دو ہزار سوار لیکر اردوی جہان شاہ مین آ پہنچا اوسوقت جہان شاہ حیران ہوگیا مرزا یوسف
مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملکی بہی نہ لا سکا باپ کو جاکر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار
ہوکر بہاگا اور حسن بیگ نے اوسوقت وہان پہنچکر محمدی — اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے
جہان شاہ کے تہی گرفتار کئی اور ایک جماعت ترکمانون کی قتل کی اور چند لوگون نے حسن
بیگ کی لشکر سی بہاگ کر بسبب طمع گہوڑے اور جامہ کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا غرضکہ
اوسکا بہی سر کاٹ کر تن سی جدا کیا کپڑے اوسکی اوتار کر گہوڑے کو چہین کر اولٹی چلی آئی
بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑی بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچان کر حال اوسکا
دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہان شاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہہ خبر سنکر جہان شاہ
کی بیٹی محمدی کو بہی قتل کیا اور دوسرے اوسکی بیٹے مسمی یوسف بن جہان شاہ کی آنکہوں مین
سلائی پہروا دی امراء اور ارکان دولت نے جب مرزا جہانشاہ کی قتل ہونی کے خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا یورت قنلاق سی نخچیال تسخیر مملکت کی

خبر سنی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹہلایا اوسنی تخت پر بیٹہتی ہی الکیسو ۴۳
اشتی آدمی کا روزینہ مقرر کیا اور ایک عرضی اس مضمون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ کو
قتل کرکی استیلا پایا ہی آپ اسطرف تشریف فرما ہوجئی درگاہ سلطان سعید مین روانہ
کی اور ایک لشکر مرتب کرکی اوسکا نام جولی رکہا اور اکثر امرا رجہانشاہی کو یعنی جو اوسکے
باپ کے وقت کی امیر تہی نظر سی اونکو ڈالدیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قنلاق سی نخچیال تسخیر مملکت آذربیجان اور عراق کے

واضح ہو کہ موسم زمستان ۸۷۳ آٹہ سو تہتر ہجری مین سلطان سعید نہایت شوکت
اور حشمت سی بلدہ مرو مین مقیم تہا جب خبر مسلط ہونی امیر حسن بیگ کی سنی اور ایک
عرضی امیرزادہ حسن علی کی بہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس جناب نے
خوش ہوکر ارادہ تسخیر عراق اور آذربیجان کا کیا — اولا میرک عبدالرحیم صدر کو جانب
سمرقند کی روانہ کیا تاکہ شرح مقتول ہونی میرزا جہانشاہ کی حضرت ولایت پناہ
خواجہ ناصرالدین عبیداللہ سی عرض کری اور اونسی یہہ عرض کری کہ آپ خطہ مرو مین
تشریف لائیے تاکہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچہہ گفتگو بی وساطت کیا چاہتی
ہین جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی مین حاضر ہوکر پیغام سلطان سعید کا پہنچایا
حضرت خواجہ قشلاق مرو مین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد لینی مشورت کی
ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب ماوراءالنہر کی مراجعت فرما گئی اور رایات
ظفر آیات اوایل ماہ شعبان میں سپاہ فراوان جانب آذربیجان کے روانہ ہوئی سلطان
سعید تی منزل کا بیوشش پر پہنچ کر چند روز اوس مقام مین آرام فرمایا اور اسی جا بی سے
بعضی امرا اور سرداروں کو واسطی ضبط ممالک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا بخیال تسخیر آذربیجان اور عراق کی

۲۴۴ اون امرا مین سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہوگئی اور مال و اسباب اون لایت
کا اپنی ضبط مین لاکر لشکر بادشاہ مین بہجدیا جن ایام سی کہ سلطان سعید نی جانب آذربیجان کے
کوچ کیا تہا اوقت بہیجی کالپوش کے ایلچی اور قاصد متواتر اور پی در پی حسن بیگ کے
اردوی مین بہیجی تہے اور بوسیلہ امرا کے کلمات محبت انگیز بادشاہ کی خدمت مین عرض
کرتے تہے اسواسطی سلطان سعید نے منزل کالپوش مین ایلچیون کے ہاتہہ حسن بیگ کو
ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دی بہیجی اور یہہ پیغام دیا کہ جب بادولت مملکت
آذربیجان مین پہنچین اوسکو چاہی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو مصلحت وقت ہوگی عمل مین
آوے گا بعد ازان کالپوش سی بادشاہ نے کوچ کیا جب ملک ری پر پہنچی جانب
آذربیجان سی یہہ خبر آئی کہ امیرزادہ حسن علی ویران و تباہ ہوگیا بیان اسکا یہہ ہے
کہ امیرزادہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع مرید پر بقصد قتال اور جنگ امیر حسن بیگ
کے بیٹہا ہوا تہا اوس مقام پر امیر شاہ علی سے اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ
اپنی سی دیکر واسطی قراولی کے بہیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی سے متنفر تہی طریق
بیوفائی کا اونہون نے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تہا جاملی جب اون لوگون
کی ملجانی کی خبر امیرزادہ حسن علی کی اردو مین پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر مین چلی گئے
اور تہوڑے آدمی اردو دار علی مین چلے آئی حسن بیگ نی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر
قراباغ اران مین جاکر قیام کیا ابہی بادشاہ سلطانیہ ہی پر پڑا ہوا تہا کہ جانب امیر مزید اور
تمام امرائے کے جانب سی جو تبریز مین مقیم تہے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
جلد آپ اسجانب کوچ فرماکر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید نی بموجب اس
خبر کے یوسف شیرازی کو واسطی داروغگی تبریز کی روانہ کیا اور بنفس نفیس درمیان
کی منزل پر توقف فرمایا اوس مقام پر امیرزادہ حسن علی معہ اپنی بیٹے سلطان علی اور
اپنی بہائی یوسف کلچول کی معیت بعضی امراء ترکمان کی خدمت مین بادشاہ کی آکر حاضر ہوا

حاضر ہوا عنایت اور الطاف خسروانہ سی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد مراجعت یوسف بیگ کی سلطان سعید نی درباب تعین مقام فروکش ہونے کی
امرا اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے مین یہہ بات ٹھہری قرا باغمین
رہنا چاہیئی اسواسطی رایات عالیات اوسجانب کوگئی جب قریب ایک فرسخ کی
لشکر پہنچا بسبب قلت غلہ اور اناج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے
صلاح اور مناسب وقت یہہ تصور کیا کہ طرف محمود آباد کی کوچ کرنا چاہیئی تا کہ شیروان شاہ
اردوے اعلی مین آکر حاضر ہو یہہ ارادہ کرکے لشکری لوگون نے جنگل کی طرف کوچ کیا
اوس صحرا مین گہانس زہردار بہت اوگی ہوئے تھے جس چارپایہ نے وہ گہانس
کہائی فوراً مرگیا جب محمود آباد پر بدشواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط
ہوگیا چنانچہ ایک من غلہ دس دینار کی عوض بہی نہ ملتا تہا اور امیر حسن بیگ نے
ہر چہار طرف سی راستون کا ایسا بند وبست کر رکہا تہا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق
یا فارس سی اردوی اعلی مین آکر نہ مل سکتا تہا چند روز تک جانب شیروان سی کشتی مین
غلہ لاد کر لاتے رہی اسطرح گذارا ہوا اور گہوڑے قوی جتنی تہے سب ضعیف ہوگئی
چل نہ سکتی تہے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تہی اونکی گہوڑی
فربہ اور چالاک تہے وہ لوگ اردوی ہمایون پر تاخت لاتے تہے جسکو پاتے
عالم عدم کو روانہ کر جاتے بعد ازان یہہ ہوا کہ ناگاہ شیروان شاہ نی بواسطہ
وعدہ اور تعہد امیر حسن بیگ کی نقارہ مخالفت کا بجایا اسی سبب لشکر بادشاہ کا
جانب لب بیلہ کے حرکت مین آیا اثناء راہ مین دلدل اور کیچڑ ایسی آئے کہ بمشکل تمام

بیان وفات پانی سلطان سعید گورگان کا

۲۴۶ اوس مقام سی لشکری لوگ جہان برہوئی اور موضع نساسب مین نزول کیا اور بارہوین رجب
سنہ آٹہہ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی روانہ کیا وہ تہوڑی ہی دور گیا
تہا کہ ناگاہ چار سو سوار آراستہ اوسکو ملی امیر بیگ ترکمان جو اونکا سپہ سالار تہا آگے
آیا سید مراد سی کہا کہ مرزا سلطان ابو سعید سو برس کی دشمنون کو دوست رکہتا ہی اور
سو برس کی دوستون کو دشمن سمجہتا ہی اب بدون اسکی لڑائی کرے یا صلح کہان جا سکتا ہی
چاہیی کہ کل سکے روز امرا بزرگ اسجانب آوین کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی مہم صلح کے
سواپنی خواص اور مقربین کی ایچی تنین اسجائے پہنچا دیگا یہہ سنکر سید مراد نے مراجعت
کی ــــ دوسری روز امیر سید فرید معہ فوج اور امرا عظام کے گیا ترکمان لوگ بہی
آئے وہ لوگ چونکہ بہت تہوڑے تہی امیر سید فرید نی بسبب غرور کی ازبس تاخت کی
ہر چند کہ امیر سلطان ارغون نے اوسکو اس حرکت سی منع کیا اوسنی نہ سنا اسی اثنا مین
امیر حسن بیگ نے معہ تین ہزار سوار نیزہ گذار کی کمینگاہ سی باہر نکلکر سپاہ خراسان پر حملہ
کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کرڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا بچی ہوئی تلوار سی لشکر
مین بہاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہین وہ یہہ ہین ــ

قضا چو لشکر سلطان ابو سعید شکست — زکس مدان کہ زسیر ستارہ و ماہست
بشیروان چو نبہ بردو ماند برلب آب — نمرلی کہ نہ آنجا مقام دنی راہست
گذشتہ بود زماہ رجب دہ و شش روز — قدر نوشتہ کہ دستش ز ملک کوتاہ است
لطیفہ ایست عجایب کہ لشکر او را — ازان حسن زدو تاریخ شیروان شاہ است

بعد ازان سلطان سعید نی واسطی صلح اور صفائی کے سیادت پناہ امیر غیاث الدین
محمد کو پاس حسن بیگ کی بہیجا اور پیچہی اونکی اپنی والدہ کو ہمراہ افتخار اولاد رسول سید ابراہیم
قمی کے بہیجا حسن بیگ نے ان لوگون سے کہ بہت عزت کی اور چاہتا تہا کہ صلح ہوجاوے
کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سی بطور رسالت اردوی سلطان سعید مین

بیان تہوڑا سا حال اولاد لشکر سلطان سعید کا

مین گیا تہا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بدحال اور پریشان اور سراسیمہ ہو رہی ہین
مطلقا تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ عنقریب ویران اور تباہ ہوا چاہتی ہین اسلئے امیر حسن بیگ
نے مہد علیا اور سید ابراہیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نہ ٹہری اور امیر غیاث الدین
محمد کو اپنی نظر عنایت مین شامل کرکے علم سرداری ساری کا عنایت کیا اوسوقت ترکمانون
نے حرکت کی اور بعض امرا خراسان بیوفائی کی راہ طی کرکی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید
نی یہہ حال دیکہکر بہت غم اور رنج کا لشکر لیکر بہاگنا اختیار کیا پسران حسن بیگ سنے
یعنی مقصود بیگ اور زینل بیگ نی سلطان سعید کا تعاقب کرکی اوسکو گرفتار کیا آدہی
رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر مین بادشاہ کو حاضر کیا اور محافظون ہوشیار کو سپرد
کیا اونہونی خوب طرح سی جکڑکر بادشاہ کو رکہا بعد دو روز کے امیر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین مین گفت وشنود بہت رہی امیر حسن نہ چاہتا تہا کہ بادشاہ کو قتل
کرے مگر آخرکو امراء ترکمان کے بہکانی اور تقاضی سرداران کی اغواسی بائیسوین رجب
اسسال مین اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی سنے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول ہونے کی یہہ لکہی ہے ؎ سلطان ابوسعید کہ در فر خسروے
چشم سپہر پیر جوان چو او ندید ؎ الحق چگونہ کشتہ نگشتی کہ کشتہ بود ؎ تاریخ سال
مقتل سلطان ابوسعید ؎

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا

واضح ہو کہ جس وقت مرزا سلطان ابوسعید نی ارادہ بہاگنی کا کیا درمیان لشکر خراسان کے
آثار قیامت کی نمودار ہوئے ایسی بہاگڑ مچی بہائی کو بہائی کا پاس نہ تہا بیٹی کو باپ
کی کچہہ پرواہ نہ تہی خاوند کو جورو اور بچون سی اوسوقت محبت نہ تہی ہر ایک شخص کو

بیان تہوڑا سا حال اولاد اور لشکر سلطان سعید کا

 اپنی جان بچانی دشوار ہوئی اور ترکمانون نے بادشاہ کی لشکر مین پہنچ کر ہاتہہ غارت
و تاراج کا بلند کیا ابہی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جاۓ ہی پر کہڑا ہوا تہا
کہ امیر حسن بیگ آ پہنچا اوسنی سپاہ کو ان امور ناشایستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور
حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شاہی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی بیبون اور حرم کے
محافظت کا حکم دیا بموجب حکم امرا اور لشکر سے خراسان کی مرزا یادگار محمد کے جہنڈی
کی نیچی مجتمع ہو گئے اور بعضی اطراف جہان کو بہاگ گئی اور وہ جماعت نوابون اور مخصوصون
سلاطین سعید سے کہ پنجہ تقدیر مین مبتلا ہو کر مقید ہو گئے تہے بسبب التفات امیر حسن بیگ
کے طوق و زنجیر سی خلاص ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جاۓ پر پہنچا مگر میرک عبد الرحیم صدر
بسبب اپنی معاشش ناہموار کی یاسا کو بہیجدیا گیا — مرزا سلطان ابو سعید نی بعد
اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی پیچہی چہوڑی اونکی تفصیل یہہ ہے — مرزا سلطان احمد[1]
— مرزا سلطان محمود[2] — مرزا سلطان محمد[3] — مرزا شاہرخ[4] — مرزا الغ بیگ[5]
— مرزا عمر شیخ[6] — مرزا ابا بکر[7] — مرزا سلطان مراد[8] — مرزا سلطان خلیل[9]
— مرزا سلطان ولد[10] — مرزا سلطان عمر[11] — ان لوگون مفصلہ بالا کا یہہ حال ہے
کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہرخ جنگ امیر حسن بیگ مین گرفتار ہو کر ایک قلعہ مین
درمیان عراق کے محبوس ہوئے بعد تہوڑی مدت کی حبس سی مخلصی پائے لیکن نہایت
مفلسی سی اوس ولایت مین گذارا کرتے تہی درمیان ۸۹۹ سنہ آٹہہ سو ننانوین ہجری کے
مرزا شاہرخ نے عنان عزیمت جانب خراسان کی معطوف کی جب ولایت سارے مین
پہنچا جانب مغفرت خدای باری کی انتقال کیا اوسکی نعش درمیان ہرات کی لاکر گنبد
مہد علیا گوہر شاد آغا مین دفن کیا اور غالباً مرزا سلطان محمد درمیان ۹۰۵ سنہ نوسو پانچ
ہجرے کی موجود زندہ تہا — اور مرزا سلطان محمود جو کہ ولد ارشد سلطان سعید کا تہا
بروز ویران ہونے اردوی اعلی کی جانب خراسان سے کے چلا گیا تہا جب دار السلطنت ہرات

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات مین پہنچا اوسکی نسبت سبب بلند ہونی جہنڈے کی حکومت سلطان صاحبقران سکے جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بہائی سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تہا چلا گیا — مرزا سلطان احمد نی اپنی برادر مذکور پر شفقت اور عنایت کی آخرالامر مرزا سلطان محمود بسبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہانہ شکار سمرقند سی سوار ہوکر جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قندز اور بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمد نی درمیان غرہ ذیقعدہ سنہ ۸۹۹ آٹہہ سو ننانوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند بہی اپنی ولایت مین ملا لیا اور درمیان سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری کے ماہ محرم مین وہ بہی فوت ہوا اوسنی چار بیٹی پیچہی چہوڑی جسکی یہہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود — مرزا بایسنقر — مرزا سلطان علی — مرزا سلطان ویس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان مسعود ولایت حصار مین بادشاہ ہوا — اور مرزا بایسنقر سمرقند مین حاکم ہوا اور مرزا سلطان علی کی آنکہونمین بسبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تہا سلائی کہینچ دی مگر اوسکی آنکہونکو کچہہ آسیب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی بہاگ گیا اور لشکر فراہم کرکے جانب بخارا ہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا — اور مرزا بایسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اندر چہپ گیا بوقت فرصت قندز مین جاکر امیر خسروشاہ سی پناہ لی یہہ شخص سلطان محمود کی برگشتہ دنون سی تہا — اور مرزا سلطان علی مسند سمرقند پر متمکن ہوا سنہ ۹۰۵ نوسو پانچ ہجری مین جس زمانہ مین کہ غیاث الدین ابن ہمام الدین مورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصۃ الاخبار لکہی جسکا ترجمہ یہہ مینی کیا ہے اوس زمانہ مین مرزا سلطان علی یعنی سنہ ۹۰۵ ہجری مین بادشاہ سمرقند کا تہا — اور جب مرزا بایسنقر درمیان قندز کے پہنچا امیر خسروشاہ نے اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی مقام مخالفت مین آکر

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقاتلہ کی طاقت نرکھتا تہا خراسان کی طرف متوجہ ہوا سلطان ۲۵۰
صاحب قران نی اوسکا آنا غنیمت جانکر نہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پہ فرماکر
ایک عورت سی جو سراپردہ خاندان شاہی سی تہی بادشاہزادی کا نکاح کردیا۔ بعد
چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعود مین دولت واقبال مین کہ درمیان دارالسلطنت ہرات
کے اوقات اپنی بسر کرتا تہا سلطان صاحب قران نے لشکر فراوان اوسکو دیکر جانب
قندز کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کرکی جب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسروشاہ نے
اردوی اعلی مین رسل ورسایل بہیجکر تابعداری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود
اوس فریبی اور غدار کی فریب مین آکر جانب قندز کی چلاگیا اوسکا بے وہ کفران
نعمت اور بدسلوکی سی پیش آیا اسلئی سمرقند مین آیا پہر ہرات مین آکر متوطن ہوا درمیان
سنہ ۹۰۵ نوسوپانچ ہجری کی ہرات مین موجود تہا۔ پہر خسروشاہ نے جب جانب مرزا
سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کرلے مرزا باسنقر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ
محرم سنہ مذکور مین اوس شاہزادہ عادل وفاضل نیکو نہاد پاک اعتقاد کو شربت
شہادت پلایا اور باستقلال تمام ولایت قندز اور بغلان اور بدخشان اور حصار مین
آپ حکومت کرنے لگا اور سر نخوت کا آسمان تک بلند کیا۔ اور مرزا سلطان ولیس
بن مرزا سلطان محمود اون فتوردن مین جو مذکور ہوئے ترکستان مین چلاگیا درمیان
سنہ ۹۰۵ ہجری کی ہمراہ اپنی والدہ کے رشتہ دارون کی ایام بسر کرتا تہا۔ اور مرزا
الغ بیگ بن مرزا سلطان ابوسعید اپنی والد کے حیات مین کابل اور غزنے کی حکومت
کرتا تہا سنہ ۹۰۵ نوسوپانچ ہجری مین اوسی حکومت مین مشغول تہا۔ سلطان ابوسعید
نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابوبکر کو جو کہ بڑا شجاع تہا دیدی تہی شاہزادہ
مذکور اپنی والد مذکور کے حیات مین درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تہا بعد وفات
سلطان سعید کی بہی ظل عاطفت سلطان صاحب قران مین مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تھوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتا رہا آخرکار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکھہ کر
بر سر مخالفت ہوا آخر کار جنگ آسار مین گرفتار ہوا آخر ماہ رجب سنہ ۸۷۴ آٹھہ سو چوراسی
ہجری مین فوت ہوا ــــ اور سلطان سعید نی ولایت اندخان کی مرزا عمر شیخ کو دیدی
تھی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والد کے مین اور بعد وفات بھی انتظام ولایت
اور حکومت اوس سرزمین مین مقیم رہا یہان تک کہ درمیان سنہ ۸۹۹ آٹھہ سو ننانوین
ہجری کی کبوترخانہ کی چھت پرسی نیچی گرکر راہی ملک بقا کا ہوا اور بیٹا اوسکا مرزا بابر
باتفاق جمیع امرا اور اعیان کے تخت سلطنت پر بیٹھا ــــ اور مرزا سلطان مراد
بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میں قندہار مین مقیم رہا اور جن ایام مین کہ ولایت
عراق کے تحت تصرف بندگان سلطان سعید کی آگئی تھی شاہزادہ حسب فرمان متوجہ
کرمان کا ہوا تھا اثنا راہ مین خبر واقعہ بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب گرمسیر کی مراجعت
کر آیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اسکے کہ مقصد کو پہنچی سلطان صاحقران
کی پناہ مین آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بھیجدیا شاہزادہ نے
جب بہائی سی شفقت اور مہربانی ندیکھی پھر خراسان مین آیا اور چند روز مشمول نظر تربیت
سلطان صاحب قران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر سنہ ۸۰۸ آٹھہ سو آسی ہجری کے
ہمراہ ملازمین آنحضرت کی قلعہ برنو کو گیا ــــ اور مرزا سلطان خلیل بوقت وفات اپنی
باپ کے بلدہ ہرات مین مقیم تھا جب سلطان صاحب قران نے درمیان خراسان کے
جھنڈا سلطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب ماوراء النہر کی بھجوادیا اوسنے اوس ولایت
مین خروج کرکی ایک امیر کی ہاتھہ سی جو امرا سلطان احمد سی ایک امیر تھا شربت شہادت کا
پیا یعنی مقتول ہوا ــــ اور مرزا سلطان ولد درمیان امرا الات کی ایام بسر کرتا تھا
یہانتک کہ فوت ہوا ــــ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والد کے درمیان ولایت
سمرقند کی تھا بعد تھوڑی مدت کی بسبب اوس مخالفت کی جو اوسنی ظاہر ہوئی تھے

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر

۲۵۲ سلطان احمد نے مشہور بزرگی کا اوسکے حق مین حکم دیا وہ بادشاہزادہ اوس مقام مین کہ مرزا ابوبکر سنے نواح مرو مین سپاہ ظفرپناہ سلطان صاحب قران سے شکست کہائی تہی ایسی بہاگے ابوبکر سے آکر ملا اوسی ولایت مین بعض ملازمین صاحب قران سکے ہاتھ آیا گرفتار کرسکے ہرات مین لائی دربیان قلعہ اختیار الدین سکے محبوس کیا دربیان ماہ رجب ۸۶۳ آٹھ سو تراسی ہجری کی جانب برنو کی اوسکو بہیجا اور خبر اوسکی پہرنہ آئے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادرخان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر

واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربیجان مین مقابلہ اور مقاتلہ لشکر قیامت اثر ترکمانون سے عاجز ہوگیا اون ایام مین رایات نصرت آیات سلطان صاحبقران نی طرف خراسان کی نہضت فرمائی اور جب گرگان اور ابیورد سکے اردوئی علی کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن ملکی اور امیر نظیرنی جو درمیان ہرات کی عہدہ حکومت اور داروغگی اوس شہر کا رکہتی کی انتظام اور ضبط بروج اور بارہ مین مشغول ہوئی اور خبر آنی سلطان صاحب قران کی جانب سمرقند کی بہیجی — چنانچہ مرزا سلطان احمد نے لشکر بہت فراہم کرکی بارادہ جنگ اور لڑائی سکے جیحون سے عبور کیا اسی اثنا مین خبر واقعہ شہادت سلطان سعید کی مشہور ہوگئی اور سلطان صاحب قران سنے عنان قصد کی جانب دار السلطنت ہرات کی موڑی ہاتف اقبال نی بزبان حال یہہ ندا سنائی سے تخت جمشید و تاج افریدون + آرزومند باد تارک تست + مرزا سلطان احمد نے بعد تحقیق کرنے خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود سنے جمعرات کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۷۳ آٹھ سو تہتر ہجری کو ہرات مین آکر تین یا چار روز اوس بلدہ مین قیام کہا جب دیکہا کہ جوق کی جوق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قران مین چلی جاتی ہین سلطنت خراسان سے دل برداشتہ ہوکر باتفاق ۲۵۳
امیر قنبر علی کی ماوراء النہر کی طرف کوچ کیا — اس وقت امیر شیخ ابوسعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قران کی طرف سے عہدہ داروغگی ہرات کا پاکر شہر مین آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بعد کی روز آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کو اکابر اور اشراف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطے گئے پہاڑ بادگیاہ کی شمال مین قدمبوس
ہوئے اور اوس بادشاہ نے بھی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی روز جمعہ
دسوین تاریخ کو بلدہ ہرات مین خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑہا گیا اور سب ساکنین
ہرات کی زبان حال نے یہہ شعر گایا ہے سزد گر جبرائیل آید بدین فیروزہ گون منظر
کند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور اور صاحب قران نے بعد ادائی نماز
کے اوسی روز باغ زاغان مین جاکر تخت سلطنت روز افزون کو جلوس ہمایون سے
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد شادیانہ کی چپ و راست سے بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سے معزز و ممتاز کیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نے تسخیر مملکت خراسان سے فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو بمہمت حضور
مازندران پر بہیجا مشار الیہ نے وہان جاکر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی بہائی بادشاہ کے یعنی سلطان ابوسعید مرزا منوچہر نے
کہ بعد واقعہ قراباغ کے نواحی ولایت رستمدار اوٹہار کیا تہا آب تیغ آتشبار سے بجہایا
اور اوسکو قتل کیا اور انہین اوقات مین مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کنجیک کہ خواہرزادہ
سلطان صاحب قران کا تہا اپنی والدہ اور اپنی والد مرزا سلطان احمد بن مرزا سعید احمد

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ اِبن مرزا امیران شاہ جانب آذربیجان سی پہنچا انواع مرحمت اور عاطفت بادشاہانہ سی اختصاص یاب ہوا — اونہین ایام مین والدہ بادشاہ کی مہد علیا فیروز بیگم چودہوین محرم ۸۶۴ھ آٹھہ سو چوہتر ہجری مین عالم فانی سی طرف عالم جاودانی کے انتقال کر گئی بادشاہ کو اونکے فوت ہونی سی بہت رنج لاحق حال ہوا کوچہ خیابان مین دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پہر شکست کہانی حضرت سلطان صاحب قران سے

جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہمراہ سلطان سعید کی صلح کرکی متوجہ جانب آذربیجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا بایسنقر نی بسبب اشارہ اپنی چچی مسماۃ پاینیدہ سلطان بیگم کے کہ مربی اوسکی تہی درمیان سایۂ رایت مرزا جہان شاہ کے نہضت کی شاہزادہ مذکور درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے اوس مملکت مین نہایت فراغت سی ایام بسر کرتا تہا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے بہی امیر حسن بیگ نے نسبت شاہزادہ مذکور کے شرایط تعظیم او را حترام کی کماینبغی مرعی رکہین اور جب جانب سلطان سعید سی اوسنی اپنی خاطر جمع کرلے بعض امرا خراسان کو ساتہہ لشکر فراوان کے ہمراہ یادگار محمد کے کرکے اوسکو واسطی تسخیر ولایت خراسان کی بہیجا شاہزادہ یادگار مذکور علم جہانگیری اور کشورکشائی کا بلند کرکے جانب اپنی مقصد او مطلوب کے روان ہوا مازندران مین گیا وہان پہنچکر شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سی بہگا دیا جب یہہ خبر صاحب قران نے سنی فوراً سید امیر مبارز الدین ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو بسبیل ایلغار کی معہ سپاہ صف شکن واسطی دفعہ دشمن کے نامزد کیا ان امیرون نے راہ نشاپور سی جاکر چند روز سلقان پر ڈیرا کیا اور سلطان صاحب قران نے بعد روانہ کرنی امرا مذکورہ کے شاہزادہ امیر مرزا انجیک کو بہی عقب مین اونکی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

روانہ کیا یہہ شاہزادہ بہی مقام سلقان پر اون امیرون سی جاکر ملا سب متفق ہوکر
آگے بڑہے اون ایام مین مرزا یادگار محمد استرآباد سی اسطرف کو بڑہ چکا تہا جب یہہ
لوگ مقام شور آب پر پہنچی بموجب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
سی آیا تہا کوہ فردوس مین کہ جائے محکم تہے متحصن ہوئے — اور مرزا یادگار محمد بہی
اوس پہاڑ کے نیچی پہنچا اوس کوہ کو کمال متانت اور مضبوطی مین پاکر وہان لڑنا مناسب
نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران چوتہی تاریخ
ربیع الاول ۸۷۴ہ ہجری کو احسن ساعات مین بلدہ ہرات سی واسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
جب بعد طی مراحل کے مشہد مقدس مین فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجومی سی اچہی تاریخ
اور نیک ساعت واسطی کوچ کے اور آگی بڑہنے کی واسطی دریافت کیجائی خاب
مقرب الحضرت سلطانی نے عرض کی کہ نجومی سی نیکساعت پوچہنی اور دریافت کرنی مین
فایدہ متصور نہین ہے کیونکہ اگر نحس ہو ہی یا نیک ہوئی بہر تقدیر توقف اور دیر کوچ مین ہوگے
حضرت صاحب قران نے بہی مقرب الحضرت سلطانی کے رائے منظور کی اور دشمن کے
جانب چڑہائی کی جب کہ مرزا یادگار محمد بہی سامنی سی آگیا اوسوقت مرزا کنجیک اور
امراء مذکورہ بالا جو کہ متحصن تہے حرکت مین آئے بطور ایلغار حضرت صاحب قران کے
لشکر مین آموجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور میمنہ اور میسرہ اور قلب کی آراستہ
کین اور دوسری طرف سی مرزا یادگار محمد نے بہی اپنی لشکر کو آراستہ کیا تلوار اور نیزہ
کے لڑائی ہونے سے از گرد سیاہ و شعلہ تیغ ✤ رخشندہ مثال برق در میغ ✤
ز گرد دلیان و خون لشکر ✤ گم گشت زمین و چرخ اخضر ✤ اور سلطان شجاعت
شعار نے بہی اوس روز اپنی بہادری مثل اسفندیار کے دکہلائی القصہ سلطان
صاحب قران نے بعد شکست دینی مخالفین کے موضع چناران مین اپنی خیمہ مین
آکر مقام کیا اور ایک جماعت امراء مرزا یادگار کی مثل امیر سلطان حسن اور ابو نظام الدین

بیان پھر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۶ احمد فارسی نے خیرہ کی درگاہ عالم پناہ مین چلے آئے بادشاہ جمجاہ نی اونکی حال پر رحمت
اور مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت اونہین کی مثل شیخ بہلول کاشانی
اور شیخ سعید طغانی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی مین اسیر اور مقید ہوئے
چودہ روز بادشاہ نے وہان قیام فرماکر امیر حسن شیخ تمور کو ولایت استرآباد کے
مرحمت فرماکر جانب ہرات کی مراجعت کی

بیان پھر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب وکامران ہوکر اپنی دارالسلطنت ہرات مین رونق افروز ہوئے
اور چند روز بسعادت اور اقبال گذاری جانب دامغان سی خبر آئے کہ امیر حسن بیگ نے
اپنی رشتہ دارون کی ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بہیجی
اور شاہزادہ بسبب اون لوگون کے مدد دینی کی مضبوط اور پہر لڑنی کو آمادہ ہوگیا ہے
اور خیال تسخیر خراسان کا رکہتا ہی اسواسطی سلطان صاحبقران نے بڑی بڑی امیر اپنی
مملکت کی یعنی ناصر الدین عبد الخالق اور شیخ ابوسعید خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر
واسطی دشمن کے روانہ کئی اور بعد اسکے جب یہہ خبر سنی کہ لشکر مخالفین کا حدود نیشاپور
اور سبزوار تک آگیا ہی اون امرا کے پیچھی بطور ایلغار متوجہ خود بہی ہو بعد ملاقی ہونی امرا
مذکور کی بلدہ سبزوار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام مین لشکر مرزا یادگار محمد کا اوسجا سے
پڑا ہوا تہا اون لوگون نے جب صاحبقران کی قریب آپہنچنی کی خبر سنی قاضی بیگ کو
قلعہ سبزوار مین چھوڑکر ارادہ بہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم کے سب بہاگ کر چلی گئے
سپاہ مخالف نی سبزوار مین پہنچ کر ایک ہی حملہ مین قلعہ فتح کیا اور قاضی بیگ کو پکڑکر
پابزنجیر کیا اور ہشتاد آدمی قوم ترکمان بے ایمان سی قتل کئے او سوقت تعاقب دشمنون

بیان متوجہ ہونی صاحبقران ثانی کا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کے

دشمنون کا کیا جب مقام نیج دمنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین سی قراولان ٢٥٧
نصرت پناہ نی معرکہ آرائی کی اور بہت لوگ ارکان دولت مرزا یادگار محمد کی قتل نعمت
خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم بقا کو راہی کئی گئی بعد ازان اردوی معلی نی اوس
منزل سی کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی ایستادہ ہوا سپاہ کے امیرون نے
بیوفائی پر کمر باندہ کر دشمنون سی ملجا با بہتر جان کر اکثر مل گئے سلطان صاحبقران
اس صورت مین قیام اوس جائی پر مناسب نہ جانکر مراجعت کی صحت سلامتی سی مشہد مقدس
مین پہنچا پہر وہان سی بہی حرکت کر کی نواحی پل خاتون پر پہنچا مقارن اس حال کی عبد اللہ
اخطب نی جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دار السلطنت ہرات
مین پیچہی چہوڑا گیا تہا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کئے رعیت اوسکی ہاتہہ سی
تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہرخ بہادر مغفور کے خانقاہ پر جو اوسکے رہنی کا
مکان تہا ہجوم کر کے چڑہائی کی اور وہان لوگون نے ہیچ کر پتہر پہینکنی شروع کئی عبد اللہ
اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہوکر گہر مین جا چہپا غرضیکہ فتنہ نے بہی ایک گونہ
تسکین پائی جب یہہ خبر صاحبقران ثانی نے منزل پل خاتون پر سنی حکم ہوا کہ استمالت نامہ
بنام ساکنین ہرات کی لکہو اور وہ سب نامی خباب مقرب بحضرت سلطانی کے ہاتہہ
شہر مین بہجوائی غرضیکہ اس شخص نے ہرات مین جا کر لوگون پر عدل اور انصاف کیا
بارے اب رعیت کو کچہہ تسکین اور آرام ہوا ― کشاد حشمت او دست عدل عالم را ✦
کشیدہ ہیبت او پای تیغ در زنجیر ✦ بعد ازان بادشاہ بہی ہرات مین داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا واسطی لڑائی مرزا یادگار محمد کی اور شکست کہانے

جب صاحبقران سعادتمند نی چند روز ہرات مین عیش سی گذارے مستی مین آیا کہ مرزا یادگار محمد

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا

۲۵۸ حدود جوشان پر آگیا ہی اور قصد مشہد کا رکہتا ہی اسواسطی رایات ظفر پناہ باغ سی جانب مشہد مقدس سے روانہ ہوئی مقام النگ نشتر تو پر خیام خدام عالیمقام بادشاہ کے ہوئی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سپاہ بہاگ کر اردوی مرزا یادگار محمد سی جا ملی اسواسطی خاطر ہمایون پر یہہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اور لڑائی مین تاخیر کرنی بہتر ہے اور نشترتو سی کوچ فرماکر درمن کلہ کوہ پر بادشاہ نے قیام کیا رای بادشاہ کی یہہ تہے کہ حرم سیری حیندی قلعہ مین قیام کرین تو بہتر چنانچہ اسواسطی ایک قاصد اوس قلعہ کو توال سی احمد لومی کے پاس روانہ کیا کوتوال نے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران بمعیت ایک یا دو نفر کے یہان تشریف لاوین تو دروازہ قلعہ کا کہولدیتا ہون والا نہ ہرگز نہ کہولونگا بادشاہ نے علامت نفاق اور بغض کی اوسکے جواب سی معلوم کرکے وہ ارادہ فسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا جب پہنچی اوس بلدہ کی راسے عالی متردد اور پریشان ہے کہ آپ کس جانب کو کوچ کرون اسی اثنا رمین امیر مظفر برلاس حاکم قیصار کی طرف سی ایک قاصد آیا اور اور اپنی امیر کا پیغام یہہ سنایا کہ ایک جماعت قوم ارلات سے کہ اس جانب مجتمع ہین چاہتے ہین کہ آپ وہان تشریف لاکر اونکے بادشاہ ہون وہ لوگ آپکی خدمت کرنے کو کمر بستہ حاضر ہین بادشاہ نے قبول فرماکر عنان عزیمت قیصار کی طرف منعطف کی جب شہریار عالیمقدار اوس مقام پر پہنچ گئے امیر مظفر برلاس اور احمد آقبوقا اور سلطان علے ایلچکدای سے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوسئے بقدر مراتب عنایات بادشاہانہ سی مختص ہوسئے

بیان جلوس فرمانا مرزا یادگار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے نک مشترتو سی جانب قلعہ نیزہ تو کی کوچ فرمایا مرزا یادگار محمد

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابھی الغ زادگان مین تہا کہ پاینده سلطان بیگم نے بسبب اغوا کرنی امیر فریدون برلاس اور سلطان احمد چہار شنبہ وغیرہ کے ہرات مین آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بہتیجی کے ضبط اور اپنی تحت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہہ خبر سُنی جہنڈا عظمت اور نخوت کا جانب دار السلطنت ہرات کے بلند کیا اور جب پہنچی گے ہرات کی شمال سی تہا قب مین ملازمین شہر یار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پہر وہان سی جانب شہر ہرات کی مراجعت کی اکابر اور اشراف اور امیر و اعیان شہر کی واسطی استقبال کے دوڑی اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد روز شنبہ نوین محرم ۸۷۵ آٹھ سو پچہتر ہجری مین کہ وہ دن بہت نیک تہا باغ زاغان مین آیا اور امرا ترکمان پر جو کہ اوزبار حسن بیگ سی تہی عنایت فرماکر واسطی رہنی اوس جماعت کی مقام دلکشا اور موضع روح افزا معین کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری مین مشغول رہنی لگا امرا ظالم نہاد نے دروازے فتنہ اور فساد کے رعیت کی حال پر کہولدئے بہت لوگ ظلم اور تعدی کے سبب اون ظالمون کی پنجہ سی جان بچاکر بہاگ گئی اور جلا وطنی اونہون نے اختیار کی سلطان خلیل ولد حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانون کے ولایت خراسان مین درمیان الغ زادگان سے آکر اقامت اختیار کی اور فتنہ اور فساد اوسنی وہان پہیلایا اسلئے دعا مظلومین کی تیر بہدف ہوئی یعنی سلطان صاحبقران نے دہنی جانب سی ایلغار کرکی پہر تخت چہین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی جناب مقرب الحضرت والسلطانی سی دربار متوجہ ہونی ہرات کے

جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانون کی اور کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چند دفعہ صاحبقران نے پسندیدہ صفات نی سنی خیال مراجعت کا جانب دار السلطنت

ہرات کی واسطی مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سی دیمین ٹھہرا کر امیر صایب تدبیر
یعنی مقرب الحضرت والسلطانی کو بلا کر جو دیمین خیال آیا تہا کو شہر مین لیجا کر سنایا اور
موافق تجویز کی کسی سی یہہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا سے شد روان از میمنہ سلطان فرخ روزگار
فتح و نصرت بر یمین و بخت و دولت بر یسار رہے جب لشکر لوگون پر ڈیرا ڈالا سلطان
صاحب قران نے امرا اور ارکان دولت کو بطریق مشورت جمع کر کے بہید من کا
ظاہر کیا اتنک یہہ بہید کسیکو نہ کہا تہا سب حاضرین مجلس نے بادشاہ کی رای کو آفرین
کہی اور یکبار متوجہ جانب دار السلطنت ہرات کی ہوئی اثنا راہ مین شیرم قراول نے جو کہ
قبل اسکی بموجب حکم جہان پناہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تہا اوسنی آکر عرض کی
کہ مین خیابان تک گیا تہا بعضی آدمیون سی یہی پوچہا تہا کہ حال شہر کا اب کسطرح پر ہے
لوگون نی بیان کیا کہ شہر مین غدر مچ رہا ہی اور مرزا یادگار محمد بدستور معہود باغ زاغان
مین اپنی ایام مہرویان معشوقہ اور قدح کے بیچ گذارتا چین کرتا ہے اور باغ مین کوئی بہی نہین

بیان پہنچنے بادشاہ کا باغ زاغان مین اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

جب خبر غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قران
نی سنی پہاڑ ہی آٹھہ سو مرد شجاعت شعار جو اوسکے سواری کی ساتھہ رہتے تھے
لیکر بہت جلد ایلغار فرمائی اثنا راہ مین المقام ٹہر کر مشورہ کیا اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ ایک امیر کو
حکم دیا کہ تو پیشتر باغ زاغان مین جاکر دروازہ باغ کا توڑ ڈال والانہ موافق مقتضای
اپنی رائے کرنا — اور امیر مظفر برلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
اور امیر ابراہیم برلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیڑ سو آدمی کی دیگر
اوسکی عقب مین روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول لو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بہیجو چنانچہ یادگار امیر خور نے امراء مذکورہ مین سی آکر خبر دی ۲۶۱
کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور نے فتح اور نصرت کی خبر پاکر امیر مبارز الدین
ولی بیگ اور امیر ناصر الدین عبد الخالق کو جانب گہر امیر جلال الدین فیروز شاہ سے
کہ مسکن امیر علی جلایر کا تہا بہیجا تاکہ اگر مشاراله بہادری سی پیش آوی دست بردی
او سپر کرین اور دولنگ اوزبک کو ایک جماعت اوزبکون سے دیکر اوس دروازہ
باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع گوہرشاد بیگم کے واقع ہی اور مرزا کیجک کو
حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جناب سلطنت انتساب مرزا سلطان
احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب فرار ابو الولید کی واقع ہے
متعین کیا اوسوقت بادشاہ موید و منصور معہ اشتی نفر کے ہمراہ اپنی خادمون کے
تلوارین سنگین کروا کی باغ زاغان مین آیا بخلاف متوقع اوس باغ پر آکر ان امرا
اور لشکریون کو جہان جہان متعین کیا تہا کسی کو وہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
اور وہم کے الگ الگ کہین کہین چہپ گئے تہے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہان
بہیجی گئے تہے وہان نہ پائے گئے بلکہ یہان تک نوبت ہی کہ وہ لوگ جو بادشاہ سے
ہمراہ تہی ساتہ سی بہاگ بہاگ کر ایک ایک شخص درختون کی اوٹ مین چہپا جاتا تہا
المختصر نواحی محل قدیم مین ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک مخصوص کو
اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ مین جاوی شاید مرزا یادگار محمد اوس خیمہ مین ہو جناب
مقرب الحضرت السلطانی نے قدم بہادری کا آگے رکہا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
اندر خیمہ کے بہیجا مشاراله بعد جستجو کی جب مرزا یادگار وہان نہ پایا باہر آیا اوسوقت
جناب مقرب الحضرت السلطانی باتفاق بادشاہ کی دروازہ کوشک پر سے گئے سلطان
صاحب قران تانے نے نوکرون کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جا کر تلاش کرو مگر بسبب
کثرت وہم کی اون لوگون کے پاون نہ ہل سکتے تہی اور نہ زبان چل سکتے تہی کسی نے

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا تخت ہرات پر

۲۶۴ جواب بہی ندیا پہر بادشاہ نی مکرر نوکرون سی کہا کہ اوپر جاؤ یادگار محمد کو ڈہونڈ کر لاؤ حاجب
مقرب الحضرت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سی پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتہہ مین
لیکر اوپر گیا بعد ازان سلطان صاحب قران نے امیر قلعلی کو بہی اوسکے پیچہی حکم چڑہنی کا
دیا اسی اثنا رمین تہہ اسماعیل فراش باغ سی باہر جاکر چند شمع روشن کرکے لایا اوسوقت
بہت لوگ محل پر چڑہ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یادگار محمد کو مسند پر بیٹہا ہوا پایا
فوراً پکڑ لیا وقت اوترنے کی اوس کو تنک سی امیر قلعلی نے اوسی شاہزادہ مذکور کو لیلیا
گریبان اوسکا پکڑ کر کہنچا کہنچا سلطان صاحب قران کے سامنی لا حاضر کیا ع تراکہ گفت
کہ در باغ عیش مسند ناز ؎ می شبانہ خور وخواب صبحگاہی کن ؎ اوسوقت بادشاہزادہ
مذکور کے روح غالباً گویا قالب سی نکل گئے تہی اور نہایت سراسیمہ اور حیران تہا جب
بادشاہ کے دوبدو ہوا صاحب قران نے فرمایا کہ ای بے حمیت بیحیا اور بے شرم
مجکو شرم نہ آئی کہ تونی تخت شاہرخی پر جلوس کیا اور باوجودیکہ تمام زیر حکومت
ساری آباؤ اجداد کی رہے ہین اور تونی ترکمانون کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش وعشرت
مین مشغول ہوا سلطان صاحب قران کا ارادہ اوس کے قتل کا نہ تہا لیکن امراء نے بغیر قتل
بادشاہزادہ کے کوئی رای نسوچی کیونکہ وہ جانتی تہے کہ اسکے زندہ رہنے مین اپنی
جان کا زیان اور ضرر ہے اسلئے وہ مارا گیا ـــ مولانا کمال الدین عبد الواسع نے اوسکے
تاریخ وفات یہہ لکہی ہے ع شد شہید صفر شہید وہم شہر صفر ؎ از سال شہادتش
دہر باز خبر ؎ جب یہہ خبر ان ترکمانون کو جو باغ زبیدہ وغیرہ مین اقامت رکہتی تہی
پہنچی اوسی شب کو کوچ کرکے بطریق فرار جانب عراق کی بہاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار المہام مرزا یادگار کا تہا دوسری روز یاسا کو روانہ ہوا

بیان جلوس فرمانی صاحبقران کا دوسری دفعہ

بیان مخالفت احمد مشتاق کا
تخت سلطنت و جہانبانی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قران تخت ہرات پر متمکن ہوئے تمام امراء عالی تبار رفیع مقدار کمر خدمت کی باندہ کر حاضر ہوئے — بعد جلوس سلطان صاحب قران مذکور اور حوادث جو گذری وہ یہہ ہین — کہ جبکہ مرزا سلطان محمود ہرات سے جانب حصار سدوان کی پہنچا تہوڑے ہی زمانہ مین اوسنے شوکت اور حشمت بہم پہنچا کر ارادہ کشورکشائی اور ملک گیری کا دل مین ٹہان کر لشکر آراستہ کیا اور شہر بلخ پہلے فتح کیا بادشاہ اون ایام اوس خرابی کے دفعیہ مین مشغول تہے کہ ترکمانون نے خراسان مین برپا کئے تہی جب خبر مستولی ہونی شاہزادہ کی حضرت صاحبقران نے سنی تمام ہمت واسطے مقابلہ اوس بادشاہزادے کے مہیا ہوئے اور حد جرجان اور مازندران سے نواحی آب مرغاب تک واسطے اجماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل اوپر نصایح کے شاہزادہ کو بہیجا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوسپر عمل نکیا لڑائی کا خواہان ہوا جب بادشاہ نے دیکہا کہ کسیطرح نہین مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب قبۃ الاسلام بلخ کی کوچ کیا بعد تلاقی طرفین اور محاربہ شدید کے بادشاہ نے فتح پائے مرزا سلطان محمود بہاگ گیا اس لڑائی کو اوس وقت کی پہلوان جنگ عظیم شمار کرتی ہین بعد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت مین لا کر احمد مشتاق کو جو کہ ایک سردار سرداران عراق سے تہا مرحمت کی بعد آپ جانب دار السلطنت ہرات کے مراجعت فرمائے

بیان مخالفت احمد مشتاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قران کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابو سعید کا

۲۶۷ جب بادشاہ نے حکومت اور کہنوالی بلخ سے احمد مشتاق کی سپرد کرکی نہضت اور مراجعت جانب ہرات کی فرمائی بعد تہوڑے عرصہ کی وہ نیک حرام اپنی ولی نعمت سی پہر گیا اور کفران نعمت اختیار کرکی اولاد سلطان سعید سی ملگیا یہہ بات بادشاہ پر بہت گران گذرے بہت لشکر بلخ پر پہنچا جب بہت تنگ کیا اور شہر کا محاصرہ بہت دنون تک رہا اور لڑائی منجنیق اور گوپن سے ہوئے اوسوقت اوس احمد مشتاق نے عرض کے کہ مین استغفار اس گناہ سی کرتا ہون اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرماوین تو مین دروازہ کہولدون چنانچہ بادشاہ نے گناہ اوسکا معاف کیا اور شہر بلخ پہر دوسری دفعہ فتح کیا یہہ فتح درمیان ۸۶۸ہجری کے ہوئے

بیان تہوڑا سا احوال مرزا ابو بکر بن مرزا سلطان ابو سعید کا اور مقتول ہونا اوسکا حسب الحکم صاحبقران کے

واضح ہو کہ والدہ امیرزادہ ابو بکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سی تہی اور سلطان سعید نے اپنی ایام حیات مین سلطنت بدخشان کے شاہزادہ مذکور کو دیدی تہی بعد واقعہ اوسکے اوسکی حشمت اور شوکت اوسکی بہت بڑہ گئی لیکن اس بادشاہزادی نے ملک بدخشان پر قناعت نکی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکہتا تہا اور یہہ قطعہ جو اوسکے تصنیف سی ہے ہروقت پڑہا کرتا تہا

جو سنجد در نگین من بدخشان
ز چینم تا بدخشان در نگین باد
بکوہستان سمندم زچہ جولان
مرا میدان ہمہ روی زمین باد

القصہ شاہزادہ مذکور کئی دفعہ ہمایون سی لڑا اور کئی دفعہ صلح کے آخر الامر اوس شاہزادہ سلطان محمود سے تسلط ہوا اور قلعہ حصار شادمان کو معہ اوسکے مضافات کے مسخر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سی شکست کہا کے بادشاہ صاحبقران کے خدمت مین آیا بادشاہ نے اوسکا آنا بہت مبارک تصور کیا اور عزت واکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابو سعید کا

واکرام اوسسی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اوسکے حال پر ۲۶۵
کی وہ مدت تک ہمرکاب ہمایون کے رہا مگر مفسدون نی اوسکو بہکا کر وہان سی بہگا دیا
اور ثانی الحال کو امیر سید مرید ارغون کو جو بیگناہ تہا اوسنی قتل کیا اور نواح ترمذ سسی
بقصد ملک خراسان کی چڑہائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امرا اور سردارون
کے ساتہہ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سی لڑی اوسنی شکست کہائے
اور قصد بدخشان کا کیا آخر کو اوسطرف کا جانا بہی مناسب نہ جانکر طرف کابل اور
ہندوستان کی ارادہ آنیکا کیا اور حدود آب سندہ سی بجانب خراسان کی گیا اوسوقت
ببر علی ولد علی شکر ترکمان بہی اوسسی آملا اوسنی شاہزادہ کو ملک عراق کی طرف لے آئے
امیر کبیر یعقوب بیگ جو حاکم عراقین اور آذربیجان اور دیاربکر اور فارس کا تہا اوسکی
لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا وہان سی شکست کہاکر قصد خراسان کا کیا
جب بادشاہ صاحبقران کو یہہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابوبکر سیستان سی
قصد خراسان کا رکہتا ہے بادشاہ بطور ایلغار پیچہی مرزا ابوبکر کے گیا شاہزادہ نے
ولایت فراہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سبزوار کا کیا اور بادشاہ نے اوسکا
تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تہا اوس منزل پر شام کو ڈیرا بادشاہ کے
لشکر کا ہوتا تہا اسیطرح پر چار فرسخ تک استرآباد سے آگی گیا ایک روز مع بعض
کنارہ آب جرجان پر اوترے ہوئے تہی کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
لشکر بادشاہ نے اوسکا احاطہ کر لیا بہاگ نہ سکے بہت آدمی آب جرجان مین
گر کر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اونکا جو ببر علی ترکمان اور بہرام اوسکا
بہائی تہا دونون کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلوا کر فرمایا کہ ای بدبختو تم کیا چاہتی
تہی اس لڑکے خود پسند سی کہ اوسکو بہی مثل اپنی بدبخت تمنی کر دیا تمکو یہہ خبر
نہین کہ اب نصیب اور بخت تمہارا تمہارے منقاد نہین رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران کا

۲۶۶ تمسی روگردان ہوگیا ہی اور فوراً بموجب حکم وہ قتل کیے گئی اور بادشاہزادہ ابوبکر سارے
دن صحرا مین گشت کرتا ہوا بہاگا بہاگا پہرا جب شام ہوئی گہوڑی کو وداع کرکی آپ جانب
خراسان کی چلا رات کو راہ بہول گیا چند عورتون سی غل مچاکر راہ خراسان کی اوسنی دریافت
کی جب حد فیروز غند مین پہنچا چند آدمیون نے اوسکو پہچان لیا کہ یہہ مرزا ابوبکر ہی وہان
اون لوگون نی اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کرکی
مرو سس حد مین آیا بادشاہزادی کو وہان لیجاکر حاضر کیا اوسنی بہت عجز سی عرض کی کہ مجکو فقط
اپنی اہل اور اقربا مین رہنی دو مین بادشاہت نہین چاہتا میرے تئین قتل نکرو بادشاہ کی دلمین
یہہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تہا مگر سردارون نے یہہ قطعہ بادشاہ کو سنایا قطعہ

ترا ایزد چو بر دشمن ظفر داد * بکام دوستانش سر جدا کن * دگر خواہی
ثواب نیک مردان * طمع از جان بیر اور ارہا کن * چنانچہ سنہ ۸۵۵ ہجری مین قتل کیا گیا

بیان فوت ہونی سلطان ابو الغازی حسین بہادر خان صاحب قران کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بالاشتراک

واضح ہو کہ شاہی بیگ خان ابن بداق سلطان بن ابو الخیر خان نے جب سلطان علی بادشاہ
اور اوسکے والدہ کو قتل کیا اور ماوراء النہر کو تصرف اولاد سلطان سعید سی مخلصی دیکر آپ
متصرف ہوگیا اوسوقت طمع ملک خراسان کی کی سلطان صاحب قران ابو الغازی سلطان
حسین بہادر خان بہی درمیان سنہ ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خان
اور امرار اوزبکیہ کی معہ لشکر گردون شکوہ کے متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اور مقام بابا الہی پر
جو بادغیس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز شنبہ سولوین ذالحجہ سنہ ۹۱۱ نوسو گیارہ ہجری
مین بعد غروب آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نعش سلطان صاحب قران سکے
ہرات مین لائی اوس گنبد مین کہ اوسنی واسطی اپنی آپ طیار کروا رکہا تہا مدفون کیا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا

مدفون کیا اوسنی اڑتیس برس کچھہ اوپر سلطنت کی اور ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام ۲۶۷
سلطنت مین بیس روز مفلوج یعنی فالج زدہ رہا قوت سواری کی نرکھتا تہا اوسکو شوق
فوج کی لڑائی کا اور کبوترون کا اور مرغون سکے لڑائی کا بہت تہا جہان جاتا ہمراہ اوسکے
کا بکین کبوترون کی چلتے تہین اور تخت روان پر سواری کرتا اوسکے اولاد سی چودہ
شخص ہین وہ یہہ ہین — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہہ دو تو بادشاہ ہوئے
— کپک مرزا — ابو الحسن مرزا — فریدون حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہہ
لوگ جنگ اوزبک مین ماری گئی — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
— فرخ حسین مرزا — یہہ بھی ایام حیات اپنی والد سکے آگہین فوت ہوگئی تہی لیکن بدیع الزمان
مرزا — اور مظفر حسین مرزا بعد اپنی باپ کی ہرات مین آئی اور بشرکت تخت سلطنت پر
دونو برابر بیٹھی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک نی خراسان مین آکر انسی
لڑائی کی اور فتح پائی سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری مین بدیع الزمان مرزا جانب قندہار کے
چلا گیا پھر وہان سی شرار تبریز مین نواب اسمعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوس
نواب نی اوسکو تبریز مین رہنی کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزینہ مقرر کردیا
وہ سات برس تک تبریز مین یعنی سنہ ۹۲۰ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ نے
درمیان سنہ ۹۱۳ نوسو تیرہ ہجری کی رحلت کی — بعد محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
بسبب استمداد شاہ اسمعیل کے حکومت استراباد کی کرتا رہا — اور تین برس چھہ مہینی
شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان سنہ ۹۱۹ نوسو انیس
ہجری کی ابو المظفر شاہ اسمعیل بہادر خان نے لشکرکشی خراسان پر کی بروز جمعہ چھبیسوین ۲۶
شعبان کو خراسان پر مستولی ہوا — اب اس مقام سی بسبب اسکی کہ اور تاریخون مین
ترجمہ ہو کر بہت حال چھپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہون — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سے دہلی کے ہوئے جنکی اولاد مین سے اب ہماری زمانہ مین ابو الظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی ہین اونکا حال اسواسطی مینی نہین لکہا کہ ایک تاریخ مغلیہ انگریزی زبان سے ترجمہ اردو مین ہوکر مدرسہ دہلی مین چہپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجکو اون بادشاہون کے حال کی لکہنی کچہہ ضرورت نہین فقط

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات پانی ابو الفدا کی گذری اور سوای اوسکی اور بادشاہ مصر کے ۱۸۴۷ سنہ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

واضح ہو کہ ناصر احمد نے کرک سے دیار مصریہ پر خروج کرکی اپنی وظایف اور آمدنی محصول کی اوسپر مقرر کرکی بندوبست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کر دیا تہا جب اوسنی دیکہا کہ خلق مجہسی تنگ ہوگئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مراجعت کرنا چاہیے رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلع کر دیا درمیان ۷۴۵ سنہ ہجری کی مقتول ہوا وہ درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسمٰعیل ابو الفدا بن ناصر محمد

صالح اسمعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسنی تین برس دو مہینے بادشاہت کی بعد ازان وہ بہی بقضا الٰہی فوت ہوا صلاح صفدی نی اوسکے مرنی کا مرثیہ لکہا ہے جسمین یہہ دو شعر ہین ع

مضی الصالح المرجو للناس والندا ۔ ومن لم یزل یلقی المنی بالمنائح
فیا ملک مصر کیف حالک بعده ۔ اذا نحن اثنینا علیک بصالح

بیان بادشاہان ترکستان کا

یہہ بادشاہ دربیان چوتہی ربیع الاول سنہ ۷۴۶ سات سو چہیالیس ہجری کی خلافت حاکم ۲۶۹
بامر اللہ مین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سے تمام رعایا بہ نسبت اوراوسکے بہائیون کی زیادہ خوش تہے اسلئی اوسکی
زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول مین وہ تخت نشین ہوا ابن نباتہ
نے اوسکی حق مین شعر کہی ہین ازانجملہ یہہ دو شعر ہین سے

جبین سلطاننا المرجی	مبارك الطالع البديع
یا بهجة الدهر اذ تبدی	هل دل شعبان فی ربیع

اوسنی جب بدخصلتی رعایا مین رکہنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہینی
پندرہ روز بادشاہ رکی غایب ہوگیا پہر اوسکا پتا نہ ملا سنہ ۷۴۷ سات سو سنتالیس ہجری
مین وہ گم ہوا تہا درمیان خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بعد اپنی بہائی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ متکبر اور ظالم تہا رعایا مین اوسکی
مثال ایک بہیڑئی سے دی جاتی اوسکے صحبت مین رذالہ اور پاجی لوگ رہتے اور باشون کو
اپنی پاس بہلانا اور علماء سے پرہیز کرنا اسلئی ایک برس آٹہہ مہینی دس روز اوسنی بادشاہت
کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سے رعایا نے برطرف کرکی بکرے کی طرح
زمین پر ڈالکر ذبح کیا وہ بارہوین رمضان سنہ ۷۴۸ سات سو اڑتالیس ہجری مین مقتول ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۰ ناصر حسن یہہ بادشاہ دایم الخمر اور بدتدبیر آدمی تہا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے تہی پہر معزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اسی نی ایک جامع مسجد درمیان رمیلہ کے بڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت کی جمادالاول ۷۶۲ سات سو باسٹھہ ہجری مین مقتول ہوا اون ایام مین خلافت معتضد باللہ ابن مستکفی کے تہی

ملک صالح ولد ناصر محمد

صالح بعد اپنی بہائے ناصر حسن کے مقتول ہونی کی تخت نشین ہوا بعد تین برس آٹھہ مہینی کے اوسکو بہی رعایا نی معزول کیا اسکے زمانہ مین وزرا کو بہت دخل کاروبار سلطنت مین تہا وہ درمیان ۷۵۵ سات سو پچپن ہجری کے اوایل ایام خدمت معتضد مین معزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مسبوق الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی ۲ دو برس تین مہینی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گذارے بعد ازان وہ بہی معزول ہو کر قلعۃ الجبل مین مقید ہوا اوسی قید مین درمیان ۸۰۱ اٹھہ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی دولت کے ایام خلافت معتضد بن متوکل تہے

ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذرا ہی وہ بڑا شجاع اور راستوار تہا علما کی بہت قدر کرتا اور خلاف شرع کچہہ کبہی نکرتا ۱۴ چودہ برس در مہینی چند روز اوسنی خلافت کی پانچوین ۵ ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن معتضد کی مقتول ہوا

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ مین بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینے اوسنے سلطنت کی بعد ازان
دسوین صفر ۷۸۳ھ سات سو تراسی ہجری مین درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کیدبرقوق نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سی معزول
کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پہر بادشاہت لی ان دونونمین بہت لڑائیان ہوئین تہی
اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تہا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش و عشرت کی رنج بہت اٹہایا سولہ
برس چار مہینے پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پہر ماہ شوال ۸۰۱ھ آٹہہ سو ایک ہجری مین
ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابو السعادات بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹہا اسکی ایام حکومت مین رعیت نی بہت نقصان اور تکلیف
اٹہائی کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد مین آکر بہت مال رعایا کا لوٹا اور عورتون کو پکڑ لیا
اور مردون کو قتل کیا ناصر ندکور بہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکہا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۲ اوسسی کرنی کی طاقت نہین لاچار ہوکر اپنی بلاد کی طرف بہاگ آیا — مقری شاعر مشہور
نے ناصر مذکور کے حقمین شعر کہی ہین جنمین سے یہہ دو بہی ہین سے

مضی الظاهر السلطان اکرم مالك	الی ربه یرقی الی الخلد فی الدرج
وقالوا ستاتی شدة بعد موته	فما کان ههم دبی وما جاء سوی الفرج

جب اوسکے ایام سلطنت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئی اوسوقت اوسنی آپ
حکومت سی اپنی تئین معزول کیا لیکن پہر بادشاہ ہوا قریب سات برس کی اوسنی حکومت
کی دمشق مین درمیان گیارہوین صفر ۸۱۵ آٹہہ سو پندرہ ہجری کی امام مستعین باللہ بن
متوکل بن مقتول ہوا

ملک منصور عبد العزیز بن برقوق

منصور عبد العزیز بعد اوسکے حاکم ہوا ابہی اوسکا اوسکا بندوبست اچہی طرح ہونے نہ پایا تہا
کہ اوسکے بہائی نے آکر سب جمعیت اوسکی متفرق کردی اور اوسکو اسکندریہ کی طرف نکالدیا
اوسیجا سے اوسکو درمیان ۸۰۸ آٹہہ سو آٹہہ ہجری کے قتل کیا یہہ وہ سال ہی جسمین خلیفہ
متوکل والی مصر فوت ہوا تہا

ملک موید ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابونصر شیخ بعد معزول ہونی مستعین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹہہ برس پانچ مہنی سلطنت کی
درمیان ۸۲۴ آٹہہ سو چوبیس ہجری کی فوت ہوا ان ایام مین معتضد بن متوکل عباسی
مصر کا خلیفہ تہا

ملک مظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید

مظفر احمد کی دو برس کی عمر تہی جب بادشاہ ہوا اسلئے اوسکا وزیر ططر امور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا بند وبست رکہا تہا اوسنی سات مہینی چند روز سلطنت کی اسی سال مین ۲۷۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر ططر ابو الفتح

ظاہر ططر کی امر و نہی چونکہ جاری تہی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علماء و فضلاء کا تہا
اسلئے وہ مستقل ہوکر بادشاہت کرنے لگا اوسنی ترانوین ۹۳ دن بادشاہت سکے
بعد ازان پانچوین ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن ططر

صالح محمد حالت بلوغ مین بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینی دور وز بادشاہت کی بعد ازان
وہ بہی معزول ہوا بیماری طاعون یعنی وبا مین مبتلا ہوکر سنہ ۸۲۵ آٹھ سو پچیس ہجری مین
فوت ہوا اون ایام مین معتضد کی خلافت تہی

ملک اشرف ابو نصر برسبای الدقماقی

اشرف ابو النصر اچھی چلنون پر چلا یہہ بڑے بادشاہو نمین گذرا ہے قران شریف
سنی کا اوسکو بہت شوق تہا اور رمضان وغیرہ مین روزہ دار رہتا یعنی تمام سال
روزہ سی رہا کرتا اوسکی ایام حکومت مین خریرہ قبرس فتح ہوا سولہ ۱۶ برس چند روز
اوسنی حکومت کی سنہ ۸۴۱ آٹھ سو اکتالیس مین درمیان خلافت معتضد کی فوت ہوا

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف

عبد العزیز ابو المحاسن بسبب سعادت بخت کی تخت پر بیٹھا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

دسوین تاریخ ۸۴۴ھ ربیع الاول کی جاکر رہا اسکندریہ مین معزول ہوکر سلطنت نصیب نہوئی ۲۷۴
آٹھہ سو چوالیس ہجری مین درمیان ایام معتضد کی خلع اوسکے بیعت سی ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید علی جقمق علائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اوسکے بعد تخت نشین ہوا یہہ بڑا سخی تہا یتیمون پر احسان اور اکرام کرتا اور فقیرون محتاجون کے حاجتین پوری کرتا ساڑہ چودہ برس سلطنت کرکے وہ بہی راہی ملک بقا کا ہوا (۳) صفر ۸۵۷ھ اٹہہ سو ستاون ہجری مین فوت ہوا آخر خلافت معتضد سکے اور تمام خلافت مستکفی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قایم بامر اللّٰہ بن متوکل کی اوسنی دیکہی تہی

ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید

منصور عثمان نی چالیس روز بادشاہت کی بعد ازان اوسکی حکومت سی بہی خلع ہوا اسکندریہ مین آرہا تہا اوسجائی فوت ہوا

ملک اشرف ابو نصر اینال علائی ناصری

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہوکر خوب چین اوڑائی اوسکے پاس ایک لونڈی بہت خوبصورت مسماۃ سلیمہ تہے اوسکو پیار کرتا تہا جیکی کسی کے یہہ بادشاہ زسننا تہا سنی بہت بڑا تہا اور باوجودای محض ہونی سکے منطایئن اوسی کم ہوئی ہین اوسکو لکہنا پڑہنا کچہہ نہ آتا تہا آٹہہ برس دو مہنی چہہ روز اوسنی خلافت کی کیونکہ (۱۵) پندرہوین جماد الاول ۸۶۵ھ کو وہ فوت ہوگیا وہ درمیان خلافت مستنجد باللّٰہ بن متوکل کی تہا

ملک مؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۰۵ موید احمد کی باپ نے ایام حیات مین اوسکو ولی عہد کردیا تہا اوسنے بہی اپنی باپ کی بعد
اوسیکی اچہی طرح پر پیروی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصر مذکورہ بالا سی
نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بہی تہا اور وہ رئیس بہی تہا انتظام ملک اور تدبیر منزل
اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تہے مگر افسوس کہ زمانہ ناہنجار نے
اوسکے ساتہہ بدی کی زمانہ نے مساعدت نہ کی پانچ مہینے چار روز سلطنت کے بعد بہت رنج
والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا مبدل بنکبت رنج ہوگیا آخر کار لوگون نے اوسکا
بہی خلع کیا دسوین رمضان ۸۶۵ آٹہہ سو پینسٹہہ ہجری مین اوسکی سلطنت سے خلع ہوا تہا

ملک ظاہر ابو سعید خشقدم ناصری مویدی

ظاہر ابو سعید کو علم نہ تہا مگر قرآن شریف کا بہی کچہہ کچہہ آتا تہا بسبب سعادت بخت
کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تہا اوسمین خصایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
تہے چہہ برس پانچ مہینے سلطنت کرکی دسوین ربیع الاول ۸۷۲ آٹہہ سو بہتر ہجری مین
درمیان خلافت مستنجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابو سعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابو سعید نے وفات پائی اوسی روز یہہ ظاہر ابو سعید علای تخت نشین
ہوا مگر اوسکو سلطنت مین کچہہ دخل سوای نام بادشاہت کی نہ تہا پچاس روز وہ بہی
چین اوڑا کر جلدی معزول ہوکر اسکندریہ مین مقیم ہوا اوسجاے وفات پای

ملک ظاہر ابو سعید تمر بغا

ظاہر ابو سعید تمر بغانی بادشاہ ہوکر رعیت پروری اور عدل و دادگستری کی یہہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۶ خصلت تہا مگر اوسکو ثغر دمیاط کے مقابلہ کی واسطی رئیسان سلطنت نی امادہ کیا تہا جب اسکندریہ پر پہنچا داعی اجل کو لبیک کہکر خدا کے دربار مین جا حاضر ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی کچہہ بہی دنیا کے عیش وآرام مثل بادشاہان سابق کی دیکہنی نپایا

ملک اشرف ابو نصر قائتبائے ظاہری

اشرف ابو نصر قائتبای نے بادشاہ ہوکر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سی خوش کیا یہہ بادشاہ اچہا منتظم اور نیک گذرا ہی بر اجلیل القدر بادشاہ تہا اپنی اناجنس سی اوسنی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدین اوسنی بہت بنوائین انتیس ۲۹ برس اور قریب چہہ مہینی کے اوسنی بادشاہت کی مورخ لکہتی ہین کہ اوسسی کوئی ظلم یا بی انصافی نہین ہوئے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پہر اپنی موت سی بروز دوشنبہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۰۱ نوسو ایک ہجری مین فوت ہوا اوسنی خلافت مستنجد کے اور اکثر ایام خلافت متوکل عبد العزیز کے دیکہی

ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قائتبائے

ناصر محمد اپنی باپ کے بعد والی حکومت ہوا لیکن حوادثات زمانہ نے مدت اوسکی نہ بڑہنی دی دو دفعہ وہ متولی ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ ہونے کی معزول ہوگیا تہا اوسکو کمینون کی صحبت بہاتی تہی اشراف اور نیک آدمی کے صحبت پر کمینون کو شرف دیتا تہا اسیواسطی یہہ شعر اوسکے حق مین کسی شاعر نے بہت اچہا کہا ہے

اڑہائی برس سلطنت کرکی (۲۵) بیع سنہ ۹۰۴ مین درمیان خلافت مستمسک یعقوب کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

ملک اشرف قانصوہ غلام قایتبائے کا

اشرف قانصوہ ایک سردار سرداران لشکر سی تہا درمیان حکومت ناصر کی وہ مستولی ہوا اوسکے اخبار اور حال کی نوشتی گم ہوگئی اسیلی نہ اوسکی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچھہ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں ناصر کا

ظاہر ابو سعید قانصوہ جب بادشاہ ہوا اوسکے مزاج مین عیش و آرام اور صفائی اور چین سماگئی تہی یہان تک کہ لشکری اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہین چہپ گیا اسلئے ایک برس آٹہہ مہینی اوسنی ہی سلطنت کری پہر فوت ہوا درمیان خلافت مستمسک سابق کے وہ موجود تہا

ملک اشرف جنبلاط

اشرف جنبلاط بعد ازان تخت نشین ہوا اوسنی سلطنت سی بہت نفع اٹہایا مگر افسوس کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمسک مین موجود تہا

ملک عادل سیف الدین طومان بائی

عادل سیف الدین طومان بائی کا اب دورہ چمکا اسنی بڑا رتبہ اقبال کا پایا تہا مگر افسوس کہ چار ہی مہینی سلطنت کی تہی کہ قتل ہوا خلافت مستمسک مین یہہ حادثہ گذرا

ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری

اشرف ابو نصر قانصوہ مذکور بڑا صاحب مروت اور فتوت تہا وہ بڑا شجاع اور مہیب اور قوی اور طاقت ور تہا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تہا کہ اوسکی حقین یہہ

بیان بادشاہان مصر کا

۸۷۲ کہہ سکتی ہین کہ تمام جابرین وظالمین سی زیادہ سخت دل آدمی تہا اوسکو ظلم اور جور سے
بہت خوشی اور حرص تہی اسیلئے ایک منشین نے تمام بلاد مین فساد اور ظلم کر رکہا تہا
اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تہی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہش مند ہو تو عمال وغیرہ
پہلے کرینگی جب اوسکی سلطنت کو پندرہ برس اور نو مہینے چند روز ہو چکی اوسوقت
سلطان سلیم نے اوسپر چڑہائی کی اور اس ظلم کا عوض بہی خوب چکہایا مگر اوسکا حال
معلوم نہ ہوا کہ کہان گیا وہ سنہ ۹۲۲ نوسو بائیس ۲۲ ہجری مین گم ہوا تہا اون ایام مین خلافت مستمسک کی تہی

ملک اشرف طومان بائی بہتیجا غوری کا

بعد اوسکی گم ہونے کی بجائی اپنی چچا کی اشرف طومان بائی قایمقام ہوا اوسکو بہی سلطان
سلیم نے قتل کرکے جمیع بلاد پر اپنا قبضہ کرلیا یہہ شخص آخر خاندان دولت چرکس کا تہا
جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہین اوسوقت سی مصر خاندان عثمانیہ کی
زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکہتا ہون

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہی اوسنے بروسہ کو
فتح کیا اور بیعت اوسکی درمیان سنہ ۶۹۹ چہہ سو ننانوین ہجری کے ہوئی اوسکی زمانہ مین
مولی آدہ بالی اور شیخ عاشق پاشا بن شیخ مخلص بابا یہہ عالم تہے اس بادشاہ نے
زبان ترکی مین ایک کتاب بہی نظم مین تصنیف کی ہے اس بادشاہ نی ستائیس برس
بادشاہت کی درمیان سنہ ۷۲۶ ہجری کے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

اوسکی بعد بیٹا اوسکا سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت خلافت درمیان ۷۲۶ سنہ
سات سو چہبیس ہجری کی ہوئی اوسکی زمانہ مین مولوی علاء الدین اسود — اور داؤد
قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارجہ احمد قدس سرہ یہہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پینتیس ۳۵ برس بادشاہت کی ۷۶۱ سنہ سات سو اکسٹھہ ہجری مین فوت ہوا

مراد اول

بعد ازان اوسکا بیٹا مراد اول ابن سلطان اورخان تخت نشین ہوا اوسکی بیعت سلطنت
درمیان ۷۶۱ سنہ سات سو اکسٹھہ ہجری کی ہوئے اوسکی زمانہ مین جمال الدین محمد
افرائی — اور شیخ حاجی بکتاش قدس سرہ ہمارے خاندان شریف کی فاضل گذری
ہین اوسنی تیس ۳۰ برس سلطنت کی ۷۹۱ سنہ سات سو اکیانوین ہجری مین فوت ہوا

بایزید اول

اوسکو یلدرم بہی کہتی ہین وہ بیٹا مراد اول کا تہا درمیان ۷۹۱ سنہ سات سو اکیانوین ہجری
کی اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین مولوی شمس الدین محمد عقاری اور دو نو
بیٹی اوسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف بالی — اور شیخ ابو الخیر محمد جزری — اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاوی — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولی عبد اللطیف بن ملک — اور
مولی حسن پاشا بن مولی علاء الدین اسود شارح مراح الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا — اور مولی حاجی پاشا مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر
سلطان — اور شیخ حاجی بیرام — اور شیخ قطب الدین ازنیقی — اور شیخ عبد الرحمن
بسطامی یہہ فاضل وعابد وزاہد گذرے ہین اوسنے چبیس برس سلطنت کی ۸۱۶ سنہ آٹھہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۰ سولہ ہجری مین فوت ہوا

محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان ۸۱۶ھ آٹھہ سو سولہ ہجری کی ہوئی یہہ سلطان محمد اول بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہرخ کے موجود تہا اور اوسکی زمانہ مین مولانا برہان الدین حیدر علامہ تفتازانی کا شاگرد — اور فخر الدین عجمی — اور مولی یعقوب اصفر — اور مولی قرا یعقوب یہہ عالم گذری ہین اوسنے ۹ نو برس سلطنت کی ۸۲۵ھ آٹھہ سو پچیس ہجری مین فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان ۸۲۵ھ آٹھہ سو پچیس ہجری کی تخت خلافت پر بیٹھا اوسکے وقت کی فاضل یہہ گذرے ہین — مولی کورانی — فتح اللہ شروانی — مولی محی الدین کافیجی — مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح متوسط پر لکھی ہین جوکہ ایک شرح کافیہ کے مشہور ہی — مولی شرف الدین بن کمال قرعی — مولی سید احمد قرمی — مولی سیدی علی العجمی اسنی ایک حاشیہ میر شریف کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسیہ پر ہی درمیان منطق کے لکھا ہے — اور علاء الدین قوح حصاری — اور شیخ مجذوب آق بیق — اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا اوسنے تیس برس بادشاہت کی درمیان ۸۵۵ھ آٹھہ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پھر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان ۸۵۵ھ آٹھہ سو پچپن ہجرے کی تخت پر بیٹھا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ مین امیر الغ مرزا خاندان تیموری سی سلطنت کرتا تہا یہہ علما اوسکے زمانہ مین گذری ہین — مولی علی قوشجی — مولی علی طوسی — مولی محمد بن قرامرز مشہور بنام ملا خسرو — مولی خواجہ زادہ — مولی خطیب

بیان بادشاہان مصر کا

خطیب زادہ — مولی شمس الدین خیالی — مولی مصلح الدین قسطلانی — مولی فضل ۲۸۱
زادہ — مولی شمس الدین احمد مشہور بنام دیکغور — مولی ملا مصنفک — مولی حاج بابا
— مولانا سنان باشا اور دو نوبھائی اوسکے یعنی یعقوب باشا — اور احمد
باشا اور مولا علی جلبی بن یوسف بن مولی انصاری اور مولی حسن جلبی بن محمد شاہ
بن مولی فناری ۲ سوا ان علماء کے جو مشایخ اوسکی زمانہ مین تہے وہ یہہ ہین — شیخ
آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفاء سید یحیی سی اور اوسکے
خلفاء مین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہی اوسنی اکتیس برس بادشاہت کی سنہ ۸۸۶ آٹہہ سو
چہیاسی ہجری مین فوت ہوا

بایزید ثانی

بایزید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بیقرا کا ہی وہ بعد وفات
اپنی باپ محمد ثانی کے درمیان سنہ ۸۸۶ آٹہہ سو چہیاسی ہجری کی تخت پر بیٹہا اوسکی زمانہ مین یہہ
لوگ فاضل گذرے — مولی لطفی توقانی — مولی ادریس بدلیسی — حکیم محمد شاہ
قزوینی — مولی محمد بن حاج حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن مؤید — مولی اخی
یوسف — مولی یوسف مشہور قاضی بغداد کا جسنی بہنج البلاغہ تصنیف کی ہی اور
مولی یعقوب بن سیدی علی شارح الشرعہ کا — اور اوسکے وقت مین مشایخ یہہ گذری
ہین — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فرقہ نقشبندیہ مین کا —
اور شیخ سنبل افندے — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اسنی ۳۲ بتیس برس
بادشاہت کی سنہ ۹۱۸ نوسو اٹہارہ ہجری مین فوت ہوا

سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی

اوسکے بعد سلیم اول بن بایزید بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادتمند تہا اوسکو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۲ بلاد بطور ورثہ اوسکی ابا ؤ اجداد سے پہنچی — اوسنے ملک مصر اور شام فتح کیا اور باقی بلاد
اسلام پر مستولی ہوگیا جو لوگ اوسکی مخالف تہی اونکو اوسنے سزا واقعی دی اور ملوک اور
سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹھہ مہینے سلطنت کرکی درمیان سنہ ۹۲۶ نوسو چھبیس
ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت متمسک مین تہا اوسنے مصر پر چار برس حکومت کی
دیار مصریہ پر اوسکی طرف سے امیر الامرا خیر بک نیابت کرتا تہا سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارہ
ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ مین یہہ عالم گذرے ہین — مولانا
علی چلبی حنائی — مولی مشہور ابن کمال وزیر — مولی محمد شاہ چلبی انصاری اور بہائی
اوسکا محی الدین چلبی انصاری اور محمد بن خطیب قاسم مصنف روضہ کا اور شیخ محمد مشہور
بشیخ زادہ محشی تفسیر بیضاوی کا جسنے ایک شرح قصیدہ بردہ کے بہی لکہی ہے

سلیمان ثانی بن سلیم

پہر اوسکے بعد بیٹا اوسکا سلطان سلیمان ثانی بن سلیم جلوہ آرائی تخت سلطنت ہوا یہہ شخص
شرع اور احکام خدا کا تہا اوسنے جہاد بہت کئے ہین وہ واقع مین سلیمان اس زمان کا
گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تہا چنانچہ یہی باعث اوسکی
فتوح کا تہا کہ جہان جاتا تہا وہ ملک فتح کرتا تہا اگرچہ خونریزی بہی کرتا تہا لیکن دین
کی حمایت مین ساعی رہتا اور اوسکو یہہ منظور تہا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنے انچاس ۴۹
برس حکومت کی اوسکی وفات سے علما اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تہا چنانچہ شعرا نے
اوسکی مرثیہ ہر طرح سے کہی ہین از انجملہ ایک مفتی ابوسعود مفسر قران شریف نے اوسکا
مرثیہ لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے ؎

اصوت صاعقة ام نفخة الصور — فالارض قد ملئت من نقرنا فور

یہہ دو شعر بہی اوسی قصیدہ کے ہین

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نعی سلیمان الزمان ومن   نفضت اوامرہ فی کل مامود ۲۸۳

ومن ومن ملاء الدنیا مہابتہ   وسخرت کل جبار وتیمود

یہہ بادشاہ درمیان ایک جہاد کی تیرہوین[۱۳] صفر سنہ ۹۷۴ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ تیسوین[۳۰]
ماہ اگست سنہ ۱۵۶۶ عیسوی کی تہی اوسکی زمانہ مین یہہ لوگ فاضل گذری ہین مولی سعدی
چلبی — مولی محمد مشہور جوی زادہ — مولی معہود ابو السعود — مولی بستان چلبی
— مولی چلبی — مولانا احمد مشہور طاشکبری زادہ — شیخ ابراہیم خطیب مصنف
ملتقی الابحر کا اور مشایخ یہہ تہی شیخ محمود چلبی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتیہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تہا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ ہوا،
وہ حلم اور بردبار آدمی تہا اوسنی بہی مثل اپنی والد کی طریقہ جہاد کا جاری رکہا اور شہرون
کے فتح کرنی مین کوشش کرتا رہا اوسکے شان وشوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تہی ملک
یمن اور عرب مین سب اوسکے مطیع ہوگئی تہے اٹہائیسوین[۲۸] شعبان سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری
مین مطابق تیرہوین[۱۳] دسمبر سنہ ۱۵۷۴ استرہ سو چوہتر عیسوی مین فوت ہوا اسی سال مین
نوان کرلوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تہا اوسنے آٹہہ برس ایک ہینی سلطنت کی
جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تہا درمیان سنہ ۹۷۴ نوسو چوہتر ہجری کے اوسکی سبعت ہوئی
تہی اوسکی زمانہ کی علمار یہہ تہے مولی حامد چلبی — مولی عبد الکریم زادہ — مولی
قاضی زادہ — مولانا علی چلبی مشہور غیالی زادہ — مولانا شاہ چلبی — ان سب
علمار مین سی بڑا عالم محمد چلبی بن حاجی حسن تہا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۴ سلطان مراد بعد وفات اپنی والد سلیم ثانی کی بادشاہ ہوا اوسکے پاس لشکر بہت تہا اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کئی خصوصًا تبریز اوسنی فتح کی اور روان اور تمام بلاد اذربیجان کی اور شروان اوسکی زیر حکومت ہوگئی تہی سنہ ۹۸۲ نوسو بیاسی ہجری مین اوسکی بیعت خلافت ہوئی یہی بادشاہ محمد خدا بندہ بن شاہ طہماسپ سی لڑا تہا بعد فتح پانے کے اوسنی اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب جمعیت اوسکے متفرق کر ڈالی اوسکی زمانہ مین مولی محمد بن حجوی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد جلبی جو کہ لشکر روم کا قاضی تہا۔ اور علامہ ذکریا افندی بن بیرام مشہور فاضل تہی کہ ۲۱ اکیس برس اس بادشاہ نے حکومت کی چہٹی تاریخ جماد الاول سنہ ۱۰۰۳ ہجری مین مطابق ستر ہوین جنوری سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین فوت ہوا تیسری ہجری کی تمام ایام حکومت اور اویل بری جو تہی بادشاہ کی فراس سے ایام حکومت اوسنی دیکہی تہی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والد مراد کی بعد وفات کی سنہ ۱۵۹۵ پندرہ سو پچانوین عیسوی مین تخت نشین ہوا نو ۹ برس اوسنی حکومت کی بعد ازان اپنی بہنون کو اس شخص نے قتل کر کے پردہ اختفا مین ایسی روپوشی اختیار کی کہ پہر صورت کسیکو نہ دکہائی اٹہار دین رجب سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین مطابق بائیسوین ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳ عیسوی مین وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت نیک بخت بادشاہ ہوا خارجیون کو اوسنی ڈہونڈ ڈہونڈ کر قتل کیا اور جتنی وزیر سرکش اور مغرور اور مفسد تہی اونکو قتل کیا ہمیشہ جبتک وہ بادشاہ رہا حرمین شریفین کے بنا کی تعمیر اور مرمت کرتا رہا یہانتک کہ ۲۴ سولوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین مطابق پندرہوین ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ سولہ سو سترہ عیسوی کو فوت ہوا تیرہ ۱۳ برس اوسنی حکومت کی

مصطفی برادر احمد مذکور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفی بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اوسنی بڑی چین و آرام سی سلطنت کی اور عیش مین ایسا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا بہانجا عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ کے واسطی اوٹہا اوسنی بڑا تہلکہ اوسکی سلطنت مین ڈالدیا تہا اسلئے رعایا نی اوسکی بیعت سی خلع کیا اوسنی دو برس سلطنت کی دوردفعہ تخت پر اس عرصہ مین بیٹہا یہہ خلع ثانی پندرہوین ذی قعدہ ۱۰۳۲ سنہ ہجری کو مطابق دسوین ستمبر ۱۶۲۳ سنہ عیسوی کے ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہانجا مصطفی مذکور کا تہا یہہ درمیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر سے اوتار کر آپ حکومت کرنی لگا تہا اون ایام مین یہہ لڑکا بالغ تہا مگر اوسنی خلایق کی ساتہہ نیک سلوک اور انتظام کی باتین برتین کہ سب لوگ متعجب تہی وہ ہمت عالی اور بلند رتبہ رکہتا تہا مگر اوسکے وقت مین فتنی اور فساد بہت ہوئی ہین یہانتک کہ اونہین فسادونمین وہ شہید ہوا اوسکی مرنی سی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تہا اوسنی چار برس چار مہینی سلطنت کی آٹہوین رجب ۱۰۳۱ سنہ ہجری مین مطابق انیسوین مئی ۱۶۲۲ سنہ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت و امداد بعد معزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹہا اور بغداد کا اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہانتک کہ آخر کو اوسپر غالب آیا اوسکو شراب خواری کے بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ مین چور رہتا تہا اس کثرت شراب خواری کی سبب ایک بیماری مین مبتلا ہوکر پندرہوین شوال ۱۰۴۹ سنہ ہجری مطابق ساتوین فروری ۱۶۴۰ سنہ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سی نکلکر تخت سلطنت پر

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۶ بیٹھا اوسنی نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور مثل اپنی اجداد کی جہادین مصروف ہوا
مگر آخر کو جب وہ بہی خلاف دستور باتین عمل مین لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہرنی لگا
اوسوقت امرا رکبار دولت عثمانیہ نے اوسکو معزول کیا پہر قتل کر ڈالا دش برس اوسنی
حکومت کی اٹہارہوین رجب سنہ ۱۰۵۹ ہجری مطابق اٹہائیسوین جولائی سنہ ۱۶۴۹ عیسوی کو
مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صغیر سن تہا مگر اوسکے
پیشانی سے روشنی سعادت کی تابندہ تہی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصارا
کی زیر حکم اپنی کرلئے فرنگیون سے چہین لئے بعد ازان لہو و لعب مین مشغول ہوکر یہہ دبدبہ اور
حکومت اوسنی خاکین ملادی سب چین و آرام اوسکا مبدل برنج ہوگیا نصارا سے نے
تقویت پاکر اوس سے فتح پائی اسلئے لشکریون نے اوس سے آزردہ ہوکر اوسکو بہت ملامت
کی آخرکار اوسکو تخت پر سے اوتار دیا اوسنی اونتیس ۳۹ برس حکومت کی سات برس
جی کر راہ ملک بقا کی لی کی ماہ جمادالاول سنہ ۱۱۰۴ ہجری مطابق جنوری سنہ ۱۶۸۷ عیسوی
مین وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور باغ کا بہت تہا
اوسکی ایام حکومت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے یہانتک کہ نصارای نے بہی
مسلمانون سے شہرون کی طمع کی اوسکی وزیر کو پر وغلی مصطفی نی فرنگیون کا مقابلہ
کرکے اونکو شکست دی اور بادشاہ مذکور کو اس امر کا کچہہ بہی خیال نہ تہا کیونکہ وہ
زیسی راہ بہی پر نہ چلتا تہا تین برس وہ بہی بادشاہت کر کی چہبیسوین ۲۲ ماہ رمضان
سنہ ۱۱۰۲ ہجری مطابق تئیسوین ۲۳ جنوری سنہ ۱۶۹۱ عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا

احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور دادگستری کر کے
تہلکہ لوگون کی دلون سی رفع کیا اسیکی ایام سلطنت مین کو بروغلی وزیر مذکور جو فرنگیون سے
لڑا تہا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازان گیارہوین جمادالاخر
سنہ ۱۱۰۶ گیارہ سو چہہ ہجری مطابق ستائیسوین ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵ سولہسی پچانوین عیسوی
کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرون کی حاکمون سی تحفہ و تحایف
لینے دینے کی رسم پیدا کی تہی لیکن اوسکی ایام حکومت مین بہی بہت فساد ہوئی اور لشکریون
نے بہی اوسکا مقابلہ کیا یہانتک کہ اوسکو تخت پر سی اوتار دیا اور مفتی کبیر کو مقتول
کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد معزول ہونی کی وہ بہی سنہ ۱۱۱۶ گیارسو سولہہ
ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ سترہ سو تین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹہا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنون کو چن چن کر قتل کیا
اور فرنگیون سی اوسنی سازش کرلی تہی چنانچہ حمایت مین آرہی تہی اور عجم کی طرف
اسباب حرب اور جنگ اسنی بہیج دیا تہا اسیکی الیسی امر واہیات اوسی ہوئی کہ لشکریون
نی حملہ کر ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی معزول کر دین اسلئی اوسنے آپ ہی اپنی
تیئن دانائی سی معزول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد معزول ہوتی سکے
چہہ برس اور زندہ رہا سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اڑتالیس ہجری مطابق سنہ ۱۷۳۶ سترہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۸ سو چھتیس عیسوی مین فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی جسکو محمود بھی کہتی ہین

سلطان محمد خامس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی تھی اوسنی تلوارین اور نیزی ہوا کر دشمنون کا مقابلہ کیا اور روُن پر غالب آیا پچیس ۲۵ برس اوسنی بادشاہت کی ستائیسوین صفر ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑسٹھ ہجری مطابق تیرہوین ۱۳ دسمبر ۱۷۵۴ سترہ سو چون عیسوی مین فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت تنزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلئی اوسنی کوشش کرکی اصلاح سلطنت کی کی اور شراب خواری سی لوگونکو ممانعت کی چار برس سلطنت کرکی بہت مال اور بہی چھوڑ کر پندرہوین صفر ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر ہجری مطابق انتیسوین ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ سترہ سو ستاون عیسوی مین فوت ہوا

مصطفی ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اہل ذمہ کا رفاہیت اور آسائش سی رہنا منع کیا اوسکے ایام سلطنت مین مصر سی حکومت باشورہ منقطع ہوئی اس ریاست کی متولی غلام ہوئے جسکی حکومت کو ممالیک کہتی ہین سترہ ۱۷ برس وہ بھی حکومت کرکی ۱۱۸۸ گیارہ سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ عیسوی مین فوت ہوا

عبد المجید بن احمد

سلطان عبد المجید بعد اوسکے تخت نشین ہوا اوسکے سر پر تاج شاہی مزین کیا گیا ایام حکومت مین

بیان بادشاہان مصر کا

حکومت مین غلامون کی ہاتہہ سی لوگ بہت ظلم سہتی تہی کیونکہ اونکا حمایتی علی بیگ مشہور تہا جسکا

خوف رعیت بہت مانتی تہی جب یہہ بادشاہ حکومت کرنی لگا باوجود اسکی کہ بہت نرم خو اور

کم آزار آدمی تہا اور مکان سی باہر بہی نہ نکلتا تہا مگر رعیت کو آسایش اور آرام پہنچایا اور جو اونپر

ظلم ہوتی تہی یکقلم موقوف ہوئی اوسکے ایام سلطنت مین ملک فرانس مین لشکرون کو قواعد

اور فن لڑائی کی سکہلائی گئے پندرہ برس وہ سلطنت کرکی سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین مطابق

سنہ ۱۷۸۹ سترہ سو نواسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تہا اوسکی وقت مین قریب تہا

کہ پہر سلطنت اس خاندان سی جاتی رہتی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اوسکی بادشاہ ہونی سی

لشکریون اور رعایا کی دلونمین تاب و طاقت پیدا ہوئی اوسیکے ایام حکومت مین فرانس

کی باشندی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اونہون سنے قاہرہ مین گہس کر غلامان فاجرہ کو مقتول

کیا بعد ازان فرنگی وہان سی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ کا

متولی ہوا جب بادشاہ مذکور سنے ترتیب اور انتظام نیا کرنا شروع کیا لشکریون نی دیکہا

کہ یہہ راسئے بی فایدہ ہی اسلئی بعد انتیس ۲۹ برسکی اوسکو معزول کردیا اور پہر فرقہ طور شیہ سنے

اوسکو قتل کیا وہ درمیان سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۹ عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع بعد اوسکے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ و فساد جو اوسکی وقت مین

واقع تہا ہنوز فرو نہوا تہا چونکہ یہہ بہی یعنی چچا مذکور کی قتل ہونے مین معاون و شریک تہا

اسلئے بعد چند روز کے وہ بہی اپنی سزا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری

بیان بادشاہان مصر کا

۲۲۰ مطابق سنہ ۱۸۰۸ اٹہارہ سو آٹہہ عیسوی مین مقتول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسنی مدت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم نی پرورش کیا تہا وہ تربیت یافتہ آدمی تہا اپنی اجداد کی طور پر اوسنی بہی جہاد کئے ۳۲ بتیس برس اوسنی حکومت کی سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری مین مطابق سنہ ۱۸۳۹ اٹہارہ سو اونتالیس عیسوی کی فوت ہوا

عبد المجید بن محمود یہہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہے

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری مین تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل کہ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی مین وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اپنی وقت تک حاکمان مصر کے تاریخ تمام کر چکا ہون اب کچھ تہوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکہتا ہون

محمد علی پاشا

واضح ہو کہ گرچہ شعرا مصر اور مورخین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تعریف سب ہی نہج سی اچہی لکہی مگر حاصل کلام اونکی کا یہہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دلیری مین یہہ شخص بیشک قوی اور مضبوط اور دل چلا آدمی ہے لیکن بعض قواعد اوسکی ملک مین بہت خراب اور ظلم کرنے کے قوانین مین جنکا خلاصہ اوسکے ظلم کا نہایت ہوا ایک شخص جسنی اوس ملک کی سیر کی ہے یوسف خان کمل پوش وہ اپنی کتاب مین وہان کی حالات مین یہہ لکہتا ہے کہ ایک روز مین سوار ہو کر واسطی تماشا دیکہنی شہر کے گیا آدمیون کو میلی اور بیشتر کپڑی پہنی ہوئی پایا اکثرون کو کانا دیکہا بعد دریافت معلوم ہوا کہ لوگ وہان کے

بیان بادشاہان مصر کا

وہان کی اپنی اولاد کی ایک آنکھہ یا اگلی دانت بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علے ۲۹۱
پاشا کی پھوڑ توڑ ڈالتی ہین اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سی کہ بدتر غلامی سی ہے
بچانے ہین کوئی شخص نوکری فوج شاہی مین بخوشی نہین قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
رکھتا ہے کیونکہ بمجرد نوکر ہونے کے سپاہی کے ہاتھہ پیر داغ غلامی بموجب حکم بادشاہ
کے دیا جاتا ہی چھاونی فوج کی مانند خانہ ہائے خوک مٹی اینٹ سی بنی ہے اونچا د
اوسکا ایسا کہ کوئی آدمی سیدھا نہ کھڑا ہو سکے وسعت اتنی کہ ایک سوا دوسرا نہ رہ سکے
شام کو گوشت چاول کا ہریسہ پک کر طباقون مین لگا کر ایک طباق مین لیکر لشکریون کو
شریک کرتے ہین اسطرح کھانا کو ملتا ہے غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
بڑی بیان کرتے ہین ان ایام مین محمد علی پاشا نے بردہ فروشی بالکل مصر سی موقوف
کروا دی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار مین چھپا ہے والا نہ اس شہر مین بردہ فروشی
بہت کثرت سی ہوتی تہی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۴۷ء اٹھارہ سو سنتالیس عیسوی مین
اکاسی برس کی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کاروبار سلطنت ہی ——
محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہی ہمارے
زمانہ مین جو ۱۸۴۷ء اٹھارہ سو سنتالیس عیسوی ہین اس سال تک بہت علوم زبان فرنچ
سی عربی مین ترجمہ کروا کے چھپوا دئے ہین اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہین
اور چند لوگون کو مدت سی اوسنی پارس مین جو دار السلطنت ملک فرانس کی ہے واسطی
سیکھنی علم ڈاکٹری وغیرہ کی بھیجا اگر علوم کہلوائی اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ و وظیفہ
پاتے ہین ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمین درس و تدریس اونکی بار سے ہی
سوا ازین وہ خود بھی خلق اللہ کی خیرخواہی مین اپنی ذات سی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشجات کی دیکھنی والی کو چاہئی کہ اگر کہین بادشاہونکی نامون مین کچہہ فرق پاوی یا آنکہ ابو الفدا کی لکہی کی مطابق نام نہو یا انکہ اوسکی ایام حکومت مین اختلاف ہو وہ کچہہ اور بیان کرتا ہو اور ان نقشجات مین اور تعداد مندرج ہو یا انکہ تقدیم وتاخیر ہو تو اوسکو غلطی نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جابی پر ایسا ہی ہوا ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ ابو الفدا ایک مورخ ہے اوسکی نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنی اپنی تاریخمین لکہا ہے اور حمزہ اصفہانی اوسی پہلی کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب سی یہہ نقشجات مینی طیار کئے ہین اوسکی نزدیک بہی جو معتبر اور محقق حال دریافت ہوا ہی اوسنے اپنی کتاب مین مندرج کیا ہی اگر نقشجات صرف کتاب ابو الفدا سی طیار کئے جاتے تو کچہہ فایدہ متصور نہ تہا بلکہ تکریر مطالب کی ہوتی اب اس صورت مین دو تاریخین ہوگئین حمزہ اصفہانی کی کتاب سی یہہ نقشجات طیار کئی گئے انہین اور ابو الفدا مین کچہہ اختلاف ہی لیکن بہت نہین ہے بروقت دریافت حال کی معلوم ہو جاویگا جو صاحب ان نقشجات سی جس کسیکا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفحہ ابو الفدا مین دیکہہ کر اوسکی مقام پر دیکہہ لے اور جن بادشاہون کا حال ابو الفدا نے نہین لکہا اور وہ تتمہ مین موجود ہے اوس خانہ مین لفظ ت لکہا گیا ہے تتمہ مین دیکہہ لے

نقشہ اون انبیا کا جنکا ذکر ابو الفدا مین آیا ہی اور حکام بنی اسرائیل کا

حکام بنی اسرائیل کا

بربعم غلام سلیمان عہ		۶۶	یہو یاقیم ابن یوشیا	۱۱سال	۷۴
افیا ابن رحبعم	۳سال	۶۷	یخینو ابن یہو یاقیم	۱۰۰یوم	
آسا ابن افیا	۴۱سال	۶۷	خرقیا نبی عہ		۷۲
یہوشافاط ابن آسا	۲۵سال	ایضاً	دانیال نبی عہ		۷۲
یہورام بن یہوشافاط	۸سال	۶۸	ارمیا نبی عہ		۷۲
اخزیاہو ابن یہورام	۱سال	۶۸	صدقیا	۱۱سال	۷۴
مساۃ عثلیا ہو جادوگرنی لڑکی سلیمان کی	۷سال	۶۸	اسکے بعد سلطنت بنی اسرائیل تمام ہوئی		
یوآش ابن اخزیاہو	۴۰سال	۶۸	ملوک اسباط کا حال جنہوں نے سلطنت کی	۲۶۱ سال کی	۶۹ سے ۷۲ تک
امصیاہو ابن یوآش	۲۹سال	۶۸	بخت نصر کا حاکم ہونا		۷۲
عزیاہو ابن امصیاہو	۵۲سال	۶۸	بیت المقدس کی ویرانی		۷۴
یوتم ابن عزیاہو	۱۶سال	ایضاً	عزیر نبی عہ		۷۷
اُحز ابن یوثم	۱۶سال	۶۹	ذکر یونس عہ ابن متی		۷۸
حزقیا ابن اُحز	۲۹سال	۶۹	ذکر ارمیا نبی عہ کا		۷۹
منسّا ابن حزقیا	۵۵سال	۷۲	ذکر ذکریا اور یحیی عہ کا		۸۲
آمون بن منسا	۲سال	ایضاً	ذکر حضرت عیسی عہ کا		۸۴
یوشیا ابن آمون	۳۱سال	ایضاً	ذکر تباہ و ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ		۹۱
یہویاحاز ابن یوشیا	۳ماہ	ایضاً	سکندر ابن فیلبس		۱۰۳
			ملوک طوائف		۱۱۲

مصر کے فرعونوں کا نقشہ

بادشاہان مصر کا نقشہ یعنی اون بادشاہونکا جو فرعون کہلاتے تہے عام ہے کہ قبطی ہو یا عملیقی اور بعد فرعون حکی بادشاہ ہوی ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بیصر ابن حام ابن نوح عم	۱۴۴
۲	مصر ابن بیصر	ایضاً
۳	قبط ابن مصر	ایضاً
۴	انتریب ابن مصر	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً
۶	تدرراس	ایضاً
۷	مالیق ابن تدرراس	ایضاً
۸	حرابا ابن مالیق	ایضاً
۹	کلکلی ابن حرابا	ایضاً
۱۰	حربیا ابن مالیق	ایضاً
۱۱	طولیس ۳	ایضاً
۱۲	ملکہ جوریان ہمشیرہ طولیس	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً

اب دورہ قبطیون کا گیا اور قوم عمالیق بادشاہ ہوئے اول بادشاہ اونکی خاندان سے ولید ہوا پہر وہ لوگ جو اس نقشہ مین مندرج ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱۴	ولید بن دومغ	۱۴۵
۱۵	ایان ابن ولید	ایضاً
۱۶	دارم ابن الریان	ایضاً
۱۷	کاسم ابن معدان	ایضاً
۱۸	ولید ابن مصعب	ایضاً
۱۹	ملکہ دلوکہ قبطیہ عجوز	۱۴۸
۲۰	درکون ابن کیطوس قبطی	ایضاً
۲۱	نوذس	ایضاً
۲۲	تقاشس	ایضاً
۲۳	مرنیا	ایضاً
۲۴	استماذس	ایضاً
۲۵	بلطوس ابن میکاکیل	ایضاً
۲۶	مالوس	ایضاً
۲۷	ماکیل	ایضاً
۲۸	بولہ یعنی ششیشاق	ایضاً
۲۹	فرعون اعرج	ایضاً
۳۰	بخت نصر	۱۴۹
۳۱	کسرخوش الفان	۱۴۹
۳۲	مخارسب مویل	ایضاً

اسکی ایام حکومت مین بقراط حکیم تہا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر ہوگیا اور نواب فارس کی حکومت کرتی رہی جبتک کہ سکندر رومی ظاہر ہوا اور فارسیون سی لڑائی ہوئے

پہر قبطی بادشاہ ہوئے

اسیمین ہاجرہ بی بی سارہ کو ولد … [illegible]

حکماء یونان کا نقشہ

نقشہ اون حکماء یونان کا جنکا ذکر ابو الفدا مین آیا ہے

نام	صفحہ	نام	صفحہ
ثالیس الملطی	۲۰۴	حکیم فلوطیس	۲۰۶
ابیدقلیس	ایضاً	حکیم فولس اجانیطی	ایضاً
فیثاغورس	ایضاً	نشلون متعصب	ایضاً
حکیم بقراط	ایضاً	مقسطراطیس	۲۰۷
حکیم سقراط	ایضاً	منطر الاسکندری	ایضاً
افلاطون	۲۰۵	مورطس	ایضاً
ارسطاطلیس یا ارسطو	ایضاً	مغنس حمصی	ایضاً
حکیم طیادس	ایضاً	مشرودیلوس	ایضاً
حکیم برقلس	ایضاً	بطلمیوس — اور جالینوس	ایضاً
سکندر فردوسی	۲۰۶	حکیم اقلیدس مصنف تحریر اقلیدس	۲۰۸
فرفوریوس	ایضاً		

نقشہ جہان کی امتون کا جو ابو الفدا مین مذکور ہین

حکام طبرستان کا نقشہ

نمبر	نام	تعداد حکومت	سنہ وفات	سنہ جلوس	صفحہ
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۸ ماہ ۶ یوم	سنہ ۲۷۰	سنہ ۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		سنہ ۲۷۰	
۳	محمد بن ہارون			سنہ ۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		سنہ ۲۸۸	
۵	ناصر	۲ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۳۰۴	سنہ ۳۰۱	
۶	اسفار بن شیرویہ			سنہ ۳۱۶	
۷	مرداویج جیلی	۱ سال ۳ ماہ ۲۱ یوم	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۱۹	
۸	علی بن بویہ			سنہ ۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۱ ماہ		سنہ ۳۲۳	

یہہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ حمزہ اصفہانی سی طیار کی گئی ہی بعض بادشاہ اس جدول مین وہ بہی داخل ہین جنکا حال کتاب ہذا مین نہین لکہا گیا

طبقہ اول فیشدادیہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	اوشہنج فیشداد	۴۰ سال	۹۷	فارسی لوگ اسکو اور اسکی بہائی مسمی ویکرت کو بنی تصور کرتے ہین
۲	طہمورث بن نوبجہان	۳۰ سال	۹۸	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوبجہان	۷۱۶ سال	۹۸	اسنی ایک پل دجلہ پر بنایا تہا جسکو سکندر نے توڑکر خراب کیا پہر ویسا نہ بن سکا
۴	بیوراسپ بن اروندراسپ	۱۰۰۰ سال	۹۹	اسیکو ضحاک کہتی ہین
۵	فریدون ابن اثفیان	۵۰۰ سال	۱۰۰	اوسکی تیس برس بعد اسکی ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل ع ظاہر ہوئے تہے
۶	منوچہر	۱۲۰ سال	۱۰۱	اسکی ایام حکومت مین حضرت موسی ع ظاہر ہوئے
۷	افراسیاب ترکی	۱۲ سال	۱۰۲	یہہ بہت مفسد تہا اسنی عمارات خراب کین کوئی آبادی نہرین بند کردین رعایا کو بہت تکلیف دیسے
۸	زو ابن طہماسپ	۳ سال	ایضاً	خراج رعایا سی اوسنی یکقلم موقوف کردیا تہا تمام بلاد اور کندیگی انہار مین مصروف رہا افراسیاب کے سبب عمارتین خراب ہوگئی تہین بنائین
۹	گرشاسف	۹ سال	۱۰۲	

طبقہ اول تمام ہوا اس طبقہ مین نو بادشاہ گذری ہین جنہون نے دو ہزار چار سو ستر
سے یا بموجب بیان بہرام ابن مردان شاہ کے دو ہزار سات سو چونتیس برس کی عرصہ
مین بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت ابتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوون کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدای نامہ سی نقل کے ہی چونکہ اوسمین ایسی تعداد ایام
حکومت کی لکھی ہے کہ جسکا اعتبار نہین آتا اور عقل مین بہی وہ نہین آسکتی اسلئی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر معتبر معلوم ہوتے ہے اور یہہ بات بہی واضح ہو
کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا مین جسکی نسل پہیلی یعنی والد بشر کیومرث
گلشاہ گذرا ہے جیسکہ ہندوون کے نزدیک برہما جو اور مسلمانون وغیرہ کے
نزدیک حضرت آدم علیہ السلام گذرے ہین اسیطرح پر اہل فارس کیومرث کو کہتے ہین
کہ وہ اول اول دنیا پر تہا اوسنے تیس برس بادشاہت زمین کی کے ہے بعد اپنے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑ سے تہی نام لڑکے کا مشی تہا اور لڑکے کو مشیانہ
کہتے تہے ستر برس تک ان دونون سے اولاد نہوئے بعد انقضائی میعاد مذکورہ بالا کے
اٹہارہ بچے اونسی پیدا ہوئے جو کہ پچاس برس کی عرصہ مین پیدا ہوئی تہی بعد اون مشی
اور مشیانہ کی مرنی کی چورانوین برس آٹہہ مہینی تک دنیا بدون بادشاہ کے پڑی رہی
کو سئے مالک نہ تہا کیومرث کے فوت ہونی سے اوشہنج کے بادشاہ ہونے تک دو سو
چورانوین برس آٹہہ مہینے دنیا بلا حاکم رہی بعد ازان اوشہنج بن فروال بن سیامک
بن مشی بن کیومرث بادشاہ ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کے
اون بادشاہون کی تعداد ایام حکومت ابو الفدا نے بسبب غیر معتبر ہونے
کے چہوڑ دی تہی جو مینی جدول ذیل مین لکھہ دی ہے

[illegible]

طبقہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ کتاب	
۱	کیقباد بن زو	۱۰۰ سال	۱۰۳	تعمیرات کرتا رہا اور دسوان حصہ پیداوار زمین محصول سرکار کے اوسنے مقرر کیا
۲	کیکاوس	۱۵۰ سال	۱۰۴	تند خو تھا بہت سردار اوسنے قتل کئے ایک مکان ہوا دار معلق اوسنے بنایا تھا اوسکو صرح کہتے ہین
۳	کیخسرو	۶۰ سال	۱۰۵	اسکی ایام حکومت مین حضرت سلیمان علیہ السلام ہوئے فارسی گمان کرتے ہین کہ کیخسرو بھی ایک نبی گذرا ہے
۴	کیلہراسپ	۱۲۰ سال	۱۰۶	اسکی ایام حکومت مین بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے یہودیون کو قید کیا
۵	کی گشتاسپ	۱۲۰ سال	۱۱۰	اسکی ایام حکومت مین زردشت نبی کا مذہب ظاہر ہوا تھا اسنے زردشت کا مذہب مان لیا تھا
۶	کی اردشیر بن اسفندیار	۱۱۲ سال	۱۱۱	بڑا بادشاہ ہوا اوسکو عبرانی مین کورش کہتے ہین اہتمام بیت المقدس کے تعمیر کے تھے
۷	خمانی بنت اردشیر	۳۰ سال	۱۱۲	یہہ عورت اپنی باپ اردشیر کی نکاح مین تھی اوسی دارا پیدا ہوا ــ ہزار ستون ایک مکان اوسنے تعمیر کیا ہے
۸	دارا ابن بہمن	۱۲ سال	۱۱۲	یہہ شخص بانی طور قاصدی کا ہی اسی نے قاصد کی ہاتہہ خبر کرنے کا طریقہ نکالا ہے
۹	دارا ابن دارا	۱۴ سال	۱۱۳	اسکے زمانہ مین سکندر درمیان زمین مغرب کی ظاہر ہوا
۱۰	سکندر	۱۴ سال	ایضاً	اسنے بہت خونریزی کی سات ہزار اشراف قتل کئے فارس مین بیمار ہو کر فوت ہوا ایران مین بارہ شہر اسکے آباد کئے ہوئے ہین ہرایک کا نام اسکندریہ ہے

اس دوسری طبقہ مین کل نو بادشاہ فارس کی گذرے ہین جنکی اول نام پر لفظ کے
ہوتا تہا اونہون نے سات سو اٹہارہ ۷۱۸ برس تک حکومت تفصیل مذکور سے ہی
بعد اونکی سکندر رومی نی چودہ برس حکومت کی اوسکے بعد رومیون اور وزرا
فارس کی حکومت کا چون ۵۴ برس تک دورہ رہا کل اٹہتہر ۷۸۶ برس دارا کے
زمانہ سی تا اختتام دورہ رومیون کے گذرے

طبقہ تیسرا ۳ اشغانیہ

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اشک بن دارا	۱۰ سال		اسکا ذکر ابو الفدا نی نہین لکہا
۲	اشک بن اشکان	۲۰ سال	۱۱۷	
۳	شاپور بن اشکان	۶۰ سال	ایضاً	اسکی زمانہ مین حضرت عیسی عم ظاہر ہوے اور عراق مین اسنی ایک نہر نکالی ہے
۴	بہرام ابن شاپور	۱۱ سال	۱۱۸	
۵	بلاش ابن بہرام	۱۱ سال	ایضاً	

۶	ہرمز بن بلاش	۱۹ سال	۱۱۸	سنہ ۵۲۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی بن بلاش	۲۴ سال	ایضاً	سنہ ۴۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن ہرمز	۱۷ سال		
۹	بلاش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۲۴ سال		
۱۱	بلاشان	۴۲ سال	۱۱۸	سنہ ۵۰۰ سکندری مین فوت ہوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۱۳ سال	۱۱۸	سنہ ۴۳۷ سکندری مین فوت ہوا یہہ آتش پرست تھا
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۳۲ سال		عرصہ مین مطابق
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		ترتیب ہدبرسکی
۱۵	بہافرید بن اشکانان	۱۵ سال		جنہون نے چار سو
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۴۲ سال		ستاسی حساب مین
۱۷	گودرز بن اشکانان	۲۴ سال		بتیس بادشاہ
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۴ سال		ہی سن بعد اسکندر حکومت کی
۱۹	اردوان ثانی	۱۳ سال	۱۱۸	تمام ہوا یہ طبقہ تفصیل مذکور سے

طبقہ چوتہا اکاسریہ

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اردشیر بن بابک	۱۴ سال ۱۰ ماہ	۱۱۹	تیس برس تک ملوک طوائف سی لڑتا رہا بعد اوسکی تباہ کرنیکی چودہ برس حکومت بعضی تیرہ اور بعضی گیارہ برس بیان کرتی ہین
۲	شاپور بن اردشیر	۳۰ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکی زمانہ مین مانی نبی کاذب ظاہر ہوا تہا
۳	ہرمز ابن شاپور	۲ سال	۱۲۰	یہہ پہلوان اور شجاع و بہادر تہا سنہ ۵۶ سکندری مین فوت ہوا
۴	بہرام بن ہرمز	۳ سال ۳ ماہ	۱۲۰	شروع سنہ ۵۶۴ سکندری سے فوت ہوا
۵	بہرام ابن بہرام	۱۷ سال	۱۲۱	سنہ ۵۸۱ سکندری مین فوت ہوا
۶	بہرام ابن بہرام ابن بہرام	۴ سال ۴ ماہ	ایضاً	سنہ ۵۸۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	نرسی ثانی بہرام ابن بہرام	۹ سال	ایضاً	سنہ ۵۹۴ سکندری مین فوت ہوا
۸	ہرمز ابن نرسی	۷ سال	ایضاً	ابو الفدا نے لکہا ہی کہ اسنی نوی برس سلطنت کی ہی سنہ ۶۰۲ سکندری فوت ہوا حمزہ اصفہانی سات برس تبلاتا ہی
۹	شاپور بن ہرمز	۷۲ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچہا آتا تہا
۱۰	اردشیر بہائی شاپور کا	۴ سال	۱۲۴	آسمانی رنگ چہینٹ کا لباس مع پیجامہ چہینٹ کی وہ پہنتا تہا تاج اوسکا سبز تہا
۱۱	شاپور ابن شاپور	۵ سال	ایضاً	
۱۲	بہرام بن شاپور کرمانشاہ	۱۱ سال	۱۲۵	اوسکو کرمانشاہ بھی کہتی ہین اوسنی تمام عمر مین کسی کی عرضی نہ سنی بعد اوسکی مرنیکی تمام ناشتون کی عرضیان بند نکلین کبھی انصاف اوسنی نہ کیا تہا

۱۳	یزدگرد اثیم بن بہرام	۲۱ سال ۵ ماہ ۱۸ روز	۱۲۵	اوسکو مجرم اور اثیم اور ظالم بہی کہتی ہیں
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۱۱ ماہ	۱۲۵	اوسنی بہت آثار درمیان ترکستان اور روم اور ہندوستان کے چہوڑی ہیں اوسکی وقت [illegible]
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۱۴ سال ۴ ماہ ۱۸ روز	۱۲۶	اور ہمہ لہو ولعب میں بہت رہتا تہا رعایا اوسکے [illegible] کام [illegible] دیتا تہا
۱۶	فیروز بن یزدگرد	۱۷ سال	ایضاً	ابو الفدا کہتی ہیں ۲۷ برس ملکی ہیں اسنی کئی شہر تعمیر کئی ہیں ایک شہر میں دوسرا حصہ ہند پر ایک ری میں ایک جرجان میں
۱۷	بلاش ابن فیروز	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن فیروز	۴۱ سال	ایضاً	اسکی زمانہ میں مزدک کافر نبی کاذب ظاہر ہوا تہا جسنے زنا مباح کردیا تہا
۱۹	کسری بن قباد	۴۸ سال	۱۲۹	سات شہر اوسنی آباد کئی ہیں اور بہت شہر فتح کئے ہیں
۲۰	ہرمز بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اسکی گہر میں تین ہزار بیوی اور بارہ ہزار لونڈیاں گانی بجانی والی تہیں اور چہہ ہزار
۲۱	کسری بن ہرمز بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پہرہ اوسکی گہر پر لگتا تہا — اور آٹہ ہزار پانسو گہوڑی اوسکی اصطبل
۲۲	قباد ابن کسری بن شیرویہ	۸ ماہ	۱۳۹	میں خاص اوسکے سواری کی تہی — اور نوسو ساٹہ ہاتہی اور بارہ ہزار خچر
۲۳	اردشیر شیرویہ	۱ سال ۶ ماہ	۱۳۹	باربرداری کی واسطی اور بیس ہزار اونٹ نعمان ابن منذر کو اوسنی ہاتہی کی سامنے
۲۴	بوران دخت بنت کسری	۱ سال ۴ ماہ	۱۴۱	ڈلوا کر قتل کیا اور اوسکی بال بچی سستی قیمت کو فروخت کئی
۲۵	فیروز خشنشنده	چند روز	ایضاً	
۲۶	ارزمین دخت بنت پرویز	۶ ماہ	ایضاً	
۲۷	خورزاد خسرو ابن پرویز	ایکسال	۱۴۲	
۲۸	یزدجرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

۴۴۰۹

چہار ہزار چہار سو نو برس اور نو مہینے بائیس روز کے عرصہ مین ان چہاسٹھہ بادشاہون نے حکومت فارس کی کی واضح ہو کہ ابتدا ظہور تناسل اور پیدائش دنیا سی آخر ایام دولت ملوک فارس تک یہہ بادشاہ جو ان چار جدولون مین مذکور ہوئے گذرے ہین جنکی تعداد چہاسٹھہ ہے

اسجائی سی جدولین روم کے لکھتا ہون

نقشہ ملوک مقدونیہ کا جو بعد سکندر کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفحہ	
۱	بطلیموس بن ارنب	۴۰ سال	۱۵۰	اسکو شتیسون ابن لاغوس کہتی ہین اوسکا لقب منطقی بہی ہے
۲	بطلیموس بن بعوس محب الاب	۳۸ سال	۱۵۱	فیلوذفوس نے ہی توریت کا ترجمہ یونانی مین زبان عبرانی سی کروایا ہے
۳	بطلیموس صانع	۲۶ سال	ایضاً	اور اخیطس اسکو کہتی ہین
۴	بطلیموس محب الاب فیلو بطور	۱۷ سال	۱۵۱	اسنی بنی اسرائیل سی جہاد کیا اور اوسکو قید مین رکہا اسکی زمانہ مین انطیا خوس نے شہر انطاکیہ بسایا تہا
۵	بطلیموس نجومی فیفنوس	۲۴ سال	ایضاً	درمیان سنہ ۱۳۱ سکندری مین فوت ہوا
۶	بطلیموس محب ام	۳۵ سال	ایضاً	اسکو فیلو میطور کہتی ہین
۷	بطلیموس صانع ثانی	۲۹ سال	ایضاً	انطیاخوس کی لڑائی گیا تہا جب سنا کہ وہ مر گیا ملک شام کا مالک ہوگیا ۔ اسکو اور اخیطس بہی کہتے ہین
۸	بطلیموس مخلص	۱۷ سال	ایضاً	درمیان سنہ ۲۱۱ سکندری کی فوت ہوا
۹	بطلیموس اسکندری	۲۰ سال	ایضاً	اسکو سوطیرا بہی کہتی ہین
۱۰	بطلیموس سیدربطس	۹۰ سال	۱۵۱	

١١	اسکندروس	٣ سال	١٥١	سنہ ٢٢٣ سکندری مین فوت ہوا
١٢	بطلیوس جدیدی	٨ سال	١٥٢	سنہ ٢٣١ سکندری مین فوت ہوا
١٣	بطلیوس خبیث	٣٠ سال	١٥٢	سنہ ٢٦٠ سکندری مین فوت ہوا
١٤	قلوبطرا بنت مخنہ	٢٢ سال	ایضاً	یہہ عورت علم دوست تھی کتب افلاطون اور ارسطو اور بقراط کے اوسنے جمع کروائین

ان تیرہ بادشاہون نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابوالفدا دوسو پچہتر ٢٧٥ برس تبلاتا ہی

نقشہ ملوک رومیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
١	یولیوس	٧ سال	١٥٣	
٢	اغسطس قیصر	٥٦ سال سنہ ٤٤ ابو	ایضاً	اصفہانی کہتا ہی کہ اسکی بیالیسوین سال جلوس کی مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوئی اور ابوالفدا کہتا ہی کہ اکتیسوین سال مین پیدا ہوئی
٣	طباریس	٢٣ سال	ایضاً	اسکی وقت مین مسیح علیہ السلام آسمان پر چلی گئی یہہ بانی شہر طبریہ کا ہی
٤	طباریس غالیس	٤ سال	١٥٤	
٥	قلودیس	١٤ سال	ایضاً	اسنے یعقوب حواری کو قتل کرکی نصاری کی مارنیکا حکم دیا یہہ شخص اول قاتلین نصاری سی شمار کیا جاتا ہے
٦	نیرون	١٤ سال	ایضاً	اسنے شمعون اور بولس حوارے کو اور ایک جماعت نصارے کو قتل کیا
٧	طاطس اور اسپسیانوس	١٣ سال	ایضاً	ان دو شخصون نے بالمشارکت بادشاہت کی یہود سے لڑا بیت المقدس کو جلایا
٨	دومطیانوس	١٥ سال	١٥٥	اسکے زمانہ مین یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ فطموس مین گیا
٩	طرایانس	١٩ سال	ایضاً	

نمبر	نام	مدت	سنہ	کیفیت
۱۰	ادرپانس	۲۱سال	ایضاً	اسنی بہی باقی ماندہ مکانات بیت المقدس کی خراب کئی
۱۱	انطونیوسس	۲۳سال	۱۵۵	اسنی پہر کر بیت المقدس کی تعمیر کروائی اور اوسکا ایلیا نام کہا
۱۲	مرقس	۱۹سال	۱۵۵	
۱۳	قومودسس	۱۳سال	۱۵۶	
۱۴	سویرس	۱۸سال	۱۵۷	
۱۵	انطونیوس	۷سال	۱۵۷	
۱۶	انطونیوس ثانی	۴سال	۱۵۷	اسکی آخر ایام سلطنت مین جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکندر بامیاس	۱۳سال	۱۵۷	
۱۸	کمسمس	۳سال	ایضاً	
۱۹	غزدیانس	۶سال	ایضاً	
۲۰	فیلقس	۶سال	ایضاً	
۲۱	دیقیوس	۲سال	ایضاً	اسی کی پاس سی اصحاب کہف بہاگ گئی تہی جب اوسنی نصاری کو قتل کرنا شروع کیا تہا
۲۲	غلس	۱۵سال	ایضاً	
۲۳	قلودیس	۱سال	۱۵۸	
۲۴	بلیس	۶سال	۱۵۸	
۲۵	ابردیس	۷سال ۶ماہ	۱۵۸	
۲۶	دقلطیانس ومقسمیانس	۱۹سال	۱۵۸	ان دونون بادشاہون نی نصاری کو ڈہونڈ ڈہونڈ کر روم مین لاکر قتل کیا اور قید کیا تہا
۲۷	قرویقیس	۵سال	۱۵۸	
۲۸	دقلطیانس	۱۰سال	۱۵۸	

ان تین سو بیاسی (۳۸۲) برس چہہ مہنی مین اٹہائیس (۲۸) بادشاہون نے حکومت کی

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد سال حکومت	صفحہ	
۱	قسطنطین المظفر بن ہیلانی	۳۱ سال	۱۵۸	یہہ بانی قسطنطنیہ شہر کا ہی اسنی بت پرستی چہوڑ کر مذہب نصرانیہ قبول کیا تہا
۲	قسطنطین	۲۴ سال	۱۵۹	
۳	یولیانس بن اخی قسطنطین	۲ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۴	اوالس بن نوحالہ	۱۴ سال	۱۶۰	
۵	تیدوسیس صغیر	۲۴ سال	۱۶۰	
۶	مرقیانس مسماۃ بلنجاریا	۷ سال	۱۶۱	مرقیانس کے جوروہ مسماۃ بلنجاریا تہی ان دونوں نے سات برس حکومت کے
۷	الیون اکبر	۱۶ سال	۱۶۱	
۸	الیون اصغر	یکسال	۱۶۱	
۹	زنین ارمنیاقی	۱۷ سال	۱۶۱	
۱۰	نسطاس	۲۷ سال	۱۶۱	
۱۱	یوسطینس	۹ سال	۱۶۲	کلیسہ رہا کا بانی یہی ہی
۱۲	یوسطنانس	۳۹ سال	۱۶۲	
۱۳	یوسطینس ثانی	۱۳ سال	ایضاً	
۱۴	طبارینس	۴ سال	ایضاً	
۱۵	موریقیس	۲۰ سال	ایضاً	
۱۶	فوقاس	۸ سال	ایضاً	
۱۷	ہرقل اور اوسکا بیٹا	۳۱ سال	ایضاً	

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ مین سترہ بادشاہون مذکورہ بالا نے حکومت کی

تتمہ

واضح ہو کہ حمزہ اصفہانی نے اپنی کتاب مین دیکھی سے ایک فصل نقل کی ہے جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت
مجکو معلوم ہوتی ہے لہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہٖ کرتا ہون دیکھ کہتا ہے کہ مین ایک بادشاہ روم کی کتاب
سے نقل کرتا ہون — کہ قسطنطین بن ہیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونے کی قبل دو سو ستانوین
برس اول تہا اکیس برس اوسنے بادشاہت کی — پہر اوسکی بعد بیٹا اوسکا قسطنطین — ابن قسطنطین
چوبیس برس تک حکومت کرتا رہا یہہ تاریخ عرب کی مقرر ہونی سے دو سو چہیاسٹھ برس اول تہا
اور دو سو بیالیس برس پہلی عرب کی تاریخ کے فوت ہوا وہ درمیان سنہ ۲۵۰ سکندری کی مرا تہا اور
قسطنطین ابن ہیلانی درمیان سنہ ۲۳۶ سکندری کی فوت ہوا — بعد اوسکے یلینوس نے جلوس
کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اسکے سلطنت دو سو چالیس برس قبل تاریخ عرب کی ہوچکی تہی
اوسکے بعد تیدوس نے دس برس چہہ مہینے حکومت کی اوسکی بعد اسطلیوس دس برس نو مہینے تک
حاکم رہا — اوسکی بعد عزدنیوس اور انطلیوس اور تندوس چہہ برس کی عرصہ مین تینون بادشاہون کے
حکومت تمام ہوئی — ان کی بعد ارقادس ابن تندوس بادشاہ ہوا اوسنی تیرہ برس اور تین مہینے سلطنت کی
— بعد ازان تیدوس بن ارقادس نے بیالیس برس ایک مہینے حکومت کی — بعد ازان بسطینوس اور
اسبطینوس نے انتیس برس بادشاہت کی بعد ازان لاوی اکبر نے سولہ برس حکومت کی — پہر لاوی
اصغر نے ایک برس — پہر زنین نے سترہ برس پہر نسطاس نے ستائیس برس چار مہینے حکومت کی
— پہر انطلیس نے نو برس گیارہ مہینے بادشاہت کی — پہر قسطرو ندس بادشاہ ہوا اوسنی اٹہتیس سال
تین مہینے حکومت کی پیغمبر خدا محمد مصطفی صلعم اوسکی ایام حکومت مین پیدا ہوئے تہے اوسکی بعد صطفانس بادشاہ ہوا
اوسنے پانچ برس تین مہینے حکومت کی — اوسکی بعد مرقینوس بادشاہ ہوا اوسنے بیس سال چار مہینے حکومت
کی بیچ میں نبوت اوسکے زمانہ مین ہوئے تہے — پہر فوقاس بادشاہ ہوا اسکے آخر ایام حکومت

حکومت مین ہجرت نبوی ہوئی تہی جس سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹھہ برس حکومت کی —
بعد ازان ہرقل اور اوسکا بیٹا جو شام پر لڑتا تہا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ مین نبی صلعم نے اس دار فانی سے
رحلت فرمائی اکتیس ۳۱ برس اوسنے بادشاہت کی — پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت
مین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ شہید ہوئی اور جنگ صفین بہی اوسکے ایام حکومت مین ہوئے
پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی — اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جورو کا بادشاہ ہوا سترہ ۱۷ برس
اوسنے حکومت کی — پہر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبد الملک بن مروان کے وقت مین وہ
بادشاہ ہوا تہا دس ۱۰ برس اوسنی حکومت کی — پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو ایون بہی کہتی ہین اوسنے
تین برس حکومت کی — بعد ازان طبارس نے سات برس بادشاہت کی پہر اسطینوس زمانہ عمر
بن عبد العزیز کی مین بادشاہ ہوا اوسنے چہہ برس بادشاہت کی — پہر سطاسینوس نی دو برس بادشاہت
کی — پہر تدوس نی دو برس — پہر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت مین خلفاء بنی امیہ کے
خاندان مین بادشاہت نہ رہی تہی اوسنی پچیس ۲۵ برس تین مہینی بادشاہت کی — بعد ازان لاوی بن قسطنطین نے
پانچ برس حکومت کی — پہر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی کم دس ۱۰ برس حکومت کی — پہر
قسطنطین نے چہہ برس سات مہینی بادشاہت کی — اوسکے بعد مسماۃ ملکہ ارینہ بادشاہ ہوئے
یہہ وہ عورت ہی جسنی اپنے باپ سے ملک چہین لیا تہا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی — پہر نقفور ایام ہارون رشید مین
بادشاہ ہوا اوسنی آٹھہ برس نو مہینی بادشاہت کی پہر استرا دبن نقفور بادشاہ ہوا اوسنی دو مہینی بادشاہت کی — پہر میخائیل ابن نوفل
سات برس پانچ مہینی تک بادشاہت کرتا رہا — بعد ازان توفیل بن میخائیل ایام الواثق و مامون مین بادشاہ ہوا بارہ برس تین مہینی اوسنے بادشاہت کی
بعد ازان — اوسکا بیٹا میخائیل بن توفیل اور والدہ اوسکی ایام متوکل باللہ تک اٹہائیس برس تک حکومت کرتی رہی — اس بادشاہ
کی وقت سے اس خاندان مین سے بادشاہت جاتی رہی اور صقلب کی قبضہ مین ہوگئی یعنی عہد مین بسیل صقلبی درمیان سنہ ۲۵۳ ہجری کے بادشاہ
ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعد ازان الیون بن بسیل ایام معتمد مین درمیان سنہ ۲۷۳ ہجری کے بادشاہ ہوا — پہر اسکندروس بن بسیل ایام
مقتدر مین درمیان سنہ ۲۹۹ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مہینی سلطنت کی ایک پہوڑا اوسکی نکلا تہا جسکی صدمہ سے ہلاک ہوا — بعد ازان
قسطنطین بن الیون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن ارمنوس غالب آیا بیٹا اوسکا مدینۃ السلام مین تہا
بعد وفات اپنی باپ کی بہاگ کر روم مین چلا گیا جب وہ ملک پر غالب آگیا اور دار السلطنت ہو کر [illegible] اور ان قسطنطین
بن الیون صاحب اوسپر غالب آئے اونہوں نے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے مقتول ہونیکی قسطنطین ابن الیون درمیان سنہ ۳۰۱ ہجری کی سلطان ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو لخمیین ہا کہتے ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	ملک بن فہم		۱۶۹	زمانہ اوسکا ملوک طوایف کا زمانہ تہا یعنی بعد سکندر کی اوسکو ایک شخص مسمی سلیمہ نی قتل کیا تہا
۲	خدیمہ بن مالک ابن فہم	۶۰ سال	۱۷۰	اسی شخص نے اول لشکرکشی کرنی کی تدبیر نکالی
۳	عمرو بن عدی	۱۱۸ سال	۱۷۲	اردشیر کی زمانہ مین ۱۴ برس دس مہینی اور شاپور کی وقت مین آٹہہ برس دو مہینی حکومت سے کے
۴	امرا القیس بن عمرو بن عدی	۱۱۴ سال	۱۷۳	شاپور ابن اردشیر کی زمانہ مین ۲۳ برس اور ہرمز بن شاپور کی وقت مین ۲ برس ڈیڑہ مہینی بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ۳ مہینی بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۲۳ برس بہرام ثالث کے زمانہ مین ۱۳ برس ۶ مہینی نرسی بن بہرام ابن بہرام کی زمانہ مین ۹ برس ہرمز ابن نرسی کے زمانہ مین تیرہ برس شاپور ذی الاکتاف کی وقت مین ۲ برس ۵ مہینی حکومت کی اسطرح سی اتنی بادشاہتین اسنے دیکہین
۵	عمر بن امرالقیس	۶۰ سال	۱۷۳	شاپور ذی الاکتاف اور اردشیر اور شاپور ابن شاپور کے زمانہ مین تہا
۶	امرالقیس بن البدا بن عمرو	۱۲ سال	۱۷۴	اسنی آگ مین عمرو بن محرق کو جلایا اور یہہ رسم آگ کی اول نکالے
۷	نعمان ابن امرالقیس	۳۰ سال	ایضاً	یہہ بانی خورنق اور سدیر کا ہی
۸	منذر ابن نعمان	۴۴ سال	ایضاً	یزدگرد ابن بہرام گور اور فیروز ابن یزدگرد کی زمانہ مین تہا
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵	یہہ قباد بن فیروز کی زمانہ مین

۱۰	نعمان ابن اسود	۴سال	۱۷۵	قباد بن فیروز کی زمانہ مین موجود تہا
۱۱	ابو یعفر بن علقمۃ الذمیلی	۴۴سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن النعمان	۷سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس اسکو منذر ابن ماء السماء بہی کہتی ہین	۴۲سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت مین بہی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسیکی وقت مین امراء القیس شاعر تہا اور نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۶	عمر ابن منذر	۷سال ۶ ماہ	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۷	قابوس بن منذر	۴سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ مین تہا
۱۸	قیشہرت	۱سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴سال	۱۷۶	ایضاً ہرمز ابن نوشیروان کی زمانہ مین بہی اور تین برس چار مہینی تک سلطنت کے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۲۲سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبیصہ	۷سال	ایضاً	اسکی ایک برس چہی مہینی جلوسکی کی بعد نبی صلعم مبعوث ہوے تہے
۲۲	زادسی	۱۷سال	ایضاً	بوران بنت پرویز کی ایک سال جلوس تک بادشاہ رہا
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ ماہ	ایضاً	
۲۴	بوران بنت پرویز	۷ ماہ		ایام ابو بکر رض اور عمر رض کے مین بوران مذکور کی بہی حیرت کی حکومت سات مہینی کے
۲۵	یزدگرد بن شہریار بن خسرو	۱۹سال		حضرت عمر اور حضرت عثمان رض کے وقت مین وہ بادشاہ حیرت کا ہوا

نقشہ ملوک غسان کا جو اسلام کی ظاہر ہونے سی چار سو برس اول بادشاہت کرتی تہی

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	جفنہ بن عمرو	۴۵ سال ۳ ماہ	۱۷۷	چار سو برس قبل ظہور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تہا
۲	عمرو بن جفنہ	۵ سال	ایضاً	چند کلیسا اوسکی بنائی ہوئی ہین ایک کلیسا حالی مشہور ہی
۳	ثعلبہ بن عمرو	۱۷ سال	۱۷۸	اوسنی ایک کوشک اور حوض بنایا
۴	حارث بن ثعلبہ	۲۰ سال	ایضاً	
۵	جبلہ بن حارث	۱۰ سال	ایضاً	اسنی پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی
۶	حارث بن جبلہ	۱۰ سال	۱۷۸	
۷	منذر بن حارث	۳ سال	ایضاً	
۸	نعمان ابن حارث	۱۵ سال ۶ ماہ	ایضاً	
۹	منذر ابن الحارث	۱۳ سال	ایضاً	
۱۰	جبلہ ابن حارث	۳۴ سال	ایضاً	
۱۱	ایہم ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمرو بن الحارث	۲۶ سال ۲ ماہ	ایضاً	
۱۳	حفنہ اصغر	۳۰ سال	ایضاً	
۱۴	نعمان ابن منذر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نعمان ابن عمرو	۱۷ سال	ایضاً	

١٦	جبلہ ابن نعمان	١٦ سال	ایضاً	
١٧	نعمان ابن الایہم	١٢ سال	ایضاً	
١٨	حارث ابن ایہم	٢٢ سال ٥ ماہ	١٧٩	
١٩	نعمان ابن حارث	١٠ سال	١٧٩	
٢٠	منذر ابن نعمان	١٩ سال	ایضاً	
٢١	عمرو بن نعمان	٣٣ سال ٤ ماہ	ایضاً	
٢٢	حجر بن نعمان	١٢ سال	ایضاً	
٢٣	حارث ابن حجر	٢٦ سال	ایضاً	
٢٤	جبلہ ابن حارث	١٧ سال ١ ماہ	ایضاً	
٢٥	حارث ابن جبلہ	١٢ سال ٥ ماہ	ایضاً	
٢٦	نعمان ابن حارث ابوکرب	٢٧ سال ٣ ماہ	ایضاً	
٢٧	ایہم ابن جبلہ	٢٧ سال ٢ ماہ	ایضاً	
٢٨	منذر ابن جبلہ	١٣ سال	ایضاً	
٢٩	شراحیل بن جبلہ	٢٥ سال ٣ ماہ	ایضاً	
٣٠	عمرو بن جبلہ	١٠ سال ٢ ماہ	ایضاً	
٣١	جبلہ ابن حارث	٤ سال	١٧٩	
٣٢	جبلہ ابن ایہم	٣ سال	١٧٩	

تمام اہل غسان مین ٣٢ بادشاہ گذرے ہین جنکا نام اوپر مذکور ہوا اونہون نے چھ سو سولہ [٦١٦] برس کی عرصہ مین تفصیل مذکور سلطنت کے ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	قحطان بن عابر بن شالح بن نوح		۱۶۳	یہہ اول بادشاہ یمن کا ہوا
۲	یعرب ابن قحطان		۱۶۳	یہی شخص موجد زبان عربی کا ہے
۳	یشحب بن یعرب		ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشحب		ایضاً	اسکو سبا کہتی ہین
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴	
۶	واثل بن حمیر		ایضاً	
۷	السکسک بن واثل		ایضاً	
۸	یعفر ابن السکسک		ایضاً	
۹	عامر بن باران		ایضاً	اسکو ذوریاش بہی کہتے ہین
۱۰	نعمان ابن یعفر ابن سکسک		ایضاً	اسکو معافر بہی کہتے ہین
۱۱	اشیح بن نعمان المعافر		ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد		ایضاً	
۱۳	لقمان ابن عاد بن ملطاط ابن سبا		ایضاً	
۱۴	ذو سدد	سال ۱۵۰	۱۶۵	
۱۵	حارث ابن ذو سدد	سال ۱۲۵	ایضاً	اسکو حارث الرائش کہتی ہین اور یہی تبع اول ہی
۱۶	ذو القرنین الصعب ابن الرائش		ایضاً	

۱۷	ذو المنار ابرہہ ابن ذو القرنین	۱۸۳ سال	۱۶۵	
۱۸	افریقیس ابن ابرہہ	۱۶۴ سال	ایضاً	
۱۹	ذو الاذعار عمر بن ذو المنار	۲۵ سال	ایضاً	
۲۰	شرحبیل بن عمرو		ایضاً	حمزہ اصفہانی نے اسکا ذکر نہین کیا
۲۱	الہداد بن شرحبیل	۷۵ سال	ایضاً	
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۴ سال	۱۶۶	
۲۳	ناشر النعم بن شرحبیل	۸۵ سال	ایضاً	
۲۴	شمر مرعش	۳۷ سال	ایضاً	
۲۵	ابو مالک بن شمر	۵۵ سال	ایضاً	
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۵۳ سال	۱۶۶	یہہ تبع ثانی کہلاتا ہی ابو الفدا کہتا ہی کہ عمران سے اور مرتقیا یہہ دو بادشاہ ابو مالک کی بعد اور گذرے ہین
۲۷	ذو حبشان بن اقرن	۷۰ سال	ایضاً	
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۳ سال	۱۶۷	
۲۹	کلیکرب بن تبع	۳۵ سال	ایضاً	
۳۰	ابو کرب اسعد	۱۲۰ سال	ایضاً	
۳۱	حسان بن تبع	۷۰ سال	ایضاً	
۳۲	عمر بن تبع	۶۳ سال	ایضاً	
۳۳	عبد کلال	۷۴ سال	ایضاً	
۳۴	تبع بن حسان ابن کلیکرب	۷۸ سال	ایضاً	اسکو تبع اصغر بہی کہتی ہین
۳۵	حارث ابن عمر		ایضاً	
۳۶	مرثد بن عبد کلال	۴۱ سال	۱۶۷	

نمبر	نام	مدت	صفحہ	کیفیت
۳۷	ولیعہ بن مرثد	۴۷ سال	ایضاً	
۳۸	ابرہتہ بن الصباح		ایضاً	شاپور کی وقت مین تہا
۳۹	صہبان ابن محرث	۱۵ سال	ایضاً	
۴۰	عمرو بن تبع	۵۷ سال	ایضاً	
۴۱	ذو دشناتر	۲۷ سال	ایضاً	
۴۲	ذو نواس	۲۰ سال	ایضاً	
۴۳	ذو جدن	۲ سال	ایضاً	بادشاہان حمیر کہ ۲۶ شخص دو ہزار بیس برس کے عرصہ مین گذری در ضبط ہو کر بعد تین شخص حبشہ کی بادشاہ ہوئی اور اٹھ نفر فارس کے پہر اہل اسلام کی عمل مین آیا وہ حبشہ کے یہہ ہین
۴۴	ارباط		۱۶۸	
۴۵	ابرہتہ الاشرم صاحب فیل	۲۳ سال	ایضاً	
۴۶	یکسوم	۱۷ سال	ایضاً	
۴۷	مسروق	۱۲ سال	ایضاً	
۴۸	سیف بن ذی یزن			انکی بعد پہر قبیلہ حمیر کو سلطنت نصیب ہوئی

نقشہ اون بادشاہون کا جو جرہم کی اولاد سی مالک حجاز کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ	صفحہ	نمبر	نام بادشاہ	صفحہ
۱	جرہم	۱۸۰	۷	مضاص بن عبد المسیح	۱۸۰
۲	عبد یالیل بن جرہم	ایضاً	۸	عمرو بن مضاص	ایضاً
۳	جرشم ابن عبد یالیل	ایضاً	۹	حارث ابن مضاص	ایضاً
۴	عبد المدان بن جرشم	ایضاً	۱۰	عمرو بن الحارث	ایضاً
۵	ثعلبہ ابن عبد المدان	ایضاً	۱۱	بشر ابن الحارث	ایضاً
۶	عبد المسیح بن ثعلبہ	ایضاً	۱۲	مضاص بن عمر بن مضاص	ایضاً

ملوک کندہ کا نقشہ

نام بادشاہ	صفحہ
حجر آکل المرار بن عمر	۱۸۰
عمرو بن حجر	۱۸۱
حارث ابن عمر	ایضاً
حجر ابن الحارث	۱۸۲
شراحیل بن الحارث	[illegible]
معدی کرب ابن الحارث	[illegible]
امرا القیس شاعر	۱۸۲
حارث بن ابی سمر اور سموئل کا حال	۱۸۳
بادشاہان متفرقہ حجاز کی یہ گذری ہیں	
عمرو بن لحی ابن حارثہ	۱۸۳
زہیر ابن جناب بن ہبل	۱۸۴
کلیب بن ربیعہ ابن الحارث	۱۸۶
زہیر ابن جذیمہ بن رواد	۱۸۸
قیس ابن زہیر العبسی	۱۹۰

نقشہ لڑائیوں عرب کا جو دنگی نہایت مشہور ہیں

نام لڑائی کا	صفحہ
یوم خزار	۱۹۲
ایام بنی وایل	۱۹۳
یوم واردات	۱۹۳
یوم قضیبہ یوم التحالق	ایضاً
یوم عین اباغ	ایضاً
یوم مرج حلیمہ	ایضاً
یوم الکلاب الاول	۱۹۴
یوم اوارہ	ایضاً
یوم احرحان	۱۹۵
یوم شعب جبلہ	ایضاً
یوم ذی قار	۱۹۶

نقشه تواریخ ملوک قریش کا معه خاندان امویه اور عباسیه اور ملوک مصر و افریقیه کی جو بعد انتقال و رحلت فرمانی رسول الله کی بادشاه ہوئے

نمبر	نام بادشاه	تعداد ایام حکومت	سال جلوس	سال وفات	صفحه کتاب ابوالفدا	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رض	۲ سال ۳ ماه ۸ روز	۱۲ ربیع الاول سنه ۱۱ ہجری ۱۶ جولائی سنه ۶۳۲ ع	۲۲ جمادالاول سنه ۱۳ ہجری ۲۴ جولائی سنه ۶۳۴ ع	۳۰۴	عمر اونکی تریسٹھ برس کی ہوئی اون ایام مین زیادت فرنس کی دارالحکومت بادشاہ برتش اونکی حکومت [illegible]
۲	عمر بن الخطاب رض	۱۰ سال ۶ ماه ۱۸ روز	سنه ۱۳ ہجری سنه ۶۳۴ ع	۲۶ ذی الحجه سنه ۲۳ ہجری ۳ نومبر سنه ۶۴۴ عیسوی	۳۸۲	عمر تریسٹھ برس کی پائی اول نام اونکا امیر المومنین کہا گیا
۳	عثمان بن عفان رض	۱۰ سال ۱۱ ماه ۲۲ روز	سنه ۲۳ ہجری سنه ۶۴۴ عیسوی	۱۸ ذی الحجه سنه ۳۵ ہجری ۱۷ جون سنه ۶۵۶ ع	۴۰۰	بیاسی برس کی عمر مین شہید ہوئے
۴	علی ابن ابیطالب رض	۵ سال ۳ ماه ۳ روز	سنه ۳۵ ہجری سنه ۶۵۶ ع	۱۷ رمضان سنه ۴۰ ہجری ۲۳ جون سنه ۶۶۱	۴۱۱	تریسٹھ برس کی عمر ہوئی
۵	حسن بن علی رض	۶ ماه	سنه ۴۰ ہجری	سنه ۵۶ ہجری	۴۱۴	ستاون ۵۷ برس کی عمر پائی

اب خاندان امویه مین خلافت آئی پندره بادشاه اس خاندان کے گذرے اونکی

عامل مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب

اور اندلس اور تمام اطراف و اقطار مین پہیل گئی تہے اونکا نقشه یہه ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	معاویہ بن ابی سفیان	۱۹ سال ۳ ماہ ۲۵ روز	سنہ ۵۶ ہجری	رجب سنہ ۶۰ ۶۸۰ عیسوی اپریل	۴۴۶	اٹہتر برس کی عمر ہوئے اونسے اول مسجد مین حجرہ بنایا اور قاصد مقرر کئے
۲	یزید ابن معاویہ	۳ سال ۸ ماہ	ماہ رجب سنہ ۶۰ ہجری	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری ۱۰ نومبر سنہ ۶۸۳	۴۵۸	انتالیس برس کی عمر اوسکی ہوئی دمشق مین فوت ہوا یہی قاتل حسین ع ہے
۳	معاویہ ابن یزید	۳ ماہ ۲۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری	سنہ ۶۴ ہجری	۴۶۷	تیئیس ۲۳ برس کی عمر پائے اسنے آپ خلافت چہوڑ دے تہی
۴	عبداللہ ابن زبیر رض	۹ سال ۱۱ ماہ ۳ روز	سنہ ۶۴	۱۳ جمادی الاخر سنہ ۷۳ ہجری	۴۶۸	یوسف ابن حجاج نی اوسکو قتل کیا تہا
۵	مروان ابن الحکم	۸ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۴ ہجری	رمضان سنہ ۶۵ ہجری اپریل یا مئی سنہ ۶۸۵	۴۶۹	اسکی بیوی نی اوسکا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا بہت مفسد آدمی تہا
۶	عبدالملک ابن مروان	۲۱ سال ۴ ماہ ۷ یوم	۳ رمضان سنہ ۶۵ ہجری	شعبان سنہ ۸۶ ۹ اکتوبر سنہ ۷۰۵	۴۷۱	بانی شہر واسط کا ساٹھہ برس کی اوسکی عمر ہوئے
۷	ولید ابن عبدالملک	۹ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	ماہ شوال سنہ ۸۶ ہجری	جمادی الآخر سنہ ۹۶ ہجری فروری سنہ ۷۱۵	۴۸۰	عمر اوسکی اٹہتالیس برس کی ہوئی
۸	سلیمان ابن عبدالملک	۲ سال ۷ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۹۶ جمادی الآخر	۲۱ صفر سنہ ۹۹ ہجری ۱۳ اکتوبر سنہ ۷۱۷	۴۸۴	پینتالیس برس کی عمر ہوئی
۹	عمر بن عبدالعزیز	۲ سال ۵ ماہ ۱۳ یوم	ماہ صفر سنہ ۹۹	۲۵ رجب سنہ ۱۰۱ ۱۰ فروری ۷۲۰	۴۸۶	اس شخص نے برا کہنا اور گالیان دینی علی رض کے خطبوں مین سے موقوف کروائی تہے
۱۰	یزید ابن عبدالملک	۴ سال ۱ یوم	ماہ رجب سنہ ۱۰۱ ہجری	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ ۲۸ جون ۷۲۴ ع	۴۸۸	

۱۱	هشام ابن عبدالملک	۱۹ سال ۸ ماه ۲۰ یوم	سنه ۱۰۶ ہجری	۶ ربیع الآخر سنه ۱۲۵ ۶ فروری ۷۴۳	۴۹۱	تریسٹھ برسکی عمر پائی
۱۲	ولید بن یزید بن عبدالملک	۱ سال ۲ ماه ۲۱ یوم	۳ ربیع الاول سنه ۱۲۵ ہجری	۲۷ جمادی الآخر سنه ۱۲۶ ۱۶ اپریل ۷۴۴	۴۹۶	
۱۳	یزید ابن ولید بن عبدالملک	۲ ماه ۹ یوم	۲۸ جمادی الآخر سنه ۱۲۶ ہجری	۲۰ ذی الحجه سنه ۱۲۶ ۱۳ اکتوبر ۷۴۴	۴۹۹	عمر اوسکی چالیس برسکی ہوئی
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۲ ماه ۱۲ یوم	سنه ۱۲۶	غره صفر سنه ۱۲۷ نومبر ۷۴۴	۵۰۰	اسکو بادشاه اکثر مورخ نہین لکھتے بعض بادشاه شمار کرتے ہین اسواسطے ابوالفدانے علیحده نمبر لکہا
۱۵	مروان بن محمد بن مروان	۵ سال ۱ ماه	سنه ۱۲۷ ہجری	۲۷ جمادی الآخر ۱۳۲ ہجری ۱۰ فروری سنه ۷۵۰	۵۰۱	اوسکی عمر تریسٹھ برسکی ہوئی یہه آخر خلیفه خلفاء بنی امیه کا تہا

بعد ان خلیفون کے دوره عباسیونکا آیا اونمین سینتیس خلیفه ہوئے جنکے نام یہه ہین

نمبر	نام بادشاه	تعداد ایام حکومت	سنه جلوس	سنه وفات	صفحه ابوالفدا	حال ضروری
۱	سفاح	۴ سال ۸ ماه ۱ یوم	سنه ۱۳۲ ہجری	۱۳ ذی الحجه سنه ۱۳۶ ۹ جون ۷۵۴	۵۰۷	اسنے بنی امیه کے خاندان کو نیست و نابود کیا اور ایک ایک کو ڈہونڈ کے قتل کیا
۲	منصور ابوجعفر	۲۱ سال ۱۱ ماه ۸ یوم	سنه ۱۳۶ ہجری	۶ ذی الحجه سنه ۱۵۸ ۷ اکتوبر ۷۷۵	۵۱۵	بانے بغداد
۳	مہدی ابن منصور	۱۰ سال ۱ ماه ۱۲ یوم	سنه ۱۵۸ ہجری	۲۲ محرم سنه ۱۶۹ ۴ اگست ۷۸۵	۵۲۹	

۴	ہادی موسیٰ بن مہدی	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۱۶۸ ہجری	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۷۰ [illegible] اکتوبر سنہ ۷۸۶ء	۵۴۳	
۵	ہارون رشید ابن مہدی	۲۳ سال ۲ ماہ ۱۷ یوم	سنہ ۱۷۰ ہجری	[illegible]	۵۳۶	طرسوس کے تعمیر کرانے کی سینتالیس برس کی عمر پائے
۶	امین محمد بن رشید	۴ سال ۵ ماہ ۲ یوم	سنہ ۱۹۳ ہجری	۲۵ محرم سنہ ۱۹۸ ۲۵ ستمبر سنہ ۸۱۳ء	۵۵۰	
۷	مامون عبداللہ بن رشید	۲۰ سال ۵ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۱۹۸ ہجری	[illegible]	۵۵۴	علم نجوم جانتا تھا
۸	معتصم باللہ ابن رشید	۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۱۸ ہجری	۱۸ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ ہجری ۵ جون سنہ ۸۴۲ء	۵۷۷	بانی شہر سامرا کا
۹	واثق باللہ بن معتصم		سنہ ۲۲۷ ہجری	[illegible]	۵۸۲	۳۶ برس کی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	سنہ ۲۳۲ ہجری	۴ شوال سنہ ۲۴۷ ۱۱ دسمبر سنہ ۸۶۱ء	۵۸۵	۴۱ برس کی عمر ہوئی
۱۱	منتصر باللہ بن متوکل	۶ ماہ ۲ یوم	سنہ ۲۴۷ ہجری	۲۵ ربیع الاول سنہ ۲۴۸ ۲۹ مئی سنہ ۸۶۲ء	۵۹۴	
۱۲	مستعین باللہ بن محمد بن معتصم	۳ سال ۹ ماہ ۱ یوم	سنہ ۲۴۸ ہجری	۳ محرم سنہ ۲۵۲ ۲۴ جون سنہ ۸۶۶ء	۵۹۵	
۱۳	معتز باللہ بن متوکل	۳ سال ۶ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۲۵۱ ہجری	۲ رجب سنہ ۲۵۵ ۱۷ جولائی سنہ ۸۶۹ء	۵۹۸	

۱۴	مہدی باللہ بن واثق	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۲۵۵ سنہ ہجری	۱۸ رجب ۲۵۶ سنہ ۲۲ جون ۸۷۰ سنہ	۶۰۳	
۱۵	معتمد باللہ بن متوکل	۲۳ سال ۴ ماہ	۲۵۶ سنہ ہجری	۱۹ رجب ۲۷۹ سنہ ۱۵ اکتوبر ۸۹۲ سنہ	۶۰۶	
۱۶	معتضد باللہ بن موفق بن متوکل	۱۰ سال ۸ ماہ ۲۳ یوم	۲۷۹ سنہ ہجری	۲۲ ربیع الاول ۲۸۹ سنہ ۶ مارچ ۹۰۲ سنہ	۶۲۱	
۱۷	مکتفی باللہ بن معتضد	۶ سال	۲۸۹ سنہ ہجری	۱۳ ذیقعدہ ۲۹۵ سنہ ۱۲ اگست ۹۰۸ سنہ	۶۲۸	
۱۸	مقتدر باللہ بن معتضد	۲۴ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	۲۹۵ سنہ ہجری	۲۸ شوال ۳۲۰ سنہ ۲ نومبر ۹۳۲ سنہ	۶۳۳	
۱۹	قاہر باللہ بن معتضد	۱ سال ۵ ماہ ۲۱ یوم	۳۲۰ سنہ ہجری	۳ جمادی الاول ۳۲۹ سنہ اکتوبر ۹۵۰ سنہ	۶۶۰	
۲۰	راضی باللہ بن مقتدر	۷ سال	۳۲۴ سنہ ہجری	۱۶ ربیع الاول ۳۲۹ سنہ ۱۹ دسمبر ۹۴۰ سنہ	۶۶۶	
۲۱	متقی باللہ بن مقتدر	۵ سال	۳۲۹ سنہ ہجری	۲ صفر ۳۳۳ سنہ ۱۲ اکتوبر ۹۴۴ سنہ	۶۷۹	
۲۲	مستکفی باللہ بن مکتفی	۱۶ ماہ	۳۳۳ سنہ ہجری	۳۳۸ سنہ	۶۸۷	
۲۳	مطیع اللہ بن مقتدر	۲۹ سال ۵ ماہ چند یوم	۳۳۴ سنہ ہجری	۲۰ جمادی الاول ۳۵۷ سنہ ہجری	۶۹۱	

۲۴	طایع للّٰہ بن مطیع	۱۸ سال	سنہ ۳۶۳ ہجری	۱۹ شوال سنہ ۳۸۱ ہجری کو معزول ہوا	۷۲۶	
۲۵	قادر باللّٰہ بن اسحاق بن مقتدر	۴۱ سال ۱ ماہ	سنہ ۳۸۱ ہجری	۱۲ ذوالحجہ سنہ ۴۲۲ ۳۱ نومبر سنہ ۱۰۳۱ء	۷۵۱	
۲۶	قایم بامر اللّٰہ بن القادر	۴۴ سال ۸ ماہ ۲۵ یوم	سنہ ۴۲۲ ہجری	۱۰ شوال سنہ ۴۶۷ ہجری ۱۹ مئی سنہ ۱۰۷۵	جلد ۲ ۴۰	
۲۷	مقتدی بامر اللّٰہ بن محمد بن قایم	۱۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۴۶۷	۴ محرم سنہ ۴۸۷ ۴ فروری سنہ ۱۰۹۴	۱۱۰	
۲۸	مستظہر باللّٰہ بن مقتدی	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	سنہ ۴۸۵ ہجری	۲۳ ربیع الاول سنہ ۵۱۲ ہجری ۱۴ جولائی سنہ ۱۱۱۸	۱۳۵	
۲۹	مسترشد باللّٰہ بن مستظہر	۱۷ سال ۶ ماہ ۲۰ یوم	سنہ ۵۱۰ ہجری	۱۷ ذی الحجہ سنہ ۵۲۹ ہجری ۲۹ ستمبر سنہ ۱۱۳۵	۱۹۵	
۳۰	ارشد بن المسترشد	۱ سال	سنہ ۵۲۷	۴ ذوالحجہ سنہ ۵۳۰ ۳۴ ستمبر سنہ ۱۱۳۶	۲۳۲	
۳۱	مقتفی امر اللّٰہ بن مستظہر	۲۴ سال ۳ ماہ ۱۶ یوم	سنہ ۵۲۸	۲ ربیع الاول سنہ ۵۵۵ ۱۳ مارچ سنہ ۱۱۶۰	۲۳۴	۶۶ برس کی عمر ہوئی
۳۲	المستنجد باللّٰہ بن المقتفی	۱۱ سال	سنہ ۵۵۳	۹ ربیع الاول سنہ ۵۶۶ ۲۰ نومبر سنہ ۱۱۷۰	۲۹۱	
۳۳	المستضی بنور اللّٰہ بن المستنجد	۹ سال ۷ ماہ	سنہ ۵۶۴	۲ ذی الحجہ سنہ ۵۷۵ ۲۹ اپریل سنہ ۱۱۸۰	۳۱۳	

۳۴	الناصر لدین اللہ بن مستضئ	۴۷ سال	سنہ ۵۷۴	۲ شوال ۶۲۲ سنہ ۶ اکتوبر ۱۲۲۵ سنہ	۳۴۷	قریب ستر برس کی عمر پائے
۳۵	ظاہر باللہ بن ناصر	۹ ماہ	سنہ ۶۲۲	۱۴ رجب ۶۲۳ سنہ ۱۱ جولائی ۱۲۲۶ سنہ	۴۷۹	
۳۶	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱۷ سال	سنہ ۶۱۸	۱۴ رجب ۶۴۰ سنہ ۷ جون ۱۲۴۳ سنہ	۴۸۱	
۳۷	مستعصم باللہ بن مستنصر			۱۴ صفر ۶۵۶ سنہ ۲۰ فروری ۱۲۵۸ سنہ	۴۸۱	

بیان اون خلفاء عباسیہ کا جو والی مصر گذرے ہین یعنی جنکی بیعت خلافت کی مصر مین بہی ہوئے وہ سترہ ۱۷ ہتی جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام سلطنت	سنہ جلوس	صفحہ کتاب	
۱	مستنصر باللہ بن ظاہر	۱ سال	سنہ ۶۲۳	۴۸۱	
۲	حاکم بامر اللہ	۴۱ سال	سنہ ۶۶۰	۶۰۷ ۱۳ سطر	یہہ ہارون رشید کی اولاد مین سے ہی سنہ ۷۰۱ ہجری مین فوت ہوا
۳	مستکفی باللہ بن حاکم	۳۹ سال	۷۰۱	۶۹۵	سات سو چہتیس ہجری مین درمیان مصر کی ایام قوص مین دریا شعبان اتہ سنہ مطابق سنہ ۱۳۳۶ ع کی فوت ہوا
۴	واثق باللہ بن محمد ابن مستمسک اور سکا لقب مستعطی ہتا		سنہ ۷۴۰		اسکو بعضی مورخ خلیفہ نہین لکہتی بعض خلیفہ شمار کرتی ہین ایام منصور مین اوسکی بیعت کا خلع ہوا وہ سال جب سنہ ۱۳۴۲ ع تہے اور سنہ ۷۴۳ ہجری
۵	حاکم بامر اللہ ابن مستکفی	۱۴ سال	سنہ ۷۴۰		سنہ ۷۵۴ ہجری مطابق سنہ ۱۳۵۳ ع مین فوت ہوا

۶	معتضد بن مستکفی	۱۰ سال	سنہ ۷۵۳		سنہ ۷۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۳۶۱ ع میں فوت ہوا
۷	متوکل علی اللہ بن معتضد	۴۵ سال	سنہ ۷۶۳		سنہ ۸۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۰۵ ع میں فوت ہوا
۸	معتصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن حاکم	۲ سال	سنہ ۸۰۸		سنہ ۸۲۵ ہجری میں فوت ہوا
۹	واثق باللہ بن معتصم ابراہیم				سنہ ۸۰۸ میں فوت ہوا
۱۰	مستعین باللہ بن متوکل				سنہ ۸۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۲۹ ع میں فوت ہوا
۱۱	معتضد باللہ بن متوکل	۲۴ سال			سنہ ۸۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۱ ع میں فوت ہوا
۱۲	مستکفی باللہ بن متوکل	۲۴ سال			سنہ ۸۵۵ مطابق سنہ ۱۴۵۱ ہجری میں فوت ہوا
۱۳	قایم بامراللہ بن متوکل	۴ سال			سنہ ۸۵۹ ہجری میں اوسکا خلع ہوا
۱۴	مستنجد باللہ بن متوکل	۲۵ سال			سنہ ۸۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۹ ع میں فوت ہوا
۱۵	متوکل علی اللہ ابی العز عبد العزیز	۱۹ سال			سنہ ۹۰۳ ہجری مطابق سنہ ۱۴۹۷ ع میں فوت ہوا
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب یعنی مستنصر				سنہ ۹۲۷ ہجری میں مطابق سنہ ۱۵۲۲ ع کی فوت ہوا
۱۷	متوکل علی اللہ بن مستمسک یعقوب				سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ ع کی فوت ہوا

بیان دولت غلامان فاطمیہ کا یعنی ان غلاموں نے مصر میں بادشاہت کی وہ گیارہ ہیں یہہ لوگ بسبب تغلب کی بادشاہ ہو گئی ہتے

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ ابوالفدا	حال ضروری
۱	معز لدین اللہ ابی تمیم معد	۲۵ سال	سنہ ۳۴۱	۱۷ ربیع الاول سنہ ۳۶۵ ہجری	۱۰۲	شہر قاہرہ مصر مین اوسیکا بسایا ہوا ہی
۲	العزیز باللہ ابو المنصور نزار بن معز	۲۱ سال ۵ ایوم ۵	سنہ ۳۶۵	رمضان سنہ ۳۸۶	۳۱ ۲ جلد ۱	۴۲ سال ۸ ماہ کے عمر پائی
۳	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن عزیز	۲۵ سال چند روز	سنہ ۳۸۶	۲۷ شوال سنہ ۴۱۱	۲۵۷	۲۶ سال ۹ ماہ کی عمر پائے
۴	ظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	۱۶ سال	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۲۷ ہجری	۲۷۴ جلد ۲	
۵	مستنصر باللہ ابو تمیم بن ظاہر	۶۰ سال ۴ ماہ	سنہ ۴۲۷	۱۸ ذوالحجہ سنہ ۴۸۵	۱۰۶	
۶	مستعلی باللہ ابو القاسم احمد ولد المستنصر	۷ سال ۲ ماہ	سنہ ۴۸۵	سنہ ۴۹۲	۱۴۲	سنہ ۴۶۷ ہجری مین پیدا ہوا اور سنہ ۴۹۲ ہجری مین فوت ہوا
۷	امر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد مستعلی	۲۹ سال	سنہ ۴۹۳	سنہ ۵۲۴ ہجری	۱۶۰	
۸	حافظ لدین اللہ عبد المجید بن محمد بن مستنصر ولد عم آمر	۲۰ سال	سنہ ۵۲۴	سنہ ۵۴۴	۲۲۳ جلد	
۹	الظافر باعداء اللہ اسماعیل بن حافظ	۵ سال	سنہ ۵۴۲	سنہ ۵۴۷	۲۵۷	

۱۰	فایز بنصر اللہ عیسی ولد ظافر	۶ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	سنہ ۵۴۷	۷ رجب سنہ ۵۵۳	۲۷۱ ۲۹۰	
۱۱	عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ	۱۴ سال ۵ ماہ	سنہ ۵۵۳	سنہ ۵۶۷	۲۹۰	

بیان دولت و خاندان ایوبیہ جو بادشاہان گذری ہین وہ دس ہین جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ	تعداد ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب	۲۳ سال	سنہ ۵۶۴	۸ صفر سنہ ۵۸۹ ہجری	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۴۷ ۳۵۱ ۳۸۵	انگریزون سی بہت لڑا وہی بانی قلعہ الجبل کا ہے
۲	ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین	۶ سال	سنہ ۵۸۹	محرم سنہ ۵۹۳	۳۸۹ ۴۰۳	۲۷ برس کی عمر پائی
۳	ملک منصور محمد بن عزیز بن عثمان	۱ سال چند ماہ	سنہ ۵۹۳	سنہ ۵۹۶	۴۰۴	
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	سنہ ۵۹۶	جمادی الاخر سنہ ۶۱۵	۴۰۹ ۴۱۱ ۴۵۰	اسکی ایام مین بڑا قحط ہوا تھا یہانتک کہ ایک روٹی ہزار دینار کو بیع ہوتے
۵	ملک کامل محمد ولد عادل	۲۰ سال	سنہ ۶۱۵	رجب سنہ ۶۳۵	۴۵۱ ۵۲۱	۶۰ برس کی عمر پائی
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کامل	۲ سال	سنہ ۶۳۵	سنہ ۶۳۷	۵۳۰	

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۹ ماہ	سنہ ۶۳۷	۱۵ شعبان سنہ ۶۴۷	۵۲۵ ۵۳۰ ۵۴۳ ۵۵۳ ۵۵۴	فرنگیوں کے لڑائی میں مقتول ہوا
۸	ملک معظم توران شاہ ولد صالح	۲ ماہ چند روز	سنہ ۶۴۷	سنہ ۶۴۸	۵۵۷	
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیزک ملک صالح	۳ ماہ	سنہ ۶۴۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں معزول ہوئی	۵۵۸	سنہ ۶۵۵ ہجری میں مارے گئے یہہ ایک کنیزک ارمنی یا ترکی تھی
۱۰	ملک اشرف موسی بن یوسف	۵ سال	سنہ ۶۴۸		۵۶۰	سنہ ۶۵۲ میں اسکی بیعت سے خلع ہوا

بیان بادشاہان ترکیہ کا جو دولت کردیہ کی غلام تھے وہ اٹھتالیس گذری ہیں جنکی یہہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام سلطنت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	ملک معز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی	۷ سال	سنہ ۶۴۸	ربیع الاول سنہ ۶۵۵	۵۶۰ ۵۶۹ ۵۷۲	مقتول ہوکر مرا اسنے ملکہ شجرۃ الدر سے اپنا نکاح کیا تھا
۲	ملک منصور علی بن معز	۲ سال	سنہ ۶۵۵		۵۷۳	آخر سنہ ۶۵۷ میں قطز نے اسکو گرفتار کیا
۳	ملک مظفر قطز معزی	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	سنہ ۶۵۷	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۶۵۸	۵۵۲ ۵۹۵	
۴	ملک ظاہر رکن الدین بیبرس علائی بندقداری	۱۷ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	سنہ ۶۵۸	۲۸ محرم سنہ ۶۷۶	۵۵۸ ۵۹۵	

۵	ملک سعید محمد ناصر الدین برکت اللہ ولد ظاہر	۲ سال	سنہ ۶۷۶	سنہ ۶۷۸	۶۲۹ ۶۳۳	سنہ ۶۷۸ ہجری میں وہ بادشاہت سے معزول ہوا فوت بہی اسی سال میں ہوا
۶	ملک عادل بدر الدین سلامش	۴ ماہ	سنہ ۶۷۸		۶۳۴	اوسی سال میں وہ بہی برطرف کیا گیا بجای اوسکی قلاوون بیٹھا
۷	ملک منصور ابو المعالی قلاوون صالحی نجمی الفی	۱۱ سال ۳ ماہ چند روز	سنہ ۶۷۸	۶ ذیقعدہ سنہ ۶۸۹	۶۳۴ ۶۵۱	
۸	ملک اشرف صلاح الدین خلیل	۴ سال	سنہ ۶۸۹	۲۳ محرم سنہ ۶۹۳	۶۵۶ ۶۶۶	
۹	ملک ناصر محمد بن قلاوون	۴۴ سال ۲۵ یوم	سنہ ۶۹۳	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱	۶۶۸	
۱۰	ملک عادل کتبغا منصوری				۶۷۰ ۶۷۴	
۱۱	ملک منصور حسام الدین لاجین منصوری	۲ سال		۱۱ ربیع الآخر سنہ ۶۹۸	۶۷۴ ۶۸۴	
۱۲	ملک مظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر منصوری	۱ سال		سنہ ۷۰۹	۷۱۵	
۱۳	ملک منصور ابوبکر ولد ناصر محمد	۲ ماہ				
۱۴	ملک اشرف کجک ولد ناصر محمد	۸ ماہ				

۱۵	ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد			۷۴۵ سنه	۲۶۸ ت	
۱۶	ملک صالح اسماعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۳ سال ۲ ماہ	۷۴۵ سنه	۴ ربیع الآخر ۷۴۶ سنه	ایضاً ت	
۱۷	ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد	۱ سال ۱ ماہ ۱۵ یوم	۷۴۶ سنه	۷۴۷ سنه گم ہو گیا	۲۶۹ ت	اوسکا سنہ وفات معلوم نہیں ہوا
۱۸	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۱ سال ۸ ماہ ۱۰ یوم	۷۴۷ سنه	۱۲ رمضان ۷۴۸ سنه	۲۶۹ ت	مقتول ہوا
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۱۰ سال ۳ ماہ چند روز	۷۴۸ سنه	جمادی الاول ۷۶۲ سنه	۲۶۹ ت	ایضاً
۲۰	ملک صالح ولد ناصر محمد	۳ سال ۸ ماہ	۷۶۲ سنه	۷۵۵ سنه معزول ہوا	۲۷۰ ت	تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئے
۲۱	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۲ سال ۳ ماہ	۷۵۸ سنه	۸۰۱ سنه	۲۷۰ ت	
۲۲	ملک اشرف شعبان بن حسین بن ناصر محمد	۱۴ سال ۲ ماہ		۵ ذیقعده ۷۷۸ سنه	الضاً ت	
۲۳	ملک منصور علی بن اشرف شعبان	۵ سال ۴ ماہ		۱۰ صفر ۷۸۳ سنه	۲۷۱ ت	
۲۴	ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان	۲ سال			۲۷۱ ت	

۲۵	ملک ظاہر برقوق	۱۶ سال ۴ ماہ ۱۵ یوم		شوال سنہ ۸۰۱	ایضاً ت	
۲۶	ملک ناصر فرج ابوالسعادات بن برقوق	۶ سال ۱۱ ماہ		۱۱ صفر سنہ ۸۱۵	۲۷۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبدالعزیز بن برقوق			سنہ ۸۰۸	۲۷۲ ت	
۲۸	ملک مؤید ابوالنصر شیخ محمودی ظاہری	۸ سال ۵ ماہ		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابوالسعادات ابن المؤید	۷ ماہ چند روز		سنہ ۸۲۴	۲۷۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر ططر ابی الفتح	۳ ۹ یوم		۵ ذوالحجہ سنہ ۸۲۴	۲۷۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن ططر	۴ ماہ ۲ ماہ		سنہ ۸۲۵	۲۷۳ ت	
۳۲	ملک اشرف ابو النصر دقماقی	۱۶ سال چند روز		سنہ ۸۴۱	ایضاً ت	
۳۳	ملک عبدالعزیز ابوالمحاسن یوسف ابن الاشرف	۱ سال چند ماہ		سنہ ۸۴۲	ایضاً ت	
۳۴	ملک ظاہر ابوسعید علی جقمق ابن ایشان	۱۴ سال ۶ ماہ	سنہ ۸۴۲	۳ صفر سنہ ۸۵۷	۲۷۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید	۴۰ روز	سنہ ۸۵۷		۲۷۴ ت	
۳۶	ملک اشرف ابو النصر اینال علائی ناصری	۸ سال ۲ ماہ ۶ یوم		۱۵ جمادی الاول سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۷	ملک موید احمد ابو الفتح ولد اشرف ابو النصر	۴ ماہ ۳ یوم		۱۰ رمضان سنہ ۸۶۵	ایضاً ت	
۳۸	ملک الظاہر ابو سعید خشقدم ناصری موئدی	۶ سال ۵ ماہ		۱۰ ربیع الاول سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۳۹	ملک ظاہر ابو سعید بلبای علائی	۵۰ یوم	سنہ ۸۷۲	سنہ ۸۷۲	۲۷۵ ت	
۴۰	ملک ظاہر ابو سعید تمربغا	۲ ماہ			۲۷۵ ت	
۴۱	ملک اشرف ابو النصر قایتبای ظاہری	۲۹ سال ۶ ماہ		ذی قعدہ سنہ ۹۰۱	۲۷۶ ت	
۴۲	ملک ناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبای	۲ سال ۲ ماہ		۲۵ ربیع الاول سنہ ۹۰۳	۲۷۶ ت	
۴۳	ملک اشرف قانصوہ ترسلی قایتبای				۲۷۷ ت	
۴۴	ملک ظاہر ابو سعید قانصوہ خالو ناصر کا	۱ سال ۸ ماہ			ایضاً	

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۴۵	ملک اشرف جبلاط	۱ سال			۲۷۷ ت	
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان بائے	۴ ماہ			ایضاً	
۴۷	ملک اشرف ابو النصر قانصوہ غوری			سنہ ۹۲۲	ایضاً	
۴۸	ملک اشرف طومان بائے بھتیجا غوری کا				۲۷۸ ت	

نقشہ خاندان عثمانیہ کا اس خاندان کے بادشاہ اکتیس ۳۱ گذری ہین جنکی یہہ نام ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	ایام حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۱	عثمان	۲۷ سال	سنہ ۶۹۹	سنہ ۷۲۶	۲۷۸ ت	
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	سنہ ۷۲۶	سنہ ۷۶۱	۲۷۸ ت	
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۰ سال	سنہ ۷۶۱	سنہ ۷۹۱	۲۷۹ ت	
۴	سلطان بایزید اول	۲۵ سال	سنہ ۷۹۱	سنہ ۸۱۲	ایضاً	
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	سنہ ۸۱۶	سنہ ۸۲۵	۲۸۰ ت	

۶	سلطان مراد ثانی	۳۰ سال	سنہ ۸۲۵	سنہ ۸۵۵	۲۸۰ ت	
۷	سلطان محمد ثانی	۳۱ سال	سنہ ۸۵۵	سنہ ۸۸۶	ایضاً	
۸	سلطان بایزید ثانی	۳۲ سال	سنہ ۸۸۶	سنہ ۹۱۸	۲۸۱ ت	
۹	سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی	۹ سال ۸ ماہ	سنہ ۹۱۸	سنہ ۹۲۶	۲۸۱ ت	
۱۰	سلیمان ثانی بن سلیم	۴۸ سال	سنہ ۹۲۶	۱۳ صفر سنہ ۹۷۴	۲۸۲ ت	
۱۱	سلیم ثانی ولد سلیمان	۸ سال ۱ ماہ	سنہ ۹۷۴	۲۸ شعبان سنہ ۹۸۲	۲۸۲ ت	
۱۲	مراد ثالث	۲۱ سال	سنہ ۹۸۲	۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۰۳ / ۱۷ جنوری سنہ ۱۵۹۵	۲۸۲ ت	
۱۳	محمد ثالث ولد مراد	۹ سال	سنہ ۱۵۹۵ ع	۱۸ رجب سنہ ۱۰۱۲ / ۲۲ دسمبر سنہ ۱۶۰۳	۲۸۳ ت	
۱۴	احمد بن محمد	۱۴ سال	سنہ ۱۶۰۳ ع	۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۶ / ۱۵ نومبر سنہ ۱۶۱۷ ع	ایضاً ت	
۱۵	مصطفی برادر احمد مذکور	۱ سال	سنہ ۱۶۱۷ ع	۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۰۳۲ / ۱۰ ستمبر سنہ ۱۶۲۳ ع	ایضاً ت	

۱۶	عثمان ابن احمد	۴ سال ۴ ماہ		۸ رجب سنہ ۱۰۳۱ ۱۹ مئی سنہ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۷ سال	سنہ ۱۶۲۳ء	۱۵ شوال سنہ ۱۰۴۹ ۷ فروری سنہ ۱۶۴۰	ایضاً	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۸ سال	سنہ ۱۶۴۰ء	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۹ ۲۸ جولائی سنہ ۱۶۴۹	ایضاً	
۱۹	محمد رابع بن ابراہیم	۷ سال	سنہ ۱۶۵۵ء	جمادی الاول سنہ ۱۱۰۰ جنوری سنہ ۱۶۸۸	۲۸۶ ت	
۲۰	سلیمان ثالث بن ابراہیم	۳ سال	سنہ ۱۶۸۷ء	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ ۲۲ جنوری سنہ ۱۶۹۱ء	ایضاً ت	
۲۱	احمد ثانی بن ابراہیم	۴ سال	سنہ ۱۷۰۳ء	۱۱ جمادی الآخر سنہ ۱۱۰۶ ۲۷ جنوری سنہ ۱۶۹۵	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفیٰ ثانی بن محمد	۹ سال	سنہ ۱۶۹۵ء	سنہ ۱۱۱۶ سنہ ۱۷۰۳	ایضاً ت	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۲۷ سال	سنہ ۱۷۰۳	سنہ ۱۱۴۸ سنہ ۱۷۳۶	ایضاً ت	
۲۴	محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی اسکو محمود بھی کہتے ہیں	۲۵ سال	سنہ ۱۷۰۳	۲۷ صفر سنہ ۱۱۶۸ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفیٰ	۴ سال		۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۷۵۷	۲۸۸ ت	

۲۶	مصطفی ثالث بن احمد	۱۷ سال	سنہ ۱۷۵۷	سنہ ۱۱۸۸ سنہ ۱۷۷۴	ایضاً	
۲۷	عبدالمجید بن احمد	۱۵ سال	سنہ ۱۷۷۴	سنہ ۱۲۰۳ سنہ ۱۷۸۹	ایضاً	
۲۸	سلیم ثالث بن سلطان مصطفی	۱۹ سال	سنہ ۱۷۸۹	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۸۹ ت	
۲۹	مصطفی رابع بن عبدالمجید	چند روز	سنہ ۱۸۰۸	سنہ ۱۲۲۳ سنہ ۱۸۰۸	۲۹۰ ت	
۳۰	محمود ثانی بن عبدالمجید	۳۲ سال		سنہ ۱۲۵۵ سنہ ۱۸۳۹ء	ایضاً ت	
۳۱	عبدالمجید بن محمود		سنہ ۱۸۲۷		۲۹۱ ت	یہ بادشاہ بالفعل حکومت کرتا ہی سنہ ۱۸۴۷ء میں جو دہی

حکام خراسان کا نقشہ

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ ولادت	سنہ وفات	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	ابومسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان سنہ ۱۲۹	سنہ ۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۲	سنہ ۱۳۰ ہجری مین درمیان مرد کی آکر اوترا ابوجعفر منصور نے اوسکو روز چارشنبہ چوتہی شعبان سنہ ۱۳۷ ہجری مین قتل کیا
۲	ابوداؤد خالد بن ابراہیم الذہلی	۷ شوال سنہ ۱۳۷	۷ ربیع الاول سنہ ۱۴۰		اپنی موت سی مرا خلیفہ منصور نے اوسکو والی خراسان کا بعد قتل ابومسلم کی کیا تہا
۳	ابوعصام بن سلیم	سنہ ۱۴۰			ایک برس ایک مہینے اوسنی پہر حکومت کی
۴	عبدالجبار بن عبدالرحمن	۱۴ ربیع الآخر سنہ ۱۴۱ ہجری			سنہ ۱۴۲ مین موقوف ہوا
۵	حازم ابن خزیمہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۴۳			سنہ ۱۴۹ موقوف پہر سنہ ۱۵۰ مین والی ہوا
۶	ابومالک اسید بن عبداللہ الخزاعی	رمضان سنہ ۱۴۹	ذالحجہ سنہ ۱۵۰		منصور کی طرف سی حاکم ہوا اور مرو مین تا بوقت وفات مقیم رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۲ شعبان سنہ ۱۵۱	یکم شعبان سنہ ۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت مین فوت ہوا
۸	عبداللہ حمید	سنہ ۱۵۹			چہہ مہینے اوسنی بہی خراسان کی حکومت کی
۹	ابوعون عبدالملک بن یزید				دو دفعہ یہہ والی ہوا ایکدفعہ سنہ ۱۴۶ مین چہہ برس حکومت کی دوسرے دفعہ سنہ ۱۵۹ مین

۱۰	معاذ ابن مسلم	سنہ ۱۶۱			جبکہ وہ مقنع خراسانی سی لڑنی گیا تہا اوسوقت والی ہوا اور اپنی طرف سی ایک خلیفہ مسمی سلم بن سالم بنا کر مرو مین بہیجدیا تہا
۱۱	زہیر ابن المسیب الضبی	۳ جمادی الاخر سنہ ۱۶۳			منگل کی روز تیسری جمادی الاخر سنہ ۱۶۳ امیر خراسان کا والی ہوکر مرو مین آیا
۱۲	الفضل بن سلیمان ابو العباس الطوسی				سنہ ۱۶۶ مین موقوف ہوا اسکی عہد مین مہدی فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث الخزاعی	۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۷۰			ہرشید کی طرف سی حاکم ہوا
۱۴	الحسن ابن قحطبہ				درمیان ماہ شوال سنہ ۱۷۳ کی بغداد کو چلا گیا
۱۵	غطریف بن عطا	۱۰ رمضان سنہ ۱۷۵			یہہ خراسان اور جرجان اور سجستان تینون کا حاکم ہوا
۱۶	حمزہ بن مالک الخزاعی	۵ محرم سنہ ۱۷۶			اوسنی اپنی بیٹی محمد کو روانہ کیا وہ مرو مین ہفتہ کی روز پانچوین محرم سنہ مذکور مین آیا پہر حمزہ بہی ۱۰ صفر کو آپ سنہ آیا
۱۷	الفضل بن یحیی	۱۲ رمضان سنہ ۱۷۷			وہ حاکم خراسان اور سجستان اور جرجان اور کور الجبل کا تہا یحیی ابن معاذ اوسکا خلیفہ تہا
۱۸	منصور ابن یزید بن منصور خالد المہدی سے	۲۱ ذی الحجہ سنہ ۱۷۹			منگل کے روز تاریخ و سنہ مذکور مین وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحیی بن خالد				اوسنی اپنا خلیفہ علی بن حسن بن قحطبہ کو بنا کر بہیجا ہرشید نی اوسکو معزول کیا

		سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ	
۲۰	علی ابن عیسی ابن ہامان	۲ جمادالاخر سنہ ۱۸۰			اوسنی بیٹی یحیی کو مرو مین پانچوین جمادالاخر سنہ ۱۸۰ مین بھیجا
۲۱	ہرثمہ بن اعین	۹ ربیع الاخر سنہ ۱۹۲			وہ پیر کی روز ۹ ربیع الاخر سنہ ۱۹۲ مین آیا پینتالیس روز مرو مین رہا
۲۲	مامون	سنہ ۱۸۹			اس سنہ مین رشید نے مامون کو خراسان اور سجستان اور جرجان اور طبرستان اور رویان اور دنباوند اور ری کا حاکم کیا
۲۳	الفضل ابن سہل سلم	رجب سنہ ۱۹۶	سنہ ۲۰۲	۵۵۸	اسکو ذوالریاستین بھی کہتی ہین مقتول ہو کر مرا
۲۴	رجا بن ضحاک	سنہ ۲۰۳			۲ برس حکومت کی
۲۵	طاہر بن الحسین	رمضان سنہ ۲۰۵	سنہ ۲۰۷	۵۶۶ ۵۶۷	تمام ممالک مشرقیہ کا اوسکو حاکم مامون نے کردیا تہا ذوالیمینین اوسکا لقب تہا
۲۶	طلحہ ابن طاہر بن الحسین	سنہ ۲۰۷	۱۳ ربیع الاول سنہ ۲۱۳		مامون نے طلحہ کی مرنی کی خبر سنکر عبداللہ بن طاہر اوسکے بیٹی کو بحال کیا
۲۷	عبداللہ ابن طاہر	سنہ ۲۱۴	۱۰ ربیع الاخر سنہ ۲۳۰	۵۷۱ ۵۸۳	سنہ ۲۱۴ مین مصر اوسنی فتح کی ایام مامون اور ایام معتصم اوسنی دیکہی
۲۸	طاہر ابن عبداللہ	سنہ ۲۳۰	۷ رجب سنہ ۲۴۸	۵۸۳ ۵۹۵	خلافت مستعین مین فوت ہوا
۲۹	محمد بن طاہر	سنہ ۲۴۸		۵۹۵	سنہ ۲۵۹ مین یعقوب ابن لیث نی اوسکی ملک پر قبضہ کیا

۳۰	یعقوب ابن لیث صفار		سنہ ۲۶۵	۶۱۴ ۶۰۲	معتمد کی وقت مین حاکم ہوا
۳۱	عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵		۶۱۴	سنہ ۲۹۸ مین موقوف ہوا پہر سنہ ۲۸۰ مین بحال ہوا بلخ مین درمیان سنہ ۲۸۰ کی مقید ہوا
۳۲	رافع بن ہرثمہ	سنہ ۲۶۸			سنہ ۲۷۹ مین موقوف ہوا
۳۳	اسمعیل ابن احمد بن سلم	سنہ ۲۸۰	صفر سنہ ۲۹۵	۶۲۱ ۶۳۲	مع مضافات اعمال خراسان کا والی ہوا
۳۴	احمد ابن اسمعیل بن احمد	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱	۶۳۲ ۶۴۲	اسی سنہ مین مقتول ہوا المکتفی کی وقت مین تہا
۳۵	ابو الحسن نصر ابن احمد بن اسمعیل	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱	۶۴۲ ۶۸۴	بیس برس حکومت کی آٹھہ برس کی عمر مین حاکم ہوا
۳۶	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر حمید	سنہ ۳۳۱	ربیع الآخر سنہ ۳۴۳	۶۸۵ ۷۰۲	بارہ برس حکومت کی کچہہ اوپر
۳۷	عبد الملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰	۷۰۲ ۷۰۷	یہہ شخص سنہ ۳۲۴ مین پیدا ہوا

چونکہ اولاد بیشت کا حال صفحہ (۷۵) سی (۸۵) صفحہ تک درمیان تتمہ کی تا پیدا ہونی چنگیز خان کی لکہہ چکا ہون اسلئے اوسکی نقشہ کی کچہہ ضرورت نہین اب چنگیز خان کے اولاد کا نقشہ لکہتا ہون

نقشہ چنگیز خانی

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ وفات	سنہ جلوس	تعداد	
۱	چنگیز خان ابن بیسوکا بہادر	۸۶	سنہ ۶۲۴	سنہ ۵۹۹	۲۵ سال	سنہ ۵۴۹ ہجری میں یہ بادشاہ پیدا ہوا پچہتر برس کی عمر پائی (۲۵) برس بادشاہت کی
۲	اوکدا قاآن ابن چنگیز خان	۹۸	سنہ ۶۳۹	سنہ ۶۲۶	۱۴ سال	چودہ برس اور سنی بعد چنگیز خان کے بادشاہت کے
۳	کیوک خان ابن اوکدا قاآن	۹۹	سنہ ۶۴۵	سنہ ۶۴۴ ہجری	۱ سال	حدود سمرقند میں بعد ایکسال کی فوت ہوا
۴	منگو قاآن ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۵۵	سنہ ۶۴۸	۷ سال	
۵	قوبلا خان ابن تولیخان ابن چنگیز خان	۱۰۰	سنہ ۶۹۳	سنہ ۶۵۵	۳۵ سال	
۶	تیمور قاآن یعنی اولجایتو بن چمکم ابن قوبلا قاآن بن تولیخان ابن	۱۰۱		سنہ ۷۰۵	۱۲ سال	ایجائی ہیں ایک فہرست اولاد چنگیز خان کے صفحہ (۱۰۱) سی (۱۰۴) تک جیسی ہو تمہ میں [illegible] اوسکی لکھنی سے فرزند ہیں
۷	ہلاکو خان بن تولیخان بن چنگیز خان	۱۰۵	سنہ ۶۶۳	سنہ ۶۵۴	۹ سال	
۸	اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۰۷	سنہ ۶۸۱	سنہ ۶۶۳	۱۸ سال	
۹	تکودار ابن ہلاکو خان لقب اوسکا سلطان احمد	۱۰۹	سنہ ۶۸۳	سنہ ۶۸۱	۲ سال ۳ ماہ	
۱۰	ارغون خان ابن اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۱۱	سنہ ۶۹۰	سنہ ۶۸۳	۷ سال	

۱۱	گنجاتو خان ابن اباقا خان	۱۱۲	سنہ ۶۹۴	سنہ ۶۹۰	۴ سال	
۱۲	بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	سنہ ۷۱۷	سنہ ۶۹۴	۲۳ سال	
۱۳	ابو سعید بن اولجایتو	۱۱۶	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۱۷	۱۹ سال	
۱۴	اربہ خان اولاد ارتق بوکا بن تولیخان سے	۱۱۸	سنہ ۷۳۶	سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۵	موسیٰ خان بن علی خان بن بایدو خان ابن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۶	محمد خان بن یقمغ بن ایلچی تیمور بن انبارجی بن منکا تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹		سنہ ۷۳۶	چند روز	
۱۷	طغا تیمور خان چنگیز خان کے بھائی کی نسل سے ہے	۱۲۰	سنہ ۷۵۴	سنہ ۷۳۷	چند روز	
۱۸	شیخ حسن بن تیمور تاش	ایضاً		سنہ ۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن فرنگ بن گنجاتو خان	۱۲۲				
۲۰	سلیمان خان یہ شخص تسوت ابن ہلاکو خان کے نواسوں میں سے ہے	۱۲۳		سنہ ۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تیمور تاش	۱۲۴		سنہ ۷۴۴		

چغتائی خانی اولاد کا حال بسبب فہرست نامون ان بادشاہوں کی جنہوں نے اُسکی اولاد میں سے سلطنت کی صفحہ ایک سو تینتیس ۱۳۳ سے ایک سو چھتیس تک تتمہ میں مذکور ہے حاجت اونکی لکھنے کی نہیں اب خاندان تیموریہ کا نقشہ لکھتا ہوں

نقشہ بادشاہان خراسان و سمرقند کا جو اولاد امیر تیمور مین گذری ہین

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۳۶ ت	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	۱۶۲ ت	۱۶ رمضان سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۷	ولایت رے مین فوت ہوا چندروز بادشاہت کی
۳	خاقان سعید مرزا شاہرخ بہادر	۱۶۳ ت	سنہ ۸۰۷	سنہ ۸۵۰	بڑے شجاع و مدبر بادشاہ تھا ۴۳ سال ۷ ماہ بادشاہت کے
۴	مرزا علاءالدولہ	۲۰۰ ت	سنہ ۸۵۱	سنہ ۸۶۵	سنہ ۸۵۲ مین مرزا الغ بیگ سے شکست کھاکر بہاگ گیا
۵	مرزا الغ بیگ	۲۰۴ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۵۳	ابہی وہ قیام کرنے پایا تہا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ	۲۰۶ ت	سنہ ۸۵۲	سنہ ۸۶۳	اسنے گیارہ برس بادشاہت کی مگر لڑتا پھرا کیا
۷	مرزا عبداللطیف	۲۱۴ ت	سنہ ۸۵۳	سنہ ۸۵۴	بعد قتل کرنے اپنے باپ مرزا الغ بیگ کے وہ بادشاہ ہوا چھ مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳ ت	سنہ ۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۳	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۷۳	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۳۵	سنہ ۸۶۲	سنہ ۸۷۳	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ثانی ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان	۲۳۶ ت	سنہ ۸۷۳	سنہ ۹۱۱	دو دفعہ جلوس ایکدفعہ بعد مرزا یادگار محمد کے
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸ ت	سنہ ۸۷۵	سنہ ۸۷۵	صاحبقران ثانی نے اوسکو قتل کیا

نقشہ خاندان تیموری کا جنھون نے ہندوستان کی بادشاہت کی ہی اور وہ بادشاہ خراسان مین تیمور کی اولاد سی گذری اونکو چھوڑتا ہون

نمبر	نام بادشاہ کا	سنہ جلوس	سنہ وفات	تعداد ایام	
۱	امیر تیمور	سنہ ۷۷۱	سنہ ۸۰۷	۳۶ سال	گرچہ ہندوستان مین یہہ بادشاہ آیا مگر اس سلطنت کو چھوڑکر چلا گیا تھا سنہ ۱۳۹۸ء مین تیمور شاہ ہندوستان مین آیا دولاکھ آدمی تہ تیغ کرکر ایکبو تنا مین برسکی تعداد سکی
۲	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن عمر شیخ مرزا ابن سلطان ابوسعید مرزا ابن سلطان محمد مرزا ابن میران شاہ مرزا ـ ابن امیر تیمور صاحب قران	سنہ ۸۹۹ ہجری سنہ ۱۵۲۵ عیسوی	سنہ ۹۳۷ ہجری سنہ ۱۵۶۳ عیسوی	۳۸ سال	سنہ ۹۳۳ ہجری مین درمیان ہندوستان کی آیا سلطان ابراہیم لودہی کو اوسنی قتل کیا ـ مرزا بابر کا لقب بعد وفات کے فردوس مکانی مقرر ہوا
۳	نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ	سنہ ۹۳۷ سنہ ۱۵۶۳ ع	سنہ ۹۶۲	۲۵ سال تفصیل حکومت کی ۱۰ سال حکومت ۱۵ سال ہجران رہا	سنہ ۹۴۷ ہجری مین شیر شاہ سے شکست کہا کر ایران کو گیا بہت مصیبت اوٹھائے سنہ ۹۶۲ مین پہر ہندوستان فتح کیا پندرہ برس حیران پہرا اس عرصہ مین افغانون نے حکومت کی
۴	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن ہمایون	سنہ ۹۶۳ ہجری سنہ ۱۵۵۶ عیسوی	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵	۵۱ سال ۲ ماہ ۹ یوم	
۵	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر یعنی شاہزادہ سلیم ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ ہجری سنہ ۱۶۰۵ عیسوی	سنہ ۱۰۳۶	۲۲ سال	

۶	ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ ابن اکبر	سنہ ۱۰۳۷ ہجرے سنہ ۱۶۲۸	سنہ ۱۰۶۷ ہجرے	۳۱ سال	
۷	محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان	سنہ ۱۰۶۸ ہجرے سنہ ۱۶۵۵	سنہ ۱۱۱۸ ہجرے	۵۱ سال	
۸	سلطان محمد معظم بہادر شاہ شاہ عالم ابن اورنگ زیب	سنہ ۱۱۱۹ ہجرے سنہ ۱۷۰۷ ع	سنہ ۱۱۲۴ سنہ ۱۷۱۲ ع	۵ سال	
۹	محمد معز الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجرے سنہ ۱۷۱۲ ع		۶ ماہ ۲۶ یوم	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ سے شکست کھا کر تباہی کی سنہ ۱۱۲۴ میں فوت ہوا
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۲۴ ہجرے سنہ ۱۷۱۲ ع			
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ یعنی مرزا بخجستہ روشن اختر ابن جہاں شاہ ابن بہادر شاہ	سنہ ۱۱۳۱ ہجرے سنہ ۱۷۲۰ عیسوے	سنہ ۱۱۶۱ ہجرے	۳۱ سال	نادر شاہ اسکے عہد میں آیا تھا
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۷۴۷ عیسوے			سنہ ۱۱۶۷ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۴ عیسوے کو عماد الملک وزیر نے قید کیا
۱۳	اعز الدین ابن معز الدین جہاندار شاہ ملقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	سنہ ۱۱۶۷ ہجرے	سنہ ۱۷۵۹ میں قتل کیا		
۱۴	ابو المظفر مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۲۵ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ ع	سنہ ۱۸۰۶ عیسوے		انکی آنکھیں غلام قادر بدذات نے درمیان سنہ ۱۷۸۸ ع کی نکالیں وہ آنکھوں سے نابینا ہو گئے
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۲۰ ہجرے	سنہ ۱۲۵۲ ہجرے		
۱۶	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ	سنہ ۱۲۵۲ ہجرے			جو کہ اب مسند نشین اور مقیم اپنے آبا و اجداد کے تخت سے جن قلعہ متعلقہ میں درمیان شاہجہان آباد کی تشریف رکھتے ہیں نقط ابو ظفر سے

[illegible]

خاتمہ

الحمد للہ والمنتہ ہزار ہزار شکر ہی اوس خدا کا جسنی لکہا بادشاہ اس روی زمین پر بڑی بڑے قدرت والی بنا کر نیست ونابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب لایق جبار و قہار موجود کیے اما بعد اوپر رائی مطالعہ فرمانی والون اس تاریخ کی پوشیدہ نرہی کہ یہہ تاریخ زبان عربی مین تصنیف ابو الفدا کی ہی جو کہ ملک حمات کا حاکم تہا جیسا کہ دیباچہ مین بندہ بیان کرچکا ہی اولاً اسکا ترجمہ زبان لٹین یعنی یونانی زبان مین ہوکر درمیان ولایت کی چہاپہ گیا بعد ازان جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ وسکرتری سوسائٹی اردو شاہجہان آباد کی حکم سی اس بندہ کمترین کریم الدین نی پانچ جلد کا ترجمہ اردو مین باین تفصیل کیا کہ جلد اول — اور دویم — اور جلد چہارم — اور جلد پنجم اور جلد ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہی — اور جلد سویم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب نی کیا — اور تتمہ بنام تقشیات یہہ بندہ کی تالیف سی ہی اس تتمہ مین بادشاہان دہلی کا حال جو خاندان تیموری سی گذری ہین باین لحاظ نہین لکہا کہ تاریخ سیر المتاخرین اور تاریخ مغلیہ مین درمیان اردو زبان کی چہپ چکا ہی اسمین لکہنی کی کچہہ ضرورت نہین اور علاوہ ازین ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہوجانی کی اوسکا علیحدہ چہپنا بہت مناسب ہوگا انشاء اللہ تعالی واللہ الموفق والمعین

تمت تمام شد بعون اللہ تعالی

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابوالفدا مین ذکر واردات اور وقایع ہر ایکسال کا اوسی سال مین لکھا ہی اسلئی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور سنون کا لکھا جای تاکہ ہر ایک سال کا حال بہت جلدی دیکھنی والی کو ملی وہ نقشہ یہہ ہی

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱ ہجری	۳۰۰	سنہ ۱۴	۳۸۴	سنہ ۲۸	۴۰۲	سنہ ۴۰	۴۳۵	سنہ ۵۲	۴۵۳
سنہ ۲ ہجری	۳۰۱	سنہ ۱۵	ایضاً	سنہ ۲۹	ایضاً	سنہ ۴۱	۴۴۲	سنہ ۵۳	ایضاً
سنہ ۳	۳۰۷	سنہ ۱۶	۳۸۷	سنہ ۳۰	۴۰۳	سنہ ۴۲	۴۴۶	سنہ ۵۴	ایضاً
سنہ ۴	۳۱۴	سنہ ۱۷	۳۸۹	سنہ ۳۱	۴۰۴	سنہ ۴۳	۴۴۶	سنہ ۵۵	ایضاً
سنہ ۵	۳۱۷	سنہ ۱۹ ہجری سنہ ۲۰	۳۹۳	سنہ ۳۲	ایضاً	سنہ ۴۴	۴۴۷	سنہ ۵۶	ایضاً
سنہ ۶	۳۲۳	سنہ ۲۱	۳۹۴	سنہ ۳۳	۴۰۵	سنہ ۴۵	۴۴۹	سنہ ۵۷	۴۵۵
سنہ ۷	۳۳۱	سنہ ۲۲	۳۹۵	سنہ ۳۴	۴۰۶	سنہ ۴۶	۴۵۱	سنہ ۵۸	ایضاً
سنہ ۸	۳۳۸	سنہ ۲۳	۳۹۶	سنہ ۳۵	۴۰۸	سنہ ۴۷	ایضاً	سنہ ۵۹	ایضاً
سنہ ۹	۳۵۴	سنہ ۲۴	۳۹۷	سنہ ۳۶	۴۱۲	سنہ ۴۸	۴۵۲	سنہ ۶۰	ایضاً
سنہ ۱۰	۳۵۷	سنہ ۲۵	۴۰۰	سنہ ۳۷	۴۲۴	سنہ ۴۹	ایضاً	سنہ ۶۱	۴۶۱
سنہ ۱۱	۳۶۰	سنہ ۲۶	۴۰۱	سنہ ۳۸	۴۳۳	سنہ ۵۰	ایضاً	سنہ ۶۲	۴۶۵
سنہ ۱۲ سنہ ۱۳ ہجری	۳۸۱	سنہ ۲۷	۴۰۲	سنہ ۳۹	۴۳۴	سنہ ۵۱	۴۵۴	سنہ ۶۳	ایضاً

سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه	سنه	صفحه
سنه ۶۴	۴۶۶	سنه ۷۸	۴۷۸	سنه ۹۲	۴۸۱	سنه ۱۰۶	۴۹۲	سنه ۱۲۱	۴۹۴
سنه ۶۵	۴۷۰	سنه ۷۹	ایضاً	سنه ۹۳	ایضاً	سنه ۱۰۷	ایضاً	سنه ۱۲۲	۴۹۵
سنه ۶۶	۴۷۱	سنه ۸۰	ایضاً	سنه ۹۴	۴۸۲	سنه ۱۰۸ سنه ۱۰۹	۴۹۲ ایضاً	سنه ۱۲۳	ایضاً
سنه ۶۷	۴۷۲	سنه ۸۱	ایضاً	سنه ۹۵	ایضاً	سنه ۱۱۰	ایضاً	سنه ۱۲۴	ایضاً
سنه ۶۸	۴۷۵	سنه ۸۲	۴۷۹	سنه ۹۶	۴۸۳	سنه ۱۱۱	ایضاً	سنه ۱۲۵	ایضاً
سنه ۶۹	ایضاً	سنه ۸۳	ایضاً	سنه ۹۷	۴۸۵	سنه ۱۱۲	ایضاً	سنه ۱۲۶	۴۹۷
سنه ۷۰	ایضاً	سنه ۸۴	ایضاً	سنه ۹۸	ایضاً	سنه ۱۱۳	ایضاً	سنه ۱۲۷	۵۰۱
سنه ۷۱	ایضاً	سنه ۸۵	ایضاً	سنه ۹۹	ایضاً	سنه ۱۱۴	ایضاً	سنه ۱۲۸	۵۰۳
سنه ۷۲	۴۷۶	سنه ۸۶	۴۸۰	سنه ۱۰۰	۴۸۷	سنه ۱۱۵	ایضاً	سنه ۱۲۹	۵۰۴
سنه ۷۳	۴۷۷	سنه ۸۷	۴۸۱	سنه ۱۰۱	ایضاً	سنه ۱۱۶	ایضاً	سنه ۱۳۰	۵۰۵
سنه ۷۴	ایضاً	سنه ۸۸	ایضاً	سنه ۱۰۲	۴۸۹	سنه ۱۱۷	۴۹۳	سنه ۱۳۱	۵۰۶
سنه ۷۵	۴۷۸	سنه ۸۹	ایضاً	سنه ۱۰۳	۴۹۰	سنه ۱۱۸	ایضاً	سنه ۱۳۲	ایضاً
سنه ۷۶	ایضاً	سنه ۹۰	ایضاً	سنه ۱۰۴	ایضاً	سنه ۱۱۹	ایضاً	سنه ۱۳۳	۵۱۴
سنه ۷۷	ایضاً	سنه ۹۱	ایضاً	سنه ۱۰۵	ایضاً	سنه ۱۲۰	ایضاً	سنه ۱۳۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۱۳۵	۵۱۴	سنہ ۱۴۷	۵۲۱	سنہ ۱۵۹	۵۲۹	سنہ ۱۷۱	۵۳۷	سنہ ۱۸۳	۵۴۳
سنہ ۱۳۶	ایضاً	سنہ ۱۴۸	۵۲۲	سنہ ۱۶۰	ایضاً	سنہ ۱۷۲	ایضاً	سنہ ۱۸۴	۵۴۵
سنہ ۱۳۷	۵۱۵	سنہ ۱۴۹	ایضاً	سنہ ۱۶۱	ایضاً	سنہ ۱۷۳	۵۳۸	سنہ ۱۸۵	ایضاً
سنہ ۱۳۸	۵۱۶	سنہ ۱۵۰	۵۲۳	سنہ ۱۶۲	ایضاً	سنہ ۱۷۴	ایضاً	سنہ ۱۸۶	ایضاً
سنہ ۱۳۹	۵۱۷	سنہ ۱۵۱	۵۲۴	سنہ ۱۶۳	۵۳۰	سنہ ۱۷۵	ایضاً	سنہ ۱۸۷	ایضاً
سنہ ۱۴۰	ایضاً	سنہ ۱۵۲	۵۲۵	سنہ ۱۶۴	۵۳۲	سنہ ۱۷۶	ایضاً	سنہ ۱۸۸	۵۴۷
سنہ ۱۴۱	ایضاً	سنہ ۱۵۳	ایضاً	سنہ ۱۶۵	ایضاً	سنہ ۱۷۷	۵۴۰	سنہ ۱۸۹	ایضاً
سنہ ۱۴۲	۵۱۸	سنہ ۱۵۴	ایضاً	سنہ ۱۶۶	ایضاً	سنہ ۱۷۸	ایضاً	سنہ ۱۹۰	۵۴۸
سنہ ۱۴۳	ایضاً	سنہ ۱۵۵	ایضاً	سنہ ۱۶۷	۵۳۳	سنہ ۱۷۹	ایضاً	سنہ ۱۹۱	۵۴۹
سنہ ۱۴۴	ایضاً	سنہ ۱۵۶	۵۲۶	سنہ ۱۶۸	ایضاً	سنہ ۱۸۰	۵۴۱	سنہ ۱۹۲	ایضاً
سنہ ۱۴۵	ایضاً	سنہ ۱۵۷	ایضاً	سنہ ۱۶۹	ایضاً	سنہ ۱۸۱	۵۴۳	سنہ ۱۹۳	ایضاً
سنہ ۱۴۶	۵۲۱	سنہ ۱۵۸	ایضاً	سنہ ۱۷۰	۵۳۶	سنہ ۱۸۲	ایضاً	سنہ ۱۹۴	۵۵۰

سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ	سورہ	صفحہ
سورہ ۱۹۵	۵۵۱	سورہ ۲۰۷	۵۶۷	سورہ ۲۱۹	۵۷۷	سورہ ۲۳۱	۵۸۳	سورہ ۲۴۳	۵۹۲
سورہ ۱۹۶	ایضاً	سورہ ۲۰۸	۵۶۸	سورہ ۲۲۰	۵۷۸	سورہ ۲۳۲	۵۸۴	سورہ ۲۴۴	ایضاً
سورہ ۱۹۷	۵۵۲	سورہ ۲۰۹	ایضاً	سورہ ۲۲۱	ایضاً	سورہ ۲۳۳	۵۸۶	سورہ ۲۴۵	۵۹۳
سورہ ۱۹۸	۵۵۳	سورہ ۲۱۰	۵۶۹	سورہ ۲۲۲	ایضاً	سورہ ۲۳۴	۵۸۷	سورہ ۲۴۶	ایضاً
سورہ ۱۹۹	۵۵۴	سورہ ۲۱۱	۵۷۰	سورہ ۲۲۳	ایضاً	سورہ ۲۳۵	ایضاً	سورہ ۲۴۷	ایضاً
سورہ ۲۰۰	۵۵۵	سورہ ۲۱۲	ایضاً	سورہ ۲۲۴	۵۸۰	سورہ ۲۳۶	ایضاً	سورہ ۲۴۸	۵۹۴
سورہ ۲۰۱	۵۵۶	سورہ ۲۱۳	۵۷۱	سورہ ۲۲۵	ایضاً	سورہ ۲۳۷	۵۸۸	سورہ ۲۴۹	۵۹۶
سورہ ۲۰۲	۵۵۸	سورہ ۲۱۴	ایضاً	سورہ ۲۲۶	ایضاً	سورہ ۲۳۸	۵۸۹	سورہ ۲۵۰	ایضاً
سورہ ۲۰۳	۵۵۹	سورہ ۲۱۵	۵۷۲	سورہ ۲۲۷	۵۸۱	سورہ ۲۳۹	ایضاً	سورہ ۲۵۱	ایضاً
سورہ ۲۰۴	۵۶۳	سورہ ۲۱۶	ایضاً	سورہ ۲۲۸	۵۸۲	سورہ ۲۴۰	ایضاً	سورہ ۲۵۲	۵۹۸
سورہ ۲۰۵	۵۶۶	سورہ ۲۱۷	۵۷۳	سورہ ۲۲۹	۵۸۳	سورہ ۲۴۱	۵۹۰	سورہ ۲۵۳	ایضاً
سورہ ۲۰۶	۵۶۷	سورہ ۲۱۸	ایضاً	سورہ ۲۳۰	ایضاً	سورہ ۲۴۲	ایضاً	سورہ ۲۵۴	ایضاً

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۲۵۵	۶۰۲	سنہ ۲۷۱	۶۱۶	سنہ ۲۸۷	۶۲۶	سنہ ۳۰۴	۶۴۵	سنہ ۳۲۰	۶۵۸
سنہ ۲۵۶	۶۰۵	سنہ ۲۷۲	۶۱۷	سنہ ۲۸۸	۶۲۷	سنہ ۳۰۵	ایضاً	سنہ ۳۲۱	۶۶۰
سنہ ۲۵۷	۶۰۷	سنہ ۲۷۳	ایضاً	سنہ ۲۸۹	ایضاً	سنہ ۳۰۶	۶۴۶	سنہ ۳۲۲	۶۶۵
سنہ ۲۵۸	۶۰۸	سنہ ۲۷۴	۶۱۸	سنہ ۲۹۰	۶۲۸	سنہ ۳۰۷	۶۴۷	سنہ ۳۲۳	۶۶۹
سنہ ۲۵۹	ایضاً	سنہ ۲۷۵	ایضاً	سنہ ۲۹۱	ایضاً	سنہ ۳۰۸	۶۴۹	سنہ ۳۲۴	۶۷۲
سنہ ۲۶۰	۶۰۹	سنہ ۲۷۶	ایضاً	سنہ ۲۹۲	ایضاً	سنہ ۳۰۹	ایضاً	سنہ ۳۲۵	۶۷۴
سنہ ۲۶۱	۶۱۰	سنہ ۲۷۷	ایضاً	سنہ ۲۹۳	۶۳۰	سنہ ۳۱۰	۶۵۰	سنہ ۳۲۶	۶۷۵
سنہ ۲۶۲	۶۱۲	سنہ ۲۷۸	۶۱۹	سنہ ۲۹۴	۶۳۲	سنہ ۳۱۱	۶۵۱	سنہ ۳۲۷	۶۷۷
سنہ ۲۶۳	ایضاً	سنہ ۲۷۹	۶۲۰ ب	سنہ ۲۹۵	ایضاً	سنہ ۳۱۲	۶۵۲	سنہ ۳۲۸	۶۷۸
سنہ ۲۶۴	ایضاً	سنہ ۲۸۰	۶۲۲	سنہ ۲۹۶	ایضاً	سنہ ۳۱۳	۶۵۳	سنہ ۳۲۹	۶۷۹
سنہ ۲۶۵	۶۱۳	سنہ ۲۸۱	ایضاً	سنہ ۲۹۷	۶۴۰	سنہ ۳۱۴	ایضاً	سنہ ۳۳۰	۶۸۲
سنہ ۲۶۶	۶۱۵	سنہ ۲۸۲	ایضاً	سنہ ۲۹۹	۶۴۱	سنہ ۳۱۵	ایضاً	سنہ ۳۳۱	۶۸۴
سنہ ۲۶۷	ایضاً	سنہ ۲۸۳	۶۲۳	سنہ ۳۰۰	۶۴۱	سنہ ۳۱۶	۶۵۴	سنہ ۳۳۲	۶۸۵
سنہ ۲۶۸	ایضاً	سنہ ۲۸۴	۶۲۵	سنہ ۳۰۱	۶۴۲	سنہ ۳۱۷	۶۵۵	سنہ ۳۳۳	۶۸۶
سنہ ۲۶۹	ایضاً	سنہ ۲۸۵	ایضاً	سنہ ۳۰۲	۶۴۳	سنہ ۳۱۸	۶۵۷	سنہ ۳۳۴	۶۹۰
سنہ ۲۷۰	۶۱۶	سنہ ۲۸۶	۶۲۶	سنہ ۳۰۳	۶۴۴	سنہ ۳۱۹	۶۵۸	سنہ ۳۳۵	۶۹۵

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	
سنہ ۳۳۶	۶۹۵	سنہ ۳۵۶	۷۱۴	سنہ ۳۷۵	۷۴۴	سنہ ۳۹۴	۷۶۶	
سنہ ۳۳۷	۶۹۸	سنہ ۳۵۷	۷۱۷	سنہ ۳۷۶	۷۴۵	سنہ ۳۹۵	۷۶۷	
سنہ ۳۳۸	ایضاً	سنہ ۳۵۸	۷۱۸	سنہ ۳۷۷	۷۴۶	سنہ ۳۹۶	ایضاً	
سنہ ۳۳۹	۶۹۹	سنہ ۳۵۹	۷۲۱	سنہ ۳۷۸	ایضاً	سنہ ۳۹۷	۷۶۸	
سنہ ۳۴۱	۷۰۱	سنہ ۳۶۰	۷۲۳	سنہ ۳۷۹	ایضاً	سنہ ۳۹۸	۷۶۹	
سنہ ۳۴۲	۷۰۲	سنہ ۳۶۱	۷۲۴	سنہ ۳۸۰	۷۴۸	سنہ ۳۹۹	ایضاً	
سنہ ۳۴۳	۷۰۲	سنہ ۳۶۲	۷۲۵	سنہ ۳۸۱	۷۵۰	سنہ ۴۰۰	۷۷۰	
سنہ ۳۴۴	۷۰۳	سنہ ۳۶۳	۷۲۶	سنہ ۳۸۲	۷۵۲	تمام ہوئے	فہرست سنون	جلد اول ترجمہ
سنہ ۳۴۵	۷۰۴	سنہ ۳۶۴	۷۲۷	سنہ ۳۸۳	۷۵۳	ابوالفدا	کے نقشے	
سنہ ۳۴۶	۷۰۴	سنہ ۳۶۵	۷۳۱	سنہ ۳۸۴	ایضاً			
سنہ ۳۴۷	۷۰۴	سنہ ۳۶۶	۷۳۲	سنہ ۳۸۵	۷۵۵			
سنہ ۳۴۸	۷۰۵	سنہ ۳۶۷	۷۳۵	سنہ ۳۸۶	۷۵۷			
سنہ ۳۴۹	ایضاً	سنہ ۳۶۸	۷۳۷	سنہ ۳۸۷	۷۵۸			
سنہ ۳۵۰	۷۰۷	سنہ ۳۶۹	۷۳۸	سنہ ۳۸۸	۷۶۱			
سنہ ۳۵۱	۷۰۸	سنہ ۳۷۰	۷۴۰	سنہ ۳۸۹	۷۶۲			
سنہ ۳۵۲	۷۱۰	سنہ ۳۷۱	ایضاً	سنہ ۳۹۰	۷۶۳			
سنہ ۳۵۳	۷۱۱	سنہ ۳۷۲	۷۴۱	سنہ ۳۹۱	۷۶۴			
سنہ ۳۵۴	ایضاً	سنہ ۳۷۳	۷۴۲	سنہ ۳۹۲	ایضاً			
سنہ ۳۵۵	۷۱۳	سنہ ۳۷۴	۷۴۴	سنہ ۳۹۳	۷۶۵			

جلد دویم لی سنہ

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
سنہ ۴۰۱	۳	سنہ ۴۲۱	۳۸	سنہ ۴۴۶	۶۶	سنہ ۴۶۵	۱۰۴	سنہ ۴۸۴	۱۳۷
سنہ ۴۰۲	۵	سنہ ۴۲۲	۳۹	سنہ ۴۴۷	ایضاً	سنہ ۴۶۶	۱۰۸	سنہ ۴۸۵	۱۳۹
سنہ ۴۰۳	۱۱	سنہ ۴۲۸	۴۱	سنہ ۴۴۸	۷۰	سنہ ۴۶۷	۱۰۹	سنہ ۴۸۶	۱۴۲
سنہ ۴۰۵	۱۳	سنہ ۴۲۹	۴۳	سنہ ۴۴۹	۷۴	سنہ ۴۶۸	۱۱۱	سنہ ۴۸۷	۱۴۶
سنہ ۴۰۶	۱۴	سنہ ۴۳۰	۴۴	سنہ ۴۵۰	ایضاً	سنہ ۴۶۹	۱۱۲	سنہ ۴۸۸	۱۴۷
سنہ ۴۰۷	۱۵	سنہ ۴۳۱	ایضاً	سنہ ۴۵۱	۸۴	سنہ ۴۷۰	۱۱۴	سنہ ۴۸۹	۱۵۰
سنہ ۴۰۸	۲۴	سنہ ۴۳۲	۴۶	سنہ ۴۵۲	۸۵	سنہ ۴۷۱	ایضاً	سنہ ۴۹۰	۱۵۲
سنہ ۴۰۹	۲۶	سنہ ۴۳۳	۵۲	سنہ ۴۵۳	ایضاً	سنہ ۴۷۲	۱۱۵	سنہ ۴۹۱	۱۵۴
سنہ ۴۱۰	ایضاً	سنہ ۴۳۴	۵۳	سنہ ۴۵۴	۸۷	سنہ ۴۷۳	۱۱۶	سنہ ۴۹۲	۱۵۶
سنہ ۴۱۱	ایضاً	سنہ ۴۳۵	۵۵	سنہ ۴۵۵	ایضاً	سنہ ۴۷۴	۱۱۷	سنہ ۴۹۳	۱۶۰
سنہ ۴۱۲	۲۹	سنہ ۴۳۶	۵۶	سنہ ۴۵۶	۹۲	سنہ ۴۷۵	۱۱۸	سنہ ۴۹۴	۱۶۴
سنہ ۴۱۳	۳۳	سنہ ۴۳۷	۵۷	سنہ ۴۵۷	۹۶	سنہ ۴۷۶	۱۲۱	سنہ ۴۹۵	۱۶۵
سنہ ۴۱۴	ایضاً	سنہ ۴۳۸	۵۸	سنہ ۴۵۸	ایضاً	سنہ ۴۷۷	۱۲۲	سنہ ۴۹۶	۱۶۸
سنہ ۴۱۵	۳۴	سنہ ۴۳۹	ایضاً	سنہ ۴۵۹	۹۸	سنہ ۴۷۸	۱۲۶	سنہ ۴۹۷	۱۷۳
سنہ ۴۱۶	۳۵	سنہ ۴۴۰	ایضاً	سنہ ۴۶۰	ایضاً	سنہ ۴۷۹	ایضاً	سنہ ۴۹۸	۱۷۵
سنہ ۴۱۷	۳۶	سنہ ۴۴۱	۵۹	سنہ ۴۶۱	ایضاً	سنہ ۴۸۰	۱۲۷	سنہ ۴۹۹	۱۷۸
سنہ ۴۱۸	ایضاً	سنہ ۴۴۲	۶۱	سنہ ۴۶۲	۹۹	سنہ ۴۸۱	۱۲۸	سنہ ۵۰۰	۱۸۰
سنہ ۴۱۹	۳۷	سنہ ۴۴۳	۶۳	سنہ ۴۶۳	ایضاً	سنہ ۴۸۲	ایضاً	سنہ ۵۰۱	۱۸۲
سنہ ۴۲۰	۳۸	سنہ ۴۴۴	۶۴	سنہ ۴۶۴	۱۰۳	سنہ ۴۸۳	۱۳۳	سنہ ۵۰۲	ایضاً

سنه ۵۰۳	۱۸۴	سنه ۵۲۴	۲۲۲	سنه ۵۴۴	۲۵۹	سنه ۵۶۴	۳۱۳	سنه ۵۸۴	۳۷۱
سنه ۵۰۴	۱۸۵	سنه ۵۲۵	۲۲۶	سنه ۵۴۵	۲۶۰	سنه ۵۶۵	۳۱۵	سنه ۵۸۵	۳۷۳
سنه ۵۰۵	۱۸۶	سنه ۵۲۶	۲۲۸	سنه ۵۴۶	۲۶۷	سنه ۵۶۶	۳۲۱	سنه ۵۸۶	۳۷۹
سنه ۵۰۶	۱۸۸	سنه ۵۲۷	۲۲۹	سنه ۵۴۷	۲۷۱	سنه ۵۶۷	۳۲۳	سنه ۵۸۷	۳۸۵
سنه ۵۰۷	۱۹۰	سنه ۵۲۸	۲۳۳	سنه ۵۴۸	۲۷۴	سنه ۵۶۸	۳۲۶	سنه ۵۸۸	۳۹۲
سنه ۵۰۸	۱۹۲	سنه ۵۲۹	۲۳۶	سنه ۵۴۹	۲۷۵	سنه ۵۶۹	۳۳۰	سنه ۵۸۹	۳۹۵
سنه ۵۰۹	ایضاً	سنه ۵۳۰	۲۳۸	سنه ۵۵۰	۲۷۷	سنه ۵۷۰	۳۳۲	سنه ۵۹۰	۳۹۷
سنه ۵۱۰	۱۹۴	سنه ۵۳۱	۲۴۱	سنه ۵۵۱	۲۸۳	سنه ۵۷۱	۳۳۳	سنه ۵۹۱	۳۹۹
سنه ۵۱۱	۱۹۶	سنه ۵۳۲	۲۴۳	سنه ۵۵۲	ایضاً	سنه ۵۷۲	۳۳۶	سنه ۵۹۲	۴۰۰
سنه ۵۱۲	۱۹۷	سنه ۵۳۳	۲۴۴	سنه ۵۵۳	۲۸۸	سنه ۵۷۳	۳۳۶	سنه ۵۹۳	۴۰۳
سنه ۵۱۳	۲۰۴	سنه ۵۳۴	۲۴۵	سنه ۵۵۴	۲۹۲	سنه ۵۷۴	۳۳۸	سنه ۵۹۵	۴۰۸
سنه ۵۱۴	۲۰۷	سنه ۵۳۵	۲۴۵	سنه ۵۵۵	۲۹۴	سنه ۵۷۵	۳۴۰	سنه ۵۹۷	۴۱۱
سنه ۵۱۵	۲۰۸	سنه ۵۳۶	۲۴۶	سنه ۵۵۶	۲۹۵	سنه ۵۷۶	۳۴۱	سنه ۵۹۸	۴۱۶
سنه ۵۱۶	۲۰۹	سنه ۵۳۷	۲۴۷	سنه ۵۵۷	۲۹۸	سنه ۵۷۷	۳۴۷	سنه ۵۹۹	۴۱۷
سنه ۵۱۷	۲۱۱	سنه ۵۳۸	۲۴۸	سنه ۵۵۸	۳۰۰	سنه ۵۷۸	۳۵۰	سنه ۶۰۰	۴۲۲
سنه ۵۱۸	۲۱۲	سنه ۵۳۹	۲۴۹	سنه ۵۵۹	۳۰۲	سنه ۵۷۹	۳۵۳	سنه ۶۰۱	۴۲۴
سنه ۵۱۹	۲۱۳	سنه ۵۴۰	۲۵۲	سنه ۵۶۰	ایضاً	سنه ۵۸۰	۳۵۶	سنه ۶۰۲	۴۲۵
سنه ۵۲۰	۲۱۵	سنه ۵۴۱	ایضاً	سنه ۵۶۱	۳۰۳	سنه ۵۸۱	۳۵۸	سنه ۶۰۳	۴۲۸
سنه ۵۲۲	۲۱۸	سنه ۵۴۲	۲۵۶	سنه ۵۶۲	۳۰۴	سنه ۵۸۲	۳۶۴	سنه ۶۰۴	۴۲۹
سنه ۵۲۳	۲۲۰	سنه ۵۴۳	۲۵۸	سنه ۵۶۳	۳۱۱	سنه ۵۸۳	۳۶۸	سنه ۶۰۵	۴۳۴

سنه ۶۰۶	۴۳۷	سنه ۶۲۵	۴۸۷	سنه ۶۴۳	۵۴۴	سنه ۶۶۲	۶۱۳	سنه ۶۸۱	۶۴۱
سنه ۶۰۷	۴۳۸	سنه ۶۲۶	۴۸۹	سنه ۶۴۴	۵۴۶	سنه ۶۶۳	۶۱۴	سنه ۶۸۲	۶۴۲
سنه ۶۰۸	۴۴۰	سنه ۶۲۷	۴۹۵	سنه ۶۴۵	۵۴۸	سنه ۶۶۴	۶۱۶	سنه ۶۸۳	۶۴۵
سنه ۶۰۹	۴۴۱	سنه ۶۲۸	۴۹۸	سنه ۶۴۶	۵۵۰	سنه ۶۶۵	۶۱۸	سنه ۶۸۴	۶۴۹
سنه ۶۱۰	۴۴۲	سنه ۶۲۹	۵۰۷	سنه ۶۴۷	۵۵۲	سنه ۶۶۶	۶۱۹	سنه ۶۸۵	۶۵۱
سنه ۶۱۱	۴۴۴	سنه ۶۳۰	۵۰۸	سنه ۶۴۸	۵۵۶	سنه ۶۶۷	۶۲۰	سنه ۶۸۶	۶۵۲
سنه ۶۱۲	۴۴۵	سنه ۶۳۱	۵۱۱	سنه ۶۴۹	۵۶۵	سنه ۶۶۸	۶۲۱	سنه ۶۸۷	۶۵۳
سنه ۶۱۳	۴۴۶	سنه ۶۳۲	۵۱۴	سنه ۶۵۱	ایضاً	سنه ۶۶۹	۶۲۲	سنه ۶۸۸	۶۵۴
سنه ۶۱۴	۴۴۷	سنه ۶۳۳	۵۱۵	سنه ۶۵۲	۵۶۷	سنه ۶۷۰	۶۲۳	سنه ۶۸۹	۶۵۵
سنه ۶۱۵	۴۴۸	سنه ۶۳۴	۵۱۷	سنه ۶۵۳	۵۷۰	سنه ۶۷۲	۶۲۴	سنه ۶۹۰	۶۵۶
سنه ۶۱۶	۴۵۳	سنه ۶۳۵	۵۱۹	سنه ۶۵۴	۵۷۱	سنه ۶۷۳	۶۲۶	سنه ۶۹۱	۶۶۰
سنه ۶۱۷	۴۵۹	سنه ۶۳۶	۵۲۵	سنه ۶۵۵	۵۷۲	سنه ۶۷۴	۶۲۷	سنه ۶۹۲	۶۶۳
سنه ۶۱۸	۴۶۷	سنه ۶۳۷	۵۲۷	سنه ۶۵۶	۵۷۵	سنه ۶۷۵	ایضاً	سنه ۶۹۳	۶۶۶
سنه ۶۱۹	۴۷۰	سنه ۶۳۸	۵۳۲	سنه ۶۵۷	۵۸۰	سنه ۶۷۶	۶۲۹	سنه ۶۹۴	۶۷۰
سنه ۶۲۱	۴۷۵	سنه ۶۳۹	۵۳۶	سنه ۶۵۸	۵۸۲	سنه ۶۷۷	۶۳۲	سنه ۶۹۵	۶۷۳
سنه ۶۲۲	۴۷۷	سنه ۶۴۰	۵۳۸	سنه ۶۵۹	۵۹۸	سنه ۶۷۸	۶۳۳	سنه ۶۹۶	۶۷۴
سنه ۶۲۳	۴۸۰	سنه ۶۴۱	۵۴۰	سنه ۶۶۰	۶۰۶	سنه ۶۷۹	۶۳۵	سنه ۶۹۷	۶۷۶
سنه ۶۲۴	۴۸۲	سنه ۶۴۲	۵۴۲	سنه ۶۶۱	۶۰۹	سنه ۶۸۰	۶۳۶	سنه ۶۹۸	۶۸۴

سنہ ٦٩٩	٦٨٨	سنہ ٧١٢	٧٣٦						
سنہ ٧٠٠	٦٩٣	سنہ ٧١٥	ایضاً						
سنہ ٧٠١	٦٩٥	سنہ ٧١٦	٧٤٢						
سنہ ٧٠٢	٦٩٦	سنہ ٧١٧	٧٤٦						
سنہ ٧٠٣	٧٠١	سنہ ٧١٨	٧٤٨						
سنہ ٧٠٤	٧٠٣	سنہ ٧١٩	٧٥١						
سنہ ٧٠٥	ایضاً	سنہ ٧٢٠	٧٥٣						
سنہ ٧٠٦	٧٠٥	سنہ ٧٢١	٧٥٨						
سنہ ٧٠٧	٧٠٦	سنہ ٧٢٢	٧٥٩						
سنہ ٧٠٨	٧٠٨	سنہ ٧٢٣	٧٦٠						
سنہ ٧٠٩	٧١٠	سنہ ٧٢٤	٧٦١						
سنہ ٧١٠	٧١٦	سنہ ٧٢٥	٧٦٢						
سنہ ٧١١	٧٢٢	سنہ ٧٢٦	٧٦٣						
سنہ ٧١٢	٧٢٤	سنہ ٧٢٧	٧٦٤						
سنہ ٧١٣	٧٣٣	اسکے تک	الا القصائی تاریخ [illegible] سنہ تمام ہوئے						

فہرست مطالب کتاب ابوالفدا اور تتمہ کی

دوسری جلد کی فہرست

فہرست تتمہ ابوالفدا کی

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

بجز کتب نصاب [illegible] پانچ کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے

۲۔ اساتذۂ جامعۂ عثمانیہ و کلیات [illegible] عہدہ داران جامعہ [illegible] ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے اور [illegible]

و اراکین دار الترجمہ [illegible] دو کتابیں [illegible] سے

۳۔ طلبائے ایم اے، ایل ایل بی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

[illegible] کتابیں [illegible] جائیں گی

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتاب [illegible] لیا جائیگا

ایک [illegible] کتاب [illegible] ہے

۵۔ [illegible] کتب خانہ کی کتاب کا [illegible] لازم ہے

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible]

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں [illegible]

فقط